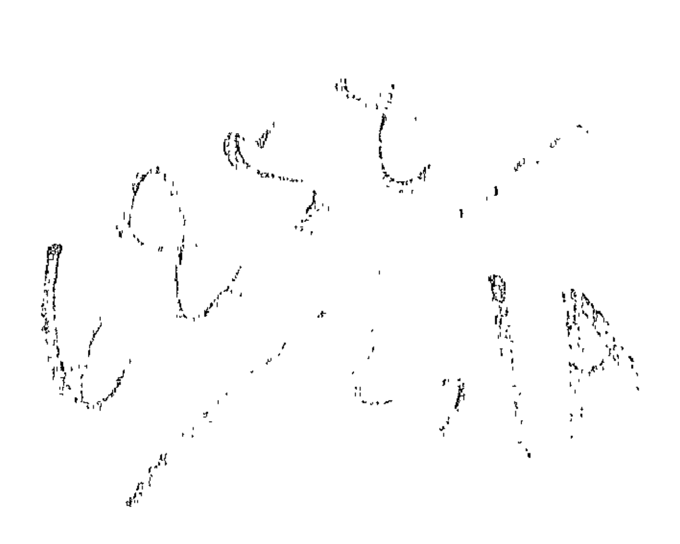
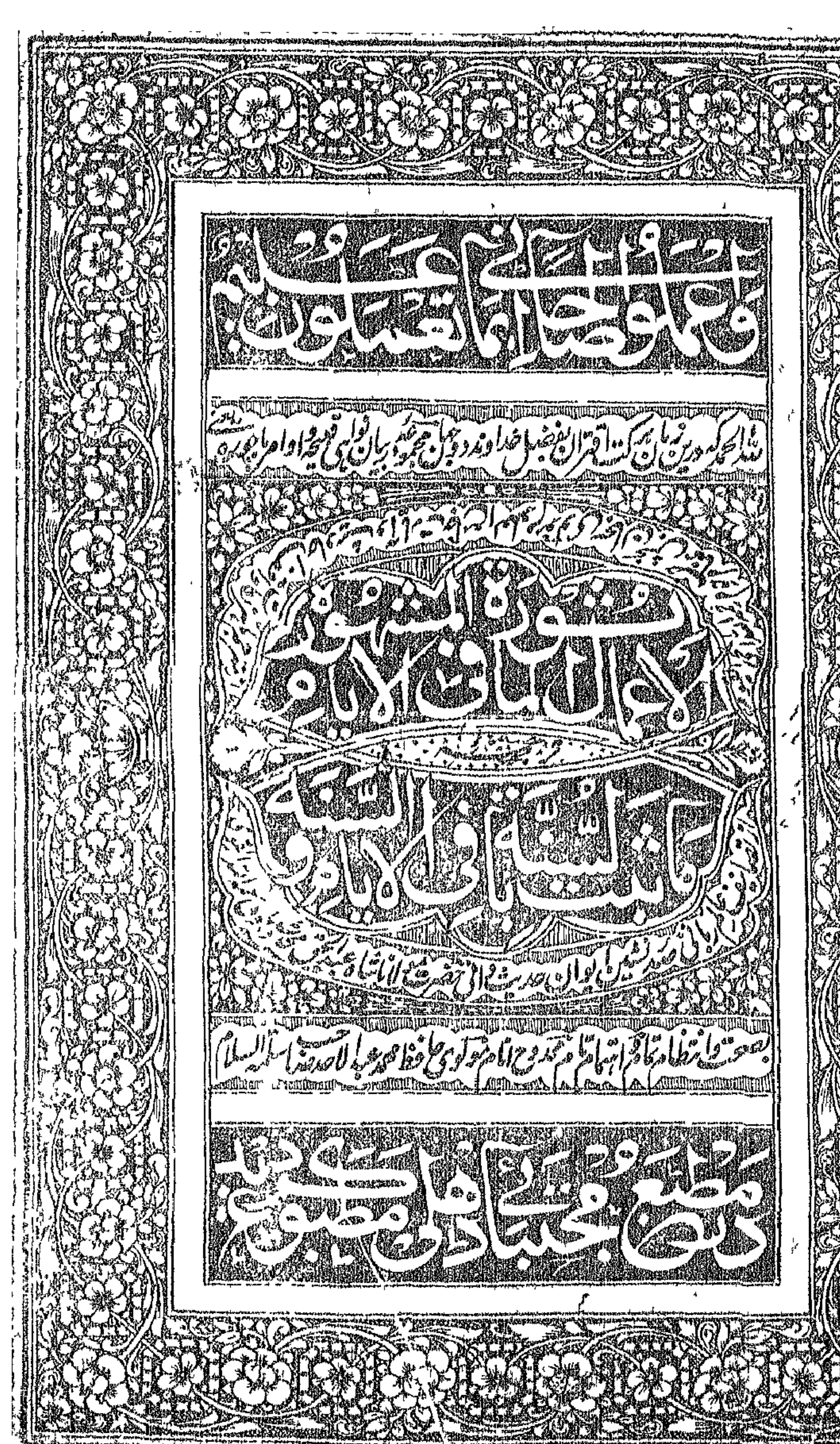
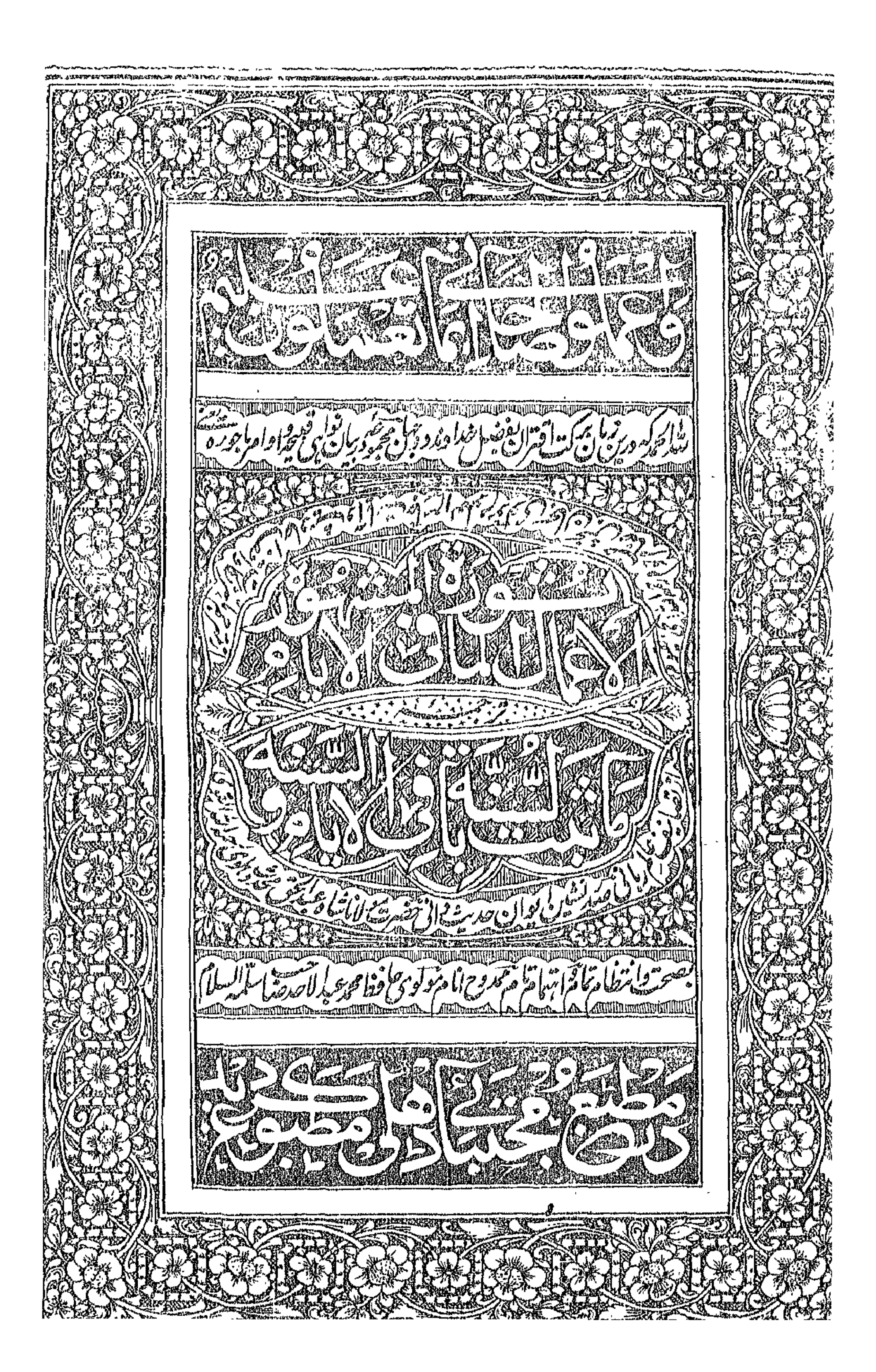




ما ثبت بالسنة في ايام السنة
مطبع مجتبائی دهلی


ما ثبت بالسنة في ايام السنة
بصحت و انتظام تمام باهتمام تمام ممدوح انام مولوی حافظ محمد عبد الاحد صاحب سلمه السلام
در مطبع مجتبائی دهلی مطبوع گردید

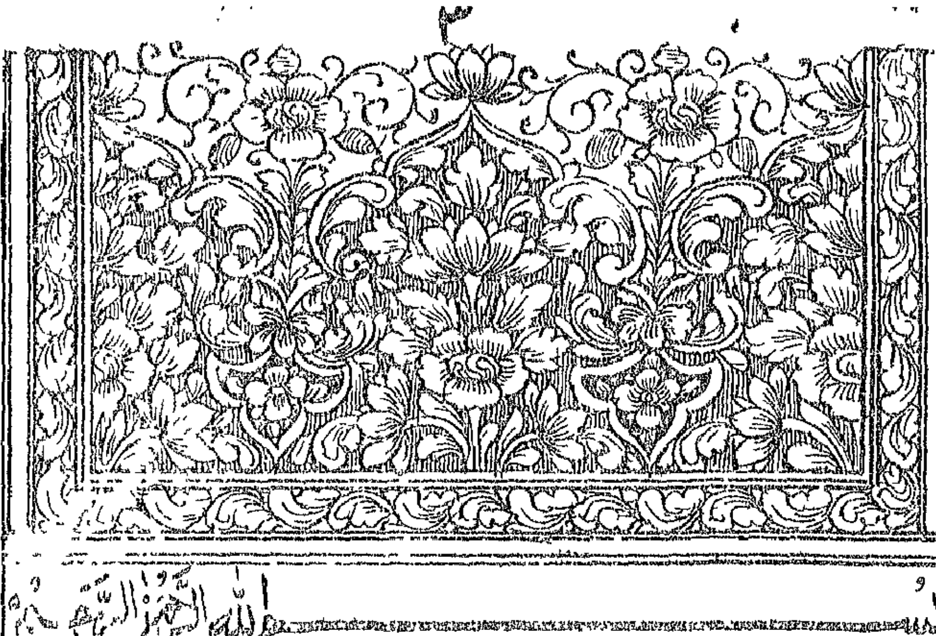
مختصر فہرست کتبخانہ تجارت مطبع مجتبائی دہلی سنہ ۱۸۹۱ء

قرآن شریف دو حمائل قلم مجتبائی
مترجم بدو ترجمہ ایک ترجمہ اردو شاہ
رفیع الدین صاحب زیر متن دوسرا
ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ بر
حاشیہ بعض مقامات پر آیۃ کا شان
فوائد شاہ عبد القادر رح
قرآن شریف چار ترجمہ مجتبائی
پنجسورہ مترجم جلی قلم مجتبائی
تفسیر جلالین مع کمالین محشی بحواشی
جدیدہ مطبوعہ مجتبائی
تفسیر رحمانی مصری در دو جلد
تفسیر خازن مصری در چہار جلد و
بر حاشیہ تفسیر مدارک کامل
تفسیر فتح البیان مع ابن کثیر مصری
در ہشت جلد
تفسیر مظہری منزل اول
تفسیر اتقان مطبوعہ مصر در دو جلد
تفسیر جامع البیان دہلی
تفسیر بیضاوی تا سورہ بقر محشی
بحواشی جدیدہ مجتبائی
جواہر التفسیر اردو مطبوعہ لکھنؤ
آسمیں پارہ و پاوان اور مختلف تیسرے
سورتوں کی تفسیر ہے
تفسیر حقانی بزبان اردو مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی یہ نادر تفسیر سلیس
اردو میں سات جلد میں ہے
اس کی پانچ جلدیں طبع ہو چکی ہیں
اور چوتھی زیر طبع ہے

قسطلانی مصری و بر حاشیہ
مسلم مع نووی
صحیح مسلم مع نووی مطبوعہ سالح
صحیح در دو جلد
ایضاً انصاری دہلی در دو جلد
ایضاً بکاغذ رنگین
ابو داؤد محشی کشمیری
ابن ماجہ محشی فاروقی
ترمذی مع شمائل ترمذی باضافہ فہرست
ابواب نہایت صحیح و خوشخط طبع جدید
مطبوعہ مجتبائی
ایضاً کاغذ ولایتی
شمائل ترمذی مجتبائی
نسائی شریف مع شرح زہر الربی
نظامی
موطا امام مالک محشی مجتبائی
مشکوٰۃ شریف محشی مع اکمال
فی اسماء الرجال کاغذ دیسی
ایضاً کاغذ ولایتی
ایضاً ولایتی تقطیع کلاں ۲۲-۲۹
ایضاً کلاں ۱۴-۲۰
شرح معانی الآثار للطحاوی کامل
مصطفائی
نیل الاوطار امام محمد شوکانی در
ہشت جلد مصری
[illegible] مصری

تقریب التہذیب فی اسماء الرجال
مع حاشیہ مفتی
نصب الرایہ فی تخریج احادیث
الہدایہ للزیلعی لکھنؤ
ایضاً لابن حجر عسقلانی
ما ثبت بالسنۃ مع ترجمہ اردو با محاورہ
زیر متن و بر حاشیہ حل لغات یہ کتاب
ایک مدت سے کمیاب تھی طبع ہو
اور دوسرا ترجمہ کرا کر بخط واضح جلی قلم
بہت صحت کے ساتھ طبع کی یہ کتاب
شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی تالیف
سے ہے آسمیں محدثین ابن اور بزرگوں
کے فضائل اور اعمال اور وواقعات
بقید ماہ لکھے گئے ہیں یہ کتاب عجیبہ
غریب اور مستغنی البتو سیف ہے
مسوی مع مصفی کامل در دو جلد
تیسیر القاری شرح بخاری جلد اول
پنج پارہ علوی
ایضاً جلد دوم پنج پارہ
ایضاً جلد سوم پنج پارہ
ایضاً جلد چہارم پنج پارہ
ایضاً جلد پنجم
ایضاً جلد ششم زیر طبع علوی
فیض الباری اردو ترجمہ صحیح بخاری
مطبوعہ لاہور پارہ اول
ایضاً پارہ دوم
ایضاً پارہ سوم

ایضاً پارہ چہارم
ایضاً پارہ پنجم
مسلم شریف مترجم اردو کا
جلد مطبوعہ لاہور
ابو داؤد مترجم اردو
ترمذی شریف مترجم اردو
مظاہر حق ترجمہ اردو
قطب الدین خان صاحب
مشارق الانوار مترجم اردو
ریاض الصالحین از امام نووی
مجالس الابرار مطبوعہ احمدی کا
سفینۃ السلف محشی مع حل لغات
جدید مجتبائی زیر طبع
کتاب الحج
اصول الشاشی محشی بحواشی جدید
مطبوعہ مجتبائی
ایضاً کنزہ حقانی
ایضاً ولایتی
نور الانوار مصطفائی
توضیح تلویح کلاں لکھنؤ
کشف المبہم شرح مسلم الثبوت
خلاصہ کیدانی منظوم
حیرت الفقہ
زاد نجات مجتبائی ہمایشہ
مفتاح الجنۃ محشی آرہ
زاد المسلمین ترجمہ اردو
مطبوعہ مجتبائی



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الأوقات المباركة مواسم الخيرات والبركات ووضعها

تمام ستایش اللہ کے واسطے ہے جسنے مبارک وقتوں کو خیرات اور برکتوں کے موسم

لأهل النسك في العبادات يتجرون فيها تجاراتهم ويضاعف لهم أجورهم ويبلّغهم

زہاد اور عبادات والوں کے لئے تجارت گاہ بنادیا کہ جس میں انکی تجارتیں فائدہ اٹھاتی ہیں اور انکے ثواب بڑھتے ہیں

المقاصدهم وما يأملون من ثواب الأعمال وإجابة الدعوات فيا لها أسواق من

اپنے مقصد اور آرزوئیں اعمال کے ثواب اور دعاؤں کی قبولیت کا حاصل کرادیا

لم يحضرها موسم التجارة والتفريط أولى بالخسارة والصلاة والسلام الأتمّان

جو تجارت گاہ میں نہ آوے اور حد سے تجاوز کرنے والا ... پوری ہو اور کامل

الأكملان على سيد المرسلين وإمام المتقين محمد الذي بتبليغه واتباعه حصّلنا

سلام سید المرسلین اور متقیوں کے پیشوا امام محمد ... جنکی تبلیغ اور پیروی سے

العلوم والأعمال وبكرمه وشفاعته ينال الأماني والآمال في المبدأ والمآل

علوم اور اعمال حاصل ہوتے ہیں اور انکی کرم اور شفاعت سے حال اور مآل میں امیدیں اور آرزوئیں ملتی ہیں

أستاذ الكل وإمام الوجود ومنبع العلم ومعدن الجود وعلى آله وأصحابه وأتباعه

کہ وہ سب کے استاد اور وجود کے پیشوا علم کے چشمہ اور سخاوت کے کان ہیں اور انکے تمام آل اور اصحاب اور پیرو

أجمعين هداة طريق الحق ومحيي علوم الدين أما بعد فيقول العبد الفقير

... کہ وہ حق کی راہ بتانیوالے اور علم دین کے زندہ کرنیوالے ہیں پھر اسکے بعد بندہ فقیر ... کہتا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الشہور فی کتابہ اثنی عشر شہرا فی العدد، وجعل بعض الاعمال فی بعضہا للتقرب الیہ عدۃ، والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وتابعیہ الذین بلغونا شرائعہ واحکامہ بعدہ۔ حمد و صلوۃ کے بعد احقر بندگان محمد عبد الاحد گزارش کرتا ہے کہ مدت سے یہ فقیر آرزومند تھا کہ کتاب ما ثبت بالسنۃ جو عربی زبان میں ہے اسکا ترجمہ اردو زبان میں ہو تاکہ ہر ایک بلا واسطہ لوگ جو اکثر عربی نہیں جانتے اسکے مضامین سے حظ وافر اٹھائیں اور اعمال کو اسکے بموجب بجا لائیں یہ کتاب عالم بے بدیل فاضل نبیل فقیہ المثیل رئیس المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف سے ہے اس میں ہر مہینے کے اعمال اور فضائل جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئے ہیں درج کیے ہیں اور نیز جو اعمال کسی مہینے میں بے اصل ہیں یا ان کے باب میں اخبار و آثار ضعیفہ یا موضوعہ وارد ہوئے ہیں ان سب کو لکھا ہے تاکہ دیکھنے والوں کو ہر مہینے کے اعمال سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ معلوم ہو جاوے اسی اثنا میں سنا گیا کہ اس کتاب کا ترجمہ جناب مولانا مولوی **سبحان بخش** مرحوم شکارپوری نے اردو میں کیا ہے اور جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکو ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا ہے اس ترجمہ کے ہاتھ آنے میں جستجو کی گئی بحکم جوینده یابنده بعد تفحص و تلاش کے وہ ترجمہ بصرف زر کثیر حاصل کیا گیا اور بفائدہ عام کے ارادہ سے اپنے مطبع میں نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ چھاپا چنانچہ اسکی خوبی اور خوش اسلوبی ناظرین پر خود واضح ہوگی بقول مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اور چونکہ مترجم مرحوم کو اتنی مہلت نہ ملی کہ اس ترجمہ کا دیباچہ لکھتے یا نام تجویز کرتے لہذا احقر نے اسکا نام **الاعمال الماثورۃ فی الایام المشہورۃ** رکھا ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اگر اس ترجمہ سے ... تو مجکو اور مترجم مرحوم کو دعا سے خیر سے یاد فرماویں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ

اطلاع

... کتاب کے ترجمہ اور حل لغات میں مطبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق اس کے بذریعہ رجسٹری محفوظ کیے گئے ہیں کوئی شخص بلا اجازت صریح اس کے طبع کا مجاز نہیں کاپی رائٹ محفوظ

محمد عبد الاحد مالک و مہتمم مطبع مجتبائی دہلی [illegible]

شهر المحرم

دسویں کا مہینا

من جامع الاصول فيما جاء في الصحيح من الاحاديث من احواله وفضله

جامع الاصول میں سے وہ جو صحیح حدیثیں محرم کے احوال اور اسکے فضیلت

وفضل الصوم فيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان عاشوراء يصام

اور اسکے روزہ کی فضیلت میں آئی ہیں عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے

قبل رمضان فلما نزل رمضان كان من شاء صام ومن شاء افطر وفي رواية

پہلے عاشورا ہی میں روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوگیا تو جسکا دل چاہے تھا عاشورا کا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا اور ایک روایت میں

قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امر بصيامه يوم عاشوراء الحديث وفي

کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یوم عاشورا کے روزہ رکھنے کو فرمایا تھا آخر حدیث تک اور ایک اور

اخرى قالت كانوا يصومون عاشوراء قبل ان يفرض رمضان وكان يوما تستر فيه الكعبة

روایت میں ہے کہتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشورا میں روزہ رکھا کرتے تھے اور وہ ایسا دن ہے کہ اس میں کعبہ کی پوشش کی جاتی تھی

فلما فرض رمضان قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من شاء ان يصومه

جب رمضان فرض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسمیں روزہ رکھنا چاہے

فليصمه ومن شاء ان يتركه فليتركه وفي اخرى قالت كان يوم عاشوراء

وہ روزہ رکھے اور جو ترک کرنا چاہے ترک کرے اور ایک روایت میں ہے کہتے ہیں یوم عاشورا میں

يصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصومه

جاہلیت کے ایام میں قریش روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی پیشتر از اسلام

في الجاهلية فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك

اس روزہ رکھا کرتے تھے پھر جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ کا حکم دیا پھر جب رمضان فرض ہوگیا تو عاشورا

عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي اخرى فلما فرض رمضان قال

موقوف کیا پھر تو جو چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہیں رکھتا تھا اور ایک روایت میں ہے جب رمضان فرض ہوگیا حضرت نے فرمایا

من شاء صامه ومن شاء تركه وفي اخرى ان قريشا كانت تصوم عاشوراء في

جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور ایک روایت میں کہ بیشک قریش ایام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ

الجاهلية ثم امر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بصيامه حتى

رکھا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسکے روزہ کا امر فرمایا یہاں تک کہ

وبغير الياء باالياء [illegible] وكل من كان من ولد النضر فهو قرشي دون ولد كنانة ومن فوقه قال ابن عباس رض انما سميت قريش قريشا لان في البحر [illegible] يسمى القرش ياكل الحيتان ولا يؤكل [illegible] ۱۲ صراح

الى الله ابو محمد عبد الحق بن سيف الدين الدهلوي البخاري وفقه الله لسلوك

طريق الحق واليقين في متابعة سيد المرسلين قد ثبت الخلاف بين المحدثين

والمتنسكين فيما جاء في الليالي والايام من الاوراد والصلوة والصيام وقد تكلم

المحدثون فيما تمسك به النساك وشددوا في الانكار وحكموا ببطلان ما ورد

فيها من الاحاديث والاخبار ولكن كنا قد تكلمنا في ذلك في رسالة فارسية لنا

في الجمع بين الفريقين وسلكنا فيها بين الطريقين وذكرنا ما فيه من الاجمال والتفصيل

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل ثم جمعنا في هذه الرسالة ما جاء من الاحاديث

الصحاح والحسان والضعاف والموضوعات على وفق ما قرره عند المحدثين الذين بيدهم

الامر في هذه المعاملات مع ذكر اكثر فوائد شريفة وتحقيقات لطيفة فيما

انجر اليه الكلام خصوصا في شهر ربيع الاول في ذكر وفاة سيد الانام عليه وآله

الصلوة والسلام مبتدئا من شهر المحرم الى ذي الحجة الحرام والله الموفق

للاكمال والاتمام وسميت هذه الرسالة بما ثبت من السنة في

ايام السنة يقبله بفضله من لا تأخذه سنة ولا نوم

اليهود ويتخذونه عيدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموه انتم

کرتے تھے اور اسکو عید مناتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی روزہ رکھا کرو

وفي رواية كان اهل خيبر يصومون يوم عاشوراء ويتخذونه عيدا ويلبسون

اور ایک روایت میں ہے کہ خیبر کے لوگ یوم عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اسکو عید مناتے تھے اور اپنی

نساءهم فيه حليهم وشارتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصوموه انتم

عورتوں کو اپنے زیور اور پوشاک پہناتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی روزہ رکھا کرو

اخرجه البخاري ومسلم وعن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه

یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم المدينة فراى اليهود تصوم يوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا يوم نجى

وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے عرض کیا یہ وہ دن ہے کہ

الله فيه موسى وبني اسرائيل من عدوهم فصامه فقال انا احق بموسى منكم

نجات دی اللہ نے موسی کو اور بنی اسرائیل کو انکے دشمن سے بچایا سو موسی نے اس دن روزہ رکھا تھا آپ نے فرمایا ہم زیادہ حقدار ہیں موسی کے بہ نسبت تمہارے

فصامه وامر بصيامه وفي رواية فقال لهم ما هذا اليوم الذي تصومونه قالوا هذا

سو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ کیا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے عرض کیا یہ

يوم عظيم انجى الله فيه موسى وقومه وغرق فيه فرعون وقومه فصامه موسى

بڑا دن ہے کہ اس میں اللہ نے موسی کو اور انکی قوم کو نجات بخشی اور اس میں فرعون کو اور اسکی قوم کو ڈبویا سو موسی نے اس دن میں شکر سے

شكرا فنحن نصومه تعظيما له اخرجه البخاري ومسلم واخرجه ابو داود اختصار

روزہ رکھا تھا پس ہم بھی اسکی تعظیم کے لئے روزہ رکھتے ہیں یہ روایت بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے اور ابو داود نے مختصر طور پر اسکو نقل کیا ہے

وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا بصيام يوم

اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشورا کے روزہ کا امر فرمایا [illegible]

عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يامرنا ولم

کرتے تھے اور ہمکو اسپر رغبت دلاتے تھے اور ہمسے اس وقت پیمان لیتے تھے پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو نہ ہمکو امر کیا اور نہ ہمکو

ينهنا عنه ولم يتعاهدنا اخرجه مسلم وعن علقمة ان الاشعث بن قيس دخل

منع کیا اور نہ اسکا پیمان لیا یہ مسلم کی روایت ہے اور علقمہ سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس یوم عاشورا کو

على عبد الله وهو يطعم يوم عاشوراء فقال يا ابا عبد الرحمن ان اليوم يوم

عبد اللہ کے پاس آئے اور وہ کھانا کھا رہے تھے کہا یا ابا عبد الرحمن آج تو یوم

فرض رمضان فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من شاء
رمضان فرض ہو گیا یعنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے عاشوراء کا

فلیصمہ ومن شاء فلیفطر اخرجہ البخاری ومسلم واخرج مالک
روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور مالک

وابو داؤد والترمذی الروایۃ الرابعۃ وقالوا فیہا فکانت ہو الفریضۃ
اور ابو داؤد اور ترمذی نے چوتھی روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں اس عبارت کے بعد فلما فرض رمضان میں

بعد قولہ فلما فرض رمضان وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما ان اہل الجاہلیۃ
یہ کہتے ہیں پھر وہی رمضان فرض تھا اور ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما سے روایت ہے کہ جاہلیت والے

کانوا یصومون یوم عاشوراء وان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم صامہ
عاشوراء کے دن بیشک روزہ رکھتے تھے اور بے شک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے

والمسلمون قبل ان یفرض رمضان فلما فرض رمضان قال رسول اللّٰہ صلی
رمضان کی فرضیت سے پہلے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا ہے پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عاشوراء یوم من ایام اللّٰہ تعالیٰ فمن شاء صامہ وفی
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عاشوراء اللّٰہ کے دنوں میں کا ایک دن ہے جو چاہے اس میں روزہ رکھے اور ایک

روایۃ قال ذکر عند النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم عاشوراء فقال ذاک یوم
روایت میں ہے کہ عبد اللّٰہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یوم عاشوراء کا ذکر آگیا آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ

کان یصومہ اہل الجاہلیۃ فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ اخرجہ البخاری ومسلم
اہل جاہلیت اس میں روزہ رکھتے تھے سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے

وللبخاری صام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عاشوراء وامر بصیامہ فلما فرض
اور تنہا بخاری کی یہ روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء میں روزہ رکھا اور اس کے روزہ کا امر فرمایا پھر جب

رمضان ترکہ وکان عبد اللّٰہ لا یصومہ الا ان یوافق صومہ ولمسلم مثل الثانیۃ
رمضان فرض ہو گیا تو موقوف کیا اور عبد اللّٰہ اس دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے مگر جب ان کے روزہ کا دن مطابق آپڑتا اور مسلم کی روایت دوسری روایت

وقال فمن احب منکم ان یصومہ فلیصمہ ومن کرہ فلیدعہ واخرج ابو داؤد
کی طرح ہے کہ جو کوئی تم میں سے روزہ رکھنا محبوب جانے سو روزہ رکھے اور جس کو برا معلوم ہو وہ ترک کرے اور ابو داؤد نے

نحو الروایۃ الاولی وعن ابی موسیٰ قال کان یوم عاشوراء یوما یعظمہ
پہلی سی روایت کی ہے اور ابو موسیٰ سے روایت ہے کہتے ہیں یوم عاشوراء ایسا دن ہے کہ یہود اس کی تعظیم

سو دفن ورود ضعیف عزوجل ۱۲ سنہ ۲ مینا م است از روزہ بیت مضان آبت یوم

نفعله اخرجه النسائی واخرج عن محمد بن الصیفی قال قال رسول الله صلی الله
نہی کرتے رہیہ اسکو نسائی نے نقل کیا ہے اور محمد بن صیفی سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ رسول الله صلی الله

علیه وسلم یوم عاشوراء امنکم احد اکل الیوم فقالوا منا من صام ومنا من لم
علیه وسلم نے عاشوراء کے دن پوچھا کیا تم میں سے کسی نے آج کھایا ہے عرض کیا ہم میں بعضے ہیں کہ روزہ رکھا ہے اور بعضے ہیں کہ روزہ

یصم قال فاتموا بقیة یومکم وابعثوا الی اهل العروض فلیتموا بقیة یومهم
نہیں رکھا فرمایا پس اپنا باقی اس دن کا پورا کر لو اور گرد نواح کے لوگوں کو کہلا بھیجو کہ اپنا باقی کا دن پورا کر لیں

وروی مالك بلغه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه ارسل الی الحارث بن هشام
اور مالک نے روایت کی ہے ان کو یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی الله عنه نے حارث بن ہشام کو کہلا بھیجا کہ

ان غدا یوم عاشوراء فصم وأمر اهلك ان یصوموا اخرجه الموطا وعن عبید الله
کل یوم عاشوراء ہے سو تو روزہ رکھنا اور اپنی اہل کو کہہ دینا کہ روزہ رکھیں اسکو موطا نے نقل کیا ہے اور عبید الله

بن ابی یزید انه سمع ابن عباس رضی الله عنهما وسئل عن صیام یوم عاشوراء
ابن ابی یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی الله عنهما سے سنا کہ ان سے یوم عاشوراء کے روزہ کا سوال ہوا

فقال ما علمت رسول الله صلی الله علیه وسلم صام یوما یطلب فضله علی الایام
سو کہا کہ مجھکو معلوم نہیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کسی اور دن کا روزہ رکھا ہو کہ اسکو اور دنوں پر فضیلت طلب کرتے

الا هذا الیوم ولا شهرا الا هذا الشهر یعنی رمضان وفی حدیث عبد الله
سوا اسی دن کے اور نہ کسی مہینہ کی سوا اس مہینہ یعنی رمضان کے اور عبد الله بن موسی کی

ابن موسی قال ما رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یتحری صیام یوم فضله علی غیره
حدیث میں یہ کہا ہے نبی صلی الله علیه وسلم کو نہیں دیکھا کہ ایسے دن کے روزہ کی تلاش کرتے ہوں جسکو اور دنوں پر فضیلت ہو

الا هذا الیوم یوم عاشوراء وهذا الشهر یعنی رمضان اخرجه البخاری
سوا اس روزہ یعنی یوم عاشوراء کے اور اس مہینہ یعنی رمضان کے اسکو بخاری اور مسلم نے

ومسلم وعن ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال صیام یوم عاشوراء
نقل کیا ہے اور ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا یوم عاشوراء کے روزہ میں

انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله اخرجه الترمذی وعن ابن
خدا پر بھروسہ کرتا ہوں کہ سال گذشتہ کا کفارہ ہو جاوے اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور ابن عباس

عباس رضی الله عنهما قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بصوم یوم عاشوراء

عاشوراء فقال كان يصام قبل ان ينزل رمضان فلما نزل رمضان ترك

عاشورہ سے جواب دیا ان رمضان کی فرضیت سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان فرض ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا

فان كنت مفطرا فاطعم اخرجه البخاري ومسلم وعن سلمة بن الاكوع ان

تو بھی اگر روزہ سے نہو تو کھا لے یہہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم امر رجلا من اسلم ان اذن في الناس ان من كان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبیلہ اسلم میں سے فرمایا کہ لوگوں میں پکار دے کہ جسنے

اكل فليصم بقية يومه ومن لم يكن اكل فليصم فان اليوم يوم عاشوراء وفي رواية

کھا لیا ہے تو وہ باقی دن روزہ کی طرح پورا کرے اور جسنے نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج یوم عاشورا ہے اور ایک روایت میں آیا

انه قال لرجل من اسلم اذن في قومك او في الناس بالشك اخرجه البخاري

کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو قبیلہ اسلم میں سے فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں پکار دے راوی کو شک ہے اس روایت کو بخاری

ومسلم والنسائي وعن عبد الرحمن بن سلمة نحوه اخرجه ابو داود وعن الربيع

اور مسلم اور نسائی نے نقل کیا ہے اور عبد الرحمن بن سلمہ سے ایسی ہی روایت ہے یہہ روایت ابو داود نے نقل کی ہے اور ربیع

بنت المعوذ رضي الله عنها قالت ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة

معوذ کی بیٹی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم

عاشوراء الى قرى الانصار التي حول المدينة من كان اصبح صائما فليتم صومه

عاشورا کی صبح کو انصاریوں کے گاؤں میں جو مدینہ کے آس پاس تھے یہہ کہلا بھیجا کہ جسنے ابھی نہ کھایا ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرے

ومن كان اصبح مفطرا فليتم بقية يومه فكنا بعد ذلك نصومه ونصوم صبياننا

اور جسنے کچھہ کھا لیا ہے تو اپنا سارا دن روزہ کی طرح پورا کرے سو ہم اسکے بعد اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں سے

الصغار منهم ونذهب الى المسجد فنجعل لهم اللعبة من العهن فاذا بكى احدهم

روزہ رکھواتے تھے اور ہم مسجد کو جاتے تو انکے واسطے پشمینہ کا کھلونا بنا دیتے جب کوئی انمیں سے کھانے پر

على الطعام اعطيناها اياه حتى يكون عند الافطار اخرجه البخاري ومسلم وفي رواية

روتا تو ہم اسکو وہ کھلونا دیدیا کرتے یہانتک کہ افطار کا وقت ہو جاتا اس روایت کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور ایک روایت میں

اخرى مثله وعن قيس بن سعد بن عبادة رضي الله عنه قال كنا نصوم عاشوراء

ایسا ہی ہے اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا ہے ہم عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے

ونؤدي زكوة الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزكوة لم نؤمر به ولم ننه عنه وكنا

اور صدقہ فطر بھی دیا کرتے تھے پھر جب رمضان اور زکوۃ فرض ہو گئی تو نہ ہمکو اسکا کچھ حکم ہوا اور نہ اس سے کچھ منع کیا گیا اور ہم

۱۵ ... اضافت کرده شده ۱۲

وركعتان قبل الفجر اخرجه النسائي وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور فجر سے پہلے دو رکعتیں اسکو نسائی نے نقل کیا ہے اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلوة بعد المكتوبة

فرمایا کہ رمضان کے بعد سب سے بہتر روزے ماہ الٰہی محرم کے ہیں اور فرائض نماز کے بعد سب نمازوں میں بہتر

صلوة الليل وفي رواية قال سئل اي الصلوة افضل بعد المكتوبة قال الصلوة

رات کی نماز یعنی تہجد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا کسی نے پوچھا فرض نمازوں کے بعد کونسی نماز افضل ہے کہا رات کی

الليل واي الصيام بعد شهر رمضان قال صيام شهر الله المحرم اخرجه

نماز اور رمضان کے بعد کونسے روزے ہیں کہا ماہ الٰہی محرم کے روزے اسکو

مسلم وابوداود واخرج الترمذي والنسائي الاول وعن علي رضي الله

مسلم اور ابوداود نے نقل کیا اور ترمذی اور نسائی نے اول روایت نقل کی ہے اور علی رضی اللہ

عنه انه ساله رجل قال اي شهر تامرني ان اصوم بعد رمضان فقال له

عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے پوچھا کہ مجھکو بعد رمضان کے کونسے مہینے کے روزوں کا حکم دیتے ہو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کسی سے

ما سمعت احدا يسال عن هذا الا رجلا سمعته يسال رسول الله صلى الله

نہیں سنا کہ یہ بات پوچھی ہو سوائے ایک شخص کے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم وانا قاعد عنده فقال يا رسول الله اي شهر تامرني ان اصوم بعد

پوچھتا تھا اور میں آپ کے پاس بیٹھا سنتا تھا اسنے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو بعد رمضان کے کونسے مہینے کا

شهر رمضان قال ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله

حکم دیتے ہو کہ روزے رکھا کروں فرمایا اگر تو رمضان کے سوا روزے رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے روزے رکھا کر کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ

تعالى فيه يوم تاب فيه على قوم ويتوب فيه على قوم آخرين اخرجه الترمذي

ہے اسمیں ایک دن ہے کہ اسمیں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور آگے بھی اسمیں ایک قوم کی توبہ قبول کریگا یہ ترمذی نے نقل کیا ہے

هذه احاديث جاءت في الكتب الستة مذكورة في جامع الاصول في الذي بعدهم

یہ حدیثیں صحاح ستہ میں آئی ہیں جامع الاصول میں مذکور ہیں اور انکے بعد

باحاديث ذكرت في جامع الكبير تاليف سيدنا ومولانا الشيخ العارف بالله

وہ حدیثیں لاتے ہیں کہ جامع کبیر میں مذکور ہیں جو کہ ہمارے سید اور مولانا شیخ عارف باللہ

علي المتقي الذي رتبها وبوبها من جمع الجوامع للسيوطي وفيه احاديث الستة

علی متقی کی تالیف ہے ... ترتیب ... جمع الجوامع ... سیوطی ... اور اسمیں صحاح کی حدیثیں

يوم العاشر رواه الترمذي وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله
روزہ کا امر فرمایا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لئن بقيت الى قابل لاصومن التاسع يعني يوم عاشوراء
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین سال آئندہ تک زندہ رہا تو البتہ نوین تاریخ روزہ رکھونگا یعنی عاشورا کی نوین تاریخ

وفي رواية قال حين صام رسول الله صلى الله عليه وسلم عاشوراء وامر بصيامه
اور ایک روایت مین ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورا کو آپ روزہ رکھا اور اسکے روزہ کا امر فرمایا

فقالوا يا رسول الله انه يوم يعظمه اليهود والنصارى فقال رسول الله صلى
تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جسکی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہین پس رسول اللہ صلے اللہ

الله عليه وسلم فاذا كان العام القابل ان شاء الله صمنا اليوم التاسع فلم يأت
علیہ وسلم نے فرمایا جب سال آئندہ ہوگا تو انشاء اللہ نوین تاریخ روزہ رکھونگا سو اگلا سال

العام المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية حكم بن الاعرج
آنے ہی نہ پایا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات کی اور حکم بن الاعرج کی روایت مین ہے

قال انتهيت الى ابن عباس رضي الله عنهما وهو متوسد رداءه في زمزم
کہتا ہے کہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس وقت پہنچا کہ وہ اپنی چادر سے زمزم مین تکیہ لگا کے تھے

فقلت اخبرني عن صوم عاشوراء فقال اذا رأيت هلال المحرم فاعدد واصبح
مینے کہا یوم عاشورا کے روزہ کا حال بتاؤ کہا جب تو محرم کا ہلال دیکھے تو گنا کرے جا اور

يوم التاسع صائما قال هكذا كان محمد صلى الله عليه وسلم يصوم قال نعم
نوین تاریخ روزہ رکھ کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسیطرح روزہ رکھا کرتے تھے اسنے کہا ہان

اخرجه مسلم واخرج ابو داود الثانية والثالثة وفي رواية ذكرها رزين عن
اسکو مسلم نے نقل کیا ہے اور ابو داود نے دوسری اور تیسری روایت کی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ رزین نے

عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول صوموا التاسع والعاشر
عطا سے نقل کی ہے کہتا ہے مینے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ کہتا تھا نوین اور دسوین کو روزہ رکھا کرو

وخالفوا اليهود وعن حفصة رضي الله عنها قالت اربع لم يكن يدعهن
اور یہود کی مخالفت کرو اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہین چار کام ہین کہ اُن کو

رسول الله صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلثة ايام من كل شهر
[illegible]

وسد باشن کردن ... سطہ ۱۲ ... است نزدیک کعبہ ۱۲ منتخب سطہ مراد از عشر نہ روز عشرہ اولی ذی الحجہ است تغلیبا اطلاق عشر برآنہا کردہ شد ترغیبا اعمال صالحہ درین عشرہ از کثرت در احادیث صحیحہ وارد شدہ ۱۲ سطہ

انس رضی اللہ عنه قال من صام ثلثة ایام من شهر حرام الخمیس والجمعة
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جسنے حرام مہینے میں سے تین دن روزے رکھے جمعرات اور جمعہ

والسبت کتب له عبادة سنتین وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال
اور شنبہ کو تو اسکے واسطے دو سال کی عبادت لکھی جاویگی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا کان العام المقبل صمنا یوم التاسع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سال آئندہ آویگا تو ہم نویں تاریخ روزہ رکھینگے

وعنه انه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان عشنا خالفناهم وصمنا
اور ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہم جیتے رہے تو انکی مخالفت کرینگے اور

الیوم التاسع وعن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
نویں تاریخ روزہ رکھینگے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم من صام یوم الزینة ادرك ما فاته من صیام السنة یعنی عاشوراء
فرمایا جسنے یوم الزینۃ کو روزہ رکھا تو اسنے سال بھر میں جو روزے کہ چھوٹ گئے تھے سب وصول کر لیے مراد عاشورا کا دن ہے

وروی ابو الشیخ فی الثواب انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اور ابو الشیخ نے ثواب میں روایت کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ان نوحا هبط من السفینة علی الجودی یوم عاشوراء فصام نوح وامر من معه
بیشک عاشورہ کو نوح علیہ السلام کشتی سے جودی پر اترے سو نوح نے شکریہ کا روزہ رکھا

بصیامه شکرا للہ وفی یوم عاشوراء تاب اللہ علی آدم وعلی اهل مدینة
اور اپنے ساتھیوں کو روزہ کا حکم دیا اور عاشورا ہی کے دن اللہ نے آدم کی اور یونس کے شہر والوں کی

یونس وفیه فلق البحر لبنی اسرائیل وفیه ولد ابراهیم وابن مریم علیهم
توبہ قبول کی اور اسی دن بنی اسرائیل کے واسطے دریا پھٹا اور اسی روز ابراہیم و عیسی علیہم السلام

السلام وعن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
پیدا ہوئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم من وسع علی عیاله یوم عاشوراء لم یزل فی سعة سائر سنته وعن
فرمایا جسنے عاشورا کے روز اپنے عیال پر فراخی کی تو وہ سال بھر فراخی میں رہیگا اور

علی رضی اللہ عنه سید الناس آدم وسید العرب محمد صلی اللہ علیه وسلم
[illegible]

بطرق اخر ولا حاجة الى اعادتها بعد ذكرها بطرقها اللهم الا ان

اور طریق سے آئی ہیں اور انکے دوبارہ لانیکی کچھ حاجت نہیں ہو سبب کہ صحاح کے طریق پر مذکور ہو چکیں ہاں

يكون بلفظ اخر لم يذكره في الجامع والاحاديث اخر ما عداها ولنذكرها

اگر اور لفظ ہوتے جو جامع میں مذکور نہیں ہوئے تو اعادہ ہوتا اور سوا انکے اور حدیثیں ہیں ہم انکو ذکر کرتے ہیں

وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله تعالى فيه

اگر تو بعد رمضان کے روزہ رکھنا چاہے تو محرم میں روزہ رکھا کیونکہ یہ اللہ تعالی کا مہینا ہے اسمیں

يوم تاب فيه على قوم ويتوب فيه على اخرين رواه الترمذي وعن

ایک دن ہو اسمیں ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسمیں اوروں کی توبہ قبول کریگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور

ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صوموا يوم عاشوراء وخالفوا فيه اليهود وصوموا قبله يوما وبعده

روز عاشورا کو روزہ رکھا کرو اور اسمیں یہود کی مخالفت کیا کرو اور اسکے ایک دن پہلے اور ایک دن پیچھے

يوما رواه احمد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

روزہ رکھا کرو اسکو احمد نے روایت کیا ہو اور انہی سے روایت ہو کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لئن بقيت لامرت بصيام يوم قبله ويوم بعده يعني يوم عاشوراء رواه

اگر میں جیتا رہا تو ایک دن پہلے اور ایک دن پیچھے کے روزہ کا حکم دونگا مراد عاشورا کا دن تھا

البيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة رض صوموا يوم

اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے عاشورا کے

عاشوراء وهو يوم كانت الانبياء تصومه فصوموه رواه ابن ابي

دن روزہ رکھا کرو یہ وہ دن ہے کہ اسمیں انبیاء روزہ رکھتے تھے سو تم بھی روزہ رکھا کرو اسکو ابن ابی

شيبة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم

شیبہ نے روایت کیا ہے اور ابو ہریرہ ہی سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز

عاشوراء عيد من قبلكم فصوموه انتم رواه البزار والديلمي وعن

عند ربه واللحاق بدرجات اهل بيت الطاهرين فمن ذكر ذلك اليوم

نعمت ہے اور اہل بیت طاہرین کے درجات میں شامل ہونے پر دلالت کرتی ہے تو جو شخص اس دن کی

مصابهم لا ينبغي ان يشتغل الا بالاسترجاع امتثالا للامر واحرازا لما رتبه

مصیبت کو یاد کرے تو اسکو یہی سزاوار ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے تاکہ امر کی فرمانبرداری ہو اور اللہ نے اوپر جو

الله تعالى عليه بقوله اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم

ثواب مرتب کیا ہے ہاتھ آئے اس آیت میں یہی گروہ ہے کہ ان پر انکے رب کی صلوات اور رحمت ہے اور یہی گروہ

المهتدون ولا يشتغل ذلك اليوم الا بذلك ونحوه من عظائم الطاعات كالصوم

راہ یاب ہے اور اس دن وہ اور کچھ شغل نہ لے مگر یہی اور اسکے مثل بڑے بڑے طاعات جیسے روزہ

واياه ثم اياه ان يشتغل ببدع الرافضة ونحوهم من الندب والنياحة والحزن

اور اپنے آپ کو بہت بچائے بچائے کہ رافضیوں وغیرہ کی سی بدعات کرنے لگے گریہ اور نوحہ اور اندوہ

اذ ليس ذلك من اخلاق المؤمنين والا لكان يوم وفات رسول الله صلى الله

کیونکہ یہ مومنین کا طریقہ نہیں ہے اور نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

عليه وسلم اولى بذلك واحرى او ببدع الناصبة المتعصبين على اهل البيت او الجهال

وفات کا دن اس سے سزاوار تر اور لائق تر ہوگا یا خارجیوں کی بدعات جو اہلبیت پر متعصب ہیں کرنے لگے یا جاہلوں کی

المقابلين الفاسد بالفاسد والبدعة بالبدعة والشر بالشر من اظهار غاية

جو فاسد کو فاسد سے اور بدعت کو بدعت سے اور برائی کو برائی سے بدلا لیتے ہیں نہایت درجہ کی

الفرح والسرور واتخاذه عيدا واظهار الزينة فيه كالخضاب والاكتحال

فرح اور سرور کا ظاہر کرنا اور اسدن کو عید بنانا اور آرائش زینت کرنی جیسے خضاب کرنا اور سرمہ لگانا

ولبس جديد الثياب وتوسيع النفقات وطبخ الاطعمة والحبوب الخارجة

اور نئی پوشاک بدلنی اور خرچ میں فراخی کرنی اور کھانے دانے بخلاف عادت

عن العادات واعتقادهم ان ذلك من السنة والمعتاد والسنة ترك ذلك كله

پکانے اور اعتقاد یہ سمجھنا کہ یہ امور مسنون و معتاد ہیں حالانکہ ان تمام امور کا ترک کرنا مسنون ہے

فانه لم يرد في ذلك شيء يعتمد عليه ولا اثر يرجع اليه وقد سئل بعض ائمة

کیونکہ اس باب میں کوئی معتمد علیہ روایت نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی اثر جسکی طرف رجوع کیجیے اور بیشک حدیث اور

الحديث والفقه عن الكحل والغسل والحناء وطبخ الحبوب ولبس الجديد واظهار

فقہ کے بعض ائمہ سے عاشورا کے دن سرمہ لگانے اور نہانے اور مہندی لگانے اور دانے پکانے اور کپڑے [illegible]

وسید الروم صہیب وسید الفرس سلمان وسید الحبشۃ بلال وسید

اور روم کا سردار صہیب ہی اور فارس کا سردار سلمان ہے اور حبشہ کا سردار بلال ہی اور پہاڑون کا

الجبال طور سیناء وسید الشجر السدرۃ وسید الاشہر محرم وسید الایام

سردار طور سینا ہے اور درختون کا سردار سدرہ ہی اور مہینون کا سردار محرم ہی اور دنون کا سردار

الجمعۃ وسید الکلام القرآن وسید القرآن البقرۃ وسید البقرۃ آیۃ الکرسی اما ان

جمعہ ہے اور کلام کا سردار قرآن ہے اور قرآن کا سردار سورۂ بقرہ ہی اور سورۂ بقرہ کا سردار آیۃ الکرسی ہی سنو

فیہا خمس کلمات فی کل کلمۃ خمسون برکۃ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

اوسمین پانچ کلمے ہین ہر ایک کلمہ مین پچاس پچاس برکتین ہین اسکو دیلمی نے مسند الفردوس مین نقل کیا ہے

وھو ضعیف قال العبد الضعیف قد ورد فی حدیث اخر من ھذا الباب

اور یہ شخص ضعیف ہی بندہ ضعیف کہتا ہے اور بیشک اسی باب کے ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ

ان افضل الشہور شہر رمضان وھو ما رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ

مہینون مین افضل رمضان ہے اور یہ وہ ہے جو طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل الملائکۃ

روایت کیا ہی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو کیون نہ بتا دون کہ فرشتون مین افضل

جبرئیل وافضل الایام یوم الجمعۃ وافضل الشہور شہر رمضان وافضل

جبرئیل ہے اور دنون مین افضل جمعہ کا دن ہے اور مہینون مین افضل ماہ رمضان ہے اور راتون مین

اللیالی لیلۃ القدر وافضل النساء مریم بنت عمران اللہم الا ان یفرق

افضل لیلۃ القدر ہے اور عورتون مین افضل مریم عمران کی بیٹی ہی یا الہی مگر کچھ کہ افضلیت اور

بین الافضلیۃ والسیادۃ فتدبر وباللہ التوفیق قال الشیخ شہاب الدین

سیادت مین کچھ فرق کیا جاوے سو اسکو سوچ لے اور توفیق اللہی سے ہی شیخ شہاب الدین

ابن حجر الہیثمی المصری مفتی بلد اللہ الحرام وشیخ الفقہاء والمحدثین فی

ابن حجر ہیثمی مصری مکہ شریف کا مفتی اور اپنے وقت مین ان کے فقہا اور محدثین کا استاد

اوانہ بذلک المقام فی الصواعق المحرقۃ اعلموا ان ما اصیب بہ الحسین رضی اللہ

صواعق محرقہ مین کہتا ہے دیکھو کہ حسین رضی اللہ تعالے عنہ پر

تعالی عنہ فی عاشوراء انما ھو الشہادۃ الدالۃ علی مزید حظوتہ ورفعۃ درجتہ

جو روز عاشورا کو مصیبت واقع ہوا وہ کچھ اور نہ تھی شہادت ہی کہ دلالت کرتی ہے ان کے مرتبہ اور بلندی درجہ کی

---

۱ صہیب لقب صحابی توفی بالمدینۃ سنۃ ثمان وثلثین فی خلافۃ علی وقیل قبل ذلک ۱۲ تقریب

۲ سلمان الفارسی ابو عبد اللہ ویقال لہ سلمان الخیر اصلہ من اصبہان وقیل من رامہرمز واول مشاہدہ الخندق [illegible]

...ا سائر الاحاديث في فضله غير الصوم كفضل الصلوة والانفاق
لم سے نقل کرتا ہے کہ اسکی فضیلت کی ساری حدیثیں بجز روزہ کے جیسے نماز کی اور خرچ کے

والخضاب والادهان والاكتحال وطبخ الحبوب وغير ذلك كله موضوع ومفترى
خضاب کے اور تیل لگانے کے اور سرمہ ڈالنے کے اور دانہ پکانے کے اور اسکے سوا تمام موضوع اور افترا کئے ہوئے ہیں

وبذلك صرح ابن القيم ايضا فقال حديث الاكتحال والادهان والتطيب يوم
ابن قیم نے بھی صاف یہی کہا ہے سو یہ کہا ہے کہ حدیث اکتحال اور ادہان اور خوشبو لگانے کی عاشورا

عاشوراء من وضع الكذابين والكلام فيمن خص يوم عاشوراء بالكحل وما اران
جھوٹے لپاٹیوں کی وضع سے ہے اور کلام اسکے حق میں ہے جو یوم عاشورا کو اکتحال سے خاص کرتا ہے

توسعة فيه لها اصل هو كذلك فقد اخرج حافظ الاسلام الزين العراقي
لیکن توسعہ اس روز میں ہے اسکی کچھ اصل ہے بھی ایسی ہی ہے سو بیشک حافظ اسلام زین عراقی نے

اماليه من طريق البيهقي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من وسع على عياله
اپنی امالی میں بیہقی کے طریق پر نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے بروز عاشورا اپنے

اهله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته ثم قال عقيبه هذا الحديث في
اہل وعیال پر فراخی کی تو اللہ تعالی تمام سال فراخی رکھیگا پھر اسکے بعد کہا ہے کہ اس حدیث کے

اسناده لين لكنه حسن على رأي ابن حبان وله طريق اخرى صححها الحافظ ابو الفضل
اسنا میں ضعف ہے پر ابن حبان کی رائے پر حسن ہے اور ابن حبان کا اور طریق ہے اسکو حافظ ابو الفضل

محمد بن ناصر وفيها زيادة منكرة وظاهر كلام البيهقي ان حديث التوسعة
ابن ناصر نے صحیح کہا ہے اور اسمیں منکر زیادتیاں ہیں اور بیہقی کا ظاہر کلام یہ ہے کہ توسعہ کی حدیث

حسن على رأي غير ابن حبان ايضا فانه رواه من طرق عن جماعة من الصحابة مرفوعا
سوائے ابن حبان کے اور رائے پر بھی حسن ہے کیونکہ اسنے کئی طریق پر جماعت صحابہ سے مرفوعا روایت کیا ہے

ثم قال فهذه الاسانيد وان كانت ضعيفة لكن اذا ضم بعضها الى بعض
پھر کہا ہے یہ سندیں ہرچند ضعیف ہیں پر جب ایک کو ایک کے ساتھ ملا دینگے تو

احدثت قوة وانكار ابن تيمية ان التوسعة لم يرد فيها شيء عنه صلى الله عليه وآله وسلم وهم
قوت پیدا کر لیگی اور ابن تیمیہ کا انکار کہ توسعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات مروی نہیں وہم ہے

لما علمت وقول احمد انه لا يصح اي لذاته لا ينفي كونه حسنا لغيره والحسن
[illegible] تو جانا اور احمد کا قول [illegible] کہ صحیح نہیں [illegible] لذاتہ [illegible] حسن لغیرہ [illegible] اور حسن

[illegible]

کہ حدیث مرفوع ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رسیدہ باشد ۱۲

الشهر يوم عاشوراء فقال لم يرو فيه حديث صحيح عنه صلى الله عليه وسلم
ظاہر کیسے کا سوال ہوا۔ تو انہوں نے جواب دیا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح مروی نہیں ہے

ولا عن احد من اصحابه ولا استحبه احد من ائمة المسلمين من الاربعة ولا
اور نہ انکے کسی اصحاب سے اور نہ مسلمانوں کے چاروں اماموں میں سے کسی نے اسکو پسند کیا اور نہ

من غيرهم ولم يرو في الكتب المعتمدة في ذلك صحيح ولا ضعيف وما قيل ان
کسی اور سے اور نہ معتبر کتابوں میں اس باب کے کوئی روایت صحیح ہے نہ ضعیف اور یہ جو کہتے ہیں کہ

من اكتحل يوم عاشوراء لم يرمد ذلك العام ومن اغتسل لم يمرض كذلك
جسنے عاشوراء کے دن سرمہ ڈالا تو اس سال بہت آنکھیں نہیں دکھیں گی اور جو کوئی نہایا سال بھر بیمار نہیں ہوگا

ومن وسع على عياله فيه وسع الله عليه سائر سنته وامثال ذلك مثل فضل
اور جسنے اپنے عیال پر فراخی کی تو اللہ تمام سال اسپر فراخی رکھیگا اور ایسی ہی اور روایتیں جیسے اس روز کی

صلوة فيه وانه كان فيه توبة آدم واستواء السفينة على الجودي وانجاء ابراهيم
نماز کی فضیلت اور یہ کہ آدم کی توبہ قبول ہوئی اور جودی پر کشتی جا ٹھہری اور ابراہیم کو آگ سے

من النار وفداء الذبيح بالكبش ورد يوسف على يعقوب عليهما السلام فكل
نجات ملی اور مینڈھا ذبیح کا فدیہ ہوا اور یوسف یعقوب علیہ السلام کے پاس پھر آئے یہ

ذلك موضوع الا حديث التوسعة على العيال لكن في سنده من تكلم فيه
سب موضوع ہیں مگر حدیث توسعہ علی العیال ہے لیکن اسکے سند میں وہ ہے جسکے حق میں تکرار ہے

فصار هؤلاء لجهلهم يتخذونه موسما واولئك لرفضهم يتخذونه ماتما
سو اس گروہ نے اپنی جہالت سے اسکو موسم بنا رکھا ہے اور دوسروں نے رفض کے سبب ماتم کا دن بنا رکھا ہے

وكلاهما مخطئ مخالف للسنة كذا ذكره بعض الحفاظ وقد صرح الحاكم
اور دونوں خطا وار سنت کے برخلاف ہیں اور بعض حفاظ نے ان سبکو ذکر کیا ہے اور حاکم نے صاف بیان کیا ہے

بان الاكتحال يومه بدعة مع روايته خبر ان من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء
کہ اس روز سرمہ ڈالنا بدعت ہے باوجودیکہ یہ حدیث روایت کی ہے کہ جسنے روز عاشوراء میں سرمہ اثمد ڈالا

لم ترمد عينه ابدا لكنه قال انه منكر ومن ثم اورده ابن الجوزي في الموضوعات
اسکی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی پر یہ کہدیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور اسی لئے ابن الجوزی اس حدیث کو

من طريق الحاكم قال بعض الحفاظ ومن غير ذلك الطرق ونقل المجد اللغوي
حاکم کے طریق سے موضوعات میں لایا ہے اور بعض حفاظ نے کہا ہے اور طرق سے بھی اور مجد لغوی

جابر على شرط مسلم اخرجها ابن عبد البر في الاستيعاب من رواية ابي الزبير
جابر سے مسلم کی شرط کے موافق مروی ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں ابی الزبیر کی روایت سے
عنه فهو اصح طرقه ورواه هو والدارقطني في الافراد بسند جيد عن عمر موقوفا
جو جابر سے ہے نقل کیا ہے یہ طریق سب سے صحیح ہے اور ہمکو اسنے اور دارقطنی نے افراد میں جید سند کے ساتھ عمر سے موقوفا
عليه والبيهقي في الشعب من جهة محمد بن المنتشر قلت في اسناده [illegible]
علیہ اور بیہقی نے شعب میں محمد بن المنتشر کی جہت سے روایت کیا ہے میں کہتا ہوں اور ... کے اسناد میں
كثير المناكير وتعقب اعتماد ابن الجوزي في الموضوعات قول العقيلي في هيصم
بہت مواخذہ کیا ہے جسنے اسکو ذکر نہیں کیا اور اعتماد ابن الجوزی نے موضوعات میں عقیلی کے قول کے بعد ...
ابن شداخ راوي حديث ابن مسعود انه مجهول بقوله بل ذكره ابن حبان في
ابن شداخ ابن مسعود کی حدیث کے راوی کے حق میں ہے کہ یہ مجہول ہے یہ بات کہی ہے بلکہ ابن حبان نے اسکو
الثقات والضعفاء انتهى وفي تنزيه الشريعة في الاحاديث الموضوعة للشيخ
ثقات اور ضعفا میں درج کیا ہے انتہی اور شیخ امام حافظ علامہ مدینہ نبوی کے عالم اپنے زمانہ کے عالم شیخ علی بن
الامام الحافظ العلامة عالم المدينة النبوية في زمانه الشيخ علي بن محمد
محمد بن العراق کے تنزیہ الشریعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں ہے
ابن العراق حديث من صام تسعة ايام من اول المحرم بنى الله له قبة في الهواء
حدیث جسنے اول محرم میں نو دن کے روزے رکھے تو اسکے واسطے اللہ ہوا میں ایک قبہ
ميلا في ميل لها اربعة ابواب رواه ابو نعيم عن انس فيه مروان الطويل وهو
مسافت میں میل در میل بنادیگا اسکے چار دروازے ہونگے اسکو ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے اور اس میں مروان الطویل ہے اور وہ
افة وحديث من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة بصيامها
ایک آفت کا پرکالہ ہے اور یہ حدیث جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اسکے واسطے اللہ ساٹھ برس کی عبادت
وقيامها ومن صام يوم عاشوراء اعطي ثواب عشرة الاف ملك ومن صام يوم
اور صلوۃ کے ساتھ لکھیگا اور جسنے یوم عاشوراء کو روزہ رکھا تو اسکو دس ہزار فرشتوں کا ثواب ملیگا اور جسنے یوم عاشوراء کو
عاشوراء اعطي ثواب الف حاج ومعتمر ومن صام يوم عاشوراء اعطي ثواب عشرة
روزہ رکھا تو اسکو ہزار حاجیوں کا اور عمرہ لانیوالوں کا ثواب ملیگا اور جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اسکو دس
الاف شهيد ومن صام يوم عاشوراء كتب الله له اجر سبع سموات ومن اشبع
ہزار شہید کا ثواب ملیگا اور جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اسکے واسطے سات آسمان کا ثواب لکھیگا اور جسنے

لغیرہ الحجیۃ بہ کما بیّن فی علم الحدیث انتہی وفی المقاصد الحسنۃ للشیخ محمد
لغیرہ سے حجت لیا گیا ہے جیسا کہ علم حدیث میں اسکا بیان ہے انتہی اور شیخ محمد سخاوی کے

السخاوی حدیث من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء لم ترمد عینہ ابدا رواہ
مقاصد میں یہ حدیث ہے جسنے بروز عاشورا اثمد سرمہ ڈالا تو اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی اسکو

الحاکم والبیہقی فی الثالث والعشرین فی الشعب والدیلمی من حدیث جبیر عن ضحاک
حاکم اور بیہقی نے شعب کے تیئیسویں باب میں روایت کیا ہے اور دیلمی نے جبیر کی حدیث سے ضحاک سے

عن ابن عباس مرفوعا وقال الحاکم انہ منکر بل موضوع واوردہ ابن الجوزی
اور وہ ابن عباس رض سے مرفوعا روایت کی ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے ابن جوزی

فی الموضوعات من ہذا الوجہ ومن حدیث ابی ہریرۃ رض بسند لابن فیہ احمد
اسکو اسی وجہ سے موضوعات میں لایا ہے اور ابی ہریرہ رض کی حدیث سے بسند ضعیف کہ اسمیں احمد

ابن منصور الشونیزی فکانہ ادخل علیہ انتہی وحدیث من وسع علی عیالہ
ابن منصور شونیزی ہے سو گویا کہ اسکو داخل کر لیا ہے انتہی اور یہ حدیث جسنے اپنی عیال پر

فی یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ السنۃ کلہا رواہ الطبرانی والبیہقی فی
عاشورا کے دن فراخی کی اللہ اسپر تمام سال فراخی رکھیگا اسکو طبرانی نے اور بیہقی نے

شعب الایمان وفضائل الاوقات وابو الشیخ عن ابن مسعود والاولان فقط
شعب الایمان اور فضائل اوقات میں روایت کیا ہے اور ابو الشیخ نے ابن مسعود سے اور صرف دونوں پہلیں

عن ابی سعید والثانی فقط فی الشعب عن جابر وابی ہریرۃ وقال ان اسانیدہ
ابو سعید سے اور صرف دوسرے نے شعب میں جابر اور ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے اور کہا ان سب کی

کلہا ضعیفۃ ولکن اذا ضم بعضہا الی بعض افاد قوۃ بل قال العراقی فی امالیہ
سندیں ضعیف ہیں پر جب سب کو آپس میں ملا دیں قوت پیدا ہو جاویگی بلکہ عراقی نے اپنی امالی میں کہا ہے کہ

لحدیث ابی ہریرۃ طرق صحح بعضہا ابن ناصر الحافظ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات
ابو ہریرہ رض کی حدیث کے طریقوں میں سے بعضوں کو حافظ ابن ناصر نے صحیح کہا ہے اور اسکو ابن الجوزی

من طریق سلیمان بن ابی عبید اللہ عنہ وقال سلیمان مجہول وسلیمان
سلیمان بن ابی عبید اللہ کے طریق سے جو ابو ہریرہ رض سے روایت کرتا ہے موضوعات میں لایا ہے اور یہ کہا ہے کہ سلیمان مجہول ہے اور سلیمان کو

ذکرہ ابن حبان فی الثقات والحدیث حسن علی رأیہ قال ولہ طریق اخر عن
ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ حدیث اسکی رائے پر حسن ہے کہتا ہے کہ اسکا اور بھی طریق ہے کہ

شونیز گاؤں است بر بغداد ۱۲

فيه ادريس مكانا عليا وهو اليوم الذي نجى الله فيه ابراهيم من النار وهو
اس روز ادریس کو بلند مرتبہ دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز اللہ نے ابراہیم کو آگ سے بچا لیا اور وہ

اليوم الذي اخرج فيه نوحا من السفينة وهو اليوم الذي انزل الله فيه التورية
ایسا دن ہے کہ اس روز نوح کو کشتی سے اتارا اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز اللہ نے موسیٰ پر

على موسى وفيه فدى الله اسمعيل من الذبح وهو اليوم الذي اخرج الله يوسف
توریت نازل کی اور اسی روز اللہ نے اسمعیل کے ذبح کا فدیہ کیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے یوسف کو

من السجن وهو اليوم الذي رد الله على يعقوب بصره وهو اليوم الذي كشف
قیدخانہ سے نکالا اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے یعقوب کو پھر سو نکا کر دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز

الله فيه عن ايوب البلاء وهو اليوم الذي اخرج الله فيه يونس من بطن الحوت
اللہ نے ایوب سے بلا دفع کردی اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز اللہ نے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا

وهو اليوم الذي فلق الله فيه البحر لبني اسرائيل وهو اليوم الذي غفر الله فيه
اور وہ ایسا دن ہے کہ جس روز بنی اسرائیل کے واسطے دریا پھاڑ دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز اللہ نے

لمحمد ذنبه ما تقدم وما تاخر وفي هذا اليوم عبر موسى البحر وفي هذا اليوم انزل الله
محمد صلعم کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے اور اسی روز موسیٰ دریا سے اتر گئے اور اسی روز اللہ نے

التوبة على قوم يونس فمن صام هذا اليوم كان كفارة اربعين سنة واول يوم
یونس کی قوم پر توبہ اتاری سو جس نے اس روز روزہ رکھا تو چالیس برس کا کفارہ ہوویگا اور پہلا دن

خلق الله من الدنيا يوم عاشوراء واول يوم نزل المطر من السماء يوم عاشوراء
جو اللہ نے دنیا میں سے پیدا کیا روز عاشوراء ہے اور پہلا دن کہ آسمان سے مینہ برسا روز عاشوراء ہے

فمن صام يوم عاشوراء فكانما صام الدهر وهو صوم الانبياء ومن
سو جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو گویا تمام زمانہ کا روزہ رکھا اور یہ پیغمبروں کا روزہ ہے اور جو

احيى ليلة عاشوراء فكانما عبد الله مثل عبادة اهل السموات السبع ومن
شب عاشوراء کو جاگتا رہا گویا مثل اہل ہفت آسمان کے عبادت کی اور جس نے

صلى اربع ركعات يقرأ في كل ركعة الحمد لله مرة وخمسين مرة قل هو الله احد
یہی چار رکعات ادا کیں کہ ہر ایک میں سورہ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھے تو

غفر الله له ذنوب خمسين عاما ماضية وخمسين عاما مستقبلة وبنى الله له في
اللہ اسکے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ بخشیگا اور اسکے

جائعا فی یوم عاشوراء فکانما اطعم جمیع فقراء امة محمد واشبع بطونهم
عاشوراء کے دن بھوکے کا پیٹ بھر دیا تو گویا اسنے امت محمدی کے تمام فقراء کو کھانا کھلایا اور سیر کر دیا

ومن مسح علی راس یتیم رفعت بکل شعرة علی راسه درجة فی
اور جسنے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اسکو ہر ہر بال کے بدلے جو اسکے سر پر ہیں جنت میں بلند

الجنة خلق الله السموات یوم عاشوراء والارض کمثله وخلق القلم یوم
درجہ ملیگا اللہ نے عاشوراء کے دن آسمان پیدا کئے اور ویسے ہی زمین اور عاشوراء کے دن قلم پیدا کیا

عاشوراء واللوح کمثله وخلق جبرئیل یوم عاشوراء والملئکة یوم عاشوراء
اور ایسے ہی لوح کو اور عاشوراء کے دن جبرئیل کو پیدا کیا اور عاشوراء ہی کے دن فرشتوں کو اور آدم کو

وخلق آدم یوم عاشوراء وولد ابرهیم یوم عاشوراء ونجاه الله من النار
عاشوراء کے دن پیدا کیا اور ابراہیم عاشوراء کے دن پیدا ہوئے اور اللہ نے عاشوراء کے دن انکو آگ سے بچایا

یوم عاشوراء وفدی اسمعیل یوم عاشوراء وغرق فرعون یوم عاشوراء
اور عاشوراء کے دن اسمعیل کا فدیہ آیا اور عاشوراء کے دن فرعون کو ڈبویا اور عاشوراء کے دن

ورفع ادریس یوم عاشوراء وتاب الله علی آدم یوم عاشوراء وغفر ذنب داود
ادریس کو اٹھایا اور عاشوراء کے دن آدم کی توبہ قبول ہوئی اور عاشوراء کے دن داود کے گناہ معاف ہوئے

یوم عاشوراء واستوی الرب علی العرش یوم عاشوراء وتقوم القیامة یوم
اور عاشوراء کے دن رب عرش پر مستوی ہوا اور عاشوراء کے دن قیامت قائم ہوگی

عاشوراء موضوع ذکره ابن الجوزی عن ابن عباس فیه حبیب ابن ابی حبیب
یہ سب موضوع ہیں اسکو ابن جوزی نے بروایت ابن عباس ذکر کیا ہے اور اس میں حبیب بن ابی حبیب اخل ہے

وهو آفة حدیث ان الله فرض علی بنی اسرائیل صوم یوم فی السنة وهو
اور یہی آفت لانیوالا ہے یہ حدیث کہ اللہ نے بنی اسرائیل پر تمام سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا اور وہ

یوم عاشوراء وهو الیوم العاشر من المحرم فصوموا ووسعوا علی اهلیکم
عاشوراء کا دن ہے اور وہ دن محرم کی دسویں تاریخ ہے سو تم اسروز روزہ رکھا کرو اور تم اپنی اہل پر فراخی کرو

فیه فان من وسع علی اهله من ماله یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته
کیونکہ جسنے عاشوراء کے دن اپنی اہل پر اپنے مال میں سے فراخی کی تو اللہ اسپر تمام سال فراخی رکھیگا

فصوموه فانه الیوم الذی تاب الله فیه علی آدم وهو الیوم الذی رفع الله
سو تم اسروز روزہ رکھا کرو کیونکہ وہ ایسا دن ہے کہ اس روز اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے

لہ جوع بالضم گرسنگی وگرسنہ شدن ۱۲ منتخب

رواه ابن سعد والطبراني في الكبير وعن ام الفضل بنت الحارث قالت قال
اسکو ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہتی ہیں کہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين واتاني
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قریب ہے کہ میری امت میرے اس فرزند یعنی حسینؓ کو مار ڈالیگی اور مجھکو
بتربة من تربة حمراء رواه ابو داود والحاكم في المستدرك وعن ام سلمة
وہاں کی مٹی سرخ مٹی میں سے لادی ہے اسکو ابو داود اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے ام سلمہؓ سے روایت ہے
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرني جبرئيل ان ابني يقتل بارض
کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو جبرئیلؑ نے خبر دی ہے کہ میرا فرزند فرات کی سرزمین میں
الفرات فقلت لجبرئيل ارني تربة الارض التي يقتل فيها فجاء فهذه تربتها
مارا جائیگا پس میں نے جبرئیلؑ سے کہا مجھکو اس زمین کی مٹی دکھا جسمیں حسینؓ مارا جاویگا سو وہ لایا سو یہ ہے وہاں کی مٹی
رواه ابن سعد ان ابني هذا يعني الحسين يقتل بارض من ارض العراق يقال
اسکو ابن سعد نے روایت کیا ان ابنی ہذا سے مراد یہ ہے کہ حسینؓ ایک جگہ عراق کی سرزمین میں سے جسکو کربلا کہتے ہیں
لها كربلا فمن شهد ذلك منكم فلينصره رواه البغوي وابن السكن والباوردي
مارا جاویگا سو تم میں سے جو کوئی اسوقت موجود ہو تو اسکی مدد کرے اسکو بغوی اور ابن السکن اور باوردی
وابن منده وابن عساكر عن انس بن الحارث بن منبه قال البغوي لا اعلم روى
اور ابن منده اور ابن عساکر نے انس بن حارث بن منبه سے روایت کیا ہے بغوی کہتا ہے کہ مجھے خبر نہیں کہ کسی اور نے
غيره وقال ابن السكن ليس يروى الا من هذا الوجه ولا يعرف لانس غيرها
روایت کیا ہو اور ابن السکن کہتا ہے اسکی کوئی اور وجہ نہیں ہے اور انس کی کوئی اور روایت معلوم نہیں ہوتی
ان جبرئيل اخبرني ان ابني الحسين يقتل وهذه تربة تلك الارض رواه
کہ جبرئیلؑ نے مجھکو خبر دی کہ میرا فرزند حسینؓ مارا جاویگا اور یہ اس زمین کی مٹی ہے اسکو
الخليلي في الارشاد عن عائشة وام سلمة ان جبرئيل كان معنا في
خلیلی نے ارشاد میں روایت کیا ہے اور عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ جبرئیلؑ گھر میں [illegible] ہمارے ساتھ تھا
البيت فقال اتحبه فقلت اما في الدنيا فنعم فقال ان امتك ستقتل هذا
کہا کیا تم اسکو محبوب رکھتے ہو میں نے کہا دنیا میں تو البتہ پھر کہا بیشک تیری امت عنقریب اسکو اس
بارض يقال لها كربلا فتناول جبرئيل من تربته فاراه رواه الطبراني في الكبير
[illegible]

الملأ الاعلى الف منبر من نور ومن سقى شربة ماء فكانما لم يعص الله طرفة

ملاء اعلی مین نور کا منبر بنا دیگا اور جسنے ایک گھونٹ پانی پلا دیا تو گویا لمحہ بھر اللہ کی نافرمانی نہین کی

عين ومن اشبع اهل بيت مساكين يوم عاشوراء مر على الصراط كالبرق

اور جسنے عاشوراکے روز اہل بیت مساکین کا پیٹ بھر دیا تو صراط پر سے مثل چمکتی بجلی کے

الخاطف ومن تصدق بصدقة فكانما لم يرد سائلا قط ومن اغتسل يوم

گذر جائیگا اور جسنے کچھ خیرات کیا تو گویا اُسنے کسی سائل کو کبھی محروم نہین کیا اور جسنے روز عاشورا مین

عاشوراء لم يمرض الا مرض الموت ومن اكتحل يوم عاشوراء لم ترمد عيناه

غسل کیا سوا مرض الموت کے بیمار نہین ہوگا اور جسنے عاشوراکے دن سرمہ ڈالا تو تمام سال اُسکی

السنة كلها ومن امر يده على راس يتيم فكانما بر يتامى ولد ادم كلهم ومن عاد

آنکھین نہین دُکھینگی اور جسنے یتیم کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا تو گویا بنی آدم کے تمام یتیمون کے ساتھ بھلائی کی اور جسنے

مريضا يوم عاشوراء فكانما عاد مرضى ولد ادم كلهم ذكره ابن الجوزي في

عاشوراکے دن بیمار پرسی کی تو گویا بنی آدم کے تمام بیمارون کی عیادت کی اسکو ابن الجوزی نے

الموضوعات وقال رجاله ثقات فالظاهر ان بعض المتاخرين وضعه وركبه على هذا

موضوعات مین ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے راوی ثقہ ہین سو ظاہر یہ ہے کہ بعض متاخرین نے وضع کرکے ان

الاسناد انتهى ذكر مقتل سيدنا الامام الشهيد السعيد

اسنادون سے ترکیب دی ہے انتہی ذکر ہمارے سید امام شہید باسعادت

سبط رسول الله صلعم الامام ابي عبد الله الحسين سلام

رسول اللہ صلعم کے فرزند امام ابو عبد اللہ الحسین رضکے مقتل کا ہمپر

الله عليه وعلى ابائه الكرام عن علي رض قال قال رسول الله صلى

اور اُسکے آبا کرام پر اللہ کا سلام علی رضسے روایت ہے کہتے ہین کہ رسول اللہ

الله عليه وسلم اخبرني جبرئيل ان حسينا يقتل بشاطئ الفرات رواه ابن سعد

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو جبرئیل ع نے خبر دی ہے کہ حسین رض فرات کے کنارہ پر مارا جاویگا اسکو ابن سعد نے روایت کی ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابني

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک

الحسين يقتل بعدي بارض الطف وجاءني بهذه التربة واخبرني ان فيها مضجعه

حسین رض میرا فرزند میرے بعد طف کے میدان مین مارا جاویگا اور مجھکو یہ مٹی لا دی ہے اور مجھکو خبر دی ہے کہ یہی اسکا [illegible]

كأني أنظر إلى كلب أبقع يلغ في دماء أهل بيتي رواه ابن عساكر عن الحسين

گویا میں چتکبرے کتے کو دیکھتا ہوں کہ میری اہل بیت کے خون میں منہ ڈالکر پیتا ہے اسکو ابن عساکر نے سیدنا حسین بن

ابن علي يا عائشة ألا أعجبك لقد دخل علي ملك آنفا ما دخل علي قط فقال

علی سے روایت کیا ہے اے عائشہ تعجب کی بات ہے ابھی میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو میرے پاس کبھی نہ آیا تھا کہا کہ

إن ابني هذا مقتول وقال إن شئت أريتك تربة يقتل فيها فتناول الملك

میرا یہ فرزند مقتول ہوگا اور کہا اگر تو کہے تو وہ مٹی دکھا دوں جہاں وہ مارا جاویگا پھر فرشتہ نے

بيده فأراني تربة حمراء رواه الطبراني في الكبير عن عائشة يزيد لا بارك الله

ہاتھ سے اٹھائی اور مجھکو مٹی سرخ دکھائی اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے عائشہ رضی سے روایت ہے یزید اللہ

في يزيد الطعان اللعان أما إنه نعي إلي حبيبي وسخيلي حسين أتيت بتربته

یزید قاتل اور ملعون میں برکت نہ کرے سنو مجھکو میرے حبیب اور بچہ حسین کی خبر مرگ پہنچی ہے میرے پاس وہ مٹی آئی

ورأيت قاتله أما إنه يقتل بين ظهراني قوم فلا ينصرونه إلا عمهم الله بعقاب

اور میں نے اسکے قاتل کو دیکھ لیا سنو وہ جس قوم کے سامنے مارا جاویگا اور وہ اسکی امداد نہ کرینگے تو اللہ ان پر عام عذاب بھیجیگا

رواه ابن عساكر عن ابن عمر يقتل الحسين على رأس ستين سنة من هجرتي

اسکو ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا اور حسین میری ہجرت سے ساٹھویں برس کے شروع پر مارا جاویگا

رواه الطبراني في الكبير والخطيب وابن عساكر عن أم سلمة وفيه سعد

اسکو طبرانی نے کبیر میں اور خطیب اور ابن عساکر نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے اور اسمیں سعد

ابن طريف متروك وقال ابن حبان يضع الحديث وأورده ابن الجوزي في

ابن طریف متروک ہے اور ابن حبان کہتا ہے کہ یہ حدیث وضع کیا کرتا تھا اور ابن جوزی نے اسکو

الموضوعات يقتل حسين حين يعلوه القتير رواه الطبراني في الكبير وفيه

موضوعات میں لایا ہے حسین جبکہ ان پر پیری آنے لگے گی مارا جاویگا اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اسمیں

سعد بن طريف نعي إلي الحسين وأتيت بتربته وأخبرت بقاتله رواه

سعد بن طریف داخل ہے مجھکو حسین کی خبر مرگ آئی اور وہاں کی مٹی مجھکو ملی اور اسکے قاتل کی خبر آگئی اسکو دیلمی نے

الديلمي عن معاذ وفي جامع الأصول من حديث الترمذي عن سلمى امرأة

معاذ سے روایت کیا اور جامع الاصول میں ترمذی کی حدیث سلمی کی روایت سے ہے وہ سلمی

من الأنصار قالت دخلت على أم سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت

جو انصار میں سے ایک عورت ہے وہ کہتی ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس گئی وہ رو رہی تھی میں نے پوچھا کیوں روتی ہو کہا میں نے

عن ام سلمة رض ان جبرئیل اخبرنی ان ابنی هذا یقتل وانه اشتد غضب الله علی

ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ جبرئیل ع نے مجھکو خبر دی کہ میرا یہ فرزند مارا جاویگا اور حال یہ ہے کہ اللہ کا غضب بہت سخت ہی اس پر

من یقتله رواه ابن عساکر عن ام سلمة ان جبرئیل ارانی التربة التی یقتل علیها

جو اسکو قتل کریگا اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ہے ام سلمہ سے روایت ہے کہ جبرئیل ع نے مجھکو وہاں کی مٹی دکھا دی جہاں

الحسین فاشتد غضب الله علی من یسفک دمه فیا عائشة والذی نفسی بیده

حسین مارا جاویگا سو غضب الٰہی بہت سخت ہوا اوسپر کہ اسکا خون بہائیگا سو اے عائشہ قسم ہے اسکی جسکے قبضہ میں میری جان ہے

انه لیحزننی فمن هذا من امتی یقتل حسینا بعدی رواه ابن سعد عن عائشة

مجھکو کمال حزن ہے ایسا میری امت میں کون ہوگا جو میرے بعد حسین رض کو مار ڈالیگا اسکو ابن سعد نے روایت کیا ہے عائشہ

رضی الله عنها ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان ابنی یقتله امتی فقلت فارنی

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرئیل میرے پاس آیا مجھکو خبر دی کہ میرے فرزند کو میری امت مار ڈالیگی سو میں نے کہا مجھکو اسکی مٹی تو

تربته فارانی تربة حمراء رواه الطبرانی فی الکبیر عن زینب بنت جحش واوحی الله

دکھا دے سو اسنے وہاں کی سرخ مٹی دکھا دی اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

تعالی الی انی قتلت بیحیی بن زکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا

مجھکو وحی بھیجی ہے کہ بیشک یحیی بن زکریا کے بدلہ ستر ہزار قتل کئے ہیں بیشک میں تیری دختر کے فرزند کے بدلے ستر ہزار

وسبعین الفا رواه الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس قام عندی جبرئیل من قبل

اور ستر ہزار مارنے والا ہوں اسکو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ابن عباس رض سے روایت ہے کہ میرے پاس جبرئیل پہلے سے کھڑا تھا

فحدثنی ان الحسین یقتل بشط الفرات وقال هل لک ان اشمک من تربته قلت

سو کہنے لگا کہ حسین رض فرات کے کنارہ پر مارا جاویگا اور کہا کہو تو وہاں کی مٹی تمکو سنگھا دوں میں نے کہا

نعم فمد یده فقبض قبضة من تراب فاعطانیها فلم املک عینی ان فاضتا رواه

ہاں پھر اسنے اپنا ہاتھ پھیلایا اور مٹی کی ایک مٹھی بھر لی اور مجھکو دیدی پھر میری آنکھیں قابو میں نہ رہیں رو پڑیں اسکو

احمد وابو یعلی وابن سعد والطبرانی فی الکبیر عن علی رضی الله عنه وعن ابی

احمد اور ابو یعلی اور ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں علی رضی اللہ عنہ سے اور ابو

امامة وعن انس وعن عائشة وروی ابن عساکر عن ام سلمة وعن ام الفضل

امامہ سے اور انس رض سے اور عائشہ رض سے روایت کیا اور ابن عساکر ام سلمہ سے اور ام الفضل

بنت الحارث زوجة العباس وابن سعد عن عائشة وابو یعلی عن زینب ام المومنین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النہار اشعث اغبر وبیدہ قارورۃ فیہا دم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر کے وقت دیکھا پراگندہ مو غبار آلودہ آپکے ہاتھ میں شیشہ ہے جس میں خون ہے

فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما ہذا قال دم الحسین واصحابہ لم ازل
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ تم پر قربان یہہ کیا ہے فرمایا حسین اور اسکے یاروں کا خون ہے آج میں برابر

التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الیوم فوجدہ قتل یومئذ واخرج ابو نعیم
ہمیشہ چنتا رہا سو میں نے وہ دن یاد رکھا سو اسکو اسی روز مقتول پایا اور ابو نعیم نے

فی الدلائل عن ام سلمۃ قالت سمعت الجن تبکی علی الحسین وتنوح واخرج
دلائل میں ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہتی ہے میں نے جنوں کو سنا کہ حسین پر روتے اور نوحہ کرتے تھے اور ثعلب نے

ثعلب فی امالیہ عن ابی جناب الکلبی قال اتیت کربلا فقلت لرجل من اشراف
اپنی امالی میں ابی جناب کلبی سے نقل کیا ہے کہتا ہے میں کربلا میں آیا پس میں نے ایک شخص سے پوچھا جو شریف

العرب بلغنی انکم تسمعون نوح الجن فقال ما تلقی احدا الا اخبرک انہ سمع ذلک قلت
لوگ عرب میں ہیں میں نے سنا ہے کہ تم جنوں سے نوحہ سنا کرتے ہو اسنے کہا تو جس سے ملیگا وہی تجھکو یہہ کہیگا کہ میں نے نوحہ سنا ہے میں نے کہا

فاخبرنی ما سمعت انت قال سمعتہم یقولون مسح الرسول جبینہ
مجھے تو تو کہہ کیا سنا ہے کہا میں نے جنوں سے یہہ سنا ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ نے اسکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا

فلہ بریق فی الخدود ابواہ من علیا قریش وجدہ خیر الجدود واخرج
سو اسکو خدوں میں روشنی ہے اسکے باپ ماں اوپر سے قریش ہیں اور اسکا نانا سب ناناؤں سے بہتر ہے اور ابو یعلی

ابو یعلی بسند ضعیف عن ابی عبیدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسند ضعیف ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا یزال امر امتی قائما بالقسط حتی یکون اول من یثلمہ رجل من بنی امیۃ یقال
میری امت کا معاملہ ہمیشہ عدالت کے ساتھ قائم رہیگا یہاں تک کہ پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کا اسمیں رخنہ ڈالیگا

لہ یزید واخرج الرویانی فی مسندہ عن ابی الدرداء سمعت رسول اللہ صلی
اسکا نام یزید ہوگا اور رویانی نے اپنی مسند میں ابو الدرداء سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم یقول اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید
سے سنا کہ فرماتے تھے پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کا میری سنت کو بگاڑیگا اسکا نام یزید ہوگا

وقال نوفل بن ابی الفرات کنت عند عمر بن عبد العزیز فذکر رجل
اور نوفل بن ابو الفرات کہتا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس تھا پس ایک شخص نے یزید کا ذکر کیا کہہ

الا رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وعلى رأسه ولحيته التراب وهو

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور سر اور داڑھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور

يبكي فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا وفيه من حديث

رو رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکا کیا حال ہے فرمایا ابھی حسین رض کی قتل میں گیا تھا اور اسی میں

البخاري والترمذي عن انس رض قال اُتي عبيد الله بن زياد برأس الحسين فجعل في

بخاری اور ترمذی کی حدیث انس رض کی روایت سے ہے کہتا ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسین رض کا سر لیگئے پھر

طست فجعل ينكت[1] وقال في حسنه شيئا قال انس رض فقلت والله انه كان

لگن میں رکھا پس اسنے لکڑی سے چھیڑنا شروع کیا اور کچھ انکے حسن کی بات کی انس رض کہتا ہے میں نے کہا واللہ یہ

اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان مخضوبا بالوسمة[2] وفي رواية

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ صورت شکل میں ملتا تھا اور وسمہ سے خضاب کیے ہوئے تھے اور ایک روایت میں ہے

قال كنت عند ابن زياد فجيء برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب في انفه ويقول

کہتا ہے میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین رض کا سر لائے سو انکی ناک میں چھڑی مارنے لگا اور کہنے لگا

ما رأيت مثل هذا حسنا فقلت اما انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه

میں نے ایسا صاحب حسن کوئی نہیں دیکھا تب میں نے کہا سنو یہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ سب سے زیادہ

وسلم اخرج الرواية الاولى البخاري والثانية الترمذي وفيه عن عمارة بن عمير قال

ملتا تھا روایت اول کو بخاری نے اور دوسری کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور اسی میں عمارہ بن عمیر سے روایت ہے کہتا ہے

لما جيء برأس عبيد الله بن زياد واصحابه فنضدت[3] في المسجد في الرحبة فانتهيت

جب عبید اللہ بن زیاد اور اسکے ہمراہیوں کا سر کاٹ کر لائے تو بیٹھے مسجد میں میدان کا قصد کیا آخر ان تک

اليهم وهم يقولون قد جاءت فاذا حية قد جاءت تخلل الرؤس حتى دخلت في

چلا گیا اور وہ یہہ کہہ رہے تھے وہ آیا ناگاہ ایک سانپ پھن کھولے ہوئے آگیا یہاں تک کہ

منخر[4] عبيد الله بن زياد فمكثت هنيئة ثم خرجت فذهبت حتى تغيبت ثم

عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھس گیا پھر کچھ دیر کے بعد نکل کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر وہ

قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين او ثلثا اخرجه الترمذي وفي

کہنے لگے وہ آیا وہ آیا پھر اس سانپ نے دو بار یا تین بار ایسا ہی کیا یہ ترمذی نے نقل کیا ہے اور

تاريخ الخلفاء للسيوطي واخرج البيهقي في الدلائل عن ابن عباس رض قال رأيت

سیوطی کی تاریخ الخلفا میں ہے اور بیہقی نے دلائل میں نقل کیا ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہتا ہے یعنی

[1] نکت بالفتح چوب و جز آن بر زمین زدن کاویدن ۱۲ منتخب

[2] وسمہ برگی گیاہ کہ بدان موے را رنگ کنند ۱۲

[3] نضد ترتیب نہادن ساختن ۱۲ صراح

[4] منخر بکسر میم و فتح خا سوراخ بینی ۱۲ صراح

وعمر رضي الله عنهما فقام عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق فقال بل
اور عمر رضی اللہ عنہما کے خلیفہ کر دیے تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کھڑے ہوئے اور کہا بلکہ
سنة كسرى وقيصر ان ابا بكر وعمر لم يجعلاها في اولادهما ولا في احد
بطور کسری او قیصر کے بیشک ابو بکر اور عمر نے خلافت کو اپنی اولاد میں مقرر نہیں کیا تھا اور نہ
من اهل بيتهما ثم حج معاوية سنة احدى وخمسين واخذ البيعة لابنه فبعث
اپنی اہلبیت میں سے کسی کے لیے پھر معاویہ نے سن اکیاون میں حج کیا اور اپنے بیٹے کے واسطے بیعت طلب کی
الى ابن عمر فتشهد وقال اما بعد يا ابن عمر انك تحدث انك لا تحب ان تبيت
سو ابن عمر کو بلوایا وہ آئے اور معاویہ نے کہا پھر حمد کے بعد اے ابن عمر تو ہمیشہ کہتا تھا کہ مجھکو یہ بات پسند نہیں کہ کسی
ليلة سوداء وليس عليك فيها امير واني احذرك ان تشق عصا المسلمين
شب تاریک میں سوئے اس حال میں کہ تیرے اوپر کوئی امیر نہ ہو اور بیشک میں تجھکو ڈراتا ہوں کہ تو مسلمانوں کی لاٹھی کو دو ٹکڑے کرے
او تسعى في فساد ذات بينهم فحمد ابن عمر الله واثنى عليه ثم قال اما بعد
یا انمیں فساد ڈالے پھر ابن عمر نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا اسکے بعد
فانك تعلم قد كانت قبلك خلفاء لهم ابناء ليس ابنك بخير من ابنائهم فلم
بیشک تو جانتا ہے کہ تجھ سے پہلے خلفا گزرے ہیں انکے بھی بیٹے تھے اور تیرا بیٹا انکے بیٹوں سے بہتر نہیں ہے پھر
يروا في ابنائهم ما رايته في ابنك ولكنهم اختاروا للمسلمين حيث علموا
انہوں نے اپنے بیٹوں کے واسطے ایسا تجویز نہیں کیا جو تو اپنے بیٹے کے واسطے تجویز کرتا ہے لیکن انہوں نے مسلمانوں کے لیے اختیار کیا
الخير وانك تحذرني ان اشق عصا المسلمين ولم اكن لافعل انما انا رجل
جہاں کہ وہ بہتر سمجھیں اور تو مجھکو اس سے بچاتا ہے کہ مسلمانوں کی لاٹھی کے دو ٹکڑے کروں اور حال یہ ہے کہ میں ایسا نہ کرونگا میں تو ایک
من المسلمين فاذا اجتمعوا على امر فانما انا رجل منهم فقال يرحمك الله
مسلمانوں میں سے آدمی ہوں جب وہ کسی بات پر اتفاق کرینگے تو میں بھی انمیں کا ایک شخص ہوں سو معاویہ نے کہا خدا تجھ پر رحمت کرے
فخرج ابن عمر ثم ارسل الى ابن ابي بكر فتشهد ثم اخذ في الكلام فقطع عليه
اور ابن عمر چلے گئے پھر اسنے ابن ابی بکر کو بلوایا سو حمد کے بعد کہنا شروع کیا ابن ابی بکر نے سب کلام
كلامه وقال انك والله لوددت انا وكلناك في امر ابنك الى الله وانا والله لا نفعل
قطع کی اور کہا بیشک تو اللہ کی قسم یہ چاہتا ہے کہ ہم تجھکو اللہ کے حوالہ تیرے بیٹے کے باب میں کریں اللہ کی قسم ہم ایسا نہ کرینگے
والله لتردن هذا الامر شورى بين المسلمين او لنعيدنها عليك جذعة ثم
اللہ کی قسم ہم اس کام کو مسلمانوں کے شوری میں صاف کرینگے اور ہم اسکو تیرے اوپر پھیر دینگے

يزيد فقال امير المؤمنين يزيد بن معاوية فقال يقول امير المؤمنين وامر به
امیر المومنین یزید بن معاویہ عمر بن عبد العزیز نے کہا تو اسکو امیر المومنین کہتا ہے اور حکم دیا کہ

فضرب عشرين سوطا انتهى استطرادا بذكره صلح
اسکے تعزیرا بیس درے ماریں انتہی ذکر میں ذکر ہمارے سید امام

سيدنا الامام حسن بن علي رض معاوية بن ابي سفيان
حسن رض بن علی رض کی مصالحت کا معاویہ بن ابی سفیان سے

اعلان في سنة احدى واربعين خرج معاوية على الامام السيد الحسن بن
یاد رہے کہ سن اکتالیس میں معاویہ نے امام سید حسن بن

علي رضي الله عنهما فنزل له الحسن رض عن الخلافة فسمي هذا العام عام الجماعة
علی رضی اللہ عنہما پر خروج کیا سو اسکے لیے حسن رض خلافت سے آپ اتر گئے تب اس سال کا نام عام الجماعہ ہو گیا

لاجتماع الامة فيه على خليفة واحدة وفيه ولى معاوية مروان بن الحكم
کیونکہ اس سال میں امت نے ایک خلیفہ پر اجماع کیا اور اسی سال میں معاویہ نے مروان بن الحکم کو

المدينة وفي سنة ثلاث واربعين فتح الرخج وغيرها من بلاد سجستان
مدینہ پر والی کر دیا اور سن تینتالیس میں رخج وغیرہ سجستان کے بلاد

وودان من بلاد السودان وفيها استلحق معاوية زياد بن ابيه وهو اول
اور ودان سے حبشیوں کے شہر فتح ہو گئے اور اسی سال میں معاویہ نے زیاد اپنے کسی باپ کے بیٹے کو ناتی کیا یہ پہلا

قضية غير فيها حكم النبي صلى الله عليه وسلم في الاسلام ذكره الثعلبي وغيره
قضیہ ہے جس میں اسلام کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بدل ڈالا اسکو ثعلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے

وفي سنة خمسين دعا معاوية اهل الشام الى البيعة بولاية العهد من
اور سن پچاس میں معاویہ نے شام کے لوگوں کو اپنے بیٹے یزید کے ولیعہدی کی بیعت پر اپنے بعد طلب کیا

بعده لابنه يزيد فبايعوه وهو اول من عهد بالخلافة لابنه واول من عهد بها
سو انہوں نے بیعت کر لی اور معاویہ انمیں اول ہے جنہوں نے اپنے بیٹے کو ولیعہد کیا اور انمیں اول ہے جنہوں نے اپنی صحت کی حالت

في صحته ثم انه كتب الى مروان بالمدينة ان ياخذ البيعة له فخطب مروان
ولیعہد کیا پھر معاویہ نے مروان کو مدینہ میں لکھ بھیجا کہ اسکے لیے بیعت لے سو مروان نے یہ خطبہ پڑھا

فقال ان امير المؤمنين رأى ان يستخلف عليكم ولده يزيد على سنة ابي بكر

فلحق بالشام قال الحسن البصري أفسد أمر الناس اثنان عمرو بن العاص

شام کو روانہ ہوا حسن البصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا معاملہ دو ہی نے خراب کیا ایک عمرو بن العاص نے

يوم أشار على معاوية برفع المصاحف فحملت وقال ابن القراء فحكم الخوارج

جس روز معاویہ کو مصاحف اٹھانے کے واسطے صلاح دی سو وہ اٹھائے گئے اور ابن القراء کہتا ہے پھر خارجیوں کو حکم کر دیا

ولا يزال هذا التحكيم إلى يوم القيامة والمغيرة بن شعبة فإنه كان عامل

اور یہ حکومت قیامت تک باقی رہیگی دوسرے مغیرہ بن شعبہ نے کیونکہ یہ معاویہ کی طرف سے

معاوية على الكوفة فكتب إليه معاوية إذا قرأت كتابي فأقبل معزولا

کوفہ پر عامل تھا پس معاویہ نے اسکو لکھا اس خط کو پڑھتے ہی معزول ہو کر چلا آ

فأبطأ عنه فلما ورد عليه قال ما أبطأ بك قال أمر كنت أوطئه وأهيئه قال

سو مغیرہ نے دیر لگائی جب معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے پوچھا تجھکو کیوں دیر لگی کہا ایک بات تھی اسکی درستی کرتا تھا پوچھا

وما هو قال البيعة ليزيد من بعدك قال أوفعلت قال نعم قال ارجع إلى

وہ کیا بات ہے کہا تیرے بعد یزید کی بیعت کہا کیا تو نے کر لی کہا ہاں معاویہ نے کہا جا اپنی

عملك فلما خرج قال له أصحابه ما وراءك قال وضعت رجل معاوية في

نوکری پر چلا جا جب وہ نکلا تو اس سے اسکے یاروں نے کہا کیا پیش آیا کہا میں نے معاویہ کا پاؤں گمراہی کی

غرز غي لا يزال فيه إلى يوم القيامة وقال ابن سيرين وفد عمرو بن حزام على

رکاب میں رکھ دیا ہے قیامت تک اسی میں رہیگا اور ابن سیرین کہتا ہے کہ عمرو بن حزام رسالت میں

معاوية فقال له أذكرك الله في أمة محمد بمن تستخلف عليها فقال نصحت وقلت

معاویہ کے پاس آیا اسنے کہا امت محمدی کے حق میں خدا سے ڈر کہ کسکو خلیفہ بناتا ہے اسنے جواب دیا تو نے نصیحت کی میری

برأيك وإنه لم يبق إلا ابني وأبناؤهم وابني أحق وقال عطية بن قيس خطب

رائے سے کہی اور حال یہ ہے کہ بجز میرے بیٹے اور انکے بیٹوں کے اور کوئی باقی نہیں ہے اور میرا بیٹا زیادہ حقدار ہے اور عطیہ بن قیس کہتا ہے کہ معاویہ نے

معاوية فقال اللهم إن كنت إنما عهدت ليزيد لما رأيت من فضله فبلغه

خطبہ پڑھا کہا یا الٰہی اگر میں نے یزید کو اسکی فضیلت دیکھکر ولیعہد کیا ہے تو اسکو تو اس مرتبہ تک پہنچا

ما أملت وأعنه وإن كنت إنما حملني حب الوالد لولده وإنه ليس لما

جو میں نے چاہا ہے اور اسکی اعانت کر اور اگر مجھکو محبت پدری نے جو اولاد کے ساتھ ہوتی ہے آمادہ کیا ہے اور وہ

صنعت به أهلا فاقبضه قبل أن يبلغ ذلك وولد يزيد الشقي المرية سنة

[illegible]

وثب ومضى فقال معاوية اللهم اكفنيه بما شئت ثم قال على رسلك ايها الرجل
جھپٹ کر چلے گئے معاویہ نے کہا الٰہی مجھکو اسکے شر سے جسطرح تو چاہے بچا پھر کہا اے شخص

لا تشرفن على اهل الشام فاني اخاف ان يسبقوني بنفسك حتى اخبر العشية
ٹھہرجا اہل شام کے پاس ابھی نہ جا مجھکو یہ خوف ہے کہ وہ میری طرف سے تیری طرف سبقت کریں یہانتک کہ میں شام کو ان سے کہدوں

انك قد بايعت ثم اركب بعد ذلك على ما بدالك من امرك ثم ارسل الى ابن الزبير
کہ تو نے بیعت کرلی ہے پھر تو اسکے بعد جو تیرے دل میں آئے سو کرنا پھر ابن زبیرؓ کو بلوایا

فقال يا ابن الزبير انما انت ثعلب رواغ كلما خرج من جحر دخل جحرا آخر وانك عمدت
اور کہا اے ابن زبیر تو تو صرف مکار لومڑی ہے جب ایک بل میں سے نکلتی ہے دوسرے بل میں گھس جاتی ہے

الى هذين الرجلين فنفخت في مناخرهما وحملتهما على غير رأيهما فقال ابن الزبير
اور بیشک تو ان دونو شخصوں سے ملا پھر تو نے انکے نتھنوں میں پھونکا اور انکو برخلاف [illegible] کردیا یعنی بہکا دیا ابن زبیرؓ نے کہا

ان كنت قد مللت الامارة فاعتزلها وهلم ابنك فلنبايعه ارأيت اذا بايعنا
اگر تو امارت کا مالک ہے تو اس سے معزول ہوکر الگ ہوجا اور اپنے بیٹے کو حاضر کر پھر ہم اسکی بیعت کرینگے دیکھو اگر ہم تیری بیعت کریں

ابنك معك لايكما نسمع ونطيع ولا تجتمع البيعة لكما ابدا ثم راح وصعد معاوية
تیرے بیٹے کی بھی بیعت کی تو پھر کسکی سنیں اور اطاعت کریں تم دونوں کی بیعت کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتی پھر چلا گیا اور معاویہ

المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال انا وجدنا احاديث الناس ذات عوار زعموا
منبر پر چڑھا اور خدا کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا ہمنے لوگوں کی باتیں عیب دار پائیں لوگ کہتے ہیں کہ

ان ابن عمر وابن ابي بكر وابن الزبير لن يبايعوا يزيد وقد سمعوا واطاعوا
ابن عمرؓ اور ابن ابی بکرؓ اور ابن زبیرؓ یزید کی بیعت ہرگز نہیں کرینگے حالانکہ انہوں نے سنا اور مان لیا

وبايعوا له فقال اهل الشام والله لا نرضى حتى يبايعوا له على رؤس الاشهاد
اور اسکی بیعت کرلی شام کے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم کبھی نہ مانینگے جب تک وہ سب کے سامنے بیعت نکریں

والا ضربنا اعناقهم فقال سبحان الله ما اسرع الناس الى قريش بالشر لا اسمع
اور نہیں تو ہم انکے سر کاٹ ڈالینگے معاویہ نے کہا سبحان اللہ لوگ قریش سے کیا جلد برائی کرنیکو تیار ہیں آج سے آئندہ کو میں تمہاری

هذه المقالة من احد منكم بعد اليوم ثم نزل فقال الناس بايع ابن عمر وابن
یہ بات کبھی نہ سنونگا پھر معاویہ منبر پر سے اتر آیا پھر لوگوں نے چرچا کیا کہ ابن عمرؓ اور ابن

ابي بكر وابن الزبير وهم يقولون لا والله فيقول الناس بلى وارتحل معاوية
ابی بکرؓ اور ابن زبیرؓ نے بیعت کی اور وہ کہتے تھے نہیں واللہ لوگ کہتے تھے ہاں واللہ اور معاویہ

سنہ ۵۱ — سنہ ۵۲ — سنہ ۵۳ — سنہ ۵۶

ابنائك ونسائك وبناتك كما قتل عثمان فلم يقبل منه فبكى ابن عباس وقال اقررت

[illegible]

عين ابن الزبير ولما رأى ابن عباس عبد الله بن الزبير قال له قد أتى ما أحببت هذا الحسين

[illegible]

يخرج ويتركك والحجاز وتمثل بشعر يا لك من قبرة بمعمر خلا لك الجو فبيضي واصفري

[illegible]

ونقري ما شئت أن تنقري صيادك اليوم قتيل فابشري وبعث أهل العراق إلى

[illegible]

الحسين الرسل والكتب يدعونه إليهم فخرج من مكة متوجها إلى العراق في عشر

[illegible]

ذي الحجة ومعه طائفة من أهل بيته رجالا ونساء وصبيانا فكتب يزيد إلى واليه

[illegible]

بالعراق عبيد الله بن زياد بقتاله فوجه إليه جيشا أربعة آلاف عليهم عمر

[illegible]

بن سعد بن أبي وقاص فخذله أهل الكوفة كما هو شأنهم مع أبيه من قبله فلما

[illegible]

رهقه السلاح عرض عليهم الاستسلام والرجوع والمضي إلى يزيد فيضع يده في

[illegible]

يده فأبوا إلا قتله فقتل وجيء برأسه في طست حتى وضع بين يدي ابن زياد

[illegible]

لعن الله قاتله وابن زياد معه ويزيد أيضا وكان قتله بكربلاء وفي قتله قصة فيها

[illegible]

طول لا يحتمل القلب ذكرها فإنا لله وإنا إليه راجعون وقتل معه ستة عشر رجلا

[illegible]

من أهل بيته ولما قتل الحسين مكثت الدنيا سبعة أيام والشمس على الحيطان كالملاحف

[illegible]

خمس او ست وعشرين وجعله ابوه ولي عهده واكره الناس على ذلك كما
بچپن ہی میں یا چھبیس برس میں پیدا ہوا اور اسکے باپ نے اسکو ولی عہد بنا دیا اور اس باب میں لوگوں پر زبردستی کی جیسا کہ

تقدم فلما مات معاوية وذلك في رجب سنة ستين بايعه اهل الشام
اوپر گذرا جب معاویہ نے وفات کی اور یہ امر ماہ رجب سن ساٹھ ہجری میں ہوا تو شام کے لوگوں نے اس سے بیعت کر لی

ثم بعث الى اهل المدينة من يأخذ له البيعة فابى الحسين وابن الزبير ان
پھر مدینہ والوں کے پاس ایسا آدمی بھیجا کہ اسکے لیے بیعت لے لے سو حسین رض اور ابن زبیر رض نے بیعت سے

يبايعاه وخرجا من ليلتهما الى مكة فاما ابن الزبير فلم يبايع ولا دعا الى
انکار کیا اور اسی رات مکہ کو چلے گئے پھر ابن زبیر نے تو نہ بیعت کی اور نہ اپنے واسطے کسی کو

نفسه واما الامام حسين فكان اهل الكوفة يكتبون اليه يدعونه الى
بلایا اور امام حسین رض کو اہل کوفہ پہلے سے لکھتے تھے معاویہ کے زمانہ میں ان پر

الخروج اليهم زمن معاوية وهو يأبى فلما بويع يزيد اقام على ما هو مهموما
خروج کے لئے بلاتے تھے اور یہ انکار کرتے تھے جب یزید کی بیعت ہو گئی تو اسی بات پر متردد رہے

يجمع الاقامة مرة ويريد المسير اليهم اخرى فاشار اليه ابن الزبير بالخروج
کبھی اقامت کا قصد کرتے تھے کبھی انکی طرف جانے کا ارادہ کرتے تھے سو ابن زبیر نے روانگی کا مشورہ دیا

وكان ابن عباس يقول له لا تفعل وقال له ابن عمر لا تخرج فان رسول الله
اور ابن عباس رض انسے کہا کرتے تھے کہ ایسا نہ کرنا اور ابن عمر رض نے کہا تم نہ جانا کیونکہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم خيره الله بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة وانك بضعة
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا اور آخرت کا اختیار دیا تھا سو رسول اللہ صلعم نے آخرت کو پسند کیا اور تم انکے جگر گوشہ ہو

منه ولا تنالها يعني الدنيا فاعتنقه وبكى وودعه فكان ابن عمر يقول غلبنا
تم دنیا نہیں پاؤ گے پھر انکو گلے لگا کر رو دیا اور انکو رخصت کیا اور ابن عمر کہا کرتے تھے خروج کے باب میں

حسين بالخروج ولعمري لقد راى في ابيه واخيه عبرة وكلمه في ذلك
حسین رض ہم پر غالب آ گئے اور قسم اپنی عمر کی بیشک انہوں نے اپنے باپ اور بھائی سے عبرت دیکھی ہے اور اس باب میں

ايضا جابر بن عبد الله وابو سعيد وابو واقد الليثي في غيرهم فلم يطع احدا
انسے جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید اور ابو واقد لیثی وغیرہم نے بھی گفتگو کی پر انہوں نے کسی کا کہا نہ مانا

وصمم على المسير الى العراق فقال له ابن عباس والله اني لاظنك تقتل بين

المدينة خرجوا عليه وخلعوه فارسل جيشا كثيفا وامرهم بقتالهم ثم المسير الى مكة
مدینہ منورہ نے پھر خروج کیا اور بیعت سے موقوف کیا پس ایک لشکر گران روانہ کیا اور انکو انکے قتال کا پھر مکہ پر یورش کا

بقتال ابن الزبير فجاؤا وكانت وقعة الحرة على باب طيبة وما ادراك ما وقعة
ابن زبیر کے جنگ کے لیے حکم دیا سو وہ آئے اور جنگ حرہ باب طیبہ پر واقع ہوئی اور تو کیا جانے کہ جنگ حرہ کیا ہے

الحرة وقعة لا يسع لقلب ذكرها ولا يحتمل السامع استماعها ذكرها الحسن مرة فقال
یہ وہ جنگ ہے جسکے بیان کا دل میں سمانا نہیں ہے اور نہ کانون کو اسکے سننے کی برداشت ہے حسن بصری نے ایکبار ذکر کیا پھر کہا

والله ما كان ينجو منهم احد قتل فيها خلق من الصحابة وغيرهم ونهبت المدينة
اللہ کی قسم ان میں سے کوئی نہ بچتا اس میں صحابہ وغیرہ میں سے بڑی خلقت ماری گئی اور مدینہ لٹ گیا

وافتض فيها الف عذراء فانا لله وانا اليه راجعون قال النبي صلى الله عليه وسلم من
اور ہزار باکرہ لڑکیون سے زنا واقع ہوا پس انا للہ وانا الیہ راجعون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے

اخاف المدينة اخافه الله وكانت عليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين رواه
مدینہ کو ڈرایا خدا اسکو ڈراویگا اور اس پر خدا کی اور تمام فرشتون کی اور تمام آدمیون کی لعنت ہوگی اسکو مسلم نے

مسلم وكان سبب خلع اهل المدينة له ان يزيد اسرف في المعاصي واخرج الواقدي
روایت کیا ہے اور مدینہ والون نے جو خلع بیعت کیا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ یزید نے گناہ حد کو پہنچا دیئے اور واقدی نے کئی طریق سے

من طرق ان عبد الله بن حنظلة الغسيل قال والله ما خرجنا على يزيد حتى
نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن حنظلہ غسیل نے کہا ہے کہ اللہ کی قسم ہمنے یزید پر خروج نہیں کیا یہانتک کہ

خفنا ان نرمى بالحجارة من السماء ان رجلا ينكح امهات الاولاد والبنات والاخوات
ہمکو یہ خوف ہوا کہ آسمان سے پتھر برسینگے بیشک بعضا شخص امہات الاولاد اور بیٹیون اور بہنون سے نکاح کرنے لگا

ويشرب الخمر ويدع الصلوة قال الذهبي ولما فعل يزيد باهل المدينة ما فعل
اور شراب پینی شروع کی اور نماز چھوڑ دی ذہبی کہتا ہے اور جب یزید نے مدینہ والون سے جو کرنا تھا سو کر دیا باوجودیکہ

مع شرب الخمر واتيانه المنكرات اشتد عليه الناس وخرج عليه غير واحد ولم
شراب پیتا تھا اور منکرات کو عمل میں لاتا تھا تو پھر لوگون نے سختی کی اور بہت لوگون نے خروج کیا خدا اسکی

يبارك الله في عمره وسار جيش الحرة الى مكة لقتال ابن الزبير فمات امير الجيش
عمر میں برکت نہ دیوے اور جنگ حرہ کا لشکر ابن زبیر کے قتال کے لیے مکہ کو چلا تو لشکر کا سردار مر گیا

فاستخلفوا عليهم اميرا واتوا مكة فحاصروا ابن الزبير وقاتلوه ورموه بالمنجنيق
[illegible]

المعصفرة والكواكب يضرب بعضها بعضا وكان قتله يوم عاشوراء وكسفت الشمس ذلك
چادرین اور ستارے آپس مین ٹکراتے تھے اور انکا قتل روز عاشورا کو ہوا اور اس روز سورج کو گہن لگا

اليوم واحمرت آفاق السماء ستة أشهر بعد قتله ثم لا زالت الحمرة ترى فيها بعد ذلك
اور انکے قتل کے بعد چھ مہینے تک آسمان کے کنارے سرخ تھے پھر اس روز سے ہمیشہ سرخی دکھائی دیتی ہے

ولم تكن ترى فيها قبله وقيل إنه لم يقلب حجر ببيت المقدس يومئذ إلا وجد
اس سے پہلے کبھی نظر نہین آتی تھی اور کہتے ہین کہ بیت المقدس مین اس روز جس پتھر کو پلٹا اسکے نیچے

تحته دم عبيط وصار الورس الذي في عسكرهم رمادا ونحروا ناقة في عسكرهم
تازہ تازہ خون پایا گیا اور انکے لشکر مین جسقدر کپڑے تھے سب جلکر راکھ ہوگئے اور انہون نے اپنے لشکر مین اونٹ ذبح کئے

فكانوا يرون في لحمها النيران وطبخوها فصارت مثل العلقم وتكلم رجل في الحسين
پس انکو اسکے گوشت مین آگ نظر آتی تھی اور اسکو پکایا تو حنظل کی مثال کڑوی ہوگئی اور کسی شخص نے حسین کے حق مین کچھ

بكلمة فرماه الله بكوكب من السماء فطمس بصره قال الثعلبي دون الرواة من غير
کلمہ کہا تھا سو اللہ تعالے نے آسمان پر سے اسکے ایک انگارا پھینکا اسکو اندھا کردیا ثعلبی کہتا ہے بہت سے راویون نے اور طریق سے بھی روایت

وجه عن عبد الملك بن عمير الليثي قال رأيت في هذا القصر وأشار إلى قصر الإمارة
کیا ہے عبد الملک بن عمیر لیثی سے روایت ہے کہتا ہے مینے اس محل مین اور کوفہ کی کچہری کے مکان کیطرف اشارہ کیا

بالكوفة رأس الحسين بن علي رضي الله عنهما بين يدي عبيد الله بن زياد على ترس
حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے ڈھال پر رکھا دیکھا

ثم رأيت رأس عبيد الله بن زياد بين يدي المختار بن أبي عبيد ثم رأيت رأس المختار
پھر مینے عبید اللہ بن زیاد کا سر مختار بن ابی عبید کے سامنے دیکھا پھر مینے مختار کا سر

بين يدي مصعب بن الزبير ثم رأيت رأس مصعب بين يدي عبد الملك فحدثت
مصعب بن زبیر کے سامنے دیکھا پھر مینے مصعب کا سر عبد الملک کے سامنے دیکھا پھر مینے

بهذا الحديث عبد الملك فتطير منه وفارق مكانه ولما قتل الحسين رضي الله عنه وبنو أبيه
یہ بات عبد الملک سے بیان کی سو عبد الملک نے اس سے شگون بد لیا اور اس مکان کو چھوڑ دیا اور جب حسین اور انکے بھائی بند قتل ہوگئے

بعث ابن زياد برؤوسهم إلى يزيد فسر بقتلهم أولا ثم ندم لما مقته المسلمون على
ابن زیاد نے انکے سر یزید کے پاس بھیجے پہلے تو انکے قتل سے خوش ہوا پھر جب مسلمان اسپر اس دشمنی کرنے لگے

ذلك وأبغضه الناس وحق لهم أن يبغضوه وفي سنة ثلاث وستين بلغه أن أهل
اور لوگون نے اسکو مبغوض ٹھہرایا تو پشیمان ہوا اور انکا یہ بغض کرنا حق بجا تھا اور سن تریسٹھ ہجری مین یزید کو یہ خبر پہنچی کہ اہل

عبیط خون تازہ ١٢ منتخب

طمس ناپدید شدن ١٢

تطیر فال بد گرفتن ١٢

مقت دشمنی کردن ١٢

لا عدوى ولا هام ولا صفر ولا يحل الممرض على المصح وليحل المصح حيث شاء قالوا يا رسول الله
عدوی ہے اور نہ ہام اور نہ صفر اور بیمار اونٹوں والا چنگے اونٹوں کے پاس نہ لاوے اور تندرست جہاں چاہے اترے عرض کیا یا رسول الله

صلى الله عليه وسلم وما ذلك قال انه اذى اخرجه مالك في الموطا احاديث الجامع الكبير
علیہ وسلم یہ کیا سبب ہے فرمایا یہ ایذا دیتی ہے اسکو مالک نے موطا مین نقل کیا ہے جامع کبیر کے حدیثین

عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الاسد رواه احمد في
بیماری لگنا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر اور کوڑھی سے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے اسکو احمد نے اپنی

مسنده والبخاري عن ابي هريرة رض لا يعدي شيء شيئا فمن اجرب الاول لا عدوى ولا
مین اور بخاری نے نقل کیا ہے ابو ہریرہ سے روایت ہے کوئی چیز دوسری چیز کو بیماری نہین لگاتی پھر پہلا بیمار کسنے کیا نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ

خلق الله كل نفس فكتب حياتها ورزقها ومصائبها رواه احمد في مسند
الله نے ہر جان کو پیدا کیا پھر اسکی عمر اور روزی اور آفتین لکھدین اسکو احمد نے اپنی مسند مین

والترمذي عن ابي مسعود رض لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولا غول رواه
ترمذی نے روایت کیا ہے ابو مسعود سے روایت ہے نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ بدشگونی اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر اور نہ بھوت اسکو

ومسلم عن جابر لا عدوى ولا صفر ولا هامة رواه احمد والبيهقي وابو داود عن
مسلم نے روایت کیا ہے جابر سے روایت ہے نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ صفر اور نہ الو کی نحوست اسکو احمد اور بیہقی اور ابو داود نے

هريرة ورواه احمد ومسلم عن السائب بن يزيد لا صفر ولا هامة ولا يعدي سقيم
سے روایت کیا ہے اور احمد اور مسلم نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے نہ صفر ہے اور نہ الو کی نحوست اور کوئی بیمار بھلے چنگے کو بیمار نہیں

صحيحا رواه القاضي محمد بن عبد الباقي الانصاري في جزء من حديثه عن شيوخه
لگا دیتا اسکو قاضی محمد بن عبد الباقی انصاری نے اپنی حدیث کے ٹکڑے مین اپنے استادون سے روایت کیا ہے

عن علي رض لا صفر ولا هامة ولا عدوى ولا يتم شهران ستين يوما ومن خفر ذمة الله
سے روایت ہے نہ صفر ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ بیماری کا لگنا دو مہینے پورے ساٹھ دن کے نہیں ہوتے اور جسنے الله کے ذمہ کے

لم يرح رائحة الجنة رواه الطبراني في المعجم الكبير وابن عساكر عن عبد الرحمن بن
تو وہ جنت کی بو نہ سونگھیگا اسکو طبرانی نے معجم کبیر مین اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن

عائذ المزني ورواه الطبراني عن ابي امامة ايضا بلفظ لا عدوى ولا صفر ولا هام ولا يتم
مزنی سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے اسکو ابو امامہ سے بھی ان لفظوں سے روایت کیا ہے نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ صفر اور نہ الو کی نحوست اور

شهران ثلثين يوما ومن خفر ذمة الله لم يرح رائحة الجنة لا عدوى ولا هامة ولا
مہینے تیس تیس دن کے پورے نہیں ہوتے اور جسنے الله کے ذمہ کی بدعہدی کی وہ جنت کی بو نہیں سونگھیگا نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ

ذلك في صفر سنة اربع وستين واحترقت من شرارة من نيرانهم استار

کعبہ سرگذشت ماہ صفر سنہ ۶۴ میں گذرا اور انکی آگ کے شعلوں سے کعبہ شریف کے پردے

الكعبة وسقفها وقرنا الكبش الذي فدي به اسمعيل وكانا في السقف واهلك

اور چھت جل گئی اور اس مینڈھے کے دونوں سینگ جو اسمعیل ؑ کا فدیہ ہوا تھا کہ وہ چھت ہی میں تھے اور اللہ نے

الله يزيد في نصف ربيع الاول من هذا العام فجاء الخبر بوفاته

یزید کو اسی سن کی ماہ ربیع الاول کے نصف میں ہلاک کیا سو آ گئی اسکے مرنے کی خبر

شهر صفر

ماہ صفر

اعلم انه قد وقع في صفر النهي عن التطير به في احاديث كثيرة بطرق متعددة

جاننا چاہیے کہ صفر کی نفی اور ماہ صفر سے بد شگونی لینے کی ممانعت بہت حدیثوں میں کئی کئی طرح پر آئی ہے

فنذكر اولا الاحاديث الواردة فيه ثم نبين المراد به نقلا عن اقوال العلماء الاحاديث

سو ہم پہلے وہ حدیثیں بیان کرتے ہیں جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں پھر اس سے جو مراد ہے علما کے اقوال سے نقل کر کے بیان کرتے ہیں

منها ما في جامع الاصول عن جابر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

کی حدیثیں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم يقول لا عدوى ولا صفر ولا غول اخرجه مسلم وعن ابي هريرة قال ان

فرماتے تھے بیماری کا لگنا نہیں ہے نہ نحوست صفر اور نہ بھوت ہے مسلم نے نقل کیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا صفر ولا غول اخرجه مسلم وفي رواية عن ابي هريرة قال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ نحوست اور نہ بھوت اسکو مسلم نے نقل کیا ہے اور ابی ہریرہ کی روایت میں ہے فرمایا

لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال اعرابي يا رسول الله فما بال الابل تكون في الرمل كانها

نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ صفر کی نحوست اور نہ الو کی نحوست تب ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیا سبب ہے کہ اونٹ ریگستان میں ایسے ہوتے ہیں جیسے ہرن

الظباء فياتي البعير الاجرب فيدخلها فيجربها فقال فمن اعدى الاول اخرجه البخاري ومسلم وابو داود

پھر آتا ہے اونٹ خارشی اور ان میں گھستا ہے تو سب کو خارشی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی تھی اسکو بخاری و مسلم اور ابو داود نے نقل کیا ہے

وفي رواية البخاري لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولمسلم لا عدوى ولا هامة ولا نوء

اور بخاری کی روایت میں ہے نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ بد شگونی اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر کی بدفالی اور مسلم کی روایت میں ہے نہ بیماری کا لگنا اور نہ الو کی نحوست اور نہ نچھتر

ولا صفر وله في اخرى ولا غول وعن ابن عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور نہ صفر کی بد فالی اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے اور نہ بھوت اور ابن عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فمن عضّ وقيل هو الشهر المعروف زعموا ان فيه تكثر الدواهي والفتن فنفاه الشارع

سو وہ اسکو کاٹتے سے ہوتا ہے اور کوئی کہتا ہے وہ مشہور مہینہ ہے عرب کہتے تھے کہ اس مہینہ میں مصیبتیں اور فتنے بہت ہوتے ہیں سو شارع نے باطل کر دیا

وفي النهاية وقيل اراد به النسيء وهو تاخير المحرم الى صفر ويجعلون صفرا

اور نہایہ میں ہے اور کہتے ہیں اس سے نسی مراد ہے اور نسی ماہ محرم کو صفر سے موخر کر دینا اور صفر کو

هو الشهر الحرام وفي شرح الامام النووي على صحيح مسلم الصفر دواب في البطن وهي

وہی ماہ محرم ٹھہرا دینا اور امام نووی کی شرح میں جو صحیح مسلم پر ہے صفر پیٹ میں کیڑے ہوتے ہیں اور وہ

دود تهيج عند الجوع وربما قتلت ودواب بدال مهملة وباء موحدة عند الجمهور

ایسے کیڑے ہیں کہ بھوک کے وقت جوش میں آتے ہیں اور بعضے وقت مار ڈالتے ہیں اور لفظ دواب جمہور کے نزدیک دال بے نقطہ اور باء موحدہ سے ہے

وروي ذوات بذال معجمة ومثناة فوقانية وله وجه في النهاية ومن الاول

اور ذوات کی روایت بھی ہے ذال نقطہ دار اور تاء دو نقطہ فوقانی سے اسکی بھی تاویل ہو سکتی ہے اور نہایہ میں ہے کہ روز اول سے ہے

صفرة في سبيل الله خير من حمر النعم اي جوعة والصفر ايضا دود يقع في الكبد

راہ خدا کے راستے میں بھوکا رہنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یعنی بھوکا رہنا اور صفر کیڑا بھی ہوتا ہے جو جگر میں

وشراسيف الاضلاع فيصفر عنه الانسان جدا وربما قتله وفي مشارق الانوار

اور پسلیوں کی ہڈیوں کے سرے میں پیدا ہوتا ہے سو اس سے آدمی نہایت زرد ہو جاتا ہے اور بعضے وقت اسکو مار ڈالتا ہے اور قاضی عیاض کے

للقاضي عياض قوله لا صفر قيل المراد الشهر المعلوم وتغيير الجاهلية حكمه وتبديلهم

مشارق الانوار میں یہہ ہے قولہ لا صفر بعضی کوئی کہتا ہے کہ صفر سے معلوم مہینا اور جاہلیت کے لوگوں کا اسکا حکم اور آئین

في النسيء وتاخيرهم المحرم عليه وتحريمه وهذا قول مالك وغيره وقيل بل معنى

یا بدلنا نسی میں بدل ڈالنا اور ماہ محرم کو اسکے سوخر کر کر صفر کا حرام ٹھہرانا مراد ہے اور یہی امام مالک وغیرہ کا قول ہے اور کوئی کہتا ہے بلکہ یہہ معنی ہیں

لا صفر المراد دواب في البطن كالحيات تصيب الانسان اذا جاع وتعدي

لا صفر سے مراد پیٹ میں کیڑے ہیں جیسے سانپ انسان کو بھوک کی حالت میں کاٹتے ہیں اور ایک سے دوسرے کو متعدی کرتے ہیں

فابطل الاسلام العدوى وفي جامع الاصول قال ابو داود قال بقية سألت

سو اسلام نے اس تجاوز کو باطل کر دیا اور جامع الاصول میں ہے کہ ابو داود کہتا ہے بقیہ نے کہا ہے کہ میں نے

عن محمد بن راشد عن قوله لا هامة فقال كان اهل الجاهلية يقولون ليس احد

محمد بن راشد سے لا ہامہ کے معنی پوچھے سو اسنے کہا کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کوئی نہیں ہے کہ

يموت فيدفن الا خرج من قبره هامة وعن قوله لا صفر فقال سمعت ان اهل

مر جائے پھر دفن کیا جائے مگر اسکی قبر سے ہامہ یعنی طائر نکلتا ہے اور لا صفر کے معنی پوچھے تو کہا کہ اہل جاہلیت ماہ صفر کے آنے کو منحوس

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها وموتها ومصيباتها ورزقها رواه احمد والخطيب

صفر میں اللہ نے ہر جان کو پیدا کیا اور اسکی عمر اور موت اور مصیبتیں اور اسکی روزی لکھدیں اسکو احمد اور خطیب نے

عن ابی هريرة رض لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر فمن اعدى الاول رواه احمد وابن

ابوہریرہ سے روایت کیا نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ بدشگونی اور نہ ہام کی نحوست اور نہ صفر کی پھر پہلے کو کسنے بیماری لگائی اسکو احمد نے اور ابن

ماجة والطبرانی فی الكبير عن ابن عباس رض لا عدوى ولا هامة ولا صفر ولا يحل الممرض

ماجہ نے اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رض سے روایت کیا ہے نہ عدوی ہے اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بیمار اونٹوں والا

على المصح وليحل المصح حيث شاء قيل ولم ذاك قال لانه اذى رواه البيهقی عن

تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے اور تندرست اونٹوں والا جہاں چاہے اترے کسی نے عرض کیا کس واسطے فرمایا اس واسطے کہ یہ ایذا دیتی ہے اسکو بیہقی نے ابوہریرہ رض سے

ابی هريرة رض لا عدوى ولا هامة ولا صفر واتقوا المجذوم كما تتقون الاسد لا عدوى

روایت کیا ہے نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر اور کوڑھی سے بچتے رہو جیسے تم شیر سے بچتے ہو نہ بیماری کا لگنا ہے

ولا هامة ولا غول ولا صفر رواه ابن جرير عن ابی هريرة رض عن ثعلبة بن يزيد الحمانی

اور نہ الو کی نحوست اور نہ بھوت اور نہ صفر اسکو ابن جریر نے ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے اور ثعلبہ بن یزید حمانی سے روایت ہے

قال سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صفر ولا هامة ولا يعدى

وہ کہتا ہے میں نے علی رض سے سنا ہے کہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ صفر ہے اور نہ الو کی نحوست اور کوئی بیمار

سقيم صحيحا قلت انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم سمع اذنی ووعى

بھلے چنگے کو بیماری نہیں لگا دیتا میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو نے سنا ہے کہا ہاں میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھ نے

عينی رواه ابن جرير وصححه واذا فرغنا من سوق الاحاديث حان ان نشرع فی

دیکھا اسکو ابن جریر نے روایت کیا ہے اور صحیح بتایا ہے اور جب ہم حدیثیں بیان کر چکے تو وہ وقت آیا کہ ہم وہ بیان شروع کریں

بيان ما قالوا فی المراد بصفر فنقول قال ابن الاثير فی النهاية هو فی زعم العرب

کہ صفر سے جو وہ مراد بیان کرتے ہیں سو ہم کہتے ہیں ابن اثیر نہایہ میں کہتا ہے صفر عرب کے گمان میں

حية فی البطن تصيب الانسان اذا جاع وتؤذيه وانها تعدى فابطل الاسلام ذلك وفی

پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے انسان کو بھوک کی حالت میں کاٹتا ہے اور ستاتا ہے اور یہی مرض میں تجاوز کرتا سو اسکو اسلام نے باطل کر دیا اور

الكرمانی شرح البخاری هو بفتحتين حية فی البطن اعتقدوا انها اعدى من الجرب

کرمانی بخاری کی شرح میں ہے صفر بفتحتین پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے عرب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خارش سے زیادہ تجاوز کرنیوالا ہے

وفی الطيبی شرح المشكوة زعموا انها تعض اذا جاع وما يوجد عند الجوع من الالم

اور طیبی مشکوۃ کی شرح میں ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ وہ سانپ بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور بھوک کے وقت جو الم ہوتا ہے

[illegible]

ويتشأم به ويرى ان ذلك مانعه من الخير فنفى الاسلام ذلك وقال

اور نحوس سمجھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ یہ پرند خیر و خوبی سے مانع ہے تو اسلام نے اسکی نفی کر دی اور فرمایا کہ

لا طيرة وهو مصدر كالتطير تطير الرجل تطيرا وطيرة كما قالوا تخير

طیرہ نہیں ہے اور طیرہ مصدر ہے جیسے تطیر یعنی تطیر الرجل اس شخص نے بدشگونی کی تطیرا و طیرۃ جیسے کہ تخیر الشیء

الشيء تخيرا وخيرة ولم يجئ من المصادر على هذا القياس غيرهما والفال

تخیرا و خیرۃ بولتے ہیں اور اور مصادر اس وزن پر سوائے ان دونوں کے نہیں آئے یعنی طیرہ اور خیرہ اور فال کی تفسیر فال

اصل الهمزة وقد يخفف وهو مثل ان يكون الرجل مريضا ويسمع آخر

اصل میں مہموز العین ہے اور کبھی ہمزہ کو مخفف کر لیتے ہیں اور فال ایسی بات ہے کہ کوئی شخص بیمار ہوا اور دوسرے سے سنے کہ

يقول يا سالم ويكون طالبا فيسمع آخر يقول يا واجد فيتفأل فيظن انه

وہ کہتا ہے یا سالم یعنی سلامت رہنے والے یا کچھ ڈھونڈھتا ہو اور دوسرے سے سنے کہ کہتا ہے کہ یا واجد یا پانے والے اسکے جواب سے گمان کرے

يبرأ من مرضه ويجد ضالته وهو محبوب وسيجئ تحقيقه قال العدوى

اپنے مرض سے چنگا ہو جاؤنگا اور اپنے گم شدہ کو پاؤنگا اس طرح کی فال محبوب ہے اور اسکی تحقیق ابھی آتی ہے کہتا ہے عدوی

اسم من الاعداء كالبقوى من الابقاء اعداه الداء يعديه اعداء مثل ما

اعدا میں سے اسم نکلا ہوا ہے جیسے بقوی ابقاء سے نکلا ہے اعداہ الدا سکے یہ معنی ہیں کہ اسکو بیماری لگ گیا جو

يصاحب الداء بان يكون ببعير جرب مثلا فيتقى مخالطته باهل اخرى

پہلے کو تھا اس طور کہ ایک اونٹ کو مثلا خارشت ہو سو اسکو اور اونٹوں سے جدا رکھنا

حذرا ان يتعدى ما به من الجرب اليها وكانوا يظنون انه يتعدى بنفسه فابطله

اس ڈر سے کہ اسکی خارشت اونکو لگ جاوے اور گمان کرتے تھے کہ خارشت بنفسہ لگ جاتی ہے سو اسلام نے

الاسلام واعلمهم النبي صلعم بان الله يمرض وينزل الداء ولذا قال فمن اعدى

باطل کر دیا اور نبی صلعم نے بتلا دیا کہ اللہ بیمار کرتا ہے اور بیماری اتارتا ہے اور اسی لیے فرمایا کہ پہلے کو

الاول اي من ابن صار فيه الجرب وقال التوربشتي في شرح المصابيح العدوى

یعنی پہلے میں خارش کہاں سے لگی اور توربشتی مصابیح کی شرح میں کہتا ہے عدوی کے

مجاوزة العلة والخلق الى غيره وهو بزعم اهل الطب في سبعة الجذام والجرب

معنی علت اور عادت کا غیر میں اثر کرنا اور ایسا اہل طب گمان کرتے ہیں سات بیماریوں میں جذام اور خارشت

والجدري والحصبة والبخر والرمد والامراض الوبائية وفي المشارق

صفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر قال وسمعت من يقول هو وجع يأخذ في

سمجھا کرتے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفر نہیں کہتا ہے اور سنے ایک شخص سے سنا کہ کہتا تھا کہ صفر ایک درد ہے

البطن يزعمون انه يعدي قال ابو داؤد وقال مالك كان اهل الجاهلية يحلون

پیٹ میں اٹھتا ہے وہ خیال کرتے تھے کہ یہ لگ جاتا ہے ابو داؤد کہتا ہے کہ مالک نے کہا کہ اہل جاہلیت صفر کو ایک سال میں حلال کر لیتے تھے

صفر عاما ويحرمونه عاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صفر وفي

اور ایک سال میں حرام کر لیتے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفر نہیں ہے اور نہی میں

شرح غريب الاسناد قد ذكر في الحديث تفسير قوله لا صفر والعرب تزعم ان في

بہار واسطے الفاظ غریبہ کی شرح میں ہے بیشک حدیث میں تفسیر لا صفر کی مذکور ہوئی ہے اور عرب کہتے ہیں کہ

البطن حية تصيب الانسان اذا جاع وتؤذيه وانها تعدي فابطل الاسلام

پیٹ میں سانپ ہوا کرتا ہے جو کاٹتا ہے انسان کو کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور وہ اور کو لگ جاتا ہے سو اسکو اسلام نے باطل کر دیا

قال العبد الضعيف اصلح الله حاله وخفف ثقاله هكذا جاءت الاقوال

بندہ ضعیف اللہ اسکے حال کو درست اور اسکے بوجھوں کو ہلکا کرے کہتا ہے کہ صفر سے مراد لینے میں یہی ہی مختلف

مختلفة في بيان المراد بصفر وحاصلها يؤول الى ثلثة اما الشهر المعروف او الداء

اقوال آئے ہیں اور انکا خلاصہ تین امر پر جا ٹھہرتا ہے یا تو مشہور مہینہ یا پیٹ کے اندر

في البطن او النسؤ المذكور وذكره في باب التطير يؤيد الاول وفي باب العدوى

کیڑا یا نسی یعنی تقدیم و تاخیر کو اور تطیر کے باب میں اسکا ذکر کرنا پہلی مراد کی تائید کرتا ہے اور باب عدوی میں ذکر کرنا

الثاني والله اعلم واذ بينا المراد بصفر ناسب ان نبين المراد من الالفاظ الاخر

دوسری کی تائید ہے اور اصل حال اللہ خوب جانتا ہے اور جب ہم صفر کی مراد بیان کر چکے تو اور الفاظ کے مرادوں کا بیان کرنا بھی مناسب ہوا

التي وقعت في الاحاديث العدوى يقال اعدى المرض اذا اصابه مثله مقارنة

جو جو ان حدیثوں میں آئی ہیں عدوی کی تفسیر بولا کرتے ہیں اعدی المرض جب اس شخص کو اسکی ہمنشینی اور

مجاورته او مواكلته ومباشرته وقد ابطله الاسلام كذا في جامع الاصول والطيرة

ہمسایگی یا ساتھ کھانے پینے سے اسی جیسی بیماری لگ جاتی ہے اور اسلام نے اسکو باطل کر دیا ایسا ہی جامع الاصول میں ہے طیرہ کی تفسیر

في شرح جامع الاصول لمصنفه الطيرة ما يتشاءم به من الفال الردي وغيره

جامع الاصول کی شرح میں ہے جو جامع الاصول کے مصنف کی ہے طیرہ وہ ہوتی ہے جس سے نحوست کی بد شگونی لیں

والاشتقاق من الطير كانت العرب تتطير بالغراب والدخل ونحوهما من الطيور

طیرہ کا اشتقاق طیر سے ہے اور عرب کا قاعدہ تھا کہ کوے اور ... وغیرہ پرندوں سے بد فالی لیا کرتے تھے

اذا بلیت تصیر هامة وتخرج من القبر وتتردد وتاتی باخبار اهله فابطل

بوسیدہ ہوکر ہامہ ہوجاتی ہیں اور وہ ہامہ گور میں سے نکل کر پھرا کرتا ہے اور اپنی اہل و عیال کی خبر لاتا ہے سو نبی

صلی الله علیه وسلم هذا الاعتقاد وقیل هی البومة اذا سقطت علی دار

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا اور کوئی کہتا ہے ہامہ الو ہوتا ہے جب وہ کسیکے گھر پر جا بیٹھتا ہے تو

احدهم راها ناعیة له او لبعض اهله وهو بتخفیف المیم علی المشهور وقیل

وہ اسکو اپنی موت کا یا اپنے اہل کی موت کا خبر دینے والا جانتا ہے اور کہیہ یعنی ہامہ لفظ مشہور کے موافق میم کی تخفیف کیساتھ ہے اور کوئی کہتا ہے

بتشدیدها وقال القاضی عیاض الهام طائر یالف الموتی فی القبور وهو

میم کی تشدید سے ہے اور قاضی عیاض کہتا ہے ہام ایک پرندہ ہوتا ہے کہ مردوں اور قبروں سے الفت کرتا ہے اور اسکو

الصدی ایضا وهو مما یطیر باللیل وهو غیر البوم یشبهه وکانت العرب

صدی بھی کہتے ہیں اور وہ پرند رات کو اڑتا ہے اور وہ بوم سے علیحدہ بوم کے مشابہ ہوتا ہے اور عرب کہا کرتے تھے

تزعم ان الرجل اذا قتل فلم یدرك بثاره خرج من هامته وهو اعلی راسه

جب کوئی شخص مارا جاتا ہے اور اسکے کینہ کا عوض نہیں لیا جاتا تو اسکے ہامہ یعنی کھوپڑی میں سے ایک پرند

طائر یصیح علی قبره اسقونی اسقونی فانا عطشان حتی یقتل قاتله

نکلتا ہے اور اسکے گور پر بولے جاتا ہے مجھکو پانی پلاؤ مجھکو پانی پلاؤ میں پیاسا مرتا ہوں یہانتک کہ اسکا قاتل مارا جاوے

اشعارهم فی هذا کثیرة وقال بعضهم یخرج من راسه دودة فتستحیل

اس باب میں انکے بہت شعار ہیں اور بعضے کہتے ہیں اسکے سر میں سے کیڑا نکلتا ہے پھر وہ طائر

طائر یفعل ذلك فنهی النبی صلی الله علیه وسلم یحتمل انه هذا والیه

صورت بنکر وہی آواز دیتا ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت یہی احتمال رکھتی ہے اسیطرف

ذهب غیر واحد والیه نحی الحربی وابو عبید وقال مالك فی تفسیره اراه الطیر

علماء گئے ہیں اور اسی طرف حربی اور ابو عبید مائل ہوئے ہیں اور مالک اسکی تفسیر میں یہ کہتا ہے کہ اسکو پرندہ سمجھا

یقال لها الهامة قال القاضی وقد یحتمل انه اراد التطیر بها فان العرب

وہامہ کہتے ہیں اور قاضی کہتا ہے اور یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ اس سے تطیر مراد ہو کیونکہ عرب کے لوگ بھی

کانت تتطیر بالطائر المسمی بالهام ومنهم من کان یتیمن به والی

اس پرندہ سے جسکا نام ہام ہے بدشگونی کیا کرتے تھے اور بعضے ایسے تھے کہ اس سے فال نیک لیتے تھے اور اس

هذا ذهب بشر بن حمد فیه وحکاه عن ابن الاعرابی قال ابو عبید کانت العرب

طرف بشر بن حمد گیا ہے اور اسکو ابن الاعرابی سے نقل کیا ہے ابو عبید کہتا ہے کہ عرب کے لوگ کہا

للقاضی عیاض العدوی ما کانت یعتقدہ الجاهلیة من تعدی داء ذی
کہ دکھیا کا ... وہ ہی جسکو اہل جاہلیت یہہ سمجھتے تھے ... عدوی ... ہے ... مشارق میں

الداء الی من یجاورہ ویلاصقہ ممن لیس بہ داء فنفاہ الشرع وقولہ صلی اللہ
دکھہ ... ہمنشین ... اور ... ملاصق کو جو بھلا چنگا تھا لگ گیا سو اسکو شرع نے اٹھا ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم لا عدوی یحتمل النہی عن قول ذلک واعتقادہ او النفی لحقیقة
وسلم کا ارشاد لا عدوی اسمین یہہ احتمال ہی کہ عدوی کا قائل نہونا چاہیے اور اسکا اعتقاد نکرنا چاہیے یا عدوی کی سچ ہی بن کی نفی کی حقیقة

ذلک کما قال لا یعدی شیء شیئا وقولہ فمن اعدی الاول وکلاهما مفہوم
ہی نہیں ہو جیسا چنانچہ فرمایا کوئی چیز کسیکو نہیں لگاتی اور یہہ ارشاد پھر پہلے کو کسنے لگا دی ... اور یہہ دونوں شرع سے

من الشرع الهام جمع هامة وهو طائر کانت العرب تزعم ان عظام المیت
مفہوم ہوتے ہیں ... ہام ہامہ کی جمع ہی اور ہامہ پرندہ ہوتا ہے ... عرب کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ہامہ

تصیر هامة فتطیر وکانوا یقولون ان القتیل یخرج من هامتہ ای من راسہ
ہوکر اڑ جاتی ہیں ... اور یہہ کہا کرتے تھے کہ مقتول کے ہامہ سے یعنی اسکے سر میں سے ... ہامہ

هامة ولا یزال یقول اسقونی اسقونی حتی یقتل قاتلہ وفی النہایة الهامة
نکلتا ہی ... اور ہمیشہ یہہ کہے جاتا ہے مجھکو پانی پلاؤ مجھکو پانی پلاؤ جب تک کہ اسکا قاتل مارا جاوے ... اور نہایہ میں ہے کہ ہامہ

هی الراس واسم طائر وهو المراد فی الحدیث وذلک انہم کانوا یتشاءمون بها
سر کو کہتے ہیں اور ایک پرندہ کا نام ہے ... اور حدیث میں یہی مراد ہے ... اور یہہ اسواسطے کہ عرب اس سے نحوست سمجھا کرتے تھے

وهی من طیر اللیل وقیل هو البومة وقیل کانت العرب تزعم ان روح
اور ہامہ رات کا پرندہ ہے ... اور کوئی کہتا ہی الو ہوتا ہے ... اور کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ ایسے مقتول کی

القتیل الذی لا یدرک بثارہ تصیر هامة فیقول اسقونی فاذا ادرک
روح جسکے کینہ کا عوض نہ لیا جاوے ہامہ ہو جاتی ہے پھر وہ یہی کہے جاتی ہے مجھکو پانی پلا و جب اسکا بدلہ لے لیتی ہی

بثارہ طارت وقیل کانوا یزعمون ان عظام المیت وقیل روحہ تصیر
تو اڑ جاتی ہی ... اور کوئی کہتا ہے عرب کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ... اور کوئی کہتا ہے اسکی روح ہامہ

هامة فتطیر ویسمونہ الصدی فنفاہ الاسلام ونهاهم عنہ قال الطیبی
ہو جاتی ہے پھر اڑتی پھرتی ہی اور اسکا نام صدی کہتے تھے سو اسکو اسلام نے دفع کیا اور انکو اس اعتقاد سے منع کر دیا اور طیبی کہتا ہے

الهامة اسم یتشاءم بہ الناس وکانت العرب تزعم ان عظام المیت
ہامہ اسم ہی کہ لوگ اسکو منحوس سمجھتے ہیں اور عرب کے لوگ یہہ کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ... ہڈیاں

وهو يدل على انه لم يرد بنفيها عدمها وقال البغوي بل الخبر انها لا تقدر

اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ غول کی نفی سے انکی ذات کی نفی مراد نہیں ہے اور بغوی کہتا ہے بلکہ یہ خبر دی ہے کہ غول کو

على شيء من الاضلال والاهلاك الا باذن الله تعالى ويقال ان الغيلان

کسی کام پر بہکانے اور ہلاک کرنے سے بدون امر الہی کے کچھ قدرت نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ غیلان

سحرة الجن تفتن الناس بالاضلال وفي المفاتيح شرح المصابيح هو بالفتح

جنوں کے جادوگر ہیں لوگوں کو راستہ بہکا کر مفتون کر دیتے ہیں اور مفاتیح شرح مصابیح کی شرح میں ہے غول بالفتح

مصدر غاله اهلكه وبالضم اسم كانوا يزعمون انها تتراءى للناس فنفاه

غالہ یعنی اہلکہ کا مصدر ہے اور غول بالضم ایک نام ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو نظر آتی ہے سو اسکی شرع نے

الشرع ويحتمل انه دفع ببعثته صلى الله عليه وسلم كما دفع الاستراق قال

نفی کر دی اور یہ بھی احتمال ہے کہ غول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی برکت سے جاتا رہا جیسے استراق جاتا رہا طیبی

الطيبي في الحديث اعوذ بك ان اغتال فهو من الغول وهو هلاك الشيء

کہتا ہے اور رہی یہ حدیث میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ غول کے نیچے ہو جاؤں سو یہ غول سے لیا ہے اور وہ ہلاک ہونا ہے کسی شیٔ کا

من حيث لا يحس قلت يؤيده ما ورد في رواية واعوذ بك من ان اغتال

اس طور کہ اسکو خبر نہو میں کہتا ہوں اسکی تائید کرتا ہے وہ جو ایک روایت میں آیا ہے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ

من تحتي اي من حيث لا اشعر يريد به الخسف على ما في النهاية وقال

نیچے کی جانب سے ہلاک کیا جاؤں یعنی مصیبت میں پڑوں اس طور کہ مجھکو معلوم نہو اس سے اسکی مراد زمین میں دھنس جانا ہے چنانچہ نہایہ میں ہے اور قاضی

القاضي عياض في المشارق قوله ولا غول بضم الغين جاء في الحديث

عیاض مشارق میں کہتا ہے انکا یہ قول ولا غول غین معجمہ کے ضمہ سے اسکی تفسیر حدیث میں

تفسيرها الغول التي تغول بفتح التاء والغين يريد يتلون في صور مثل

آئی ہے غول وہ جو تغول کرے یعنی تتغول تا اور غین کے فتح سے یعنی غیلان کی مثال رنگا رنگ

الغيلان سحرة الجن وكانت العرب تقول ان الغيلان تتراءى للناس

صورتیں بدلے جنوں کے جادوگر ہوتے ہیں اور عرب کہا کرتے تھے بیشک غیلان لوگوں کو دکھائی دیا کرتے ہیں

فتتغول تغولا اي تتلون لهم وتضلهم عن الطريق وتهلكهم فابطل

پس وہ تغول کرتے ہیں یعنی انکے سامنے طرح طرح کی صورتیں بدلتی ہیں اور انکو رستہ سے بہکاتے ہیں اور انکو ہلاک کر دیتے ہیں سو

النبي صلى الله عليه وسلم هذا الشان النور في شرح جامع الاصول النور

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدہ کو باطل کر دیا نور کا بیان جامع الاصول کی شرح میں نور

يزعم ان عظام الموتى تصير هامة تطير ويسمون الطائر الذي يخرج من

کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ہامہ بنکر اُڑجاتی ہیں اور اُس طائر کا نام جو مُردہ کی کھوپری میں سے

هامة الميت ذا بلى وهو الصدى الغول في شرح جامع الاصول هو الحيوان

بعد پوسیدگی کے نکلتا تھا مقرر کرتے تھے اور وہ صدی ہی غول کی تفسیر جامع الاصول کی شرح میں ہے یہہ وہ حیوان ہے

الذي كانت العرب تزعم انه تعرض لها في بعض الاوقات في الطرق فيغتال

جسکو عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ بعضے وقت راستہ میں سامنے آجاتا ہے پس ناگاہ لوگوں کو

الناس وانه ضرب من الشياطين وليس قوله ولا غول نفيا لعين الغول

ہلاک کردیتا ہے اور یہہ شیاطین میں سے ایک قسم ہے اور حضرت کا ارشاد لا غول کچھہ غول کی ذات

ووجوده وانما فيه ابطال زعم العرب في اغتياله وتلونه في الصور

اور وجود کی نفی نہیں ہے بلکہ اس میں تو یہہ ہے عرب کے قول کا جو در باب ہلاک کرنے اور مختلف صورتیں پلٹنے کی ہے

المختلفة بقوله لا تصدقوا بذلك وفي النهاية الغول احد الغيلان وهو

اس قول سے ابطال ہے کہ اسکی تصدیق مت کرو اور نہایہ میں ہے کہ غول غیلان کا مفرد ہے اور یہہ

جنس من الشيطان والجن كانوا يزعمون ان الغول في الفلاة تتراءى للناس

شیطان اور جن کے جنس کا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ جنگل میں غول لوگوں کو نظر آیا کرتا ہے

فيتغول تغولا اي يتلون في صور شتى ويغولهم اي يضلهم عن الطريق و

پہر وہ بڑا تغول کرتا ہے یعنی کئی کئی صورتیں پلٹتا ہے اور تغول کرتا ہے یعنی اُنکو راستے سے بہکا دیتا ہے

يهلكهم فنفاه صلى الله عليه وسلم وابطله وقيل لا غول ليس نفيا لعين

اور ہلاک کرڈالتا ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نفی کی اور باطل کردیا اور کہتے ہیں کہ لفظ لا غول غول کے ذات کی

الغول بل ابطال لزعم العرب في تلونه في الصور المختلفة واغتياله اي لا

نفی نہیں ہے بلکہ عرب کے اس قول کا ابطال ہے کہ وہ طرح طرح کی صورتیں بدلتا ہے اور تغول کرتا ہے یعنی کسی کو

تضل احدا ويشهد له الحديث لا غول ولكن السعالي هي سحرة الجن

نہیں بہکاتا اور یہہ حدیث اس مضمون کی گواہی دیتی ہے غول نہیں ہے پر سعالی اور سعالی جنوں کی جادوگر ہیں

ولكن في الجن سحرة لهم تلبيس وتخييل ومنه حديث اذا تغولت الغيلان

ولیکن جنوں میں جادوگر ہوتے ہیں کہ وہ تخییلات اور تلبیسات کرتے ہیں اور اسی قبیل میں حدیث ہے جب غیلان صورتیں بدلتے ہیں

فبادروا بالاذان اي ادفعوا شرها بذكر الله تعالى فانهم يتفرقون

تو تم اذان پڑھو یعنی اُنکی شرارت کو اللہ تعالی کے نام سے دور کرو کیونکہ وہ پراگندہ ہوجاوینگے

...ار ادعمرؓ کم بقی من الوقت الذی قد جرت العادۃ انہ اذا تم اتی اللہ بالمطر
...ور عمرؓ نے چاہا یہ مقصود تھا کہ اس وقت مین سے جسکو عادت کے موافق کہتے ہین کہ جب وقت پورا ہوتا ہے تو مینہ برساتا ہے کتنا باقی ہے

...فی النہایۃ فی حدیث امر الجاہلیۃ الانواء وھی ثمان وعشرون منزلۃ
...ور نہایہ مین امر جاہلیت کی حدیث مین یہ ہے کہ انواء اٹھائیس منزل ہین

...ینزل القمر کل لیلۃ فی منزلۃ منہا ومنہ القمر قدرناہ منازل و باقی
...ور چاند انہین سے ہر شب کو نئی منزل مین ہوتا ہے اور اسی طرف اشارہ ہے اس آیۃ مین کہ قمر کو ہم نے منزلین ٹھہرادی ہین اور نہایہ کے

...کلامہ مثل کلام شرح جامع الاصول الا المنقول من ابی عبید و
باقی کلام مثل شرح جامع الاصول کے ہے بجز اسکے جو ابو عبید سے منقول ہے اور

قال الکرمانی فی شرح صحیح البخاری النوء بفتح النون وسکون واو
...صحیح بخاری کی شرح کرمانی مین ہے نوء نون کی فتح اور واو کے سکون سے ہے

...ثم ھمزۃ زعموا ان المطر لاجل ان الکواکب ناء ای غرب او طلع ومن عمد
پھر ہمزہ ہے وہ کہتے تھے کہ بارش اس سبب سے ہوتی ہے کہ کواکب منزل کی یعنی ڈوب گیا یا نکل آیا اور جو شخص اسکو

وقتا فلا یعد فلیس من الوقت الا وھو معروف بنوع من ارفاق العباد
ایک وقت کہے تو بیجا نہین ہے سو کوئی سا وقت ایسا نہین ہے کہ بندگان الٰہی کے فواید سے مشہور نہو

...ثم حکی قصۃ الاستسقاء من عمرؓ علی ما حکاہ فی جامع الاصول ثم قال
پھر اسنے عمرؓ کے عہد کے استسقار کا قصہ بیان کیا اسی طور جو جامع الاصول مین مذکور ہے اور قاضی

القاضی ابن العربی من انتظر منہا علی انہا فاعلۃ من دون اللہ او یجعل اللہ
ابن العربی کہتا ہے کہ جو شخص انسے نور سے امیدوار رہے کہ کبھی بجز ذات باری کے فاعل ہیں یا انکو ویسے کو اللہ

شریکا فیہا فھو کافر لان الخلق من اللہ وحدہ ومن انتظر منہا علی
شریک ٹھہرادے پس وہ کافر ہے کیونکہ خلق صرف ذات باری کا کام ہے اور جو شخص انوار سے

اجراء العادۃ فلا شیء علیہ قال النووی لکنہ یکرہ لانہ شعار الکفر وموہم
عادت کے موافق امیدوار رہے تو کچھ گناہ نہین اور نووی کہتا ہے پر بیجہ مکروہ ہے کیونکہ کفر کی نشانی ہے اور کفر کا وہم ہوتا ہے

لہ قال الطیبی یکرہ کراھۃ تنزیہ وقال القاضی عیاض وکذا من امر
طیبی کہتا ہے کہ یہ کراہت کراہت تنزیہی ہے اور قاضی عیاض کہتا ہے ایسے ہی انوار کا ذکر کرنا

الجاہلیۃ ذکر الانواء من قال مطرنا بنوء کذا النوء عند العرب سقوط
[illegible]

وأحد الانواء وهي ثمانية وعشرون نجماً هي منازل تسقط في الغرب

انوا رکا واحد ہے اور یہ اٹھائیس ستارے ہیں وہ منازل ہیں انہیں سے غروب ہین

ثلثة عشر ليلة منزلة مع طلوع الفجر فيطلع اخرى مقابلها فينقضي

تیرھوین رات کو طلوع فجر کے ساتھ ایک منزل ڈوب جاتی ہے اور دوسری منزل اسکے مقابل کی نکل آتی ہے سو

هذه الثمانية والعشرون مع انقضاء السنة وكانت العرب تزعم ان مع

یہ اٹھائیس سے اٹھائیس سارے سال کو پورا نبھا دیتے ہین اور عرب کہا کرتے تھے کہ ایک منزل کے

سقوط المنزلة وطلوع نظيرها يكون مطر فينسبون المطر الى المنزلة

ڈوبنے اور اسکے مقابل کے نکلنے سے مینہ برستا ہے سو عرب مینہ کو منزل کیطرف نسبت کرتے تھے

ويقولون مطرنا بنوء كذا وانما سمي نوء لانه اذا سقط الساقط منها

اور یہہ کہا کرتے تھے فلانے منزل کے سبب سے ہم پر مینہ برسا اور نوء اسواسطے نام ہوگیا کہ جب ڈوبنے والی منزل

بالمغرب ناء الطالع بالمشرق ينوء نوءاً اي نهض وطلع وقيل ان النوء هو

مغرب میں ڈوبتی ہے تو نکلنے والی منزل مشرق میں نکل آتی ہے بولا کرتے ہیں ینوء نوءاً یعنی کھڑا ہوا اور ظاہر ہوا اور کوئی کہتا ہے نوء کے معنی

الغروب وهو من الاضداد قال ابو عبيد لم يسمع في النوء انه السقوط الا في

غروب کے ہیں اور اس لغت کے معنی ضدین کے ہیں ابو عبید کہتا ہے کہ نوء کے معنی غروب کے سواء اس موضع کے کہیں اور سننے میں

هذا الموضع وانما غلظ النبي صلى الله عليه وسلم امر الانواء لان العرب

نہیں آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انواء کے باب میں صرف اسلئے تغلیظ فرمائی ہے کہ عرب کے لوگ

كانت تنسب المطر اليها فاما من جعل المطر من فعل الله عز وجل واراد

مینہ کو انکی طرف نسبت کرتے تھے اور جو شخص مینہ کو خدا کی طرف سے جانتا ہے اور اس عبارت

بقوله مطرنا بنوء كذا اي في وقت كذا وهو هذا النوء الفلاني فان ذلك

مطرنا بنوء کذا سے یہہ مراد لیتا ہے کہ فلانے وقت مینہ برسا کہ وہ فلانی منزل ہے تو اب یہہ بولنا

جائز وقد قيل ان عمر بن الخطاب اراد ان يستسقي فنادى العباس

جائز ہے اور کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب نے صلوۃ استسقا کا قصد کیا عباس بن عبد المطلب سے

ابن عبد المطلب كم بقي من نوء الثريا فقال ان العلماء بها يزعمون انها تعترض

پکار کر پوچھا ثریا کی منزل میں سے کتنے دن باقی رہے ہین انہوں نے جواب دیا کہ اسکے علما یعنی نجم کہتے ہین کہ زمین میں

في الافق سبعاً بعد وقوعها فما مضت تلك السبع حتى غيث الناس

سقوط کے بعد افق کے کنارہ پر سات مرتبہ آیا ہے پھر وہ سات گزرنے نہ پایا کہ لوگوں پر مینہ برسا

واصله فيما يقال التطير بالسوانح والبوارح من الطير والظباء وغيرهما

وكان ذلك يصدهم عن مقاصدهم فنفاه الشرع وابطله ونهى عنه واخبر

انه ليس له تاثير في جلب نفع او دفع ضر والفال مهموز يستعمل فيما يسر ويسوء

والطيرة لا تستعمل الا فيما يسوء وربما استعملت فيما يسر قلت كما قاله ذكره

اصل اللغة والا فاستعمال الشرع على ان الفال اذا اطلق تخص بالسرور

والطيرة بما يسوء ثم قد يستعمل الفال مقيدا فيما يسوء كما [illegible]

السيء والفال مكروه وقد قال الطيبي والفرق بين الفال والطيرة يفهم

مما روى انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا عدوى ولا

طيرة ويعجبني الفال قالوا وما الفال قال كلمة طيبة [illegible] الكرماني في شرح

البخاري اصله انهم كانوا ينفرون الظباء والطيور فان اخذت [illegible]

اليمين تبركوا وان اخذت ذات الشمال تشاءموا قال النووي في شرح مسلم

وهو شرك ان اعتقد وضابطه ان ما لم يقع ضرره ولا اطردت عادة

خاصة ولا عامة فهو المنكر وهو الطيرة وما يقع عنده [illegible]

نجم من نجوم المنازل الثمانية والعشرين وهو مغيبه بالمغرب مع طلوع

اٹھائیس ستاروں میں سے کسی ایک ستارہ کا ساقط ہونا اور سقوط مغرب میں طلوع

الفجر وطلوع مقابله حينئذ من المشرق وعندهم انه لا بد ان يكون

فجر کے ساتھ ایک ستارہ کا غائب ہونا اور اسکے مقابل کا اسی وقت مشرق سے نکل آنا اور انکے عندیہ میں یہہ ہے کہ اس حال میں

مع ذلك لاكثرها نوء من مطر او رياح عاصفة وشبهها فمنهم من

بالضرور اکثر تاثیر مینہ کی ہوتی ہے یا جھکڑ آندھیوں وغیرہ کے پھر کوئی تو اس

يجعله لذلك الساقط ومنهم من يجعله للطالع لانه هو الذي ناء اي

ڈوبنے ستارہ کی تاثیر مانتا ہے اور کوئی نکلنے والے ستارہ کی کیونکہ وہی کو نور ہوا ہے یعنی

نهض فينسبون المطر اليه فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن اعتقاد ذلك

اپنی جگہہ سے اٹھتا ہے سو مینہ کو اسکی طرف نسبت کرتے ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد سے منع فرمایا

وقوله وكفر فاعله لكن العلماء اختلفوا في ذلك واكثرهم على ان النهي

اور اسکا یہہ قول اسکا فاعل کافر ہوتا ہے پر علماء کو اس باب میں اختلاف ہے اکثر علماء اسپر متفق ہیں کہ نہی

والتكفير لمن اعتقد ان النجم فاعل ذلك دون من اسنده الى العادة ومنهم

اور تکفیر اسکے حق میں ہی جو یہہ اعتقاد کرے کہ ستارہ ہی اسکا فاعل ہے اسکے حق میں نہیں جو اسکو عادت کی طرف نسبت کرے اور بعضے علماء

من كرهه على الجملة كيف كان لعموم النهي ومنهم من اعتقد في كفر

سرے سے مکروہ کہتے ہیں کسی طور پر ہو کیونکہ نہی عام ہے کچھہ خصوصیت نہیں ہے اور بعضے علماء اسکی تکفیر میں

كفر النعمة وقد تقصينا الكلام فيه في غير هذا الكتاب ولما اشتهر امر الطيرة و

کفران نعمت کا اعتقاد کرتے ہیں اور اس باب میں ہمنے اور کتاب میں پوری گفتگو کی ہے اور چونکہ طیرہ اور

العدوى واشتد ابتلاء الناس بهما عملا واعتقادا وكثر وقوع الاحاديث

عدوی کا حال بہت مشہور ہے اور لوگ اسمیں باعتبار عمل اور اعتقاد کے سخت مبتلا ہیں اور ان دونوں باب میں حدیثیں وارد ہیں

فيهما اردنا ان نفردهما بالذكر في بابين الباب الاول في الطيرة

تو ہمنے یہہ ارادہ کیا کہ ان دونوں کو جدا جدا دو باب میں بیان کریں پہلا باب طیرہ کے بیان میں

في الطيبي الطيرة بكسر الطاء وفتح الياء وقد تسكن وهي التشاؤم بالشيء

طیبی میں ہے طیرہ طاء حطی کے کسرہ اور یاء تحتانی کے فتح سے اور کبھی یا ساکن بھی ہوتی ہے یعنی کسی شئی کو منحوس سمجھنا

وهو مصدر تطير طيرة كتخير خيرة ولم يجئ من المصادر هكذا غيرهما

اور طیرہ تطیر کا مصدر ہے جیسا تخیر خیرہ اور اور مصدروں میں سے سوا ان دونوں کے اس وزن پر کوئی نہیں آیا

من الفال الردي واذا عرفت معنى التطير والتفاؤل نسرد الاحاديث

جیسے نحوست سمجھنے لگیں اور جب تو تطیر اور تفاؤل کے معنی سمجھ چکا تو ہم وہ حدیثیں

الواردة في هذا الباب فاعلم انه قد اجتمع في بعض الاحاديث ذكر الفال

جو اس باب میں آئی ہیں بیان کرتے ہیں پس تو یاد رکھ کہ بعضے احادیث میں فال کا اور

والطيرة فما ذكرناه منها في احدهما المذكرة في الاخرة وكذلك ما نقلناه

طیرہ کا ذکر اکٹھا ہو گیا ہے سو ہم انہیں سے جو حدیث کسی ایک کے حال میں بیان کی گئی دوسرے کے حال میں نہیں کریں گے اور یہی حال ان حدیثوں کا

من الاحاديث في سفر اللهم الا لغرض وباعث ينشأ في اثناء البيان

جو ہم سفر کے حال میں نقل کر چکے ہیں ان کو نہیں مگر کسی غرض اور باعث کے لیے جو اثنائے بیان میں پیدا ہو جاتا ہے تو پھر سے آویں گے

الاحاديث من جامع الاصول عن بريدة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

وہ حدیثیں جو جامع الاصول میں ہیں بریدہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كان لا يتطير من شيء وكان اذا بعث عاملا يسأل عن اسمه فاذا اعجبه فرح به

کسی شے سے تطیر نہیں کرتے تھے اور یہ حال تھا کہ جب کوئی عامل روانہ کرتے تو اس کا نام پوچھتے اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے

ورأى بشر ذلك في وجهه وان كره اسمه رأيت كراهة ذلك في وجهه واذا

اور وہ خوشی آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اور اگر وہ نام ناپسند آتا تو وہ کراہت آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اور جب

دخل قرية سأل عن اسمها فاذا اعجبه فرح بها ورأى بشر ذلك في وجهه

کسی گاؤں میں جاتے تو اس گاؤں کا نام پوچھتے پھر اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے اور وہ خوشی آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی

وان كره اسمها رأيت كراهة ذلك في وجهه اخرجه ابو داود وعن انس

اور اگر اس کا نام ناپسند آتا تو اس کی کراہت آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اس کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور انس سے روایت ہے کہ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعجبه اذا خرج لحاجة ان يسمع

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند آتا تھا کہ جب کسی کام کو نکلتے کہ یا راشد

يا راشد يا نجيح اخرجه الترمذي وعن عروة بن عامر القرشي قال ذكرت

یا نجیح سنیں اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور عروہ بن عامر قرشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الطيرة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احسنها الفال ولا ترد

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس طیرہ کا ذکر آ گیا آپ نے فرمایا انہیں سے فال بہتر ہے اور مسلم کو

مسلما فاذا رأى احدكم ما يكره فليقل اللهم لا يأتي بالحسنات الا انت

نا رستہ نہ کرے پس جب تم میں سے کوئی مکروہ امر کو دیکھے تو یہ کہہ لیا کرے الٰہی تیرے سوا حسنات کو کوئی نہیں لاتا

لا يخصه ونادر لا متكرر كالوباء فلا يقدم عليه ولا يخرج منه وما
کچھ خصوصیت نہو اور گاہے گاہے ہوتا ہو متواتر نہو جیسے وبا تو نہ اسمیں جاوے اور نہ وہاں سے نکل آوے اور جو

يخص ولا يعم كالدار والفرس والمرأة فيباح الفرار منه وفي النهاية الفال
بالخصوص ہو علی العموم نہو جیسے گھر اور گھوڑا اور عورت تو اس سے علیحدہ ہونا مباح ہے اور نہایہ میں ہے فال

بالهمزة فيما يسر ويسوء والطيرة فيما يسوء الا نادرا وقد أولع الناس بترك
ہمزہ سے امر نیک اور بد میں مستعمل ہے اور طیرہ امر بد میں مستعمل ہے مگر کبھی اور اتفاقاً نیک میں بھی اور لوگ ہمزہ کو ترک پر

همزته تخفيفا وانما احب رسول الله صلى الله عليه وسلم الفال لان الناس
تخفیف کے واسطے میلان کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فال اسلیے محبوب رکھا ہے کہ لوگ

اذا املوا فائدة من الله ورجوا عائدة عند كل سبب ضعيف او قوي فهم
جب کسی سبب ضعیف یا قوی سے کسی فائدہ کی امید اللہ سے کرتے ہیں اور اسکے انجام کے بھلائی کی توقع کرتے ہیں تو وہ لوگ

على خير ولو غلطوا على جهة الرجاء فان الرجاء لهم خير واذا قطعوا املهم
خیر پر ہیں اگرچہ امید کی جہت میں غلطی کر جاویں کیونکہ رجا انکے حق میں بہتر ہے اور جب وہ اپنی امید اور رجا

ورجاءهم من الله كان ذلك من الشر واما الطيرة فان فيها سوء الظن بالله
اللہ سے قطع کر دیں تو یہ صفت مذموم ہے اور رہی طیرہ سو اس میں خدا کی جناب میں بدگمانی

وتوقع البلاء وذلك مذموم بين العقلاء منهي عنه من جهة الشرع والتفاول
اور بلا کی توقع ہوتی ہے اور یہ امر عقلا کے نزدیک شرع کی طرف سے مذموم اور ممنوع ہے اور تفاول

ان يسمع المريض او طالب الضالة يا سالم يا واجد فيظن برؤه ووجدان
یہ ہے کہ بیمار آدمی یا گم ہوئی چیز کا ڈھونڈنے والا سن پاوے یا سالم یا واجد بس اس سے بیمار تو اپنی صحت کا اور ڈھونڈنے والا

مطلوبه قلت هذا معنى ما ورد في الحديث كلمة طيبة وفي النهاية وقد
مطلوب پانے کا گمان کرے میں کہتا ہوں یہی معنی ہیں اسکے جو حدیث میں آیا ہے کہ فال کلمہ طیبہ ہے اور نہایہ میں ہے اور بیشک طیرہ

الطيرة بمعنى الجنس والفال بمعنى النوع ومنه اصدق الطيرة الفال قلت
بمعنی جنس یعنی عام آیا ہے اور فال بمعنی النوع یعنی جنس سے خاص آیا ہے اسی باب سے ہے طیرہ میں سچی فال ہی ہے میں کہتا ہوں

يحتمل ان يكون هذا من قبيل المشاكلة فان الطيرة لا شك انه في اللغة
یہ احتمال باقی ہے کہ شاید اصدق الطیرة الی آخرہ مشاکلت کی جہت سے ہو کیونکہ طیرہ بیشک لغت میں بمعنی تشاؤم کے

بمعنى التشاؤم واما عموم الفال فمسلم قال في القاموس الطيرة ما يتشاءم به
آیا ہے یعنی نحوست سمجھنا اور رہا فال کا عام ہونا سو یہ ہم مانتے ہیں قاموس میں کہتا ہے طیرہ وہ ہے کہ بری فال میں سے

حاشیہ: ایلاع سخت حریص کردن ۱۲ م — عائدہ نفع و سود ۱۲ — بیٹھنا زمین پر ۱۲

اخرجه البخاري ومسلم وللمسلم في المرأة والفرس والمسكن واخرج صاحب
اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور مسلم میں یہ ہے عورت اور گھوڑے اور مسکن میں اور موطا

الموطا وابو داؤد والترمذي والنسائي الرواية الاولى ولم يذكر العدوى
والے اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے پہلی روایت نقل کی ہے اور عدوی اور طیرہ کا

والطيرة وعن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان كان
ذکر نہیں کیا اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کہیں نحوست ہوتی تو

في شيء ففي الفرس والمرأة والمسكن يعني الشوم اخرجه البخاري ومسلم
گھوڑے میں اور عورت اور مسکن میں ہوتی یعنی نحوست اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے

والموطا مثله وقال في حديثه ففي الربع والخادم والفرس اخرجه مسلم
اور موطا نے ایسی مثل نقل کیا ہے اور وہ اپنی حدیث میں کہتا ہے کہ مکان اور خادم اور گھوڑے میں اور اسکو مسلم اور نسائی نے

والنسائي وعن حكيم بن معوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول
نقل کیا ہے اور حکیم بن معویہ سے روایت ہے کہتا ہے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

لا شوم وقد يكون اليمن في الدار والمرأة والفرس اخرجه الترمذي وعن
نحوست نہیں ہے اور کبھی گھر اور عورت اور گھوڑے میں برکت ہوتی ہے اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور ابو ہریرہ

ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا طيرة وخيرها
سے روایت ہے کہتا ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے طیرہ نہیں ہے اور بہتر

الفال قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما الفال قال الكلمة الصالحة
فال ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال کیا ہوتی ہے فرمایا نیک کلمہ

يسمعها احدكم اخرجه البخاري ومسلم وعن سعد بن مالك عن ابيه
جو کوئی تم میں سے سن لے اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور سعد بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتا ہے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العيافة والطيرة والطرق
کہتا ہے کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے عیافت اور طیرہ اور طرق

من الجبت اخرجه ابو داؤد وقال الطرق الزجر والعيافة الخط وقال
جبت میں سے ہے اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ طرق پرندہ کا اڑانا اور عیافت لکیر کھینچنی اور اپنی شرح میں

في شرحه العيافة زجر الطير والتفاول بها كما كانت العرب تفعله وعاف
کہا ہے کہ عیافت پرندہ کا اڑانا اور اس سے شگون لینا جیسے عرب کے لوگ کیا کرتے تھے

ولا يدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بك اخرجه ابو داود وعن

اور تیرے سوا سیئات کو کوئی نہیں دفع کرتا اور نہ پھیرنا برائی سے نہ قوت نیکی کی مگر تیرے سبب سے اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور ابن

ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك الطيرة

مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیرہ شرک ہے طیرہ

شرك وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل اخرجه ابو داود وفي رواية الترمذي

شرک ہے اور ہم میں کوئی ایسا نہیں کہ طیرہ سے خالی ہو پھر اللہ اسکو توکل کی برکت سے دور کر دیتا ہے اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور ترمذی کی روایت میں

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيرة من الشرك وما منا ولكن الله

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیرہ شرک میں سے ہے اور ہم میں ایسا کوئی نہیں کہ طیرہ سے خالی ہو پر اللہ

يذهبه بالتوكل قال الترمذي سمعت محمد بن اسمعيل يقول كان سليمان

توکل کی برکت سے دور کر دیتا ہے ترمذی کہتا ہے کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل سے سنا ہے کہ کہتا تھا کہ سلیمان

ابن حرب يقول في هذا الحديث وما منا ولكن الله يذهبه بالتوكل هذا عندي

ابن حرب کہتا تھا کہ اس حدیث میں اتنی عبارت وما منا لکن اللہ یذہبہ بالتوکل میرے نزدیک

قول عبد الله بن مسعود وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لا عدوى ولا طيرة ويعجبني الفال قالوا وما الفال قال كلمة طيبة اخرجه البخاري

نہ تعدی ہے اور نہ طیرہ اور مجھکو تو فال پسند ہے عرض کیا فال کیا ہوتی ہے فرمایا نیک کلمہ اسکو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے

ومسلم وللبخاري مثله قال ويعجبني الفال الصالح الكلمة الحسنة ولمسلم

اور بخاری میں اسطرح ہے فرمایا مجھکو فال صالح پسندیدہ ہے یعنی نیک کلمہ اور مسلم میں

مثله وقال الكلمة الطيبة وفي رواية ابي داود مثل البخاري واخرج الترمذي

اسطرح ہے اور فرمایا کلمہ پاکیزہ اور ابو داؤد کی روایتیں بخاری کی مثل ہیں اور ترمذی نے پہلی روایت

الاولى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة وانما

نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور

الشوم في ثلاث في الفرس والمرأة والدار وفي رواية قال ذكروا الشوم عند

نحوست سوا ان تین چیزوں کے نہیں ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں اور ایک روایت میں ہے راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے نبی صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان كان الشوم ففي الدار والمرأة والفرس

علیہ وسلم کے پاس نحوست کا ذکر کیا سو آپ نے فرمایا اگر نحوست ہو کبھی تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں

وانفقتم انا الی دار اخری فقل العدد وذھب المال فقال دعوھا ذمیمۃ
وانو تھا ہم اوس گھر مین جا بستے سو گنتی کم ہوگئی اور مال جاتا رہا پس آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ بد ہے

اخرجہ الموطا احادیث الجامع الکبیر الطیرۃ تجری بقدر رواہ الحاکم
اسکو موطا نے نقل کیا ہے جامع کبیر کی حدیثین طیرہ تقدیر سے ہوتی ہے اسکو حاکم نے مستدرک مین

فی المستدرک عن عائشۃ الطیرۃ شرک رواہ الترمذی واحمد والبخاری فی
روایت کیا ہے عائشہ سے روایت ہے طیرہ شرک ہے اسکو ترمذی نے اور احمد نے اور بخاری نے

الادب وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود کان اھل الجاھلیۃ
ادب مین اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے ابن مسعود سے روایت ہے اہل جاہلیت

یقولون انما الطیرۃ فی المرأۃ والدابۃ والدار رواہ الحاکم فی المستدرک
کہا کرتے تھے نحوست صرف عورت اور گھوڑے اور گھر مین ہے اسکو حاکم نے مستدرک مین

والبیھقی فی شعب الایمان الشوم فی ثلث فی المرأۃ والمسکن والدابۃ
اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے نحوست تین مین ہے عورت اور گھر اور گھوڑے مین

رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمر ان کان الشوم فی شیء ففی الدار والمرأۃ
اسکو ترمذی اور نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اگر کسی شے مین نحوست ہوتی تو گھر اور عورت اور

والفرس رواہ احمد والبخاری عن سھل بن سعد والبیھقی عن ابن عمر والنسائی
اور گھوڑے مین ہوتی اسکو احمد اور بخاری نے سہل بن سعد سے اور بیہقی نے ابن عمر سے اور نسائی نے جابر سے

عن جابر فی الانسان ثلثۃ الطیرۃ والظن والحسد فمخرجہ من الطیرۃ
روایت کیا ہے آدمی مین تین صفات ہوتے ہین طیرہ اور بدگمانی اور حسد سو طیرہ سے تو آدمی کی خلاصی یہ ہے

ان لا یرجع ومخرجہ من الظن ان لا یحقق ومخرجہ من الحسد ان لا
کہ اپنے کام سے باز نرہے اور بدگمانی سے اسمین خلاصی ہے کہ تحقیق کے درپے نہو اور حسد سے اسمین خلاصی ہے کہ

یبغی رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ ورواہ ابن صصری
ستم نکرے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ابن صصری نے اپنی امالی مین

فی امالیہ والدیلمی فی مسند الفردوس بلفظ فی المومن ثلث خصال
اور دیلمی نے مسند الفردوس مین ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ مومن مین تین خصلتین ہوتی ہین

الحدیث لیس منا من تطیر ولا من تطیر لہ او تکھن او تکھن لہ او لیس
باقی وہی حدیث ہے ہم مین سے نہین ہے جسنے تطیر کیا اور نہ وہ جسکے واسطے تطیر کیا یا جسنے کہانت کی یا جسکے واسطے کہانت عمل ہوئی یا جادو کیا

الطیر یعیفہ اذا زجرہ والطرق الضرب بالحصے وقیل ھو الخط فی الرمل

الطیر بالعیف الزجر جب اسکو اڑاتا ہو اور طرق کنکر سے مارنا اور کوئی کہتا ہو ریتے مین لکیر کھینچنی

کما یعملہ المنجم لاستخراج الضمیر ونحوہ والجبت کل ما یعبد من دون اللہ وقیل

جیسے کہ منجم دل کی بات وغیرہ بتانے کے لیے عمل مین لاتے ہین اور جبت جو شی کہ خدا کے سوا پرستش کیجاوے سے اور کوئی کہتا ہے

ھو الکاھن والشیطان وقال الطیبی العیافۃ زجر الطیر والتفاؤل باسمائہا

جبت کاہن اور شیطان ہے اور طیبی کہتا ہو عیافت پرندہ کا اڑانا اور انکے ناموں اور بولیون

واصواتہا وممرہا وھو من عادۃ العرب کثیرا فی اسفارھم یقال عاف

اور اڑ آنے کی طرف سے شگون لینا اور عرب کی یہہ عادت سفر مین بہت تھی بولا کرتے ہین عاف

یعیف عیفا اذا زجر وحدس وظن والطرق ھو الضرب بالحصے الذی یفعلہ

یعیف عیفا جب پرندہ کو اڑا دے اور تخمین کرے اور گمان ٹھہراوے اور طرق کنکر سے مارنا وہ جو عورتین

النساء وقیل ھو الخط فی الرمل والجبت ھو السحر والکہانۃ وقیل ھو کل ما عبد

کیا کرتی ہین اور کوئی کہتا ہے طرق ریتے مین لکیر کھینچنے اور جبت جادو اور کہانت یعنی غیب کی باتین بتانی اور کوئی کہتا ہو

من دون اللہ وقیل ھو الساحر وقولہ من الجبت معناہ من عمل الجبت قالوا

کہ خدا کے سوا پرستش کیجاوے اور کوئی کہتا ہو جادوگر ہے اور من الجبت کے معنی یہہ ہین کہ جبت کا عمل ہو اور کہتے ہین کہ

لیست بعربیۃ وعن سعید بن جبیر ھی حبشیۃ وقال قطرب الجبت ھو الذی

عربی لفظ نہین ہے اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ یہہ حبشہ کا لفظ ہو اور قطرب کہتا ہو کہ جبت وہ شخص ہو جسمین

لا خیر عندہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کچھہ بھلائی نہو اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہتا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انا کنا فی دار کثیر فیہا عددنا وکثیر فیہا اموالنا فتحولنا الی دار اخری

وسلم ہم ایک گھر مین رہتے تھے وہان ہماری گنتی بہت تھی اور ہمارے اموال بہت تھے پھر ہم ایک اور گھر مین جا رہے

فقل فیہا عددنا وقلت فیہا اموالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وہان ہماری گنتی بھی تھوڑی ہو گئی اور مال بھی تھوڑا رہگیا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ذروھا ذمیمۃ اخرجہ ابو داؤد وعن یحیی بن سعید قال جاءت امرأۃ الی

اسکو چھوڑ دو یہہ برا ہے اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور یحیی بن سعید سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت دار سکناہا والعدد کثیر والمال

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی عرض کیا ایک گھر تھا ہم اسمین رہتے تھے اور گنتی بہت تھی اور مال

قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان شئ ففي المربع والفرس والمرأة قال فانكرن

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہوتی بھی تو مکان میں اور گھوڑے میں اور عورت میں

يكون سمع ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم اشد النكرة وفي رواية فانكرت ان

آپ یا ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس سے انکار کیا

يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله وان يكون الشؤم في شئ وقال انما

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو اور سخت انکار کیا کہ کسی چیز میں نحوست ہو اور یہ کہا جب

وقع في نفسك منها شئ ففارقها بعها او اعتقها رواه ابن جرير وعن

تیرے دل میں انکی طرف سے کچھ شک آوے تو انکو الگ کر ... اسکو ابن جریر نے روایت کیا ہے اور

قتادة عن ابي حسان ان رجلين دخلا على عائشة فقالا ان ابا هريرة

قتادہ سے اور وہ ابو حسان سے روایت کرتا ہے کہ عائشہ کے پاس دو شخص آئے اور دونوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ

قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة في المرأة والفرس والدار

کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہوتی ہے

فغضبت غضبا شديدا وقالت ما قاله انما قال كان اهل الجاهلية يتطيرون

عائشہ نہایت غضبناک ہوئیں اور کہا ... فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت ان چیزوں سے تطیر

من ذلك رواه ابن جرير وعن ابن عمر ان امرأة جاءت الى النبي صلى الله عليه

کیا کرتے تھے ... روایت کیا ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

وسلم فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم سكنا دارا ونحن ذو وفر

حاضر ہوئی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک گھر میں رہنے لگے حالانکہ ہم ... تھے

فاحتجنا وساءت ذات بيننا واختلفنا فقال بيعوها او ذروها وهي ذميمة

پھر محتاج ہو گئے اور ہم میں برائی آگئی اور ہم متفرق ہو گئے آپ نے فرمایا اسکو بیچ ڈالو یا چھوڑ دو اور وہ بُرا ہے

رواه ابن جرير اعلم ان الاحاديث في هذا الباب اكثر من هذا وفيما ذكرناه

اسکو ابن جریر نے روایت کیا ہے ... اس باب میں حدیثیں اس سے زیادہ بہت ہیں اور جتنی ہم نے ذکر کی ہیں

كفاية بشئ زائد ويفهم من بعضها نفي تاثير الطيرة والنهي عن اعتقادها

انہیں کچھ ... اور بعض حدیثوں سے ... اثر کی نفی اور اسکے اعتقاد سے بالکل ممانعت معلوم

مطلقا ومن بعضها ثبوتها في المرأة والدابة والدار ... فهذا ...

ہوتی ہے اور بعض حدیثوں ...

او تُطیّر له رواه الطبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین من ردّته الطیرة

یا جسکے واسطے جادو کیا گیا اسکو طبرانی نے کبیر میں عمران بن حصین سے روایت کیا ہے جس شخص کو طیرہ

عن حاجته فقد اشرک رواه احمد والطبرانی عن ابی عمرو الطیرة شرک

کام کرنے سے باز رکھے تو بیشک شرک کیا اسکو احمد اور طبرانی نے ابو عمرو سے روایت کیا ہے طیرہ شرک ہے

الطیرة شرک الطیرة شرک من خرج یرید السفر فرجع من طیر فقد کفر

طیرہ شرک ہے طیرہ شرک ہے جو شخص سفر کا ارادہ کر کے نکلے پھر وہ طیرہ سے پلٹ آوے تو وہ ان احکام سے

بما انزل علی محمد لا شوم فان یک شوم ففی الفرس والمرأة والمسکن من

جو محمد پر نازل ہوئے منکر ہوا نحوست نہیں ہے اگر نحوست ہوتی تو گھوڑے میں اور عورت میں اور گھر میں ہوتی جسکو

ردته الطیرة عن حاجته فقد اشرک قالوا یا رسول الله وما کفارة ذلک

طیرہ کار بار سے باز رکھے اسنے بیشک شرک کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا کفارہ کیا ہے فرمایا

قال یقول اللهم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا اله غیرک الفال

یہ پڑھے الہی کوئی طیر نہیں ہے مگر تیرا طیر اور کوئی خیر نہیں ہے مگر تیری خیر اور سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے فال

مرسل والعطاس شاهد عدل لا شوم وقد یکون الیمن فی الدار والفرس

بھیجی ہوئی ہے اور چھینک گواہ عادل ہے شوم نہیں ہے اور کبھی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں

والمرأة رواه الترمذی وابن ماجه عن حکیم بن معویة یا لبیک نحن

برکت ہوتی ہے اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے حکیم بن معویہ سے روایت کیا ہے اے لبیک

اخذنا فالک من فیک ولا شیء فی الهام والعین حق واصدق الطیر

تیری فال تیرے منہ سے لی ہے اور ہام میں کچھ بھی نہیں ہے اور نظر کا لگنا برحق ہے اور طیرہ میں صادق تر

الفال رواه احمد والترمذی عن جابر لا طیرة وخیرها الفال الکلمة الصالحة

فال ہے اسکو احمد اور ترمذی نے جابر سے روایت کیا ہے طیرہ نہیں ہے اسمیں سے بہتر فال ہے یعنی نیک کلمہ

یسمعها احدکم رواه احمد ومسلم عن ابی هریرة لا عدوی ولا طیرة ویعجبنی

جو تم میں سے کوئی شخص پاوے اسکو احمد اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور مجھکو فال

الفال رواه الدارقطنی فی المتفق علیه عن ابن ابی ملیکة قال قلت لابن

خوش آتی ہے اسکو دارقطنی نے متفق علیہ میں روایت کیا ہے اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہتا ہے میں نے ابن عباس سے

عباس کیف تری فی جاریة لی فی نفسی منها شیء فانی سمعتهم یقولون

کہا تمکو کیا معلوم ہے میری لونڈی کے حق میں ... لیکن آپکے طرف سے ایک بات کھٹکتی ہے کیونکہ میں نے ان لوگوں سے سنا ہے کہ کہتے ہیں

طه رجوع بازگشتن ۱۲ منتخب

سله مرسل آنکه تابعی صحابی را ذکر نکند و گوید عن رسول الله

و قال رسول الله ...

سله عطاس بالضم عطسه دادن ۱۲

ناشزة غير ولود ولا مطيعة لزوجها او مكروهة و مستقبحة عنده وفي
ناسازگار بانجھ اور اپنے خاوند سے سرکش ہو اور خاوند کی نظر میں مکروہ اور قبیح ہو اور

الدار ضيقها وسوء جيرانها وعدم طيب هواها وفي الفرس حرانها وغلاء
گھر میں یہہ نحوست ہوتی ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بد ہوں اور ہوا اچھی نہو اور گھوڑے میں یہ ہوتی ہے کہ سرکش ہو اور

ثمنها وعدم موافقتها للمصلحة ونحو ذلك وفيه ارتكاب نوع من المجاز في
مہنگا ہو اور مصلحت سے ناموافق ہو اور اسکی مثل اور اسمیں بیان میں ایک طرح کا مجاز ہے اور

الشوم محمول على الكراهة التي سببها ما في الاشياء من مخالفة الشرع او
نحوست باعتبار کراہت اُن اسباب کے ہے جو ان اشیا میں شرع یا طبع کی مخالفت موجود

الطبع ويؤيده ما ذكره في شرح السنة كانه يقول ان كان لاحدكم دار يكره
ہیں جو کہ شرح السنہ میں مذکور ہے وہ اسکی تائید ہے گویا یوں کہتا ہے اگر کسی کا ایسا گھر ہو کہ جسمیں رہنا مکروہ

سكناها او امرأة يكره صحبتها او فرس لا يعجبه فليفارقها بان ينتقل عن
معلوم ہوتا ہو یا جورو ہو کہ اسکی صحبت سے ناخوش ہو یا گھوڑا ہے کہ اسکو پسند نہیں آتا تو ان کو الگ کر دے اس طرح کہ گھر میں

الدار ويطلق المرأة ويبيع الفرس حتى يزول عنه ما يجده في نفسه من الكراهة
نکل جاوے اور جورو کو طلاق دیوے اور گھوڑے کو بیچ ڈالے تاکہ اسپر سے وہ کراہت جاتی رہے جو اسکے دل میں پاتا ہے

كما قال صلى الله عليه وسلم في جواب من قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے جواب میں جس نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انا كنا في دار كثير فيها عددنا الى اخره ذروها ذميمة فامره بالانتقال عنها
ہم ایک گھر میں تھے جس میں ہماری گنتی بہت تھی آخر حدیث تک فرمایا تھا یہ برا ہے چھوڑ دو اسکو حکم کیا اس گھر میں سے چلے جاؤ

ليزول عنه ما يجده من الكراهة لا انها سبب في ذلك ففي الشوم التقرير
تاکہ اسپر سے وہ کراہت جاتی رہے جو پاتی تھی یہہ نہیں فرمایا کہ نحوست اسکا سبب ہے اور امر کی تقریر اپنے حال

على حقيقته والله اعلم الباب الثاني في العدوى وقد ذكرنا الاحاديث
پر باقی ہے اور اللہ خوب جانتا ہے دوسرا باب عدوی کے بیان میں پہلے ہم نے وہ حدیثیں

الناطقة بنفي العدوى والنهي عن القول به واعتقاده فيما سبق ولكن بقي
عدوی کی نفی میں اور اسکے قائل ہونے اور اعتقاد رکھنے کی ممانعت میں ذکر کی ہیں پر ایک اعتراض

الاشكال في قوله صلى الله عليه وسلم وفر من المجذوم كما تفر من الاسد
اس حدیث صلی اللہ علیہ وسلم پر باقی رہ گیا ہے کہ مجذوم سے بھاگ جیسا کہ شیر سے بھاگتا ہے عدوی کی

الحال وفيما كان من امر الجاهلية وهذا في معنى النفي والنهي او بلفظ الشرط

بالفعل یا جاہلیت کے زمانہ میں اور یہہ تو نفی اور نہی کے معنوں میں ہے یا شرط کے لفظ سے

مثل ان كان في شيء ففي هذه الاشياء معناه والله اعلم ليس للتطير

جیسے اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی اسکے معنی اور اللہ بہتر جانتا ہے یہہ ہیں نحوست

في شيء وان فرض ثبوتها فهذه الاشياء مظنتها ومحلها ومناسبتها لان

کسی چیز میں نہیں ہے اور اگر اسکا ثبوت فرض کیا جائے تو یہہ چیزیں اسکا ٹھکانا اور محل ہیں اور اسکے مناسب ہیں کہ ہمیں

يكون فيها على طريقة قوله صلى الله عليه وسلم لو كان شيء سابق القدر

ہووے یہہ معنی اس حدیث کے طور پہ کہ اگر کوئی شی تقدیر پر غالب آتی تو بے شک

لسبقته العين وعليه كلام القاضي حيث قال ووجه تعقيبه قوله ولا

چشم زخم غالب آتی اور اسپر قاضی کی بحث ہے جہاں اسنے یہہ کہا ہے اور وجہ لا طیرہ کے بعد

طيرة بهذه الشرطية يدل على ان الشوم منفي عنها ايضا والمعنى ان الشوم

اس شرطیہ کے لانے کی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نحوست ان میں بھی نہیں ہے اور مراد یہہ ہے اگر نحوست کا

لو كان له وجود في شيء لكان في هذه الاشياء فانها اقبل الاشياء لها

وجود کہیں ہوتا تو ان چیزوں میں ہوتا کیونکہ یہہ چیزیں سب میں زیادہ نحوست کے لیے اسکے ہیں

لكن لا وجود له فيها فلا وجود له اصلا انتهى وقد جاء من عائشة وابن

لیکن نحوست کا وجود تو ان میں ہے ہی نہیں تو اسکا وجود اصلا نہیں ہے قاضی کا کلام تمام ہوا اور بیشک عائشہ رضی اور ابن

عباس نفيها فيها صريحا فوجه التطبيق ان التاثير بالذات منفي والمؤثر

عباس رضی سے نحوست کی نفی ان اشیا میں صریح آئی ہے پس ان دونوں مضمون میں تطبیق کی وجہ یہ ہے کہ بالذات تاثیر یعنی مستقل تو منفی ہے اور تمام

في الكل هو الله والكل بخلقه وتقديره واثباتها في هذه الاشياء بجريان عادة

اشیا میں موثر بالذات اللہ ہی ہے اور سب چیزیں اسکی پیدائش اور تقدیر سے ہیں اور نحوست کا ثبوت ان اشیا میں موافق جریان عادت

الله سبحانه بالخلق فيها وجعلها اسبابا عادية كالنار للاحراق مثلا

اللہ سبحانہ کی ہے کہ انہیں پیدا کر دیتا ہے اور انکو عادت کے موافق سبب بنایا ہے جیسے مثلا آگ جلانے کے واسطے

فالنفي راجع الى التاثير بالذات والاثبات بالعادة والحكمة في خصوص

پس نحوست کی نفی بالذات تو تاثیر کیطرف پھرتی ہے اور ثبوت وجود عادی کیطرف ہے اور ان اشیا کی خصوصیت کی حکمت

هذه الاشياء موكولة الى علم الشارع وقيل الشوم في المرأة ان يكون

علم شارع کیطرف حوالہ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ عورت میں نحوست یہہ ہے کہ وہ

تحدثنا مع هذا الحديث حديثا آخر قد سكت عنه كنت تقول قال رسول الله

کہ تم ہم کو اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ تم اب اس سے چپ ہو رہے ہو تم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لا عدوى فأبى أبو هريرة أن يعرف ذلك وقال لا يورد

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عدوی نہیں ہے پھر ابوہریرہ نے اس اقرار سے انکار کیا اور کہا کہ بیمار

ممرض على مصح فما رآه الحارث في ذلك حتى غضب أبو هريرة فرطن

اونٹوں کو تندرستوں کے پاس نہ لایا جائے پھر حارث نے اس امر میں جھگڑا یہاں تک کہ ابوہریرہ غضبناک ہو کر

بالحبشية قال أبو سلمة ولعمري لقد كان أبو هريرة يحدثنا أن رسول الله

حبشی زبان میں بولنے لگے ابو سلمہ کہتا ہے قسم ہے میری جوانی کی بیشک ابوہریرہ ہمارے سامنے یہ حدیث روایت کیا کرتا تھا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى فلا أدري أنسي أبو هريرة أو نسخ أحد

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی نہیں ہے پھر مجھ کو معلوم نہیں کہ ابوہریرہ بھول گیا یا ایک قول سے

القولين الآخر فإن قلت لما أنكر أبو هريرة روايته فلم تثبت قلت فيه

دوسرے کو منسوخ کر دیا اگر تو یہ کہے کہ ابوہریرہ نے جب اس کی روایت سے انکار کیا تو ثابت نہ ہوئی تو میں جواب دیتا ہوں اس میں

كلام ذكر في الأصول ليس عدم الثبوت عند إنكار الراوي على الإطلاق

جو بحث ہے اصول میں ذکر کی ہے اور راوی کے انکار سے علی الاطلاق عدم الثبوت نہیں ہو جاتا

ولو سلمنا فثبوت لا عدوى متحقق بأحاديث أخر بطرق متعددة

اور اگر ہم مان بھی لیں تو لا عدوی کا ثبوت اور حدیثوں سے چند طریق سے متحقق ہے

كما ذكرنا فوقع التعارض بين نفي العدوى وبين الأمر بالفرار من المجذوم

چنانچہ ہم ذکر کر چکے ہیں اس واسطے عدوی کی نفی اور مجذوم سے بھاگنے کے حکم میں اور ...

وبينه وبين قوله لا يحل ولا يورد ممرض على مصح فلان نذكر

اور اس قول میں لا یحل اور لا یورد ممرض الخ تعارض واقع ہوا سو اب ہم ذکر کرتے ہیں

ما ذكره العلماء في تطبيق نفي العدوى مع الأمر بالفرار من المجذوم فإنه

علماء نے جو عدوی کی نفی اور مجذوم سے بھاگنے کے امر کی تطبیق میں بحث کی ہے کیونکہ

المشهور المذكور في هذا الباب ويعلم من ذلك وجه التطبيق في الحديث

اس باب میں یہی بہت مشہور ہے اور اسی سے دوسری حدیث کی تطبیق کی وجہ معلوم ہو

الثاني والله أعلم بالصواب فنقول قال الكرماني في شرح صحيح البخاري

جاوے گی واللہ اعلم بالصواب سو ہم کہتے ہیں کرمانی نے صحیح بخاری کی شرح میں کہا ہے

نفیه العدوى وقوله ولا يحل الممرض على المصح وفي رواية ولا يوردن ممرض
نفی کرنیکے بعد اور اس حدیث پر کہ بیمار اونٹون والا پہلے چنگے اونٹون والے کے پاس نہ اترے اور اگر وہ اترے تو رد کرتا ہے

على مصح والممرض صاحب الابل المرضى والمصح صاحب الابل الصحاح بعد قوله
اور ممرض وہ جسکے اونٹ بیمار ہون اور مصح وہ جسکے اونٹ اچھے چنگے ہون اس قول کے بعد

لا يعدي شيء شيئا ورده على الاعرابي حين قال فما بال الابل يكون في الرمل
کہ کوئی شی کسی شی کو بیماری نہیں لگاتی اور اعرابی پر رد کرنیکے بعد جب اعرابی نے عرض کیا کہ پھر یہہ کیا ہے کہ اونٹ ریت میں

كانها الظباء فياتي البعير الاجرب فيدخل فيها فيجربها بقوله صلى الله عليه وسلم
جیسے ہرن پھرا کرتے ہیں ایک خارشتی اونٹ آگھستا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے اس ارشاد صلی اللہ علیہ وسلم سے

فمن اعدى الاول وفي رواية جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
پس پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگادی اور ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا

يا رسول الله النقبة تكون بمشفر البعير او بذنبه فتشتمل الابل كلها جربا
یا رسول اللہ ابتدا میں اونٹ کے ہونٹ یا پیچھے میں خارش ہوتی ہے پھر تمام اونٹون میں خارش پھیل جاتی ہے

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما اعدى الاول لا عدوى ولا هامة ولا
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا پھر پہلے کو کس چیز نے بیماری لگادی نہ عدوی ہے اور نہ ہامہ ہے اور نہ

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ومصيباتها ورزقها وقد جاء
صفر اللہ نے ہر جان کو پیدا کیا پس اسکی عمر اور مصیبتیں اور رزق سب لکھ دیا ہے اور ثابت ہوا ہے

ان ابا هريرة كان يحدث بهما اي بقوله صلى الله عليه وسلم لا عدوى
کہ ابو ہریرہ یہہ دونون مضمون روایت کیا کرتے تھے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول لا عدوی

وبقوله لا يورد ممرض على مصح ثم صمت بعد ذلك عن قوله لا عدوى واقام
اور یہہ قول لا یورد ممرض علی مصح پھر اسکے بعد لا عدوی کی روایت سے چپ ہو گئے ہیں اور اسپر

على قوله لا يورد ممرض على مصح فانكر ابو هريرة حديثه الاول فقالوا الم
قول پر لا یورد ممرض علی مصح قائم رہے پس ابو ہریرہ نے پہلی حدیث سے انکار کیا سو لوگون نے کہا کیا تم

تحدث انه لا عدوى فرطن بالحبشية قال ابو سلمة فما رأيته نسي
یہ حدیث روایت نہیں کرتے تھے کہ عدوی نہیں ہے پھر حبشہ کی بولی بولنے لگے ابو سلمہ کہتا ہے میں نے ابو ہریرہ کو نہیں دیکھا کہ انکو سوا اسکے کوئی اور

حديثا غيره وقال الحارث وهو ابن عم ابي هريرة قد كنت اسمعك يا ابا هريرة
حدیث بھول گیا ہو پھر حارث نے کہ ابو ہریرہ کا چچیرا بھائی ہے کہا ابو ہریرہ میں تجھے سنا کرتا تھا

من الجدار المائل والسفينة المعيوبة وقد رد الفرقة الاولى على الثانية

دیوار سے اور ٹوٹی ہوئی کشتی سے بچتے ہیں اور فرقہ اول نے فرقہ ثانی کی

فی استدلالهم بالحديثين ان النهی فيهما انما جاء شفقة على من باشر

استدلال پر جو ان دونوں حدیثوں سے کرتے ہیں رد کیا ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں نہی اس واسطے ہے کہ جو ان الامرین کا مرتکب ہو اُس پر شفقت ہو

الامرين فتصيبه علة فی نفسه او عاهة فی ابله فيعتقد ان العدوى

شفقت کی راہ سے ہے کہ اسکو اپنی جان میں علت یا اونٹوں میں آفت لگجاویگی اور وہ پھر اعتقاد کرے کہ عدوی

حق قال وارى القول الثانی اولى التاويلين لما فيه من التوفيق بين

برحق ہے کہتا ہے کہ دوسرا قول دونوں میں سے اچھی تاویل ہے کیونکہ اس میں ان حدیثوں کی تطبیق ہے

الاحاديث الواردة فيه ثم ان القول الاول يفضی الى تعطيل الاصول

جو اس باب میں آئی ہیں پھر بیشک پہلا قول اصول طبیہ کو بیکار

الطبية ولم يرد الشرع بتعطيلها بل ورد باثباتها والعبرة بها على وجه

کر دیتا ہے اور شرع طبی اصول کے بیکار کرنے کو وارد نہیں ہوئی ہے بلکہ انکی اثبات اور انسے عبرت کرنیکے واسطے وارد ہوئی ہے

لا يناقض اصول التوحيد ولا يناقض القول بها على الوجه الذی ذكرنا

اس طور پر کہ توحید کے اصول کے خلاف نہو اور اس طور پر جو ہمنے ذکر کیا قائل ہونے میں کچھ مناقض نہیں ہے

واما استدلالهم بالقرائن المسوقة عليها فانا قد وجدنا الشارع يجمع

اور رہا انکا وہ استدلال جو ان قرائن سے ہے جو اس سے متعلق ہیں پس بیشک ہم نے شارع کو پایا کہ نہی میں

فی النهی بين ما هو حرام وبين ما هو مكروه وبين ما لا [illegible]

جمع کر دیتا ہے اس امر کو جو حرام ہے اور اس امر کو جو مکروہ ہے اور اس امر کو جو کسی اعتبار سے ممنوع ہے

وبين ما ينهى عنه لمعان كثيرة ويدل على صحة ما ذكرنا قوله صلى الله

اور اس امر کو جو بہت اعتبارات سے ممنوع ہے اور ہمارے اس قول کے صحت کی یہہ دلیل ہے کہ حضرت صلی

عليه وسلم للمجذوم المبايع قد بايعناك فارجع وقوله صلى الله عليه وسلم

اللہ علیہ وسلم نے اس مجذوم کو جو بیعت کرنیکو آیا فرمایا ہمنے تیری بیعت قبول کی سو تو چلا جا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ارشاد

المجذوم الذی اخذ بيده فوضعها معه فی القصعة كل ثقة بالله

اس مجذوم کو جسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیالہ میں رکھدیا کہ کھا اللہ کے بھروسے

وتوكلا عليه ولا سبيل الى التوفيق بين هذين الحديثين الا من

اور اسکے توکل پر اور ان دونوں حدیثوں کی تطبیق کی کوئی راہ نہیں ہے بجز

قوله لا عدوی ای لا عدوی بطبعه ولکن بقضاء الله تعالی واجراء
کہ یہہ قول لا عدوی یعنی عدوی بالطبع موثر نہین ہے ولیکن اللہ تعالی کی قضا حکم سے اور موافق اجراء

العادة فاما هذا نهی عن ایراد الممرض علی المصح وقال فر من المجذوم وقیل
عادت کے ہوتا ہی سو یہہ اسواسطے مرض کے جانے سے مصح پر منع فرمایا اور فرمایا کہ مجذوم سے بھاگ اور کوئی تطبیق یون کہتا ہی

انه مستثنی من لا عدوی وقال التوربشتی قد اختلف العلماء فی تاویل قوله
کہ مجذوم سے فرار لا عدوی مین سے مستثنی ہی اور توربشتی کہتا ہی کہ علماء مین لا عدوی کی تاویل مین

لا عدوی فمنهم من یقول ان المراد منه نفی ذلك وابطاله علی ما یدل
اختلاف ہی بعضے تو کچھ کہتے ہین کہ اس سے مراد عدوی کی نفی اور ابطال ہے جیسے کہ ظاہر

علیه ظاهر الحدیث والقرائن المسوقة علی العدوی وهم الاکثرون ومنهم
حدیث اور عدوی کے متعلقات قرائن دلالت کرتی ہین یہہ لوگ تو بہت ہین اور بعضے وہ ہین

من یری انه لم یرد ابطالها فقد قال صلعم وفر من المجذوم فرارك من
جنکو یہہ خیال ہے کہ عدوی کا ابطال مراد نہین ہین بیشک حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجذوم سے ایسا بھاگ جیسا تو شیر سے

الاسد وقال لا یوردن ذو عاهة علی مصح وانما اراد بذلك نفی ما كان
بھاگتا ہی اور یہہ فرمایا کہ آفت رسیدہ مصح پر نجاوے اس سے یہی نفی مراد ہے جو

یعتقده اصحاب الطبیعة فانهم كانوا یرون ان العلل المعدیة مؤثرة
طبیعت کے ماننے والے اعتقاد کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ یہہ سمجھے ہوئے تھے کہ متعدی بیماریان بیشک موثر ہوتی ہین

لا محالة فاعلمهم بقوله هذا ان لیس الامر علی ما یتوهمون بل هو متعلق
سو انکو اس قول لا عدوی سے جتلا دیا کہ تاثیر یون نہین ہے جو تم وہم باندھ رہے ہو بلکہ وہ مشیت الٰہی سے

بالمشیئة ان شاء الله كان وان لم یشأ لم یكن ویشیر الی هذا المعنی
متعلق ہے اگر اللہ چاہے تو تاثیر ہووے اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو اور آپکا یہہ ارشاد فمن اعدی الاول

قوله فمن اعدی الاول ای ان كنتم ترون ان السبب فی ذلك العدوی
اسی طرف اشارہ ہے یعنی اگر تم یہہ جانتے ہو کہ اسکا سبب صرف عدوی ہی ہے

لا غیر فمن اعدی الاول وبین بقوله وفر من المجذوم وبقوله لا یوردن
اور کچھ نہین تو پہلے کو کس نے بیماری لگادی اور اس قول سے مجذوم سے بھاگ اور اس قول سے آفت رسیدہ

ذو عاهة علی مصح ان مداناة ذلك من اسباب العلة فلیتق اتقاء
مصح کے پاس نجاوے بیان فرمادیا کہ ان سے نزدیکی علت کا سبب ہوتا ہے سو ایسے بچے جیسے جنگلی ہوتی

ساقہ قضاء حکم کردن ۱۲ منتخب
ساقہ اجراء جاری کردن ۱۲
ساقہ ابطال باطل کردن ۱۲ منتخب
ساقہ عاہۃ آفت صاحب ۱۲ م
مداناۃ قریب شدن ۱۲

المريض بالصحيح سببا لاعدائه مرضه ثم قد يتخلف ذلك عن سببه كما

مخالطت کو صحیح کے ساتھ سبب ٹھہرا دیا ہو کہ اسکی بیماری اس تک چلی جاوے پھر بعضے وقت یہ تعدی اپنے سبب سے الگ بھی ہو جاتی ہے یعنی باوجود مخالطت کے

في غيره من الاسباب كذا جمع بينهما ابن الصلاح تبعا لغيره والاولى في

اثر نہیں ہوتی جیسے اور اسباب میں ہوتا ہے یہ تطبیق ابن الصلاح نے اوروں کی پیروی کر کے تطبیق دی ہے اور ان دونوں کی تطبیق

الجمع بينهما ان يقال ان نفيه صلى الله عليه وسلم العدوى باق على عمومه

اولی یوں ہے کہ اسطور کہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عدوی کی نفی کی ہے وہ تو اپنے عموم پر باقی ہے

وقد صح قوله صلى الله عليه وسلم لا يعدي شئ شيئا وقوله فمن اعدى الاول

اور یہ حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح ہو چکی ہے کہ کوئی چیز کسی چیز کو بیماری نہیں لگاتی اور یہ قول بھی صحیح ہو چکا ہے پھر کس نے پہلے کو بیماری لگائی

يعني ان الله سبحانه وتعالى ابتدأ ذلك في الثاني كما ابتدأه في الاول

یعنی بیشک اللہ سبحانہ تعالی نے اس مرض کو دوسرے میں ابتدا پیدا کیا جیسا کہ اول میں پیدا کیا تھا

واما الامر بالفرار من المجذوم فمن باب سد الذرائع لئلا يتفق للشخص

اور رہا حکم مجذوم سے بھاگنے کا سو یہ وسائط کے روکنے کے واسطے ہے تاکہ اتفاقا کسی شخص کو

الذي يخالطه شئ من ذلك بتقدير الله تعالى ابتداء لا بالعدوى

جو مجذوم سے مخالطت رکھتا ہو تقدیر الٰہی سے ابتداءً کچھ مرض نہ پیدا ہو جاوے کچھ عدوی سے نہیں

المنفية فيظن ان ذلك بسبب مخالطته فيعتقد صحة العدوى فيقع

جسکی نفی ہو چکی ہے پھر وہ شخص یہ وہم راسخ کرے کہ یہ مرض مخالطت سے پیدا ہوا ہے پھر عدوی کی حقیقت کا معتقد ہو کر گناہ میں

في الحرج فامر بتجنبه حسما للمادة والله اعلم هذا كلام الشيخ في الشرح

پڑ جاویگا پس اسواسطے یکسو ہونے کا امر فرمایا تاکہ مادہ کٹ جاوے واللہ اعلم شرح میں شیخ کی یہ گفتگو ہے

وقال فيما نقل عنه في حاشية ويدل عليه اكل النبي صلى الله عليه وسلم

اور حاشیہ میں جو شیخ سے منقول ہے یہ کہتا ہے اور یہی صلی اللہ علیہ وسلم کا مجذوم کے ساتھ کھانا

مع مجذوم حيث كان يعلم ان لا يصيب شئ الا باذن الله وكان امنا من

اسی پر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلعم یقین سے جانتے تھے کہ بدون اذن الٰہی کے کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور حضرت صلعم

ان يقع في مثل هذا الظن لو اصابه مكروه والامر ليس الا لمن لا يجد

اس بات سے مامون تھے کہ اگر کچھ مکروہ پیش آوے تو ایسا گمان کریں اور یہ حکم بھی ایسے شخص کے واسطے ہے کہ اپنے

في نفسه صدق اليقين ويتوهم ان تحرزه نفسه لشئ لو اصابه شقة

دل میں صدق یقین نہیں پاتا اور یہ وہم کرتا ہو کہ اگر کچھ مکروہ پیش آیا تو [illegible] خدشہ آویگا [illegible]

هذا الوجه يبين بالاول التوقي من اسباب التلف وبالثاني التوكل

اس وجہ کے کہ پہلی حدیث سے تلف کے اسباب سے احتراز ثابت ہوتا ہے اور دوسری حدیث سے باوجود اسباب

على الله في مشاركة الاسباب ليثبت بالاول التعرض للاسباب وهو

مشارکت کے اللہ پر توکل ظاہر ہوتا ہے تاکہ اول حدیث سے اسباب سے احتراز ثابت ہووے اور یہہ تو

سنة وبالثاني ترك الاسباب وهو حالة وقال الطيبي في حديث رواه

سنت ہے اور دوسری حدیث سے اسباب کا ترک اور یہہ ایک حالت ہے اور طیبی اس حدیث میں جو عمرو بن شرید

عمرو بن الشريد كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلى الله

سے روایت کی ہے کہ ثقیف کے قافلہ میں ایک شخص مجذوم تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع رواه مسلم هذا ارشاد الى رخصة من

اسکو کہلا بھیجا کہ تجھسے بیعت ہم نے لیا ہے چلا جا اسکو مسلم نے روایت کیا ہے یہہ کہتا ہے کہ یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم لمن لم يكن له درجة التوكل ان يراعي الاسباب

کی طرف سے رخصت کا ارشاد ہے اس شخص کے حق میں کہ جسکو توکل کا درجہ حاصل نہو کہ وہ اسباب کی رعایت کیا کرے

فان لكل شئ من الموجودات خاصية واثرا اودعها فيه الحكيم جل

کیونکہ موجودات کے تمام اشیاء میں خاصیت اور اثر ہوتا ہے کہ اسکو حکیم جل علا نے انہیں ودیعت

وعلا وقال البغوي قيل الجذام ذو رايحة تسقم من طال صحبته و

رکھا ہے اور بغوی کہتا ہے اور کسیکا قول ہے کہ جذام میں ایک ہوا ہوتی ہے اسکو بیمار کر دیتی ہے جو جذامی کی ہمنشینی اور

مواكلته ومضاجعته وليس من العدوى بل من باب الطب كما يتضرر

ساتھہ کھانا اور ساتھہ سونا بہت اختیار کرے اور عدوی کے قسم سے نہیں ہے بلکہ طبی امر ہے جیسے کہ ناگوار

باكل ما يعاف وشم ما يكره والمقام في مقام لا يوافق هواه وكله باذن

طعام یعنی [illegible] شئی کے کہانے سے اور بدبو سونگھنے سے اور ایسی مکان میں رہنے سے جسکی ہوا موافق مزاج کے نہو ضرر ہوتا ہے اور یہہ سب

الله تعالى وما هم بضارين به من احد الا باذن الله وقال الشيخ

اللہ تعالی کی مشیت سے ہے اور وہ بگاڑ نہیں سکتے کسی کا بغیر اذن اللہ کے اور شیخ امام

الامام الحافظ ابن حجر العسقلاني في شرح نخبة الفكر وجه الجمع

حافظ ابن حجر عسقلانی نخبۃ الفکر کی شرح میں کہتا ہے ان دونوں میں تطبیق کی

بينهما ان هذه الامراض لا تعدي بطبعها لكن الله تعالى جعل مخالطة

وجہ یہہ ہے کہ یہہ امراض [illegible] لیکن اللہ تعالی نے [illegible] بیماری کی

الاحادیث ومن اللہ التوفیق روی انہ کانت قریش فی جدب شدید وضیق
متعارف ہے اور توفیق اللہ ہی سے ہے روایت کرتے ہین کہ قریش سخت کال اور بڑی تنگی مین

عظیم فلما حملت بہ صلی اللہ علیہ وسلم اخضرّت الارض وحملت الاشجار
مبتلا تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل نے قرار پکڑا تو زمین سرسبز ہوگئی اور درخت بارور ہوگئے

واتاھم الوفد من کل جانب فسمّیت تلک السنۃ التی حمل فیہا رسول اللہ
اور انکو ہر طرف سے فراخی آنی شروع ہوئی سو اس سال کا نام جسمین رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ الفتح والابتہاج وفی حدیث ابن اسحٰق ان آمنۃ
علیہ وسلم کا حمل رہا سنۃ الفتح والابتہاج ہوگیا اور ابن اسحٰق کی حدیث مین ہے کہ آمنہ

کانت تحدث انہا اتیت وانا بین النائمۃ والیقظۃ حین حملت بہ صلعم فقیل
کہا کرتی تھی کہ جب اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل رہا تو مین کچھ سوتی کچھ جاگتی تھی یعنی اونگھتی تھی کہ کوئی آیا اور کہنے لگا کہ

لہا انک حملت بسید ہذہ الامۃ وقالت ما شعرت بانی حملت بہ ولا وجدت
بیشک تجھکو اس امت کے سردار کا حمل ہے اور وہ کہتی ہے مجھکو اس حمل کی خبر نہین تھی اور نہ اسکا کچھ بوجھ

لہ ثقلا ولا وحما کما تجد النساء الا انی انکرت رفع حیضی وقد جاء فی بعض
معلوم ہوتا تھا اور نہ اور کچھ کھانے کی رغبت جیسا کہ عورتون کو ہوتی ہے اتنا تھا کہ حیض بند ہونیکا تعجب کرتی تھی اور بیشک بعضے

الاحادیث مرفوعا انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم حملت بی امی کاثقل ما تحمل
مرفوع حدیثون مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری ماں کو میرا حمل سب عورتون کے حمل سے ثقیل تر

النساء وجعلت تشتکی الی صواحباتہا ثقل ما تجد ثم ان امی اُتیت فی منامہا
حمل رہا اور اسنے اپنے بہنون سے اس بوجھ کا جو پاتی تھی شکوہ کرنا شروع کیا پھر میری ماں نے خواب مین دیکھا کہ

ان الذی فی بطنہا نور الحدیث وفیہ ان امہ علیہ الصلوۃ والسلام
اسکے پیٹ مین جو ہے سو نور ہے آخر حدیث تک اور اسی حدیث مین ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی ان کو

وجدت الثقل فی حملہ وفی سائر الاحادیث انہا لم تجد ثقلا وجمع الحافظ
اپنے حمل مین بوجھ معلوم ہوا اور تمام احادیث مین ہے کہ انکو بوجھ نہ معلوم ہوا اُن دونون مین حافظ

ابو نعیم بینہما بان الثقل کان فی ابتداء علوقہا بہ والخفۃ عند استمرار
ابو نعیم نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ ابتداء علوق مین تو ثقل تہا اور حمل کی باقی مدت مین خفت تھی

الحمل بہا فیکون علی الحالین خارجا عن المعتاد المعروف وعن
سو ان دونون حالت میں عادت مشہورہ سے برخلاف تھا اور سوالی زکریا

الوحم فسرکہ شدۃ الشہوۃ للحبلی فاعل ۱۲

ابتہاج بالکسر شادو شدن ۱۲ منتخب

علیہ فاخذ المحجہ من الوقوع فی بحر الشرک الخفی جزاہ اللہ تعالیٰ عن امتہ خیر
کے واسطے ہے اور اس سے ممانعت کے واسطے کہ شرک خفی کی دریا میں نہ جاڈوبے اللہ تعالیٰ انکو انکی امت کی طرف سے اچھی سی اچھی

الجزاء واعطاہ الوسیلۃ والفضیلۃ واللواء وصلی اللہ علیہ وسلم وشرف
جزا دیوے اور وسیلہ اور فضیلت اور لوا عطا کرے صلے اللہ علیہ وسلم اور مشرف کرے

وکرم ھذا کلامہ وحیث ختم بالصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام
اور مکرم کرے یہہ شیخ کی تقریر ہے اور جو نکہ انہوں نے نبی کی صلوۃ پر کلام ختم کیا تو ہمنے بھی کلام

ختمنا بالکلام واللہ اعلم
درود پر ختم کیا واللہ اعلم

شہر الربیع الاول
ماہ ربیع الاول

واولی واحق ما یذکر فیہ ذکر مولدہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم وما
اور اسمیں جو مذکور ہوئے تو اولی اور سزاوار ہمیں حضرت کی پیدائش اور وفات کا ذکر ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور جو

یتبعہ من الاحکام ونختمہ بذکر رؤیتہ علیہ الصلوۃ والسلام فی المنام
احکام اسکے متعلق ہیں اور ہم اس مہینہ کو حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھنے کے ذکر پر تمام کرینگے

ففیہ بابان الباب الاول فی مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم
سو اسمیں دو باب ہیں پہلا باب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں ہے

اعلم ایہا المحب الصادق ایدک اللہ بنور الیقین ونور قلبک بذکر سید المرسلین
اے محب صادق خدا تجھکو یقین کے نور سے تائید اور تیرے دل کو سید المرسلین کی یاد سے منور کرے

صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین انہ لما حملت منہ برسول اللہ
درود خدا کا ان پر اور سلام انکی آل اور تمام یاروں پر یہہ سمجھ لے کہ جب حضرت آمنہ کو رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ظہر بحملہ عجائب وحملہ بولادہ غرائب ذکرت فی کتب
علیہ وسلم حمل میں تھے تو اس حمل کے سبب سے عجیب عجیب حال ظاہر ہوئے اور ولادت کے وقت انوکھے حالات پیدا ہوئے جو تاریخ کی کتابوں میں

السیر ووردت بہ الاخبار ونحن اقتصرنا منہ ما یعرف بہ اصل القضیۃ
مذکور ہیں اور حدیثوں میں آئی ہیں اور ہمنے انمیں سے اسی پر اقتصار کیا جسمیں اصل حال معلوم ہو جاوے

واوردنا من الاخبار ما ورد وصح من الطریق المتعارف بہ فی روایۃ
اور حدیثوں میں سے ہم وہی لائے ہیں جو صحیح مروی ہوئے ہیں اسی طور پر جو احادیث کی روایت میں

صلی اللہ علیہ وسلم فنظرت الیه فاذا هو ساجد قد رفع اصبعیه الی السماء
صلے اللہ علیہ وسلم کو جنا پھر میں نے جو انکو دیکھا وہ سجدہ میں تھا اور اپنی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف اٹھا رکھی تھیں

کالمتضرع المبتهل ثم رایت سحابة بیضاء قد اقبلت من السماء حتی
جیسے کوئی عاجزی زاری کرتا ہے پھر میں نے ایک سفید ابر دیکھا کہ آسمان کی طرف سے آیا یہاں تک کہ

غشیته فغیبته عنی فسمعت منادیا ینادی طوفوا به مشارق
اسکو ڈھانک لیا پھر میری نظر سے غائب کر دیا پھر میں نے پکارنے والے کو سنا کہ پکارتا تھا کہ اسکو زمین کی مشارق

الارض ومغاربها وادخلوه البحار لیعرفوه باسمه ونعته وصورته
اور مغارب میں پھراؤ اور اسکو دریاؤں میں داخل کرو تاکہ وہ انکو نام سے اور نعت سے اور صورت سے پہچانیں

ویعلمون انه سمی فیها الماحی لا یبقی شیء من الشرک الا محی فی زمنه ثم
اور جان لیں کہ انکا نام ماحی ہے شرک میں سے کچھ باقی نہیں رہیگا مگر انکے زمانہ میں سب مٹ جاویگا پھر

تجلت عنه فی اسرع وقت وروی محمد بن سعد من حدیث جماعة
جلدی سے وہ ابر انپر سے ہٹ گیا اور محمد بن سعد نے ایک جماعت کی حدیث میں جنمیں عطا اور

منهم عطاء وابن عباس ان امنة بنت وهب قالت لما فصل منی تعنی
ابن عباس بھی شامل ہیں روایت کرتا ہے کہ آمنہ بنت وہب نے بیان کیا ہے جب وہ مجھسے جدا ہوے یعنی

النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج معه نور اضاء له ما بین المشرق والمغرب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ ایک نور نکلا کہ مشرق اور مغرب کا بیچ سب روشن کر دیا پھر

وقع الی الارض معتمدا علی یدیه ثم اخذ قبضة من التراب فقبضها ورفع
نبی صلعم زمین پر ہاتھوں کے بل سہارا لگا کر واقع ہوے پھر مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی اور اپنا سر

راسه الی السماء وروی الطبرانی انه لما وقع الی الارض وقع مقبوضة اصابع یده
آسمان کی طرف اٹھایا اور طبرانی روایت کرتا ہے کہ حضرت صلعم جب زمین پر آئے تو انگلیاں بند کئے ہوئے

مشیرا بالسبابة کالمسبح بها واخرج احمد والبزار والطبرانی والحاکم
انگشت شہادت سے سبحان اللہ پڑھنے والے کی طرح اشارہ کئے ہوئے آئے اور احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم

والبیهقی عن العرباض بن ساریة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال انی عبد اللہ وخاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینته وساخبرکم
فرمایا میں اللہ کا بندہ اور نبیوں کا ختم کرنیوالا تھا اور بیشک آدم اپنی مٹی میں پڑے ہوئے تھے اور میں انکی تمکو جلد خبر دونگا

ابی زکریا یحیی بن عائذ بقی صلی اللہ علیہ وسلم فی بطن امہ تسعة اشہر
یحیی بن عائذ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کے پیٹ میں پورے نو مہینے رہے

کملا لا تشکو وجعا ولا مغصا ولا ریحا ولا ما یعرض لذوات الحمل من
آمنہ کو نہ تو درد کی شکایت تھی اور نہ نافہ پیچ اور نہ کوئی زحمت اور نہ وہ حال جو حاملہ عورتوں کو

النساء وکانت تقول واللہ ما رایت من حمل ہو اخف منہ ولا اعظم برکۃ
پیش آتا ہے اور یہہ کہا کرتے تھے اللہ کی قسم میں کوئی حمل نہ اس سے زیادہ ہلکا دیکھا اور نہ اس سے برکت میں

منہ ولما تم لہا من حملہا شہران توفی عبد اللہ وقیل توفی وہو فی
زیادہ اور جب اُنکے حمل پر دو مہینے گزرے تو عبد اللہ نے وفات پائی اور کوئی کہتا ہے کہ وفات جب پائی ہے

المہد والراجح المشہور ہو الاول مات فی طریق مکۃ راجعا من المدینۃ
حضرت مہد میں تھے اور غالب اور مشہور پہلی روایت ہے مکہ کے رستہ میں مدینہ سے پھرتے ہوئے مرگئے او

دفن بالابواء وروی ابن نعیم من حدیث ابن عباس قال کانت امہ
ابوار میں مدفون ہوا اور ابن نعیم ابن عباس کی حدیث میں سے روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ آمنہ

تحدث وتقول اتانی آت حین مر بی من حملی ستۃ اشہر فی المنام وقال لی
روایت کرتی اور کہتی تہی کہ میرے پاس جب میرے حمل پر چھ مہینے گزر گئے خواب میں کوئی آنیوالا آیا اور کہا

یا آمنۃ انک قد حملت بخیر العلمین فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا واکتمی
آمنہ بیشک تجھکو خیر العالمین کا حمل رہا ہے جب تو اسکو جن لے تو اُسکا نام محمد رکھنا اور اپنا حال

شانک قالت ثم لما اخذنی ما یاخذ النساء وذکرت عجائب ما رأت
چھپا رکھنا کہتی ہے پھر جب میرا وہ حال ہوا جو عورتوں کا ہوتا ہے اور اسنے عجیب عجیب حالات جو دیکھے تھے بیان

من الطیور البیض مناقیرہا من الزمرد واجنحتہا من الیاقوت وفی رجال
یعنی سفید رنگ پرندے کہ چونچین زمرد کی اور انکے بازو یاقوت کے اور مرد

ونساء فی الہوی بایدیہم اباریق من فضۃ کشف اللہ عن بصری فرأیت
اور عورتیں ہوا میں اڑتی ہوئی اُنکے ہاتھوں میں چاندی کے چھاگل تو اللہ تعالی نے میری نگاہ پر سے پردہ اٹھا دیا پھر

مشارق الارض ومغاربہا ورایت ثلثۃ اعلام مضروبات علما بالمشرق
مشرق اور مغرب دیکھ لی اور تین نیزے گڑے ہوئے دیکھے ایک نیزہ مشرق میں

وعلما بالمغرب وعلما علی ظہر الکعبۃ فاخذنی المخاض فوضعت محمدا
اور ایک نیزہ مغرب میں اور ایک نیزہ کعبہ کی چھت پر پس اسیوقت مجھکو دردزہ شروع ہوا اور جنے محمد

سنہ ۵۵ ... بیع زحمت بخیر
سنہ ۵۵
ابوار موضع است مابین مکہ و مدینہ مولد امام با قرانہ و مدفن مادر حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم بخیر
سنہ ۵۳
۲
۴

صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر یہود طلع نجم احمد الذی یولد فی ھذہ اللیلۃ
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اُس یہودی نے کہا اے جماعت یہود احمد کا ستارہ چمک آیا جو اس رات کو پیدا ہوگا
وعن عائشۃ قالت کان یہودی سکن مکۃ فلما کانت اللیلۃ التی ولد فیہا رسول
اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں ایک یہودی مکہ میں رہتا تھا جب وہ رات آئی کہ جس میں رسول اللہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر القریش ھل ولد فیکم مولود قالوا لا نعلم
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اُس یہودی نے پوچھا اے جماعت قریش کیا تم میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا ہمکو خبر نہیں
قال انظروا فانہ ولد فی ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ بین کتفیہ علامۃ فانصرفوا
یہودی نے کہا بھلا دیکھو تو اس واسطے کہ اس رات میں اس اُمت کا نبی پیدا ہوا ہے اُسکے دونوں شانوں کے بیچ میں نشان ہے سو قریش گئے
فسألوا فقیل لہم ولد لعبد اللہ بن عبد المطلب غلام فذھب الیہودی
اور پوچھا پاچھا پس اُنسے کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹا ہوا ہے پھر وہ یہودی اُنکے ساتھ
معہم الی امہ فاخرجتہ لہم فلما رای الیہودی العلامۃ خر مغشیا علیہ
اُنکی ماں کے پاس گیا جب اُنہوں نے اُنکو دکھایا جب یہودی نے وہ نشان دیکھا تو غش کھا کر گر پڑا
وقال ذھبت النبوۃ من بنی اسرائیل یا معشر قریش اما واللہ لیسطون
اور کہا اے جماعت قریش بنی اسرائیل میں سے نبوت نکل گئی یاد رہے اللہ کی قسم تم پر بڑا ہی غلبہ
بکم سطوۃ یخرج خبرھا من المشرق والمغرب رواہ یعقوب بن سفیان
حاصل ہوگا اُسکی خبر مشرق سے مغرب تک پھیل جاویگی اسکو یعقوب بن سفیان نے اسناد
باسناد حسن کما قالہ فی فتح الباری ومن عجائب ولادتہ ایضا ما روی
حسن سے روایت کیا ہے چنانچہ فتح الباری میں مذکور ہے اور یہ بھی ولادت کے عجائب میں سے ہے جو مروی ہے کہ
من ارتجاج ایوان کسری وسقوط اربعۃ عشر شرفۃ من شرفاتہ وغیض
کسریٰ کا ایوان ہل گیا اور اسکے کنگروں میں سے چودہ کنگرے گر گئے اور طبریہ کا
بحیرۃ طبریۃ وخمود نار فارس وکان لہا الف عام لم تخمد رواہ غیر واحد
دریا خشک ہوگیا اور فارس کی آگ بجھ گئی اور یہ آگ ہزار برس سے کبھی نہیں بجھی تھی اسکو بہت لوگوں نے روایت کیا ہے
وھو مشہور وفی سقوط اربعۃ عشر شرفۃ اشارۃ الی انہ یملک منہم
اور یہ مشہور ہے اور چودہ کنگرے کے گرنے میں یہ اشارہ ہے کہ انہیں سے کنگروں کی گنتی پر
بعدد الشرفات وقد ملک منہم فی اربع سنین عشرۃ وملک الباقون
ملوک ہو جاوینگے اور بیشک اُنمیں سے چار برس کی مدت میں دس ملوک ہوگئے اور باقی کے چار

عن ذلك دعوة ابی ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رأت وكذلك

اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کی دعوت اور عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی ماں کے خواب جو آپ نے دیکھے تھے اور نبیوں کی

امهات الانبياء يرين وان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت حين

مائیں اسیطرح دیکھا کرتی ہیں اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ماں صاحبہ نے جب آپکو جنا تو

وضعته نورًا اضاء له قصور الشام قال الحافظ ابن حجر صححه ابن حبان

ایک ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محل ظاہر ہوگئے حافظ ابن حجر کہتا ہے کہ اس حدیث کو ابن حبان نے

والحاكم وله طرق كثيرة والى هذا اشار العباس بن عبد المطلب في شعره

اور حاکم نے صحیح بتایا ہے اور اسکی سند اتنی بہت طرح پر ہیں اور اسی مضمون کیطرف عباس بن عبد المطلب نے اپنے شعر میں اشارہ کیا ہے

حيث قال شعر وانت لما ولدت اشرقت الارض واضاءت بنورك الافق

چنانچہ یہہ کہا ہے اور تو جب پیدا ہوا تو زمین روشن ہوگئی اور تیرے نور سے افق چمک گئی

فنحن في ذلك الضياء وفي النور وسبيل الرشاد نخترق ووجه تخصيص الشام

سو ہم اس روشنی اور نور میں ہدایت کا رستہ چلتے ہیں اور شام کی خصوصیت کی وجہ

بنوره انها دار ملكه كما ذكر كعب ان في الكتب السابقة محمد رسول الله صلى

ورکے ساتھ یہہ ہے کہ شام آپکا دار ملک ہے چنانچہ کعب نے ذکر کیا ہے کہ کتب سابقہ میں ہے کہ محمد رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم مولده بمكة ومهاجره بيثرب وملكه بالشام ولهذا اسرى به

اللہ علیہ وسلم کا مولد مکہ میں ہے اور ہجرت کا مقام یثرب یعنی مدینہ میں اور انکا ملک شام میں ہے اور اسی لیے معراج کی شب حضرت

صلى الله عليه وسلم الى الشام الى البيت المقدس كما هاجر قبله ابراهيم عليه

صلے اللہ علیہ وسلم کو شام کیطرف بیت المقدس تک لیگئے تھے جیسے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے

السلام الى الشام وبها ينزل عيسى بن مريم وهي ارض المحشر والمنشر وجاء في الحديث

شام کیطرف ہجرت کی تھی اور شام ہی میں عیسیٰ بن مریم اترینگے اور شام ہی حشر و نشر کی زمین ہے اور صحیح حدیث میں

الصحيح عليكم بالشام فانها خيرة الله من ارضه يجتبي اليه خيرته من عباده

آیا ہے کہ شام کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ شام تمام زمین میں اللہ کی برگزیدہ ہے اور وہ اسکے برگزیدہ بندوں کو خوب اختیار کر لیتے ہیں

ومن عجائب ولادته صلى الله عليه وسلم ما اخرجه البيهقي وابو نعيم انه

اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے عجائب میں یہہ ہے جو بیہقی اور ابونعیم نے نقل کیا ہے

كان يهودي يسكن مكة للتجارة فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله

کہ ایک یہودی تجارت کیواسطے مکہ میں رہتا تھا جب وہ رات آئی جس میں رسول اللہ

جبرئیل ختنہ حین طہر قلبہ قال الذہبی و ہذا منکر فائدۃ اعلم ان

تھا جبرئیل نے ختنہ کیا تھا جب کہ آپکا دل پاک کیا تھا اور ذہبی کہتا ہے یہہ روایت منکر ہے فائدہ سمجھ لے کہ

الختان ہو قطع القلفۃ التی تغشی الحشفۃ من الرجل و قطع بعض الجلدۃ

ختنہ اس چمڑے کا کاٹ ڈالنا ہے جو مردوں کے سر ذکر کو ڈھانکے ہوئے ہوتا ہے اور عورت کا کچھ وہ چمڑا قطع کرنا

التی فی اعلی الفرج من المرأۃ و یسمی ختان الرجل اعذارا بالعین المہملۃ

جو اعلی فرج پر ہوتا ہے اور مردوں کے ختنہ کو تو اعذار کہتے ہیں عین مہملہ

والذال المعجمۃ والراء المہملۃ وختان المرأۃ خفضا بالخاء المعجمۃ

اور ذال معجمہ اور را مہملہ سے اور عورت کے ختنہ کو خفض کہتے ہیں خاء معجمہ

والفاء والضاد المعجمۃ وقد اختلف العلماء ہل ہو واجب او سنۃ فذہب

اور فاء اور ضاد معجمہ سے اور علماء میں یہہ اختلاف ہے کہ ختنہ واجب ہے یا سنت ہے سو اکثر

اکثرہم الی انہ سنۃ ولیس بواجب وہو قول ابی حنیفۃ ومالک و بعض اصحاب

علما کا تو یہہ مذہب ہے کہ سنت ہے واجب نہیں ہے اور ابو حنیفہ رح اور مالک اور بعضے شافعی مذہب علما کا یہی

الشافعی و ذہب الشافعی الی وجوبہ وہو مقتضی قول سحنون من المالکیۃ و ذہب

قول ہے اور خود امام شافعی رح کا مذہب وجوب کا ہے اور یہی مقتضی مالکیوں میں سے سحنون کے قول کا ہے اور بعضے

بعض اصحاب الشافعی الی انہ واجب فی حق الرجال وسنۃ فی حق النساء

شافعی علما کا یہہ مذہب ہے کہ مردوں کے حق میں تو واجب ہے اور عورتوں کے حق میں سنت ہے

واحتج من قال انہ سنۃ بحدیث ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ ان النبی

اور جو علما سنت کہتے ہیں انکی حجت ابی الملیح بن اسامہ کی حدیث ہے جو اپنے باپ سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال الختان سنۃ للرجال مکرمۃ للنساء رواہ احمد فی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ختنہ مردوں کے واسطے سنت ہے عورتوں کے حق میں فضیلت ہے اسکو احمد نے اپنی مسند میں

مسندہ والبیہقی واجاب من اوجبہ بانہ لیس المراد بالسنۃ ہنا خلاف

اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور واجب کہنے والوں نے یہہ جواب دیا ہے کہ اس حدیث میں سنت سے مراد وہ نہیں جو واجب کے

الواجب بل المراد بہ الطریقۃ واحتجوا علی وجوبہ بقولہ تعالی ان اتبع

مقابل ہوتا ہے بلکہ سنت سے مراد طریقہ ہے اور اسکے وجوب پر اس آیت سے حجت پکڑی ہے کہ چل

ملۃ ابراہیم حنیفا و ثبت فی الصحیحین من حدیث ابی ہریرۃ قال قال

ابراہیم کے دین پر جو یکطرفہ تھا اور صحیحین میں ابو ہریرہ کی حدیث سے ثابت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ

الی خلافة عثمان رض ذکره فی المواهب اللدنیة ومن ذلک ما وقع من زیادة حراسة
عثمان رض کی خلافت تک معلوم ہو گئے اسکو مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے اور اسی باب سے ہے یہہ جو شہب سے آسمان کی

السماء بالشهب وقطع رصد الشیاطین ومنعهم من استراق السمع وولد صلی الله
نگہبانی زیادہ ہونے لگی اور شیاطین کی کمین گاہ قطع ہو گئی اور بات چورانے سے شیاطین کو ممانعت ہوئی اور حضرت صلی اللہ

علیه وسلم معذورا ای مختونا مسرورا ای مقطوع السرة کما روی من حدیث ابی هریرة
علیہ وسلم معذور یعنی مختون اور مسرور یعنی ناف بریدہ پیدا ہوئے چنانچہ ابوہریرہ کی حدیث میں سے نبی صلی اللہ

عنه صلی الله علیه وسلم وابن عمر عند ابن عساکر وهی الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم
علیہ وسلم سے مروی ہے اور ابن عمر کی ابن عساکر کے پاس ہے اور طبرانی اوسط میں اور ابونعیم اور

والخطیب وابن عساکر من طرق عن انس رض ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من کرامتی
خطیب اور ابن عساکر نے کئی طریقہ سے روایت کیا ہے انس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے

علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوءتی وصحح ایضا فی المختارة قال الحاکم
میری بزرگی ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا اور اسکو مختارہ میں بھی صحیح کیا ہے حاکم

فی المستدرک تواترت الاخبار انه علیه الصلوة والسلام ولد مختونا ولعله اراد
مستدرک میں کہتا ہے خبریں متواتر ہیں کہ حضرت علیہ الصلوة والسلام مختون پیدا ہوئے اور شاید تواتر

بتواتر الاخبار اشتهارها وکثرتها فی السیر لا من طریق السند المصطلح علیه
اخبار سے کتب سیر میں شہرت اور کثرت مراد ہے نہ سند کا وہ طریقہ مراد ہے جسپر حدیث کے اماموں نے

عند ائمة الحدیث وقد ضعفه بعضهم وبه صرح ابن القیم ثم قال لیس
اصطلاح کر رکھی ہے حالانکہ اسکو بعضوں نے ضعیف کہا ہے اور اسی کی تصریح ابن القیم نے کی ہے پھر کہا ہے کہ یہہ

هذا من خصائصه صلی الله علیه وسلم فان کثیرا من الناس ولد مختونا وفی
یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص میں سے نہیں ہے کیونکہ اکثر لڑکے مختون پیدا ہوتے ہیں اور

الوشاح لابن درید قال ابن الکلبی بلغنا ان آدم خلق مختونا واثنی
ابن درید کی وشاح میں ہے کہ ابن الکلبی کہتا ہے ہمنے سنا ہے کہ آدم ع مختون پیدا ہوئے اور آنکے بعد

عشر نبیا من بعده خلقوا مختونین وآخرهم محمد صلی الله علیه وسلم وحکی انه
بارہ اور نبی مختون پیدا ہوئے اور آن میں سے پچھلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حکایت کرتے ہیں

ختنه جده عبد المطلب یوم سابعه وصنع له مادبة وسماه محمدا وقیل ان
انکا ختنہ انکے دادا عبد المطلب نے ساتویں دن کیا تھا اور اس تقریب سے ضیافت کی تھی اور حضرت کا نام محمد کہا اور کوئی کہتا ہے

الجوزي الاتفاق عليه وكذا اختلف ايضا في اي يوم من الشهر فقيل

پر علماء کا اتفاق نقل کیا ہے اور ایسا ہی یہہ بھی اختلاف ہے کہ مہینے بھر مین کونسے دن پیدا ہوئے کوئی کہتا ہے کہ

انه غير معين وانما ولد يوم الاثنين من ربيع الاول من غير تعيين والجمهور

وہ تاریخ معین نہین اتنا ہی ہے کہ ربیع الاول مین پیر کے دن کسی تاریخ مین پیدا ہوئے اور جمہور علماء

على انه يوم معين منه فقيل لليلتين خلتا منه وقيل لثمان خلت

اسپر ہین کہ تاریخ معین ہے سو کوئی کہتا ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ اور کوئی کہتا ہے آٹھوین تاریخ

منه قال الشيخ قطب الدين القسطلاني وهو اختيار اكثر اهل الحديث

شیخ قطب الدین قسطلانی کہتا ہے کہ اکثر اہل حدیث نے یہی تاریخ اختیار کی ہے

ونقل عن ابن عباس وجبير بن مطعم وهو اختيار اكثر من له معرفة

اور ابن عباس اور جبیر بن مطعم سے منقول ہے کہ یہہ تاریخ ان لوگوں مین سے اکثر نے اختیار کی ہے جو کہ اس حال کی

بهذا الشان واختاره الحميدي وشيخه ابن حزم وحكى القضاعي في

دانندہ ہین اور حمیدی اور اسکی استاد ابن حزم نے بھی اختیار کیا ہے اور قضاعی نے

عيون المعارف اجماع اهل السير عليه ورواه الزهري عن محمد بن جبير

عیون المعارف مین اہل تواریخ کا اجماع اسی پر بیان کیا ہے اور یہی زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے

بن مطعم وكان عارفا بالنسب وايام العرب وقيل لعشر وقيل لاثني عشر وهو

روایت کیا ہے اور محمد نسب اور عرب کے حالات کا دانندہ تھا اور کوئی کہتا ہے دسوین تاریخ اور کوئی کہتا ہے بارھوین تاریخ اور یہی

المشهور وعليه عمل اهل مكة في زيارتهم موضع مولده صلى الله عليه وسلم

مشہور ہے اور اہل مکہ کا عمل موضع مولد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے مین

في هذا الوقت قال الطيبي اتفقوا على انه ولد يوم الاثنين ثاني عشر ربيع

اسوقت ہی پر ہے طیبی کہتا ہے سب نے اتفاق کیا ہے کہ حضرت صلعم پیر کے دن ربیع الاول کی بارھوین تاریخ

الاول انتهى وفي قوله اتفقوا نظر عرف وجهه مما ذكرنا واختلف ايضا

پیدا ہوئے انتہی اور طیبی جو اتفاق کا قائل ہے اسمین نظر ہے چنانچہ اوپر کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے جسوقت پیدا ہوئے اسمین

في الوقت الذي ولد فيه والمشهور انه يوم الاثنين وعن قتادة الانصاري

بھی اختلاف ہے اور مشہور یہی ہے کہ پیر کے دن پیدا ہوئے قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ

انه صلى الله عليه وسلم سئل عن صيام يوم الاثنين فقال ذلك يوم

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پیر کے دن کے روزہ کو پوچھا فرمایا یہہ وہ دن ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم اختتن ابراهيم عليه السلام وهو ابن ثمانين
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں موضع

سنة بالقدوم وما روى ابو داود من قوله صلى الله عليه وسلم للرجل
قدوم میں ختنہ کیا تھا اور ابو داود کی اس روایت سے حجت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا اس شخص کے حق میں

الذي اسلم الق عنك شعر الكفر واختتن واحتج القفال على وجوبه بان
جو مسلمان ہوا تھا کہ اپنے سے کفر کا نشان دور کر اور ختنہ کر لے اور قفال ختنہ کے واجب ہونے پر یہہ دلیل لایا ہے کہ

بقاء القلفة يحبس النجاسة ويمنع صحة الصلوة فيجب ازالتها واختلف
پوست ذکر کا باقی رہنا نجاست کو روکتا ہے اور نماز کو فاسد کر دیتا ہے سو اسکا دور کرنا واجب ہے اور اسکے وقت

في وقته فقال القائلون بالوجوب وقته بعد البلوغ لانه محل الوجوب
مین اختلاف ہے سو واجب کہنے والے کہتے ہین کہ ختنہ کا وقت بلوغ کے بعد ہے کیونکہ بلوغ وجوب کا محل ہے

وقال بعض اصحاب الشافعية يجب على الولي ان يختن الصبي قبل
اور بعضے شافعی مذہب یہہ کہتے ہین کہ ولی پر واجب ہے کہ بچہ کا ختنہ قبل

البلوغ والظاهر ان من قال بالسنة فوقته عنده قبل البلوغ لان
البلوغ کر دے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو علما سنت بتاتے ہین تو انکے نزدیک ختنہ کا وقت بلوغ سے پہلے ہے اسلیے کہ

ستر العورة واجب فلا يترك للسنة والله اعلم واختلف في عام ولادته
ستر عورت واجب ہے تو سنت کے واسطے ترک نکرنا چاہیے واللہ اعلم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم فالاكثرون على انها عام الفيل وبه قال ابن عباس
کے سال ولادت میں اختلاف ہے سو اکثر علما تو اس قول پر ہین کہ عام الفیل ہے اور یہی ابن عباس کا قول ہے

ومن العلماء من حكى الاتفاق عليه وقال كل قول يخالفه وهم والمشهور
اور بعضے اس سال کو متفق علیہ بیان کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ جو قول اسکے خلاف ہے وہ وہم ہے اور مشہور

انه ولد بعد الفيل بخمسين يوما واليه ذهب السهيلي في جماعة وقيل
یہہ ہے کہ سال فیل کے بعد پچاس روز پیچھے پیدا ہوے اور سہیلی کا مع جماعت یہی مذہب ہے اور کوئی کہتا ہے

بخمس وخمسين حكاه الدمياطي في اخرين واختلفوا ايضا في شهر الذي
پچپن دن پیچھے یہہ دمیاطی اور لوگون کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ کس مہینہ مین

ولد فيه والمشهور انه الربيع الاول وهو قول جمهور العلماء ونقل ابن
[illegible]

فیکم اهل البیت بثلث خصال نعرفه فقد اتی علی من منها انه طلع
تم مین لے اہل بیت تین خصلت پر ہو جبکو میں جانتا ہوں سو وہ انہیں خصلتوں پر ہو آ گئین ہے ہو کہ اسکا ستارہ

نجم البارحة وانه ولد الیوم وان اسمه محمد رواه ابو جعفر بن ابی شیبة
شب گزشتہ میں طالع ہوا اور وہ آج پیدا ہوا اور یہہ کہ اسکا نام محمد ہے اسکو ابو جعفر بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے

واخرجه ابو نعیم فی الدلائل بسند فیه ضعف وقیل کان مولده علیه
اور ابو نعیم نے اسکو دلائل میں ایسی سند سے نقل کیا ہے کہ اسمین ضعف ہے اور کوئی کہتا ہو کہ حضرت علیہ الصلوۃ و

الصلوة والسلام عند طلوع الغفر وهو ثلثة انجم صغار تنزلها القمر
السلام کی پیدایش غفر کے طلوع کیوقت ہے اور غفر تین ستارے چھوٹے چھوٹے ہیں جنمیں قمر منزل کرتا ہے

وهو مولد النبیین ووافق ذلک من الشهور نیسان وهو برج الحمل
اور نبیوں کی پیدایش کا یہی وقت ہے اور اسکے مطابق ترکی مہینوں میں سے نیسان تھا اور یہہ برج حمل

وکان لعشرین مضت منه وقیل ولد لیلا لما مر من حدیث عائشة رض
اور اس مہینہ میں سے بیسویں تاریخ تھی اور کوئی کہتا ہو رات کیوقت پیدا ہو گیونکہ عائشہ رض کی حدیث گزر چکی ہے

قال الشیخ بدر الدین الزرکشی والصحیح ان ولادته علیه الصلوة والسلام
شیخ بدر الدین زرکشی کہتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدایش

کانت نهارا قال واما ما روی من تدلی النجوم فضعفه ابن دحیة
دن میں تھی کہتا ہے اور وہ جو ستارونکا گرنا مروی ہوا ہے اسکو ابن دحیہ نے ضعیف کر دیا ہے

لاقتضائه لیلا قال وهذا لا یصلح ان یکون تعلیلا فان زمان
کیونکہ یہہ تو رات کو ہوتا ہے کہتا ہے اور یہہ علت ٹھیک نہیں ہو سکتی کیونکہ نبوت کے

النبوة صالح للخوارق ویجوز ان یسقط النجوم نهارا انتهی قال العبد
وقت خوارق ہوا ہی کرتے ہیں اور جائز ہے کہ ستارے دن کو ٹوٹے لیکن انتہی عبد الضعیف

الضعیف یحتمل ان یکون سقوط النجوم فی لیلة ولد فی صبیحتها
کہتا ہے کہ یہہ ہو سکتا ہو کہ ستارون کا ٹوٹنا اس رات کو ہوا ہو جسکی صبح کو پیدا ہوئے

والاضافة فی قولهم سقطت النجوم او نزلت الشهب فی لیلة
اور انکے اس قول کی اضافت کہ ستارے ٹوٹے اور شعلے اترے حضرت صلی الله

مولده صلی الله علیه وسلم بهذا المعنی ثم اذا قلنا انه ولد لیلا فلک
علیہ وسلم کی پیدایش کی رات کیطرف اسی اعتبار سے ہو پھر اگر ہم یہہ کہیں کہ حضرت صلعم رات کو پیدا ہوئے تو وہ

۱۲ صراح
شذرن ۱۲ منتخب
خوارق عادت کے بر خلاف امور پیدا ہونے ۱۲
اضافت نسبت کرنا ۱۲ منتخب
شہب جمع شہاب کواکب روشن ۱۲ منتخب

ولدت فيه وانزلت علي فيه النبوة رواه مسلم وهذا يدل على انه ولد

جسمین مین پیدا ہوا ہون اور اسی روز مجھپر نبوت اتری ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت دن کو

نهارا وفي المسند عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ولد صلى الله عليه وسلم

پیدا ہوئے اور مسند مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن

يوم الاثنين واستنبئ يوم الاثنين وخرج من مكة مهاجرا الى المدينة يوم

پیدا ہوئے اور پیر کے دن نبی ہوئے اور پیر کے دن مکہ سے مدینہ کے طرف ہجرت

الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين انتهى وكذا فتح مكة ونزول سورة المائدة

کی اور پیر کے دن حجر اسود کو اٹھایا تمام ہوا اور ایسے ہی مکہ کی فتح اور سورۂ مائدہ کا نزول

يوم الاثنين وقد روي انه ولد عند طلوع الفجر فعن عبد الله بن عمرو بن

پیر کے دن ہوا اور روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے پس عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے

العاص قال كان بمر الظهران راهب يسمى عيصا من اهل الشام وكان

روایت ہے کہتا ہے کہ مر الظہران مین ایک نصرانی درویش تھا عیص نام شام کا رہنے والا وہ

يقول يوشك ان يولد فيكم يا اهل مكة مولود يدين له العرب ويملك

کہا کرتا تھا کہ تم مین اے مکہ والو ایک لڑکا پیدا ہونے کو ہے کہ عرب اسکا دین قبول کرینگے اور عجم کا

العجم وهذا زمانه فكان لا يولد بمكة مولود الا سال عنه فلما كان صبيحة

مالک ہو جاویگا اور اسکا یہی وقت ہے پھر وہ راہب جب مکہ مین کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو اسکا حال پوچھا کرتا پھر جب اس

اليوم الذي ولد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج عبد المطلب

دن کی صبح کا وقت آیا جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عبد المطلب روانہ ہوا

حتى اتى عيصا فنادى فاشرف عليه فقال له عيص كن اباه فقد ولد

یہانتک کہ عیص کے پاس پہنچا پھر اسکو پکارا اسنے جھانکا پھر عیص نے کہا تو اسکا مربی ہو جا بیشک تم مین

فيكم ذلك المولود الذي كنت احدثكم عنه يوم الاثنين ويبعث يوم

وہی لڑکا جسکا مین ذکر کیا کرتا تھا پیر کے دن پیدا ہوا ہے اور پیر کے دن

الاثنين ويموت يوم الاثنين قال فولد لي الليلة مع الصبح مولود قال

نبی ہوگا اور پیر کے دن وفات پاویگا عبد المطلب نے کہا میرے ہان آج کی رات صبح کے وقت لڑکا پیدا ہوا ہے راہب نے

فما سميته قال محمدا قال والله لقد كنت اشتهي ان يكون هذا المولود

کہا اسکا کیا نام رکھا ہے کہا محمد راہب نے کہا قسم ہے اللہ کی تمہیں میری آرزو تھی کہ یہ مولود

له الاستبشار مبنی ... سانحہ ۱۲ ... ایک موضع کا نام ... ۱۲

كان هذا ابو لهب الكافر الذی نزل القران بذمه جوزی فی النار

اس ابولہب کافر کا جسکی مذمت مین قرآن اترا ہے یہہ حال ہو کہ دوزخ کے اندر اسکا عوض ملا کہ

بفرحه ليلة مولد النبی صلی الله عليه وسلم فما حال المسلم من امته يسرّ

وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شب پیدائش کو خوش ہوا تھا پھر انکی امت کے مسلمانوں کا حال کیا ہوگا جو حضرت

بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته فی محبته صلی الله عليه وسلم لعمری

صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے خوش ہوتے ہین اور انکی محبت مین جہانتک انکی قدرت پہنچتی ہے خرچ کرتے ہین قسم ہے مجھکو اپنی جان کی

انما كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم جنات النعيم ولا

کہ خدائے کریم کیطرف سے اسکی اور کچھ جزا نہین ہے کہ اسکو اپنے فضل عمیم سے جنت نعیم مین داخل کرے اور

زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلی الله عليه وسلم ويعملون الولائم

اہل اسلام ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے مہینہ مین محفل کرتے ہین اور کھانے پکاتے ہین

ويتصدقون فی لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون

اور اس مہینہ کی راتون مین طرح طرح کے صدقات دیتے ہین اور خوشیان مناتے ہین اور اچھے اچھے کار بار مین

فی المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته

زیادتی کرتے ہین اور حضرت صلعم کا مولود شریف پڑھتے ہین اور انپر ہر ایک فضل عمیم کی

كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان فی ذلك العام وبشری

برکتین ظاہر ہوتی ہین اور اسکا مجرب خاصہ یہہ ہے کہ وہ اس سال بھر مین امن ہے اور حاجت

عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرءا اتخذ ليالی شهر مولده المبارك

روائی اور مقصود برآری کی بڑی بشارت ہے پس اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جو مولد مبارک کے مہینہ کی راتون کو

اعيادا ليكون اشد علة علی من فی قلبه مرض وعناد ولقد اطنب ابن

عید بنالے تاکہ اسپر جسکے دل مین مرض اور عناد ہے بڑی سخت علت ہو اور بیشک ابن الحاج نے

الحاج فی المدخل فی الانكار علی ما احدثه الناس من البدع والاهواء

مدخل مین اسپر بڑا ہی انکار کیا ہے جو لوگون نے بدعتین اور ہوا و ہوس اور حرام مزامیر سے

والغناء بالآلات المحرمة عند عمل المولد الشريف فالله تعالی يثيبه

گانا بجانا بروقت عمل مولود شریف کے نکالکر مقرر کرلیا ہے سو اللہ اسکو اسکی نیک نیتی کا

علی قصده الجميل ويسلك بنا سبيل السنة فانه حسبنا ونعم

ثواب دیگا اور ہمکو سنت کے طریق پر چلنے کی عنایت کرے کیونکہ ہمارا کافی اور اچھا

اللیلة افضل من لیلة القدر بلا شبهة لان لیلة المولد لیلة ظهوره
رات لیلۃ القدر سے بلاشبہ بہتر ہے کیونکہ سید البشر کی رات تو حضرت صلے اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ولیلة القدر معطاة له وما شرف بظهور ذات المشرف
علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر آپ کو عطا ہوئی ہے اور جو چیز کہ بسبب ظہور ذات پاک مشرف

من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطیه ولان لیلة القدر شرفت بنزول الملائکة
بالذات کی مشرف ہوئی ہو وہ اس چیز سے زیادہ مشرف ہے کہ انکو عطا ہونیسے مشرف ہوئی ہو اور اسلئے کہ شب قدر تو صرف اسلئے مشرف ہے کہ اسمین فرشتے

فیها ولیلة المولد شرفت بظهوره صلی اللہ علیہ وسلم ولان لیلة
اُترتے ہین اور سید البشر کی رات مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی شرافت ہے اور اسلئے کہ شب

القدر وقع التفضل فیها علی امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولیلة المولد
قدر کی فضیلت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر ہے اور سید البشر کی رات

الشریف وقع التفضل فیها علی سائر الموجودات فهو الذی بعثه اللہ
فضیلت تمام موجودات پر ہے پس محمد صلعم وہ ہین کہ آپکو اللہ

تعالی رحمة للعلمین وعمت به نعمته علی جمیع الخلائق من اهل السموات
تعالی نے تمام عالم کی رحمت کیواسطے بھیجا ہے اور اُنکے سبب سے آسمان و زمین کی تمام خلائق پر اسکی نعمت

والارضین ذکر رضاعه صلعم وارضعته صلی اللہ علیہ وسلم ثویبة
پوری ہوئی ہے حضرت صلعم کے دودھ پینے کا ذکر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے

عتیقة ابی لهب اعتقها حین بشرته بولادته صلی اللہ علیہ وسلم
جو ابولہب کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھی دودھ پلایا جب ثویبہ نے ابولہب کو حضرت صلعم کی پیدایش کا مژدہ سنایا تو اسکو آزاد کر دیا تھا

وقد رئی ابولهب بعد موته فی النوم فقیل له ما حالك قال فی النار
اور ابولہب کو مرنے کے بعد کسی نے خواب مین دیکھا اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے کہا آگ مین ہون

الا انه خفف عنی کل لیلة اثنین وامص من بین اصبعی هاتین ماء
اتنا ہے کہ ہر پیر کی رات کو مجھپر تخفیف ہو جاتی ہے اور ان دونون انگلیون بیچ سے پانی چوس لیتا ہون

واشار الی راس اصبعه وان ذلك باعتاقی لثویبة عندما بشرتنی
اور اپنی دونون انگلیوں کے سرے کیطرف اشارہ کیا اور یہہ تخفیف اسلئے ہے کہ مینے ثویبہ کو اسوقت کہ مجھکو نبی

بولادة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبارضاعها له قال ابن الجزری فاذا
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کی بشارت سنائی تھی آزاد کردیا تھا اور اسنے حضرت کو دودھ پلایا تھا ابن الجزری کہتا ہے جب

۱۵ اسم مفعول از اعطاء یعنی دادہ شدہ ۱۲
۲ ثویبہ بضم الثاء المثلثة [illegible]
[illegible]
۳ [illegible]
۴ [illegible]

...عليه بما شاء من اللبن فحولته الى الايسر فابى وكانت تلك حالته

...اسپر متوجہ ہوئے جتنا دودہ کو دل چاہا پھر مینے انکو بائین پستان کی طرف پھیرا سو نہ لیا اور آنحضرت کا یہی طریقہ

...د قال اهل العلم اعلمه الله تعالى ان له شريكا فالهمه العدل قالت

...اہل علم کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے انکو یہہ علم دیا تھا کہ دودہ مین انکا شریک ہے سو انکو عدل کا الہام کیا حلیمہ کہتی ہے کہ

...وى وروى اخوه ثم اخذته فما هو الا ان جئت به رحلي وقام

...سیر ہو گئے اور انکا بھائی بھی سیر ہو گیا پھر مینے انکو لیا پس وہ نہین تھے مگر انکو اپنی فرودگاہ مین لے آئی اور میرا صاحب

...احبي تعني زوجها الى شارفنا تلك فاذا انها لحافل فحلب فشرب وشربت

...شوہر اپنی اسی اونٹنی کی طرف کھڑا ہوا دیکھی تو وہ دودہ بھری ہوئی ہے پھر اسنے دوہا اور اسنے پیا اور مینے بھی پیا

...ى روينا وبتنا بخير ليلة قالت حليمة فودع الناس بعضهم بعضا

...تک کہ ہم تازہ ہو گئے اور چین سے رات گزری حلیمہ کہتی ہے پھر سب لوگ آپسمین ایک دوسرے سے رخصت ہوئے

...ودعت انا ام النبي صلى الله عليه وسلم ثم ركبت اتاني واخذت محمدا

اور مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کو رخصت کیا پھر مین اپنی گدھی پر سوار ہو گئی اور محمد...

...صلى الله عليه وسلم قالت فنظرت الى الاتان قد سجدت نحو الكعبة

...وسلم کو لینے آ گئے لے لیا وہ کہتی ہے مینے گدھی کو دیکھا کہ سجدہ کیا کعبہ کی طرف تین بار

...ثا ورفعت راسها الى السماء ثم مشت حتى سبقت دواب الناس

...کیا اور اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا پھر چلی یہانتک کہ لوگون کی سواریون سے

...ذين كانوا معي فجعلن يعجبن منها ويقلن ان لها لشانا عظيما قالت ثم

...میرے ساتھ تھے آگے نکل گئی وہ ان سے تعجب کرتی تھین اور کہتی تھین اسکی شان تو بہت بڑی ہے حلیمہ کہتی ہے پھر ہم

...قدمنا منازل بني سعد ولا اعلم ارضا من ارض الله اجدب منها

...بنی سعد کے منازل مین پہنچے اور نہین جانتی کوئی جگہہ اللہ کی زمین مین جو اس سے زیادہ خشک تھا کہ معلوم نہین ہوتی تھی

...كانت غنمي تروح علي حين قدمنا به شباعا لبنا فنحلب ونشرب وما

...میری بکریان جب ہم انکو لائے صبح کو پلٹتی وہ سیر ہو جاتی تھین سو ہم دوہتے تھے اور پیتے تھے اور کوئی

...يحلب انسان قطرة لبن ولا يجدها في ضرع حتى كان الحاضرون

...انسان دودہ کی ایک بوند بھی نہین دوہتا اور نہ تہنون مین پاتا تھا یہانتک کہ میری قوم کے

...من قومنا يقولون لرعاتهم اسرحوا حيث يسرح راعي غنم بنت

...لوگ اپنے چرواہون سے کہتے تھے کہ وہان چراؤ جہان بنت ابی ذویب کی بکریون کا چرواہا چرایا کرتا ہے

الوكيل ثم تشرف وتسعد بارضاعه الحليمة السعدية قالت حليمة

وکیل ہے پھر حلیمہ سعدیہ اسکے دودھ پلانے سے مشرف اور سعادتمند ہوئی حلیمہ کہتی ہیں

فيما رواه الطبراني والبيهقي وابو نعيم وغيرهم قدمت مكة في زمرة من بني

چنانچہ اسکو طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ میں بنی سعد کے زمرہ میں

سعد نلتمس الرضاع في سنة شهباء فقدمت على اتان لي ومعي

مکہ کو چلی ہم ڈھونڈھتے سخت سال میں بچے دودھ پلانے کو تلاش کرتی تھی سو میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آئی اور میرے ساتھ

صبي وشارف لنا لا اجد في ثديي ما يغنيه ولا في شارفنا ما يغذيه

ایک بچہ تھا اور ہمارے پاس اونٹنی کلان تھی نہ میں اپنے پستان میں اتنا پاتی تھی کہ اسکو سیر کروں اور نہ اونٹنی میں اتنا تھا کہ غذا کرے

فوالله ما علمت منا امراة الا وقد عرض عليها رسول الله صلى الله

پھر اللہ کی قسم ہم میں کوئی ایسی عورت معلوم نہیں ہوتی تھی کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم فتاباه اذا قيل يتيم فوالله ما بقي من صواحبي امراة الا اخذت

پیش نہ کئے گئے ہوں پر وہ انکار کرتی تھی جب کہتی تھی کہ یہ مولود یتیم ہے پھر اللہ کی قسم کہ میرے ساتھیوں میں سے سوا میرے کوئی عورت باقی نہیں رہی کہ

رضيعا غيري فلما لم اجد غيره قلت لزوجي والله اني لاكره ان ارجع

دودھ پلانے کو بچہ نہ لیا پھر جب مجھکو سوا انکے اور نہ ملا تو میں نے اپنے شوہر سے کہا خدا کی قسم مجھے یہ خوش نہیں آتا کہ میں سب ساتھیوں

من بين صواحبي ليس لي رضيع لانطلقن الى ذلك اليتيم فلاخذنه

میں خالی ہاتھ چلوں کہ میرے پاس رضیع نہ ہو میں تو اسی یتیم کی طرف جاتی ہوں اور البتہ اسکو لیتی ہوں

فذهبت فاذا انه مدرج في ثوب ابيض من اللبن يفوح منه المسك

پھر میں گئی پس دیکھوں تو دودھ سے زیادہ سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں انہیں سے مشک کی سی لپٹ چلی آتی ہے

وتحته حريرة خضراء راقد على قفاه يغط فاشفقت ان اوقظه من

اور انکے تلے سبز حریر بچھا ہے چت پڑے سوتے ہیں خراٹے لیتے ہیں ان کا حسن و جمال دیکھ کر مجھکو

نومه لحسنه وجماله فدنوت منه رويدا فوضعت يدي على صدره

شفقت آئی کہ انکو جگاؤں پھر میں آہستہ انکے کچھ پاس گئی اور میں نے اپنا ہاتھ انکے سینہ پر رکھا

فتبسم ضاحكا وفتح عينيه ينظر الي فخرج من عينيه نور حتى دخل

پس انہوں نے ہنستے ہوئے تبسم کیا اور آنکھیں کھول دیں میری طرف دیکھنے لگے تب انکی آنکھوں سے ایک روشنی نکلی یہاں تک کہ

خلال السماء وانا انظر فقبلته بين عينيه واعطيته ثديي الايمن

آسمان کے بیچ میں داخل ہوئی اور میں دیکھتی تھی پس میں نے انکی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا اور انکو دہنی پستان دی

یحدثنی ویلهینی عن البکاء واسمع وجبته یسجد تحت العرش وقال
باتین کیا کرتا تھا اور مجھکو رونے سے بہلاتا تھا اور مین اسکے گرنے کی آواز سنتا تھا کہ عرش کے تلے سجدہ کرتا تھا اور صابونی

الصابونی هذا حدیث غریب الاسناد والمتن فی المعجزات حسن والمناغاة
نے کہا ہے اس حدیث کی اسناد غریب ہین اور معجزات مین اسکا متن احسن ہے اور مناغاۃ

المحادثة وقد ناغت الام صبیها ای لاطفته وشاغلته بالمحادثة و
بمعنی باتین کرنے کے ہے اور ناغت الام صبیہا یعنی مان نے اپنے بچہ سے مناغاۃ کی یعنی اسپر الطاف کیا اور اسکو باتون اور کھیل مین

الملاعبة واخرج البیهقی وابن عساکر عن ابن عباس قال کانت
لگا دیا اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہتا ہے کہ

حلیمة تحدث انها اول ما فطمت رسول الله صلی الله علیه وسلم
حلیمہ بیان کرتی تھی کہ قصہ یون ہے کہ میرے دودھ چھوڑاتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو پہلے بولے

تکلم فقال الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا فلما
وہ یہ کہا اللہ بڑا ہے اور اللہ کی بڑی حمد ہے اور اللہ کی تسبیح ہے صبح اور شام پھر جب کچھ

ترعرع کان یخرج وینظر الی الصبیان یلعبون فیجتنبهم وحدث وعنها
بڑے ہوئے تو باہر جانے لگے اور لڑکون کو کھیلتے ہوئے دیکھتے پھر انسے الگ رہتے آخر حدیث تک اور

قال کانت حلیمة لا تدعه یذهب مکانا بعیدا فغفلت عنه یوما فخرج
انہین سے روایت ہے کہ حلیمہ انکو چھوڑتی نہ تھی کہ کہین دور چلے جاوین پھر ایک دن انسے غافل ہوگئی سو وہ اپنی بہن

مع اخته الشیماء فی الظهیرة الی البهم فخرجت حلیمة تطلبه حتی تجده
شیما کے ساتھ دوپہر کے وقت مویشی مین چلے گئے اور حلیمہ ڈھونڈھتی نکلی یہانتک کہ انکو بہن

مع اخته فقالت فی هذا الحر فقالت اخته یا امه ما وجد اخی حرا
ساتھ پایا کہنے لگی ہائے اس گرمی مین انکی بہن بولی اماں جی میرے بھائی نے گرمی نہین پائی

رأیت غمامة تظل علیه اذا وقف واذا سار سارت حتی انتهی الی هذا
مین دیکھا ہے کہ جب وہ ٹھہرتے تھے تو ابر انپر سایہ کردیتا تھا اور جب چلتے تھے تو ابر ساتھ چلتا تھا آخر اس جگہہ

الموضع وکان صلی الله علیه وسلم یشب شبابا لا یشبه الغلمان قالت
پہنچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بڑھتے تھے کہ اتنا اور لڑکے نہین بڑھتے حلیمہ

حلیمة فلما فصلته قدمنا به علی امه ونحن احرص شیء علی مکثه عندنا
بولی جب مین نے انکو جدا کیا یعنی دودھ چھوڑایا تو ہم انکی ماں کے پاس لیکر آئی اور ہمکو بڑی آرزو تھی کہ رہنا انکا ہمارے پاس

اِلٰی وَبِتْنَ فَتُرَوِّحُ اَغْنَامُہُمْ جِیَاعًا مَا تَبِضُّ عُنْدَہٗ بِقَطْرَۃِ لَبَنٍ فَتُرَوِّحُ اَغْنَامِیْ شِبَاعًا

جیرا گاہ کو پھر آتی تہیں صبح کو بہوکی ہوتی تہیں دودہ کی بوند نہیں دیتی تہیں اور سیر ہو کر بکریاں دودہ سے

لَبَنًا وَلَمْ تَزَلْ حَلِیْمَۃُ تَعْرِفُ الْخَیْرَ وَالسَّعَادَۃَ وَتَفُوْزُ مِنْہُ بِالْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٍ

پر ہوتی تہیں اور حلیمہ ہمیشہ خیر اور سعادت دیکہتی رہی اور خوبیان حاصل کرتی تہی اور بڑہتی تہی

شعر لَقَدْ بَلَغَتْ فِی الْہَاشِمِیِّ حَلِیْمَۃُ ✦ مَقَامًا عَلَا فِیْ ذِرْوَۃِ الْعِزِّ وَالْمَجْدِ

شعر بیشک حلیمہ ہاشمیون میں جاکر ایسے درجہ کو پہنچگئی کہ عزت اور بزرگی کے کنگرہ سے برتر ہے

وَزَادَتْ مَوَاشِیْہَا وَاَخْصَبَ رَبْعُہَا ✦ وَقَدْ عَمَّ ہٰذَا السَّعْدُ کُلَّ بَنِیْ سَعْدٍ

اور اسکے مواشی بڑہ گئی اور اسکا گہر تر وتازہ ہوگیا اور بیشک یہہ سعد ہر ایک بنی سعد سے بزرگ ہوگئی

قَالَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَاَیْتُ فِیْ کِتَابِ التَّرْقِیْصِ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُعَلّٰی

ابن الجراح کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ محمد بن المعلی ازدی کی کتاب ترقیص میں

الْاَزْدِیِّ اَنَّ فِیْ شِعْرِ حَلِیْمَۃَ مِمَّا کَانَتْ تُرَقِّصُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دیکہا ہے کہ حلیمہ کے شعر میں وہ ہیں جنسے حلیمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلایا کرتی تہی

شعر یَا رَبِّ اِذْ اَعْطَیْتَہٗ فَاَبْقِہٖ ✦ وَاَعْلِہٖ اِلَی الْعُلٰی وَاَرْقِہٖ ✦ وَادْحَضْ اَبَاطِیْلَ

شعر الٰہی اگر تو نے اسکو دیا ہے تو اسکو زندہ رکہہ اور اسکو بلند درجہ پر پہنچا اور ترقی دے اور اسکی کرت باطل

الْعِدٰی بِحَقِّہٖ ✦ وَکَانَتِ الشَّیْمَاءُ اُخْتُہٗ مِنَ الرَّضَاعَۃِ تَحْضُنُہٗ وَتُرَقِّصُہٗ وَتَقُوْلُ

دشمنون کو گرا دے اور حضرت صلعم کی رضاعی بہن شیما نام آنکو گود میں رکہتی اور کہلایا کرتی اور یہہ کہا کرتی

شعر ہٰذَا اَخٌ لِّیْ لَمْ تَلِدْہُ اُمِّیْ ✦ وَلَیْسَ مِنْ نَسْلِ اَبِیْ وَعَمِّیْ ✦ فَدَیْتُہٗ مِنْ مُخْوِلٍ

شعر یہہ میرا بہائی ہے کہ اسکو میری ماں نے نہیں جنا اور نہ میرے باپ اور چچا کی نسل سے ہے میں اسپر اپنے ماموں اور چچا کو

مُعِمِّ ✦ فَاَنْمِہِ اللّٰہُمَّ فِیْمَا تُنْمِیْ وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَالصَّابُوْنِیُّ وَالْخَطِیْبُ وَابْنُ

قربان کرتی ہون یا الٰہی اسکو بڑا کر جیسا تو بڑا کیا کرتا ہے اور بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر

عَسَاکِرَ وَغَیْرُہُمْ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

وغیرہ نے عباس ابن عبد المطلب سے نقل کیا ہے عباس کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَانِیْ لِلدُّخُوْلِ فِیْ دِیْنِکَ اَمَارَۃُ نُبُوَّتِکَ رَاَیْتُکَ فِی الْمَہْدِ تُنَاغِی

علیہ وسلم تیری نبوت کی نشانی نے مجہکو تیرے دین میں داخل کردیا میں نے تجہکو گہوارہ میں دیکہا کہ چاند سے

الْقَمَرَ وَتُشِیْرُ اِلَیْہِ بِاِصْبَعِکَ فَحَیْثُ اَشَرْتَ اِلَیْہِ مَالَ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اُحَدِّثُہٗ

باتیں کرتے تہے اور اپنی انگلی سے اسکی طرف اشارہ کرتے تہے پہر آپ نے جدہر اشارہ کیا وہ ادہر کو جہک جاتا فرمایا میں اسسے

شهراً هو وخديجة فوافق ذلك شهر رمضان وقد فهم من بعض

مع حضرت خدیجہؓ کے اعتکاف کرتے تو اتفاقاً ماہ رمضان میں اتفاق ہوا اور بعضی

الكتب انه كان في غار حراء فخرج ذات ليلة فسمع السلام عليك قال

کتابوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ غار حرا میں تھے سو ایک رات باہر نکلتے ہی یہ سنا السلام علیک فرماتے ہیں

وظننتها فجأة الجن فجئت مسرعاً حتى دخلت على خديجة فقالت

کہ میں نے اسکو جنوں کی جھپٹ خیال کی سو میں جلدی سے خدیجہؓ کے پاس آیا خدیجہؓ نے پوچھا

ما شانك فاخبرتها فقالت ابشر بان السلام خير ثم خرجت مرة اخرى

تمہارا کیا حال ہے میں نے اسکو وہ حال بتلایا خدیجہؓ بولی مژدہ ہو کہ سلام خوب ہوتا ہے پھر میں دوبارہ نکلا دیکھوں تو

فانا بجبرئيل على الشمس جناح له بالمشرق وجناح بالمغرب الحديث

آفتاب کے پاس جبرئیلؑ بیٹھے ہیں ایک بازو مشرق میں ہے اور ایک بازو مغرب میں الخ حدیث تا

الرابعة ليلة الاسراء ويروى خامسة ولا يثبت وقد افردنا في ذلك

چوتھی دفعہ شب معراج کو اور پانچویں دفعہ کی بھی روایت ہے اور ثابت نہیں ہوتی اور ہم نے اسکی تحقیق میں

رسالة والله الحمد وقد وقع في طرق الاحاديث المروية في هذا الباب

جدا رسالہ لکھا ہے اور خدا کا شکر ہے اور اس باب میں جو حدیثیں وارد ہیں انکی بعض روایات میں

انه كان الغسل بماء زمزم وانه كان في طست من ذهب فاستفيد

آیا ہے کہ آپ کا زمزم سے غسل ہوا اور غسل سونے کے طشت میں ہوا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ

منه ان ماء زمزم افضل واطهر من ماء الجنة والاغتسال وهنا سوال

آب زمزم جنت کے پانی سے افضل اور پاکیزہ ہے اور یہاں یہ سوال ہوا کہ

هل غسل قلبه الشريف في الطست خاصة به او فعل لغيره من الانبياء

آپ کے قلب مطہر کا طشت میں غسل ہونا آپ کی خصوصیات سے ہے یا آپ کے اور انبیاء علیہم السلام

ايضا عليهم السلام اجيب بانه ورد في خبر التابوت والسكينة انه

کے واسطے بھی ہوا ہے جواب یہ ہے کہ تابوت اور سکینہ کی خبر میں آیا ہے کہ

كان فيه الطست الذي غسلت فيه قلوب الانبياء ذكره الطبري

تابوت میں وہ طشت تھا جس میں انبیاء علیہم السلام کے دل دھوئے گئے ہیں اسکو طبری نے ذکر کیا ہے

وعزاه عماد بن كثير في تفسيره لرواية السدي عن ابي مالك عن

اور اسکو عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر میں سدی کی روایت سے جو ابو مالک سے وہ

لما نرى من بركته فكلمنا امه وقلنا لو تركته حتى يغلظ فانا نخشى

کیونکہ انکی برکت دیکھتے تھے پھر ہمنے انکی ماں سے گفتگو کی اور ہمنے کہا کاش کہ انکو چھوڑ دے رکھ یہانتک کہ قوی ہوجاویں

عليه وباء مكة ولم نزل بها حتى ردته معنا فرجعنا به فوالله انه

انپر مکہ کی وبا کا ڈر ہے اور ہم یہی کہتے رہے یہانتک کہ انکو ہمارے ساتھ کردیا ہم پھر لے آئے پھر اللہ کی قسم کہ تحقیق ہمارے

بعد مقدمنا بشهرين او ثلثة مع اخيه من الرضاعة لفي بهم لنا

آنے سے دو یا تین مہینے کے بعد رضاعی بھائی کے ساتھ ہمارے گھر کے پیچھے بکریوں

خلف بيوتنا اذا جاء اخوه يشتد فقال ذاك اخي القرشي قد جاءه رجلان

مویشی میں تھے ناگاہ انکا بھائی دوڑتا آیا کہا وہ میرا قریشی بھائی اور بیشک دو شخص

عليهما ثياب بيض الحديث في باب شق صدره الشريف صلى الله عليه وسلم

سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے آخر حدیث تک جو در باب شق سینہ شریف کے ہے صلی اللہ علیہ وسلم

فانطلقنا نرده الى امه قبل ان يظهر ما نتخوف حتى قدمنا به الى امه

سو ہم انکو لیچلے تاکہ انکی ماں کے پاس انکو پہنچادیں قبل اسکے کہ جس سے ہم ڈرتے ہیں وہ ظاہر ہو یہانتک کہ ہم انکو انکی ماں کے پاس لیکر آئے

واخبرناها شانه فقالت اخشيتما عليه الشيطان فلا والله ما

اور ہم نے انکا حال کہا وہ بولی کیا تم انپر شیطان کا ڈر سمجھے سو قسم اللہ کی نہیں

للشيطان عليه سبيل وانه لكائن لابني هذا شان **فائدة**

شیطان کو انپر کوئی راہ نہیں ہے اور حال یہ ہے کہ میرے اس بیٹے کی ایک حالت ہونیوالی ہے　فائدہ

كان شق الصدر الشريف المباركة المهدي وغسل قلبه الاطهر

شق سینہ شریف بابرکت مہدی اور انکے پاکیزہ دل کا غسل

صلى الله عليه وسلم اربع مرات الاولى وهو صغير في بني سعد في بهم

صلی اللہ علیہ وسلم چار مرتبہ ہوا ہے پہلے بار جب وہ صغیر سن بنی سعد میں حلیمہ کی

لحليمة والثانية وهو ابن عشر سنين وفي الحديث انه صلى الله عليه

مویشی میں تھے اور دوسری دفعہ جب کہ وہ دس برس کے تھے اور حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم قال ان ذلك اول ما ابتدأت به من امر النبوة وكان في الصحراء

وسلم نے فرمایا کہ وہ وقت پہلا ہے امر نبوت کا ابتدا کیا اور آپ جنگل میں تھے

والثالثة عند البعثة وكان صلى الله عليه وسلم نذر ان يعتكف

اور تیسری دفعہ بعثت کے قریب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منت مانی تھی کہ ایک مہینے آپ

اسناده مجاهيل وقال ابن كثير انه حديث منكر جدا وسنده مجهول

اسناد میں مجہول راوی ہیں اور ابن کثیر کہتا ہے کہ یہہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی سند مجہول ہے

وقد جزم بعض العلماء ان ابويه صلى الله عليه وسلم ناجيان وليسا

اور بعضے علما جزم کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان باپ دونوں ناجی ہیں اور دوزخ

في النار والكلام في ابائه الشريفة طويل والسكوت في هذا الباب

میں نہیں ہیں اور حضرت صلعم کے ان باپ میں بہت گفتگو ہے اور اس باب میں چپ رہنا

احوط ولقد احسن الحافظ شمس الدين بن ناصر الدين الدمشقي حيث

احتیاط کی بات ہے اور بیشک حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی نے کیا خوب کہا ہے یہہ جو

قال شعر حبى الله النبي مزيد فضل على فضل وكان به رؤفا فاحيى

کہا ہے شعر اللہ نے نبی کو بڑی بزرگی پر بزرگی بخشی اور اللہ اسپر مہربان ہے پس انکی

امه وكذا اباه لايمان به فضلا لطيفا فسلم فالقديم بذا قدير

ماں اور ایسے ہی باپ کو زندہ کیا فضل لطیف سے اسپر ایمان لانے کیواسطے پس سلام بھیج سو کہ ذات قدیم اسپر قادر ہے

وان كان الحديث به ضعيفا ولقد اطنب بعض العلماء في الاستدلال

اگرچہ اسکی روایت حدیث ضعیف ہو اور بیشک بعض علما نے ان دونوں کے ایمان لانیکی استدلال میں

لايمانهما فالله تعالى يثيبه الجنة على قصده الجميل فالحذر الحذر من

بڑی گفتگو کی ہے سو اللہ تعالی اسکو اسکے نیک ارادہ پر جنت کا ثواب دیگا بچیو بچیو انکا ناقص بیان کرنے سے

ذكرهما بما فيه نقص لان ذلك يؤذي النبي صلى الله عليه وسلم لان العرف

ڈرتے رہو ڈرتے رہو کیونکہ یہہ ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے کیونکہ یہہ عادت

جار بانه اذا ذكر ابو الشخص بما ينقصه او وصف بوصف فيه نقص

جاری ہے کہ جب کسی کے باپ کا ذکر مناقص کے ساتھہ آوے یا عیب کی صفت سے وصف کیا جاوے

تاذى ولده بذكر ذلك له عند المخاطبة وقد قال صلى الله عليه وسلم

تو اسسے ذکر کرنے میں گفتگو کے نزدیک اسکا بیٹا رنج اٹھاتا ہے اور بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لا تؤذوا الاحياء بسبب الاموات وللسيوطي رسائل في اثبات هذا

زندہ آدمیوں کو مردوں کے برا کہنے سے ستایا کرو اور سیوطی کے اس مطلب کے باب میں کئی

المطلب فارجع اليها ثم مات جده عبد المطلب كافله وله مائة وعشرون

رسالے ہیں انکو دیکھ لے پھر حضرت صلعم کے دادا عبد المطلب حضرت کے کفیل تھے ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر میں

ابن عباس کذا فی المواهب اللدنیة ولما بلغ صلی الله علیه وسلم اربع
ابن عباس سے کہ لیا ہے اسکو منسوب کیا ہے مواہب لدنیہ میں ایسا ہی ہے اور جب حضرت صلے الله علیه وسلم چار برس
سنین وقیل خمسا وقیل ستا وقیل سبعا وقیل تسعا وقیل اثنی عشرة سنة
کے ہوئے اور کوئی کہتا ہے پانچ برس کے اور کوئی کہتا ہے چھ برس کے اور کوئی کہتا ہے سات برس کے اور کوئی کہتا ہے نو برس کے اور کوئی کہتا ہے بارہ برس
وشهرا وعشرة ایام مات امه بالابواء وقیل بالحجون وفی القاموس
ایک مہینہ اور دس دن کے ہوئے تو ابواء میں حضرت کی والدہ مر گئیں اور کوئی کہتا ہے حجون میں اور قاموس میں ہے
ودار نابغة بمکة فیه مدفن امنة ام النبی صلی الله علیه وسلم واخرج
اور دار نابغہ مکہ میں ہے اسی میں آمنہ ام النبی صلی الله علیه وسلم کا مدفن ہے اور ابن سعد
ابن سعد عن ابن عباس لما بلغ صلی الله علیه وسلم ست سنین خرجت به
ابن عباس سے نقل کرتا ہے جب رسول الله صلی الله علیه وسلم چھ برس کے ہوئے تو آپکی والدہ صاحبہ
امه الی اخواله بنی عدی بن النجار بالمدینة تزورهم ثم رجعت به الی
آنکو ماموؤں بنی عدی بن نجار کی طرف ملنے کو مدینہ لے گئیں پھر مکہ کی طرف لیکر پلٹیں
مکة فلما کانت بالابواء توفیت وقد روی ان امنة امنت به صلی الله
جب ابواء میں آئیں تو مر گئیں اور ایک روایت ہے کہ آمنہ مرنے کے بعد حضرت
علیه وسلم بعد موتها فروی الطبرانی بسنده عن عائشة رضی الله عنها
صلی الله علیه وسلم پر ایمان لائیں سو طبرانی اپنی سند سے عائشہ رضی الله عنہا سے روایت کرتا ہے
ان النبی صلی الله علیه وسلم نزل الحجون کئیبا حزینا فاقام به ماشاء الله
کہ نبی صلی الله علیه وسلم حجون میں رنجیدہ اور ملول پہنچے پھر وہاں جتنی کہ مشیت ایزدی تھی
عز وجل ثم رجع مسرورا قال سالت ربی عز وجل فاحیا لی امی فامنت بی
ٹھہرے پھر خوش ہوتے ہوئے مراجعت کی فرمایا میں نے اپنے رب عز وجل سے مانگا تھا میری خاطر میری ماں کو زندہ کر دیا اور وہ ایمان لائیں مجھ پر
ثم ردها وروی ابو حفص بن شاهین فی کتابه الناسخ والمنسوخ
پھر اسکو پھیر دیا اور ابو حفص بن شاہین نے اپنی کتاب ناسخ و المنسوخ میں ایسا ہی روایت کیا ہے
نحوه وکذا روی من احادیث عائشة ایضا احیاء ابویه صلی الله علیه
ایسے ہی حدیثیں عائشہ رض سے بھی مروی ہیں کہ حضرت صلی الله علیه وسلم کے ماں باپ
وسلم حتی امنا به اورده السهیلی وکذا الخطیب قال السهیلی ان فی
زندہ ہوئے یہانتک کہ حضرت پر ایمان لائے اسکو سہیلی لایا ہے اور ایسے ہی خطیب سہیلی کہتا ہے کہ اسکے اسناد میں

حجون بفتح الحاء کوہ

عليه وسلم مشهورة قال ابن التين ان في شعر ابي طالب هذا دلالة على

عليہ وسلم كى حقيقت مشہور ہے ابن التين كہتا ہے كہ ابو طالب كے اس شعر مين يہہ دلالت ہے كہ ابو طالب

انه كان يعرف نبوة النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان يبعث لما اخبره

نبى صلے اللہ عليہ وسلم كى نبوت كو بعثت سے پہلے حق جانتا تھا كيونكہ

به بحيرا بفتح الموحدة وكسر المهملة وسكون المثناة التحتية اخره

اسكو بحيرا بار موحده كى فتح اور حار مهملہ كى كسره اور يار مثناة تحتانيہ كے سكون سے اور آخر مين

راء مقصورة وغيره من شانه وتعقبه الحافظ ابن حجر بان ابن اسحق

راء مهملہ مقصوره يعنى بلا مد ہے وغيره حضرت كا حال كہہ چكے تھے اور اسكے پيچھے حافظ ابن حجر يہہ لايا ہے كہ ابن اسحق نے

ذكر ان انشاد ابي طالب لهذا الشعر كان بعد البعث ومعرفة ابي طالب

يہہ ذكر كيا ہے كہ ابو طالب كا يہہ شعر پڑھنا بعثت كے بعد تھا اور ابو طالب كا

بنبوته جاء في كثير من الاخبار وتمسك بها بعض الشيعة في انه كان

حضرت كى نبوت كو حق جاننا بہت خبرون مين آيا ہے اور بعضے شيعون نے ان خبرون سے يہہ تمسك كيا ہے كہ

مسلما وانه مات على الاسلام وان الحشوية تزعم انه مات كافرا

ابو طالب مسلمان تھا اور اسلام پر مرا ہے اور حشويہ كہتے ہين كہ ابو طالب كافر مرا

واستدلوا لدعواهم بما لا دلالة فيه انتهى كذا في المواهب روى انه

اور اپنے دعوے پر ايسے استدلال لاتے ہين كہ جس سے ثابت نہين ہوتا انتہى يہہ مواہب مين ہے اور روايت ہے كہ

صلعم كان يقول له عند موته يا عم قل لا اله الا الله كلمة استحل لك

حضرت صلعم ابو طالب كے مرتے وقت فرماتے تھے چچا جى لا اله الا الله كلمہ پڑھو تاكہ مين حشر مين تمہارى شفاعت

بها الشفاعة يوم القيمة فلما راى ابو طالب حرص رسول الله صلى الله

قيامت كے دن حلال سمجھون جب ابو طالب نے رسول اللہ صلے اللہ عليہ وسلم كے

عليه وسلم قال له والله يا ابن اخي لولا مخافة قريش اني انما قلتها جزعا

حرص كو ديكھا تو كہا بھتيجے يہہ كہا بيٹے اللہ كى قسم اگر مجھكو قريش كا يہہ خوف نہوتا كہ وہ كہينگے يہہ موت كے

من الموت لقلتها لا اقولها الا لاسرك بها فلما تقارب من ابي طالب

ڈر كے مارے كہا ہے تو البتہ كلمہ پڑھ ليتا مين كلمہ نہين كہتا مگر تيرے خوش كرنے كو جب ابو طالب كا

الموت نظر العباس اليه يحرك شفتيه فاصغى اليه باذنيه فقال

دم نكلنے لگا تو عباس نے اسكو ديكھا كہ ہونٹ ہلاتا ہے تب عباس نے اپنے كان لگا ديئے اور كہا

[illegible]

سنة وقيل مائة واربعون سنة وكفله ابو طالب واسمه عبد مناف
مر گئے اور کوئی کہتا ہے ایک سو چالیس برس کی عمر میں اور آپکے کفیل کار ابو طالب ہو گئے اور انکا نام عبد مناف تھا

وكان عبد المطلب اوصاه بذلك لانه كان شقيق عبد الله وقد
اور عبد المطلب انکو کفالت کی وصیت کر گیا تھا کیونکہ عبد اللہ کے عینی بھائی تھے اور

اخرج ابن عساكر عن حليمة عن عرفطة قال قدمت مكة وهم في قحط
ابن عساکر نے حلیمہ سے اور انہوں نے عرفطہ سے نقل کیا ہے کہتا ہے میں مکہ میں آیا سو وقت کہ وہ قحط رسیدہ تھے

فقالت قريش يا ابا طالب اقحط الوادي واجدب العيال فهلم فاستسق
قریش نے کہا اے ابو طالب جنگل میں قحط خزان آگئی اور عیال کال میں مبتلا ہو گئے آؤ مینہ کی دعا کرو

فخرج ابو طالب ومعه غلام كانه شمس دجن تجلت عنه سحابة وحوله
سو ابو طالب نکلے اور انکے ساتھ ایک لڑکا تھا جیسے آفتاب ہے ابر کہ اس سے ابر ابھی ٹلا ہے اور اسکے گرد

اغيلمة فاخذه ابو طالب فالصق ظهره بالكعبة ولاذ الغلام باصبعه
اور چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے سو ابو طالب نے اس لڑکے کو لیا اور اسکی پشت کعبہ سے لگا دی اور اس لڑکے نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا

وما في السماء قزعة فاقبل السحاب من ههنا وههنا فاغدق واغدودق
اور اس وقت آسمان میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا پھر ادھر ادھر سے بادل آنے شروع ہوئے پھر مینہ برسا اور خوب ہی مینہ برسا

وانفجر له الوادي وفي ذلك يقول ابو طالب شعر وابيض يستسقى الغمام
اور نالے بہ نکلے اور ابو طالب اسی حال میں کہتا ہے شعر اور گورا رنگ کہ ابر اسکے چہرہ سے

بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل + والثمال بكسر المثلثة الملجأ و
سیرابی لیتا ہے یتیموں کا فریادرس اور رانڈوں کا پناہ دینے والا اور ثمال ثا مثلثہ کے زیر سے جائے پناہ اور

الغياث وقيل المطعم في الشدة والارامل المساكين من رجال ونساء
فریادرس اور کوئی کہتا ہے سختی کے وقت کھانا کھلانے والا اور ارامل مساکین مرد اور عورتیں

وهو بالنساء اخص واكثر استعمالا والواحد ارمل وارملة وهذا البيت
اور ارامل عورتوں سے خاص اور بہت مستعمل ہے اسکا واحد ارمل اور ارملہ ہے اور یہ بیت ابو طالب کے

من قصيدة لابي طالب ذكرها ابن اسحاق بطولها وله في مدحه
قصیدہ میں سے ہے اور اس قصیدہ کو ابن اسحاق نے سارا ذکر کیا ہے اور ابو طالب کے قصیدے حضرت

صلى الله عليه وسلم قصائد اخر وكفالته وحمايته رسول الله صلى الله
صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اور بھی ہیں اور ابو طالب کی ذمہ داری اور حمایت رسول اللہ صلی اللہ

سلہ کفلہ قام بمؤنتہ ۱۲ [?]
سلہ شقیق کالامیر الاخ ۱۲ ق [?]

ابراهيم وزرع اسمعيل وضئضئ معد وعنصر مضر وجعلنا حضنة
ذریت مین اور اسمعیل کی اولاد اور معد کی نسل اور مضر کے خاندان مین پیدا کیا اور ہمکو اپنے گھر کا

بيته وسواس حرمه وجعل لنا بيتا محجوجا وحرما آمنا وجعلنا
نگہبان اور اپنے حرم کا خدمت گزار بنایا اور ہمارے واسطے حج کرنیکا گھر اور امن کا مقام مقرر کیا اور ہمکو

الحكام على الناس ثم ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا يوزن برجل
لوگون پر حاکم کردیا پھر یہہ محمد بن عبد اللہ میرا بھتیجا کسی شخص کے ساتھ وزن مین برابر نہین کیا جاتا

الا رجح به وان كان في المال قل فان المال ظل زايل وامر حائل
مگر اسپر غالب ہوجاتا ہے اور اگرچہ مال مین کمتی ہے بیشک مال سایہ ڈھلنے والا ہے اور امر عارضی ہے

ومحمد من عرفتم قرابته وقد خطب خديجة بنت خويلد وبذل لها
اور محمد جسکی قرابت کو تم جانتے ہو اور اسنے خدیجہ بنت خویلد سے شگنی کی ہے

من الصداق ما عاجله وآجله من مالي كذا وهو والله بعد هذا له
اور اسکا مہر تربت کا اور دیر کا میرے مال مین سے اتنا ادا کیا ہے اور اللہ کی قسم آگے کو اسکی

نبأ عظيم وخطر جسيم ولما بلغ اربعين سنة قيل واربعين يوما
بڑا قدر ہے اور شان عظیم ہے اور جب سلم چالیس برس کے ہوئے اور کوئی کہتا ہے اور چالیس دن کے

وقيل عشرة ايام وقيل شهرين يوم الاثنين لسبع عشرة خلت من
اور کوئی کہتا ہے دس دن کے اور کوئی کہتا ہے دو مہینے کے پیر کے دن رمضان کی

شهر رمضان وقيل لاربع وعشرين ليلة وقال ابن عبد البر يوم
سترہوین تاریخ اور کوئی کہتا ہے چوبیسوین تاریخ اور ابن عبد البر کہتا ہے پیر کے

الاثنين لثمان من ربيع الاول سنة احدى واربعين من الفيل بعثه
دن ربیع الاول کی آٹھوین تاریخ حادثہ فیل سے سن اکتالیس مین اللہ نے

الله رحمة للعالمين ورسولا الى كافة الثقلين اجمعين فرفع قدره
آنکو عالم کی رحمت کے واسطے مبعوث اور تمام جن وانسان کی طرف رسول بہیجا پس عالم کے لوگونکی قدر رفیع

واعلى ذكره في العالمين فاقام بمكة ثلث عشرة سنة ثم امر بالهجرة
اور ذکر بلند کردیا پھر مکہ مین تیرہ برس رہے پھر مدینہ مطہرہ

الى المدينة المطهرة فاقام بها عشر سنين فجاهد في سبيل الله
کی طرف ہجرت کا حکم ہوا مدینہ مین دس برس رہے اللہ کی راہ مین جہاد کیا

يا ابن اخي والله لقد قال اخي الكلمة التي امرته بها فقال لم اسمع كذا في رواية ابن اسحق

بھتیجے اللہ کی قسم میرے بھائی نے کلمہ پڑھا وہ جو تو نے اسکو کہا تھا حضرت نے فرمایا میں نے تو نہیں سنا ابن اسحق کی روایت میں ہے کہ

انه اسلم عند الموت والجواب بانه مخالف لما صح من موته على ملة

مرتے وقت اسلام قبول کر لیا اور اسکا جواب یہہ دیتے ہیں کہ یہ صحیح روایت کے برخلاف ہے کہ وہ عبد المطلب

عبد المطلب والكلام فيه طويل والله يقول الحق وهو يهدي السبيل

کے ملت پر مرے ہیں اور اسمیں گفتگو بہت دراز ہے اور اللہ حق کہتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے

ولما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم اثنى عشرة سنة خرج مع عمه

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کے ہوئے تو اپنے چچا ابو طالب کے

ابي طالب الى الشام حتى بلغ بصرى فرآه بحيرا الراهب واسمه جرجيس

ساتھ شام کیطرف تشریف لے گئے یہانتک کہ بصرے تک پہنچے تب انکو بحیرا راہب نے دیکھا اور اسکا نام جرجیس تھا

فعرفه بصفته فقال وهو اخذ بيده هذا سيد العالمين هذا يبعثه

سو انکو علامات سے پہچان لیا اور حضرت کا ہاتھ پکڑ کر یہہ کہا یہہ تمام عالم کا سردار ہے اسکو بھیجے گا تمام عالم کی

الله رحمة للعالمين فقيل له وما علمك بذلك فقال انكم حين اشرفتم

رحمت کے لئے مبعوث کریگا اس سے کسی نے پوچھا تجھکو یہہ کیونکر معلوم ہوا جواب دیا جب تم اسکو عقبہ پر لیکر

به من العقبة لم يبق شجر ولا حجر الا خر له ساجدا ولا يسجدان الا لنبي

چڑھے تو نہ کوئی درخت باقی رہا اور نہ پتھر مگر انکے آگے سجدہ میں گر پڑا اور درخت اور پتھر سوا نبی کے کسیکو سجدہ نہیں کرتے

واني لاعرفه بخاتم النبوة في سفل غضروف كتفه مثل التفاحة

اور میں تو اسکو بیشک خاتم النبوت سے جو مونڈھے کی نرم ہڈی کے تلے سیب کی مثال ہے پہچانتا ہوں

ونجده في كتبنا وتزوج صلعم خديجة وهو ابن خمس وعشرين وكانت

اور ہم اپنی کتابوں میں دیکھتے ہیں اور حضرت صلعم نے خدیجہ سے اسوقت بیاہ کیا کہ جب پچیس برس کے ہوئے اور خدیجہ کو

تدعى في الجاهلية بالطاهرة وكان لها حين تزوجها النبي صلى الله

جاہلیت میں طاہرہ کہا کرتے تھے اور خدیجہ کی عمر اسوقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم من العمر اربعون سنة واصدقها عشرين بكرة وحضر ابو بكر

آپنے شادی کی چالیس برس کی تھی اور مہر بیس اونٹ مقرر کئے اور ابو بکر اور مضر کے

ورؤساء مضر فخطب ابو طالب فقال الحمد لله الذي جعلنا من ذرية

رئیس جمع ہوئے پھر ابو طالب نے خطبہ پڑھا الحمد اللہ کی حمد ہے جسنے ہمکو ابراہیم کی

نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين

ہم اُن لوگوں کیواسطے ٹھہراوینگے جو نہیں چاہتے زمین میں بڑائی اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور آخرت کی خوبی پرہیزگاروں کو واسطے ہے

وقال اليس في جهنم مثوى للمتكبرين قلنا يا رسول الله صلى الله عليه

اور فرمایا کیا دوزخ میں تکبر کرنیوالوں کا ٹھکانا نہیں ہے ہمنے عرض کیا یا رسول الله صلی الله علیہ

وسلم متى اجلك قال دنى الفراق المنقلب الى الله والجنة الماوى

وسلم آپکی اجل کب ہے فرمایا اور اس فراق میں الله کیطرف اور جنت الماوی کیطرف

والسدرة المنتهى والى الرفيق الاعلى والكاس الاوفى والحوض

اور سدرة المنتہی کیطرف اور رفیق الاعلی کیطرف اور چھلکتے پیالوں اور حوض

والعيش المهنى قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من يغسلك قال

اور پسندیدہ عیش کیطرف بازگشت ہے ہمنے عرض کیا یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم آپکو کون نہلاویگا فرمایا

رجال اهلي الادنى فالادنى قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم نكفنك

میرے گھر کے مرد نزدیک سے نزدیک ہمنے عرض کیا یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم آپکو کفن کس کپڑے کا دیں

قال في ثيابي هذه ان شئتم او في ثياب مصر او حلة يمانية قلنا يا رسول

فرمایا اگر تم چاہو تو میرے انہیں کپڑوں میں یا مصر کے کپڑوں میں یا یمانی چادروں میں ہمنے عرض کیا یا رسول

الله من يصلي عليك فبكينا وبكى فقال مهلا رحمكم الله وجزاكم الله عن

الله آپکے نماز جنازہ کون پڑھاویگا اور ہم رونے لگے اور آپ بھی روئے پھر فرمایا صبر کرو تمکو خدا رحمت کرے اور تمکو تمہارے نبی کیطرف سے

نبيكم خيرا اذا انتم غسلتموني وكفنتموني فضعوني على سريري

اچھی جزا دے جب تم مجھکو نہلا چکو اور کفن دے چکو تو مجھکو میرے اس تخت پر

هذا على شفير قبري في بيتي هذا ثم اخرجوا عني ساعة فان اول من

میرے اس گھر میں میری قبر کے کنارہ پر رکھدینا پھر میرے پاس سے ایک ساعت باہر چلے جانا کیونکہ پہلے پہل جو

يصلي علي حبيبي وخليلي جبرئيل ثم اسرافيل ثم ملك الموت معه جنود

میری نماز پڑھیگا تو میرا حبیب اور دوست جبرئیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت تمام فرشتوں کا لشکر

من الملائكة باجمعهم ثم ادخلوا علي فوجا فوجا فصلوا علي وسلموا تسليما

لشکر لیکر پڑھیگا پھر تم میرے پاس فریق فریق آنا اور میری نماز پڑھنا اور اچھی طرح سلام پہنچانا

ولا تؤذوني بتزكية ولا رنة وليبتدئ بالصلوة علي رجال اهل بيتي

اور مجھکو ستائش اور نوحہ کی ایذا نہ دینا اور چاہیے کہ میری نماز میری اہل بیت کے مرد شروع کریں

ودعا الخلق ونور العالم بنور الايمان واليقين ولما كان الحكمة في

اور خلقت کو اسلام کیطرف بلایا اور عالم ایمان اور یقین کے نور سے روشن کردیا اور چونکہ حضرت صلی اللہ

بعثته صلى الله عليه وسلم هداية الخلق وتتميم مكارم الاخلاق وتكميل

علیہ وسلم کی بعثت میں یہی حکمت تھی کہ خلقت کو ہدایت ہووے اور نیک اخلاق پورے ہوجاویں اور دین کی

مباني الدين فحين حصل هذا الامر وتم هذا المقصود رفعه الله تعالى

بنیاد کامل ہوجاوے پھر جب یہہ امر حاصل ہولیا اور یہہ مقصود پورا ہوگیا تو انکو اللہ تعالی نے

اليه في اعلى عليين وتوفاه الله وهو ابن ثلث وستين صلى الله عليه

اپنی طرف اعلی علیین میں اٹھالیا اور اسیلیے انکو وفات ہوتی تھی کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے صلی اللہ علیہ

وسلم وعلى اله وصحبه واتباعه واحزابه اجمعين وفي هذا الباب

وسلم اور رحمت ہو انکی آل اور اصحاب اور اتباع اور احزاب سب پر اور یہہ دوسرا

الثاني في وفاته صلعم ونذكر فيه ما جاء من الاخبار في

باب حضرت صلعم کی وفات میں ہے اور ہم اسمیں وہ اخبار بیان کرینگے جو اسکے

اوله واخره والله الموفق ومما وقع قبل مرضه بشهر ما روى عن ابن

اول اور آخر کے حال میں آئی ہیں اور یہہ توفیق دینے والا اللہ ہے اور حضرت صلعم کے مرض سے ایک مہینے پہلے جو کہ واقع ہوا تو وہ ہے جو ابن مسعود

مسعود رض قال نعى لنا نبينا وحبيبنا صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر

روایت ہے کہتا ہے کہ ہمکو ہمارے نبی اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی ایک مہینہ پہلے خبر دی (ان

هو بابي امي ونفسي له الفداء فلما دنى الفراق جمعنا في بيت امنا عائشة

باپ پر میرا صدقے اور میری جان انپر قربان) وفات کی خبر سنادی تھی جب جدائی کا وقت نزدیک آیا تو ہمکو ام المومنین عائشہ کے گھر

وتشدد لنا فقال مرحبا بكم وحياكم الله بالسلام رحمكم الله حفظكم

جمع کیا اور فرمایا تمکو مرحبا اور خدا تمکو سلامتی سے زندہ رکھے تمکو خدا رحمت کرے تمکو محفوظ رکھے

جبركم الله رزقكم الله رفعكم الله اواكم الله قاكم الله وصيكم بتقوى الله

[illegible]

اوصي بكم واستخلفه عليكم واحذركم اني لكم نذير مبين ان لا تعلوا

میں تمکو وصیت کرتا ہوں اور اسیکو تمپر خلیفہ کرتا ہوں اور تمکو ڈراتا ہوں میں تمہارے واسطے ظاہر ڈرانیوالا ہوں کہ اللہ پر

على الله في عباده وبلاده فانه قال لي ولكم تلك الدار الاخرة

اسکے بندوں اور شہروں میں بڑائی نہ کیو کیونکہ اللہ نے میرے اور تمہارے حق میں فرماتا ہے یہہ آخرت کا گھر

الحادية عشرة وكان ابتداء مرضه في بيت ميمونة وقيل زينب بنت

گیارہ مین اور مرض کی ابتدا میمونہ کے گھر مین اور کوئی کہتا ہے زینب بنت

جحش وقيل ريحانة رضي الله عنهن وذكر الخطابي ان ابتداءه يوم

جحش کے گھر مین اور کوئی کہتا ہے ریحانہ رضی اللہ عنہن کے گھر مین اور خطابی نے بیان کیا ہے کہ مرض کی ابتدا پیر کے

الاثنين وقيل السبت وقيل الاربعاء قاله الحاكم وحكي في روضة قولين

دن ہوئی اور کوئی کہتا ہے شنبہ کے روز اور کوئی کہتا ہے بدھ کے دن یہہ حاکم کا قول ہے اور روضہ مین دو قول مذکور ہین

وفي مدة العلة فقيل اربعة عشر وقيل اثنا عشر يوما وعليه الاكثرون

اور مرض کی مدت مین اختلاف ہے کوئی چودہ دن کہتا ہے اور کوئی بارہ دن کہتا ہے اور اکثر علماء اسی پر ہین

وقيل عشرة وبه جزم سليمان التيمي وقد جزم وهو احد الثقات بان

اور کوئی دس دن کہتا ہے اور سلیمان تیمی اسی کا یقین کرتا ہے اور یہہ بھی یقین کیا ہے حالانکہ وہ ثقات مین سے ہے کہ

ابتداء مرضه يوم السبت الثاني والعشرين من صفر ومات يوم الاثنين

مرض کی ابتدا شنبہ کے دن ماہ صفر کی بائیسوین تاریخ ہوئی اور پیر کے دن

لليلتين خلتا من الربيع الاول وفي الاكتفاء ولما قفل رسول الله صلى

ربیع الاول کی دوسری تاریخ وفات پائی اور اکتفا مین یہہ ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم من حجة الوداع اقام بالمدينة بقية ذي الحجة ومحرم

علیہ وسلم حجۃ الوداع سے پھر کر آئے تو مدینہ مین ماہ ذی الحجہ کے باقی دن اور ماہ محرم

وصفر وضرب على الناس بعثا وبعث اسامة بن زيد الى الشام وامره ان

اور ماہ صفر بود و باش رہے اور لوگون کو تنبیہ کی اور اسامہ بن زید کو شام کی طرف روانہ کیا اور یہہ حکم دیا کہ

يوطئ الخيل تخوم البلقاء والداروم من ارض فلسطين فتجهز الناس

فلسطین کی سرزمین سے بلقا اور داروم کے حدود تک سوار روند ڈالین پس لوگون کو سامان

واوعب مع اسامة المهاجرون الاولون وكان اخر بعث بعثه رسول الله

جنگ دیا اور اسامہ کے ساتھ مہاجرین اولین جمع کر دیئے اور یہہ آخری لشکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم فبينا الناس على ذلك ابتدأ صلوات الله وسلامه

علیہ وسلم نے روانہ کیا پس لوگ تو اسی طرح روانگی مین تھے کہ رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ کو

عليه بشكواه الذي قبضه الله تعالى فيه الى ما اراد به من رحمته

وہ مرض شروع ہوا جس مین انکو اللہ تعالی نے اپنے ارادہ کے موافق رحمت اور کرامت کی طرف

تخوم بالضم الفصل بين الارضين من المعالم والحدود ۱۲ ق

فلسطين نام شہر است ۱۲

ثم نساءهم ثم انتم بعد ثم اقرؤا السلام على من غاب عني من اصحابي واقرؤا السلام

پھر اُنہیں سے عورتیں پھر بعد اسکے تم پھر اُن پر جو میرے یار غائب ہیں سلام بھیجنا اور اُن پر سلام کہنا

على من يبقى على ديني من يومي هذا الى يوم القيامة فقلنا يا رسول الله صلى الله

جو آج کے دن سے قیامت کے دن تک میرے دین پر باقی رہینگے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم من يدخلك قبرك قال اهلي مع الملئكة كثيرة يرونكم من حيث لا

علیہ وسلم آپ کو قبر میں کون اُتارے فرمایا میری اہل فرشتوں بہت سے ساتھ ہیں وہ تمکو دیکھتے ہیں اس طرح کہ تم اُنکو

ترونهم وفي انوار التنزيل[1] والمدارك عن ابن عباس رض انه قال اخر اية نزل

نہیں دیکھتے اور انوار التنزیل اور مدارک میں ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ابن عباس رض نے کہا کہ سب سے پچھلی آیت

بها جبرئيل واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت

جو جبرئیل لیکر آیا یہہ ہے ڈرو اُس دن سے جسمیں تم اللہ کیطرف پھر کر جاؤگے پھر ہر ایک جان پورا دیا جاویگی جو اسنے کمایا

وهم لا يظلمون وقال ضعها على راس مائتين وثمانين اية من البقرة وعاش

اور وہ ظلم نہیں کیے جاوینگے اور فرمایا کہ اس آیت کو سورہ بقرہ میں دو سو اسی آیتوں کے بعد لگا دے اور اسکے بعد

رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدها احدا وعشرين يوما وقيل احدى وثمانين

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیس دن جیتے رہے اور کوئی کہتا ہے اکیاسی

يوما وقيل ثلث ساعات وفي تفسير الزاهدي وحكى ابن عباس رض وقال ختم الوحي

دن اور کوئی کہتا ہے تین گھڑی اور تفسیر زاہدی میں ہے کہ ابن عباس رض نے ذکر کیا ہے اور یہہ کہا کہ وحی وعید[2] پر

بالوعيد ذكر ابتداء مرضه صلى الله عليه وسلم وكيفيته روي انه

ختم ہوئی ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتداء مرض کا اور اسکی کیفیت کا روایت ہے کہ آنکو

ابتدأ به صداع في اواخر صفر لليلتين بقيتا منه يوم الاربعاء في بيت

صفر کی اٹھائیسویں تاریخ بدھ کے دن میمونہ کے گھر میں پہلے درد سر

ميمونة رض وقيل لليلة وقيل بل في مفتتح ربيع الاول وفي الوفا مرض في صفر

شروع ہوا اور کوئی کہتا ہے انتیسویں اور کوئی کہتا ہے بلکہ ربیع الاول کے ابتدا میں اور وفا میں ہے کہ صفر کی

لعشر بقين منه وتوفي صلى الله عليه وسلم لاثنى عشر ليلة خلت من

بیسویں تاریخ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ربیع الاول کی

الربيع الاول انتهى وذكر رزين عن ابي حاتم شهر الربيع الاول من السنة

بارہویں تاریخ ہوئی انتہی اور رزین ابی حاتم سے نقل کرتا ہے اور ربیع الاول سن

[1] انوار التنزیل نام بیضاوی شریف ہے ۱۲
[2] وعید نوید ... ۱۲ دن ... ساعت ... بانشہ ...

الله صلی الله علیه وسلم من البقیع فوجدنی وانا اجد صداعا فی راسی وانا

صلے اللہ علیہ وسلم بقیع سے پھر کر آئے تو مجھ کو اس حال میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں

اقول وا راساه فقال بل انا والله یا عایشة اقول وا راساه قالت وکان

کہتی تھی ہائے سر پس فرمایا بلکہ اللہ کی قسم اے عائشہؓ میں کہتا ہوں ہائے سر عائشہؓ کہتی ہیں کہ

یسلینی رسول الله بالمزاح علی تجشم منه فقال وما ضرك لو مت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو مزاح کی باتوں میں تکلف سے بہلاتے تھے پس فرمایا تیرا کیا نقصان ہو اگر تو مجھ سے پہلے

قبلی فقمت علیك فکفنتك وصلیت علیك ودفنتك فقلت والله

مر جائے تو میں تیرا ذمہ دار ہو جاؤں اور کفن دوں اور جنازہ کی نماز پڑھوں اور دفن کر دوں میں نے عرض کیا اللہ کی قسم

لکانی بك وقد فعلت ذلك فرجعت الی بیتی فاعرست ببعض نسائك

گویا میں آپ پر بھاری ہوں کہ آپ نے یہ سب کچھ کیا پھر آپ نے میرے گھر کی طرف مراجعت کی اور کسی زوجہ کے ساتھ

من اخر ذلك الیوم فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فتتام به

ازواج میں سے عروسی کی — پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے پھر آپ کے مرض نے

وجعه وهو یدور علی نسائه حتی اشتد به وهو فی بیت میمونة فدعی

شدت پکڑی حالانکہ اپنی ازواج پر دورہ فرماتے تھے یہاں تک کہ وہ مرض جب کہ میمونہؓ کے گھر تھے بڑھ گیا پھر آپ نے

نساءه یستاذنهن فی ان یمرض فی بیتی فاذن له فخرج رسول الله

سب بیبیوں کو بلایا اپنے ہاں میں اجازت مانگتے تھے کہ میرے گھر میں بیمارداری کئے جاویں انہوں نے اجازت دی پھر رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم یمشی بین رجلین من اهله احدهما الفضل بن عباس

صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کنبہ میں سے دو شخصوں کے درمیان چلا کرتے تھے ایک ان میں سے فضل بن عباس تھا

ورجل اخر عاصبا راسه تخط قدماه حتی دخل بیتی قال ابن عباس

اور ایک شخص اور تھا سر پر پٹی باندھے تھے قدم مبارک گھسٹتے جاتے تھے یہاں تک کہ میرے گھر میں داخل ہوئے ابن عباس روایت

ان الرجل الاخر هو علی بن ابی طالب ع ثم رسول الله صلی الله علیه

[illegible] وہ دوسرا شخص علی بن ابی طالب تھے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

وسلم واشتد به وجعه وفی روایة بعد ان قال وا راساه فذهب فلم

[illegible] اور مرض شدت ہو گیا اور ایک روایت میں ہے کہ بعد کہ وا راساہ فرمایا پھر تشریف لے گئے پھر

یلبث الا یسیرا حتی جیء به محمولا فی کساء فدخل علی وبعث الی النساء

تھوڑی ہی دیر گزری کہ آپ کو کپڑے میں اٹھا کر لائے پھر میرے گھر آئے اور ازواج مطہرات کو بلا بھیجا

وکرامته فی لیال بقین من صفر او فی اول شهر الربیع الاول فکان اول
ماہ صفر کے آخر میں یا ماہ ربیع الاول کے اوائل میں قبض کر لیا سو اسکی اول

ما بدأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما ذکر انه خرج الی بقیع الغرقد
ابتدا جیسا کہ مذکور ہے یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو بقیع غرقد کیطرف

من جوف اللیل فاستغفر لهم ثم رجع الی اهله فلما اصبح ابتدأ بوجعه
تشریف لے گئے پس اُنکے واسطے مغفرت کی دعا کی پھر گھر چلے آئے جب صبح ہوئی تو اُسی دن

فی یومه ذلک حدث ابو مویهبة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعثنی
مرض شروع ہو گیا ابو مویہبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولی روایت کرتا ہے کہ مجھکو

رسول الله صلی الله علیه وسلم من جوف اللیل فقال یا ابا مویهبة انی قد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بلایا پس فرمایا اے ابو مویہبہ مجھکو

امرت ان استغفر لاهل هذا البقیع فانطلق معی فانطلقت معه فلما
حکم ہوا ہے کہ اس گورستان والوں کے واسطے مغفرت کی دعا کروں سو تو میرے ساتھ چل پس ابو مویہبہ حضرت کے ساتھ گیا جب

وقف علیهم قال السلام علیکم یا اهل المقابر لیهن علیکم ما اصبحتم
وہاں جا کر کھڑے ہوئے فرمایا السلام علیکم اے اہل قبور مبارک ہو تمہاری صبح خوش گوار رہو جیسے

فیه مما اصبح الناس فیه اقبلت الفتن کقطع اللیل المظلم یتبع آخرها
ہو تم بہ نسبت اور لوگوں کی صبح کے فتنے حوادث اندھیری رات کے ٹکڑے آ پہنچے کہ پچھلا اگلے کے ساتھ

اولها ثم اقبل علی فقال یا ابا مویهبة انی قد اوتیت مفاتیح خزائن الدنیا
لگا ہوا ہے پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابو مویہبہ بیشک مجھکو دنیا کے خزانوں کی کنجیاں ملیں اور دنیا میں

والخلد فیها ثم الجنة فخیرت بین ذلک وبین لقاء ربی فقلت بابی
ہمیشہ کو رہنا اور پھر جنت اور مجھکو اس میں اور اپنے پروردگار کی ملاقات میں اختیار دیا گیا ہے دونوں میں سے جو چاہوں اختیار کروں میں نے عرض کیا کہ میرے

انت وامی فخذ مفاتیح خزائن الدنیا والخلد فیها ثم الجنة فقال لا والله
ماں اور باپ تم پر فدا ہوں تم دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے لو اور وہاں کا ہمیشہ رہنا اور پھر جنت پس فرمایا نہیں اللہ کی قسم

یا ابا مویهبة لقد اخترت لقاء ربی والجنة ثم استغفر لاهل البقیع ثم
اے ابو مویہبہ بیشک تو اپنے رب کی ملاقات اور جنت اختیار کر لیا پھر اہل بقیع کیواسطے مغفرت کی دعا کی پھر

انصرف فبدأ به وجعه الذی قبضه الله فیه وقالت عائشة رجع الو
چلے آئے پس حضرت کو وہ مرض شروع ہو گیا جسمیں اللہ نے آپکی وفات دی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ

عه خلد بالضم ہمیشگی و ہمیشہ بودن ۱۲ منتخب

عه بقیع موضعی که دروی بیخ درختان باشد و بقیع الغرقد گورستان مدینه که درخت غرقد بسیار دارد ۱۲ منتخب

عه جوف بالفتح شکم و اندرون چیزی ۱۲ م

عه اتی بالفتح عطا دادن و گذرانیدن طعام و بالکسر عطا ۱۲ م

عه مفتاح بالکسر کلید و مفاتیح جمع ۱۲ م

امر بذلك وتخوفنا ان يكون بك ذات الجنب فقال انها من الشيطان ولم

کہا تھا اور ہمکو ڈر ہوا کہ شاید آپکو مرض ذات الجنب ہو فرمایا ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور

يكن الله عز وجل ليسلطها علي ولا ليرميني بها ولكن هذا عمل النساء لا

اللہ عز وجل نے ذات الجنب کو مجھ پر مسلط نہیں کیا اور نہ یہ کہ مجھ پر شیطان اسکو چلا سکے پر یہ عورتوں کا کام ہے مگر

يبقى احد في البيت الا لُدّ الا عمي العباس فان عمي لا تناوله فلُدّ وا كلهم

میں کوئی باقی نہیں رہیگا سوا چچا عباس کے مگر دوا پلایا جاویگا کیونکہ میرا قول انکو شامل نہیں ہے سو سب کو دوا دیگئی

ولُدّت ميمونة وكانت صائمة بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرج رسول

اور میمونہ نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق دوا پی حالانکہ روزہ سے تھیں پھر رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم الى بيت عائشة رض وكان يومها بين العباس وعلي والفضل

صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رض کے گھر آئے کیونکہ وہ انھیں کا دن تھا عباس اور علی کے سہارے سے چلے گئے اور فضل آپکا

ممسك بظهره ورجلاه يخطان حتى دخل على عائشة فلم يزل عندها مغلوبا

کمر کو تھام رہے تھے اور آپکے دونوں قدم گھسٹتے جاتے تھے یہانتک کہ عائشہ رض کے ہاں چلے آئے پھر انہیں کے پاس مرض کی مغلوبیت سے

لا يقدر على الخروج من بيتها الى غيره ثم ان وجعه اشتد قالت عائشة رض جعل

انکے گھر سے کسی اور جگہ جانے کی قدرت نہیں رکھتے تھے پھر حضرت کا مرض غالب ہوگیا عائشہ کہتی ہیں کہ بیماروں کا سا

يشتكي ويتقلب على فراشه فقلت له لو صنع هذا بعضنا لوجدت عليه

حال ہوگیا اور بستر پر لوٹنے لگے میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی ایسا کرتا تو آپ اسپر غصہ کرتے

فقال ان المؤمنين يشدد عليهم انه لا يصيب المؤمن نكبة من شوكة

پس فرمایا بیشک مومنین پر شدت ہوا کرتی ہے شان یہ ہے کہ مومن کو کوئی کانٹے کی خلش یا اس سے زیادہ

فما فوقها الا رفع الله له بها درجة وحط عنه بها خطيئة وقالت ما رأيت

نہیں پہنچتی ہے مگر اللہ تعالی اسکے سبب مومن کا درجہ بلند اور اسکی خطا معاف کر دیتا ہے اور عائشہ کہتی ہیں میں نے کسی کو

احدا كان اشد عليه الوجع من رسول الله صلعم وروي انه لا يكاد تقربها احد

نہیں دیکھا کہ اسپر مرض رسول اللہ صلعم سے زیادہ سخت ہوا ہو اور روایت ہے کہ یہ حال تھا کہ تپ کی گرمی سے کوئی ہاتھ

من شدة الحمى فقال ليس احد اشد بلاء من الانبياء كما يشتد علينا البلاء كذلك

آپکے بدن پر نہیں رکھ سکتا تھا پس فرمایا کہ انبیاء سے زیادہ سخت بلا میں کوئی نہیں ہوتا اور جیسے ہم پر بلا سخت ہوتی ہے ویسے ہی

يضاعف لنا الاجر عن عبد الله بن مسعود رض قال دخلت على النبي صلى الله عليه

ہمارا ثواب دو چند ہوتا ہے عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

فقال اني قد اشتكيت واني لا استطيع ان ادور بينكن فأذن فلأكن
کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہوگیا ہوں اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ تم میں دورہ کروں پس مجھکو اجازت دیدو

عند عائشة فكنت اوضيه ولم اوضى احدا قبله وروي ان رسول الله
عائشہ رضہ کے پاس رہوں پھر میں حضرت کو وضو کرایا کرتی اور کسیکو آپ سے پہلے کبھی وضو نہیں کرایا تھا اور روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كان يسال في مرضه اين انا غدا يريد يوم عائشة
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں ہونگا مقصود عائشہ رضہ کا دن تھا

فاذن له ازواجه يكون حيث يشاء وكان في بيت عائشة حتى مات
سو حضرت کے ازواج نے یہہ اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں رہیں اور عائشہ رضہ کے گھر رہتے تھے یہانتک کہ انہیں کے گھر میں

في بيتها وفي رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يحمل في ثوب يطاف
وفات پائی اور ایک روایت میں یہہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں کپڑے میں اٹھا کر ازواج مطہرات کو

به على نسائه وهو مريض يقسم بينهن قالت عائشة ثم تمادى به
گھر گھر اٹھائے پھرتے تھے اور انمیں تقسیم پوری کرتے تھے عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ پھر آپکا مرض طول

وجعه وهو في ذلك يدور على نسائه حتى اجتمعن برسول الله صلى الله
پکڑ گیا اور حضرت اسی حالت میں اپنی ازواج پر دورہ کرتی تھی یہانتک کہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم في بيت ميمونة فلما راوا ما به اجتمع راي اهل البيت ان يلدوه
کی خدمت میں میمونہ کے گھر جمع ہوئیں جب انہوں نے آپکا یہہ حال دیکھا تو سب اہل بیت کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ آپ کو دوا پلا دیں

وتخوفوا ان يكون به ذات الجنب ففعلوا وفي رواية عن عائشة قالت
اور سب کو یہہ خوف ہوا کہ شاید آپ کو ذات الجنب ہو سو یہی کیا اور ایک روایت میں عائشہ رضہ سے ہے وہ کہتی ہیں کہ

كانت تاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الخاصرة فاخذته يوما واغمي
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کوکھ پکڑ لیا کرتے تھے سو ایک روز ویسے پکڑ لی اور آپ پر ایسی غشی

عليه حتى ظننا انه هلك فلددناه ثم سري عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد
طاری ہوئی کہ ہم نے یہہ گمان کیا کہ ہلاک ہوگئے سو ہم نے دوا پلائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بخود تخفیف ہوگئی اور دوا

لدوه فقال من صنع لي هذا فهبنه فاعتللن بالعباس فاتهم جميع من
پلا چکے تھے آپ نے فرمایا میرے ساتھ یہہ کسنے خوبی کی ہے سو وہ ڈر گئیں اور عباس کا بہانا کیا اور سب نے جو اس وقت

في البيت العباس سببا ولم يكن له في ذلك راي فقالوا عمك العباس
گھر میں تھے عباس کو سبب ٹھہرایا حالانکہ انہوں نے اسکی رائے نہیں دی تھی اور کہا کہ یہہ آپکے چچا عباس کئے

وعن ابن عمر رض جاء ابو بكر رض فقال يا رسول الله ائذن لي في مرضك اكون

اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دو کہ تمہاری بیمارداری کروں اور میں ہی

الذي اقوم عليك قال يا ابا بكر ان لم احمل ازواجي وبناتي واهل بيتي

آپکی خدمت پر قایم رہوں فرمایا اے ابو بکرؓ اگر میں اپنی ازواج اور بیٹیوں اور اہل بیت سے

علاجي ازددت مصيبتي عليهم عظما وقد وقع اجرك على الله ومما وقع

اپنے علاج کی خدمت نہ لوں تو انپر میری مرض سے سخت مصیبت ہوجاویگی اور تیرا ثواب اللہ کے ذمہ ہو چکا اور مرض کے

في مرضه انه خطب الناس في مرضه وقال في خطبته ان الله تبارك و

واقعات میں سے یہ ہے کہ حضرتؐ نے اپنی مرض میں لوگوں کو خطبہ سنایا اور خطبہ میں یہ فرمایا بیشک اللہ تبارک و

تعالى خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند

تعالی نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ دنیا لے یا جو کہ اللہ کے ہاں ہے سو اس بندے نے وہ اختیار کیا جو اللہ کے

الله فبكى ابو بكر رض فعجبنا من ابي بكر ان اخبر رسول الله صلى الله عليه

ہاں ہے تب ابو بکرؓ رو پڑے اور ہمنے ابو بکرؓ کے رونے سے تعجب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی جتلائی کہ

وسلم عبد خيره الله وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم المخير وكان ابو بكر رض

اللہ تعالی نے کسی بندے کو اختیار دیا ہے اور حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دئے ہوئے تھے اور ابو بکرؓ ہم سب سے

اعلمنا وانه اعتق في مرضه اربعين نفسا وروي ان رسول الله صلى

دانا تھے اور یہ بھی کہ اپنے مرض میں چالیس بردے آزاد کئے اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم كان لم يشتك شكوى الا سأل الله تبارك وتعالى العافية

علیہ وسلم کبھی نہیں بیمار ہوے مگر اللہ تبارک و تعالی سے عافیت کی دعا مانگی

حتى كان في مرضه الذي توفي فيه فانه لم يدع بالشفاء بل عاتب

یہانتک کہ اس مرض میں کہ جسمیں وفات پائی بیمار ہوے سو اس مرض میں صحت کی دعا نہ مانگی بلکہ اپنے نفس کو

نفسه وشرع يقول يا نفس ما لك تلوذين كل ملاذ ومما وقع في مرضه

عتاب فرمایا اور یوں فرمانا شروع کیا اے نفس تجکو کیا ہوا کہ تو ہر جگہہ پناہ ڈھونڈتا ہے اور مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ

انه اسر الى فاطمة حديثا فبكت ثم اسر اليها حديثا فضحكت قالت

آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کے کان میں کوئی بات کہی وہ رو دیں پھر کچھ پوشیدہ کہا سو وہ ہنسنے لگیں عایشہؓ

عائشة فسألتها عن ذلك فقالت ما كنت لافشي سر رسول الله صلى

کہتی ہیں میں نے پوشیدہ بات پوچھی سو فاطمہؓ نے جواب دیا میں وہ نہیں ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید

شب ۱۲
بیمارداری کردن ۱۲
صلعم و وفا بالعہد ...
گرفتن ۱۲ ام صلعم
افشار فاش و اخفا را
کردن ۱۲ منتخب

وسلم وهو يوعك وعكا شديدا فقلت يا رسول الله انك لتوعك وعكا

خدمت میں حاضر ہوا اور آنکو نہایت شدت سے گرم تپ چڑھی ہوئی تھی پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو بڑی شدت سے

شديدا قال اجل انی اوعك كما يوعك رجلان منكم قلت ذلك ان لك

گرم تپ ہے فرمایا ہاں مجھکو اتنی گرم تپ ہے جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ہوتی ہے مینے عرض کیا یہ اسلئے کہ آپکے واسطے

اجرين قال اجل ذلك كذلك ما من مسلم يصيبه اذى شوكة فما فوقها

دو اجر ہیں فرمایا ہاں یہ اسی کے بدلے ہے کوئی مسلم نہیں ہے کہ اسکو کانٹے کی یا اس سے زیادہ تکلیف ہوتی ہو

الا كفر الله بها سيئاته كما تحط الشجرة ورقها رواه البخاری وعن عائشة

مگر اللہ اسکے سبب سے اسکے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور عائشہ رض سے روایت

قالت لما اشتد وجعه قال صبوا علی من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلی

کہتی ہیں جب حضرت کا مرض سخت ہوگیا تو فرمایا میرے اوپر سات مشکیں جنکے سربند کھلے نہوں ریختہ کرو شاید کہ

استريح فاعهد الی الناس قالت عائشة فاجلسناه فی مخضب لحفصة

چین پاؤں اور لوگوں سے عہد کروں عائشہ رض کہتی ہیں پس بٹھایا ہمنے حضرت کو حفصہ رض کے مسی لگن میں

من نحاس وسكبنا عليه الماء حتی طفق يشير الينا ان قد فعلتن ثم خرج

اور ان پر پانی ریختہ کیا یہانتک کہ ہماری طرف اشارہ کرنا شروع کیا کہ تم کر چکیں پھر نکلے

فقام يومئذ خطيبا فحمد الله واثنی عليه واستغفر للشهداء الذين

اور اسدن خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد اور ثنا کی اور ان شہدا کیلئے جو احد کے دن

قتلوا يوم احد ذكر امتداد مرضه صلی الله عليه وسلم كانت

مارے گئے تھے مغفرت کی دعا کی ذکر امتداد مرض حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض کی امتداد کا حضرت

مدة علته اثنی عشر يوما وقيل ثمانية عشر يوما وقال رسول الله صلی

کے بیماری کی مدت کے بارہ دن ہیں اور کوئی اٹھارہ دن کہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم فی مرضه سدوا هذه الابواب الشوارع الی المسجد الا باب

وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا یہہ دروازے مسجد میں آنیکے سب بند کرو مگر دروازہ

ابی بكر فانی لا اعلم رجلا احسن يدا عندی فی الصحابة من ابی بكر

ابو بکر رض کا کیونکہ میں صحابہ میں سے اپنے اوپر احسان کرنیوالا ابو بکر رض سے زیادہ کسیکو نہیں جانتا

وفی رواية سدوا عنی كل خوخة فی هذا المسجد غير خوخة ابی بكر رض

اور ایک روایت میں ہے میری طرف سے ساری کھڑکیاں اس مسجد کی بند کرو مگر کھڑکی ابو بکر رض کی [illegible]

سلہ وعک تیزی تپ
سلہ صبوا [illegible]
سلہ قرب مشک
قرب بالکسر جمع
سلہ مخضب بالکسر [illegible]
[illegible]
سلہ [illegible]
[illegible]

مرضه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن زمعة اخرج وقل لابي بكر

پڑہی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زمعہ کو فرمایا جا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہہ کہ

يصلي فخرج فلم يجد على الباب الا عمر في جماعة ليس فيهم ابو بكر فقال يا عمر

نماز پڑھاوے سو عبد اللہ بن زمعہ ہا نسے نکلا اور دروازہ پر سوا عمر کے نپایا وہ بھی جماعت میں تھے کہ نہین ابو بکر تہے عبد اللہ بن زمعہ نے کہا یا عمر

صل بالناس فلما كبر وكان رجلا صيتا سمع النبي صلى الله عليه وسلم صوته

لوگون کو نماز پڑھاوے جب عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور وہ بلند آواز تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی آواز سنی

فقال يابى الله والمسلمون الا ابا بكر ثلث مرات قال فقال عمر لعبد الله

تب فرمایا اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہین مگر ابو بکر کے واسطے تین دفعہ فرمایا راوی کہتا ہی کہ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن

بن زمعة بئس ما صنعت كنت ارى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرك

سے کہا تو نے کیا برا کیا میں تو یہہ جانتا تہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھکو یہہ فرمایا ہے کہ

ان تامرني قال لا والله وما امرني ان امر احدا وروي ان بلالا اذن فوقف

مجھکو کہے عبد اللہ بن زمعہ نے کہا نہین اللہ کی قسم مجھکو یہہ نہین فرمایا تہا کسیکو کہدون اور روایت ہے کہ بلال نے اذان کہی پھر دروازہ

على الباب فقال السلام عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمك الله

پر کھڑا ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجھکو اللہ رحمت کرے

فقال مر ابا بكر يصلي بالناس فخرج بلال ويده على ام راسه وهو ينادي

آپ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہہ کہ لوگون کو نماز پڑھاوے سو بلال رضی اللہ عنہ چلا اور اسکا ہاتھ کھوپڑی پر تہا اور یہہ پکارتا تہا

واغوثاه وانقطاع رجاه وانكسار ظهراه ليتني لم تلدني امي واذ ولدتني

ہاے فریاد اور رجا کا قطع ہونا اور کمر کا ٹوٹ جانا کاش کہ مجھکو میری ماں نہ جنتی اور اگر جنتی تو کاش کہ

لم اشهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ودخل المسجد فقال يا ابا بكر

مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال نہ دیکھتا اور مسجد مین گیا اور کہا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تتقدم فلما نظر ابو بكر خلو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھکو فرماتے ہین کہ تو پیش امام ہو جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ

المسجد من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان رجلا رقيقا لم يتمالك

صلے اللہ علیہ وسلم سے مسجد خالی دیکھی حالانکہ وہ مرد نرم دل تھے نہ تھم سکے

ان خر مغشيا فضج المسلمون فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم الضجة

آخر غش کھا کر گر پڑے تب مسلمانون نے غل مچایا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ غل سنا اور

علیہ وسلم حتی اذا قبض سالتها فقالت انه اسر الی فقال ان جبریل کان
کہتی ہیں دونوں آخر جب حضرت نے وفات پائی تو بیٹی فاطمہ سے پوچھا جواب دیا کہ حضرت نے چپکے کان میں فرمایا تھا بیشک جبریل ہر سال مجھ

یعارضنی بالقرآن فی کل عام مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه الا قد
مجھسے قرآن کا ایکبار دور کیا کرتا تھا اور اب کے سال جبریل نے دوبارہ دور کیا ہے اور میں نہیں جانتا مگر بیشک

حضر اجلی وانک اول اهل بیتی لحوقا بی ونعم السلف انا لک فبکیت لذلک
میری اجل آگئی ہے اور بیشک تو میری اہل بیت میں سے مجھسے اول ملنے والی ہے اور میں تیرے واسطے کیا اچھا میر منزل ہوں اسواسطے روتی تھی

ثم قال الا ترضین ان تکونی سیدة نساء هذه الامة او نساء المؤمنین
پھر فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی کہ تو سب امت کے سب عورتوں کی سردار ہو یا یہہ فرمایا مومنین کی عورتوں کی سردار ہو

فضحکت لذلک ومما وقع فی مرضه انه صلی الله علیه وسلم کان یصلی بالناس
پس میں اسلیے ہنس پڑی اور مرض کے واقعات میں سے یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایام مرض میں لوگوں کی

فی مدة مرضه وانما انقطع ثلثة ایام وقیل سبع عشرة صلوة فلما اذن
امامت کیا کرتے تھے اور یہی تین دن امامت بار رہی اور کوئی کہتا ہے سترہ نمازوں میں پھر جب اس نے

بالصلوة فی ولما امتنع وهی صلوة العشاء قال مروا ابا بکر فلیصل
نماز کیواسطے اذان ہوئی جس میں امامت نہیں ہوئی اور وہ عشا کی نماز تھی تو فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو

بالناس وعن الزهری قال النبی صلی الله علیه وسلم لعبد الله بن زمعة مر الناس
نماز پڑھا دے اور زہری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زمعہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کہدے کہ

فلیصلوا فخرج عبد الله بن زمعة فلقی عمر بن الخطاب فقال صل بالناس
نماز پڑھ لیں سو عبد اللہ بن زمعہ باہر آیا پس عمر بن الخطاب سے ملگیا اور کہا لوگوں کو نماز پڑھا دو سو

فصلی عمر بالناس فجهر بصوته وکان جهیر الصوت فسمع رسول الله صلی
پس عمرؓ نے امام ہوکر نماز شروع کی پس اپنی آواز بلند کی اور وہ بلند آواز تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله علیه وسلم صوته فقال الیس هذا صوت عمر فقالوا بلی یا رسول الله صلی
وسلم نے انکی آواز سنی اور فرمایا کیا یہہ آواز عمرؓ ہی کی نہیں سب نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ

الله علیه وسلم فقال یابی الله ذلک والمؤمنون لیصل بالناس ابو بکر کذا
علیہ وسلم تب فرمایا اس سے اللہ اور مومنین انکار کرتے ہیں چاہیئے کہ ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا دے منتقی

ذکر فی المنتقی وفی شرح المواقف ان بلالا اذن بالصلوة فی زمان
میں اسیطرح مذکور ہے اور شرح مواقف میں ہے کہ حضرت کے زمان مرض میں بلالؓ نے نماز کی اذان

ليتأخر فأومى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن قم كما أنت فجاء رسول

قصد کیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے طرف یہ اشارہ کیا تو جیسے کھڑا ہے کھڑا رہ پھر رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار أبي بكر فكان رسول الله صلى الله

صلے اللہ علیہ وسلم آئے ابو بکر رض کے بائیں طرف بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يصلي بالناس قاعدا وأبو بكر قائما يقتدي أبو بكر بصلوة النبي

علیہ وسلم تو لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور ابو بکر رض کھڑے ہوئے ابو بکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلوة أبي بكر وفي سيرة ابن هشام

کے نماز کے مقتدی تھے اور لوگ ابو بکر رض کی نماز کے مقتدی تھے اور سیرۃ ابن ہشام میں ہے

فلما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم تفرج الناس فعرف أبو بكر أن

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ سرکنے لگے پس ابو بکر سمجھ گئے کہ

الناس لم يصنعوا ذلك إلا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنكص عن

لوگوں نے یہ کشادگی صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے کی سو اپنی نمازگاہ سے

مصلاه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ظهره وقال صل بالناس

پیچھے ہٹنے لگے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی کمر میں اشارہ کیا اور فرمایا کہ نماز پڑھائے جا

وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جنبه فصلى قاعدا عن يمين أبي بكر

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے ایک پہلو کی طرف بیٹھ گئے اور ابو بکر رض کے داہنی طرف بیٹھکر نماز پڑھی

فلما فرغوا من الصلوة قال أبو بكر يا رسول الله إني أراك قد أصبحت

پھر جب نماز پڑھ چکے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکو دیکھتا ہوں کہ اللہ کی نعمت

بنعمة من الله وفضل كما نحب اليوم يوم بنت خارجة أفآتيها قال نعم ثم دخل

اور فضل سے اب اچھے ہو گئے جیسا ہم چاہتے ہیں آجکا دن بنت خارجہ کی باری کا ہے کیا انکے پاس چلا جاؤں فرمایا ہاں پھر

رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرج أبو بكر إلى أهله بالسنح والمرويات

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور ابو بکر رض اپنی اہل کیطرف سنح کو چلے گئے اور روایتیں

معاضدة على أن الإمام كان أبا بكر وروي عن ابن عباس أنه قال لم

ایک دوسرے کو باہم تقویت کرتے ہیں اس مطلب کہ ابو بکر ہی امام تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

يصل النبي صلى الله عليه وسلم خلف أحد من أمته إلا خلف أبي بكر وصلى

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے بجز ابو بکر رض کے کسیکے پیچھے پوری نماز نہیں پڑھی اور

وقال یا فاطمة ما هذه الضجة قالت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ضج
پوچھا فاطمہؓ یہ کیسا غل ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم بغیر مسلمان

المسلمون لفقدك فدعا بعلی وابن عباس فاتکا علیهما وخرج الی المسجد
اسے ویلا کرتے ہیں پھر حضرتؐ نے علیؓ اور ابن عباسؓ کو بلایا ان دونوں پر سہارا لگایا اور مسجد کیطرف تشریف لیگئے

وصلی ثم قال یا معشر المسلمین انتم فی وداع الله وکنفه والله خلیفتی
اور نماز پڑھی پھر فرمایا اے مسلمانو تم اللہ کی رخصت اور اللہ کی پناہ میں ہو اور اللہ کی پرہیزگاری

علیکم بتقوی الله وحفظ طاعته فانی مفارق الدنیا وعن عائشة رض
اور اسکی طاعت کی حفاظت سے میرا خلیفہ ہے کیونکہ میں اب دنیا کو چھوڑنے والا ہوں اور عائشہؓ سے روایت ہے

قالت لما ثقل رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء بلال یؤذنه بالصلوة فقال
کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاری ہوگئے تو بلال آیا نماز کیواسطے اطلاع کرتا تھا آپ نے فرمایا

مروا ابا بکر فلیصل بالناس قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا بکر
ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیشک ابوبکرؓ

رجل اسیف وانه متی یقوم مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا
مرد غمگین ہے اور جب وہ آپکی جگہ کھڑا ہوگا تو لوگوں تک آواز نہ پہنچا سکے گا اگر آپ عمرؓ کو فرماویں تو اچھا ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا

ابا بکر فلیصل بالناس قالت فقلت لحفصة قولی له فقالت له حفصة
ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے عائشہؓ کہتی ہیں میں نے حفصہؓ سے کہا تو عرض کر تب حفصہؓ نے عرض کیا

یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا بکر رجل اسیف وانه متی یقوم
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ابوبکرؓ مرد تحمل الانہیں ہے اور وہ جب آپ کی جگہہ

مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال انکن صواحب یوسف مروا
کھڑا ہوگا تو لوگوں کو نہ سنا سکیگا کاش کہ آپ عمرؓ کو بیٹھے تب حضرتؐ نے فرمایا تم یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو ابوبکرؓ

ابا بکر فلیصل بالناس قال فامروا ابا بکر فلما دخل الصلوة وجد النبی
کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے راوی کہتا ہے پس ابوبکرؓ سے کہدیا جب ابوبکرؓ نے نماز شروع کی تو نبی

صلی الله علیه وسلم من نفسه خفة فقام یهادی بین رجلین ورجلاه
صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس میں خفت معلوم ہوئی تب کھڑے ہوئے دو شخصوں کے سہارے چلے اور آپکے دونوں

یخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابو بکر حسه ذهب
قدم مبارک زمین پر گھسٹتے تھے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے جب ابوبکرؓ نے آہٹ پائی تو پیچھے ہٹنے کا

أمرني ربي روى هذه الرواية أبو داود والدارمي معناه وقال المغيرة ثم
یہی حکم ہے اور اس روایت کو ابوداود نے روایت کیا ہے اور دارمی نے اسکے معنی روایت کیے ہیں مغیرہ کہتا ہے پھر

ركب وركبت فانتهينا إلى القوم وقد قاموا إلى الصلوة ويصلي بهم
سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور قوم تک پہنچے اور انہوں نے نماز شروع کر دی تھی اور عبد الرحمن بن عوف رضہ

عبد الرحمن بن عوف رض وقد ركع بهم ركعة فلما أحس بالنبي صلى الله عليه
انکو نماز پڑھاتا تھا اور ایک رکعت پڑھ چکا تھا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آہٹ

وسلم ذهب يتأخر فأومى إليه فأدرك النبي صلى الله عليه وسلم إحدى الركعتين
دریافت کی تو پیچھے ہٹنے لگا حضرت نے انکی طرف اشارہ کیا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ ایک رکعت

معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التي سبقتنا
لی جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور میں بھی آپکے ساتھ کھڑا ہوگیا ہمنے وہ رکعت فائت پڑھ لی

رواه مسلم ذكره في المشكوة وروى عن رافع بن عمرو بن عبيد عن أبيه أنه
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے مشکوۃ میں کہ ہے اور رافع بن عمرو بن عبید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ وہ

قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم عن الخروج أمر أبا بكر رض أن يقوم
کہتا ہے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلنے سے معذور ہو گئے تو ابوبکر رض کو حکم دیا کہ آپکے قائم

مقامه فكان يصلي بالناس وربما خرج النبي صلى الله عليه وسلم بعدما
مقام ہو جاوے سو ابوبکر رضہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور بعض وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت

دخل أبو بكر رض في الصلوة فيصلي خلفه ولم يصل خلف أحد غيره إلا أنه
چلے آتے تھے کہ ابوبکر رضہ نماز شروع کر چکتے تھے اور ابوبکر رضہ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اور سوا ابوبکر کے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی

صلى الله عليه وسلم صلى خلف عبد الرحمن بن عوف رض ركعة واحدة في سفر
اتنا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف رضہ کے پیچھے سفر میں ایک رکعت پڑھی ہے

وفي أسد الغابة عن الحسن البصري رح عن علي بن أبي طالب رض قال قدم رسول الله
اور کتاب اسد الغابہ میں ہے حسن بصری رحہ علی بن ابی طالب رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم أبا بكر وصلى بالناس وإني لشاهد غير غائب وإني لصحيح
علیہ وسلم نے ابوبکر رضہ کو امام بنایا اور انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور میں بیشک موجود تھا غائب نہیں تھا اور میں بیشک اچھا تھا

غير مريض ولو شاء أن يقدمني لقدمني فرضينا لدنيانا من رضي الله
بیمار نہیں تھا اگر حضرت مجھکو امام بنانا چاہتے تو امام کر دیتے پس ہم اپنی دنیا کیواسطے اسکو پسند کرتے ہیں جسکو اللہ

خلف عبد الرحمن بن عوف في سفر ركعة واحدة عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف

عبد الرحمن بن عوف رضہ کے پیچھے ایک سفر میں پڑھی ایک رکعت کہ تھی ہی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف اپنے باپ سے

عن ابيه انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر غزوة فذهب النبي صلى الله عليه وسلم

روایت کرتا ہے کہ وہ ایک سفر جنگ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قضائے حاجت کو

لحاجته فاقاموا الصلوة وتقدمهم عبد الرحمن فجاء النبي صلى الله عليه وسلم

تشریف لے گئے لوگوں نے نماز شروع کر دی اور عبد الرحمن انکے آگے کھڑے ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور

عبد الرحمن قد صلى بهم ركعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم صلى مع الناس

عبد الرحمن رضہ انکے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ اسکے پیچھے

خلفه واتم الذي فاته وقال ما قبض نبي حتى يصلي خلف صالح من امته كذا في

نماز پڑھی اور جو رہ گئی تھی پوری کر لی اور فرمایا کسی نبی نے وفات نہیں پائی جبتک اپنی امت میں کسی نیک کے پیچھے نماز پڑھ لی یہ

الصفوة وعن المغيرة بن شعبة انه غزى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

صفوۃ میں ہے اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ وہ جنگ تبوک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

غزوة تبوك قال المغيرة فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط

کے ساتھ جہاد کو گیا مغیرہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے قضاء حاجت

فحملت معه اداوة قبل الفجر فلما رجع اخذت اهريق على يديه من الاداوة

کیطرف متوجہ ہوئے سو میں آپکے ساتھ پانی کا برتن لیچلا جب ہٹ کر تشریف لائے تو میں نے آپکے دونوں ہاتھوں پر

فغسل يديه ووجهه وعليه جبة من صوف فذهب يحسر عن ذراعيه

لوٹے سے پانی ڈالنا شروع کیا سو آپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھویا اور آپ اسوقت صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھے سو اپنی کلائیاں نکالنے لگے

فضاق كم الجبة فاخرج يديه من تحت الجبة والقى الجبة على منكبيه وغسل

جبہ کی آستینوں نے تنگی کی تب آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے اندر سے نکال لئے اور جبہ کندھوں پر ڈال لیا اور

ذراعيه ثم مسح بناصيته وعلى العمامة ثم اهويت لانزع خفيه فقال

دھولئے پھر ناصیہ پر اور عمامہ پر مسح کیا پھر میں آپکے موزہ نکالنے کو جھکا فرمایا

دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما وفي رواية عن المغيرة

رہنے دے میں نے موزے وضو کر کے پہنے تھے سو آپنے موزوں پر مسح کر لیا اور مغیرہ سے ایک روایت میں ہے کہ

قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم نسيت قال بل انت نسيت بهذا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ بھولے فرمایا بلکہ تو بھولا مجھکو میرے رب کا

حتى انفقها عن سهل بن سعد قال كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
یہاں تک کہ وہ خرچ کر لیے اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

سبعة دنانير ووضعها عند عائشة فلما كان في مرضه قال يا عائشة
سات دینار رکھے تھے اور وہ عائشہؓ کے پاس رکھ چھوڑے تھے جب آپ صلعم بیمار ہوئے تو فرمایا اے عائشہؓ

ابعثي بالذهب ثم اغمي عليه وشغل عائشة ما به حتى قال ذلك ثلث
وہ دینار لائیے پھر بیہوش ہو گئے اور عائشہؓ اُس بیماری کی خدمت میں لگ گئیں تا پہنچنے یہہ تین دفعہ

مرات كل ذلك يغمى عليه وتشغل عائشة ما به فبعث بها الى علي فتصدق
فرمایا اور ہر بار بیہوش ہو گئے اور عائشہؓ بیماری کی خدمت میں مشغول ہو گئیں پھر دینار علیؓ کے پاس بھیج دیے علیؓ نے وہ خیرات کر دیے

بها ثم امسى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الاثنين في جديد الموت
پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیر کی شب کو موت کی سختی میں مبتلا ہو گئے

فارسلت عائشة الى امرأة من النساء بمصباحها فقالت قطري لنا في مصباحنا
پس عائشہؓ نے عورتوں میں سے کسی ایک کے پاس اپنا چراغ بھیجا اور کہا ہمارے واسطے ہمارے چراغ میں

من عكة السمن فان رسول الله صلى الله عليه وسلم في جديد الموت
اپنے پاس سے تیل چوا دے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موت کی سختی میں ہیں اور

في رواية قال لعائشة وهي مسندة الى صدره يا عائشة ما فعلت
ایک روایت میں ہے کہ عائشہؓ سے فرمایا جس وقت کہ وہ آپ کو اپنی گود میں لے رہی تھیں اے عائشہؓ تو نے وہ

بذلك الذهب قالت هو عندي قال فانفقيه فغشي على رسول الله صلى الله
سونا کیا کیا عرض کیا وہ میرے پاس ہے فرمایا اسکو خیرات کر دے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر

عليه وسلم وهو على صدرها فلما افاق عليه الصلوة والسلام قال انفقت
غشی طاری ہو گئی اور حضرت صلعم عائشہؓ کی گود میں تھے جب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو افاقہ ہوا تو پوچھا کیا خیرات

ذلك الذهب يا عائشة قالت لا فدعا بها ووضعها على كفه فقال ما ظن
وہ سونا خیرات کر دیا عرض کیا نہیں پھر وہ دینار منگائے اور ہاتھ میں لیکر فرمایا محمد کو یہہ خیال سے

محمد بربه ان لو لقي الله وهذه عنده فانفقها كلها ومات من ذلك
یہہ چاہتا ہے کہ اللہ سے ملے تو یہہ سونا اسکے پاس ہو پھر وہ سب خیرات کر دیے اور آپ اُسی روز

اليوم ومما وقع في مرضه انه صلعم خير عند موته قالت عائشة كنت
وفات پائی اور بیماری کی واردات میں سے یہہ ہے کہ موت کے وقت حضرت کو اختیار دیا عائشہؓ کہتی ہیں میں

ورسوله لا يبينا وما وقع في مرضه انه صلى الله عليه وسلم اشتد وجعه

اور اُسکے رسول نے ہمارے دین کے واسطے پسند کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی واقعات مرض میں سے یہ ہیکہ جمعرات کے دن

يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ائتني

آپکے مرض نے سختی کی تب ارادہ کیا کہ ایک نوشتہ لکھدیں سو عبد الرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ مجھکو کوئی شانہ کی

بكتف ولوح اكتب لابي بكر كتابا لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن

ہڈی یا تختی لادو کہ میں ابو بکر کے واسطے نوشتہ لکھدوں کہ اُنپر اختلاف نہو پھر جب عبد الرحمن

ليقوم قال ابى الله والمؤمنون ان يختلف عليك يا ابا بكر عن ابن عباس

کھڑا ہونیکو ہوا تو فرمایا اللہ اور مومن انکار کرتے ہیں کہ اے ابو بکر تجھپر اختلاف کریں ابن عباس سے روایت ہے کہ

لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال منهم عمر بن الخطاب

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت نزدیک آیا اور اُس وقت گھر میں بہت لوگ تھے انمیں عمر بن الخطاب بھی تھے

قال النبي صلى الله عليه وسلم هلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمکو ایسا نوشتہ لکھدوں کہ پھر تم گمراہ نہو پس عمر نے کہا بیشک

رسول الله صلعم قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف

رسول اللہ صلعم پر مرض کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمکو کتاب اللہ کافی ہے پس اہل بیت

اهل البيت فاختصموا منهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله

اختلاف اور خصومت کرنے لگے بعضے وہ کہ کہتے تھے لوح لے آؤ کہ رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم كتابا لا تضلوا بعده ومنهم من يقول ما يقول عمر

علیہ وسلم تمہارے واسطے ایسا نوشتہ لکھدیں کہ پھر تم گمراہ نہونے پاؤ اور بعضے وہ کہ انکا قول وہی تھا جو عمر کہتے تھے

فلما اكثر اللغط والاختلاف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا

جب غل غپاڑا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ

فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى

پھر ابن عباس کہا کرتے تھے بیشک مصیبت سی مصیبت ہے جو کہ درمیان رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغطهم

علیہ وسلم اور اُنکے اُس نوشتہ لکھدینے میں حائل ہوگئے یعنی اُن لوگوں کا اختلاف اور شور و غل

رواه البخاري ومما وقع في مرضه كان له سبعة دنانير فما توفي

اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ملک سات دینار تھے سو وفات نہو ئی

فيمسح بها وجهه ويقول لا اله الا الله ان للموت سكرات ثم نصب يده

پھر منہ پر پھیر لیتے تھے اور کہتے جاتے تھے لا الہ الا اللہ بیشک موت کی کربت ہوتی ہے پھر ہاتھ کھڑے کیے

فجعل يقول في الرفيق الاعلى حتى قبض ومالت يده واخرج الحاكم وابن

اور کہنا شروع کیا فی الرفیق الاعلیٰ یہانتک کہ وفات پائی اور آپکا ہاتھ جھک گیا اور حاکم نے اور ابن سعد نے

سعد من طرق انه صلى الله عليه وسلم مات ورأسه في حجر علي وطرقها

کئی طور سے نقل کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپکا سر مبارک علی رضی کی گود میں تھا اور حاکم کو تمام

كلها كما قال الحافظ ابن حجر لا يخلو عن شيء فلا يلتفت اليه ومما وقع

طریقے جیسے کہ حافظ ابن حجر کہتا ہے شبہ سے خالی نہیں ہیں سو اسکے طرف کچھ التفات نہیں ہے اور واقعات

في مرضه انه كشف الستر يوم الاثنين فنظر الى الناس وهم في صلوة

مرض میں سے یہہ ہے کہ حضرت نے پیر کے دن پردہ اٹھایا اور لوگوں کی طرف جب وہ صبح کی نماز پڑھتے تھے

الفجر عن انس ان ابا بكر كان يصلي بهم في وجع رسول الله صلى

دیکھا انس رض سے روایت ہے کہ ابو بکر رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں کہ جس میں

الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف

وفات پائی نماز پڑھایا کرتے تھے یہانتک کہ جب پیر کا دن آیا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے

في الصلوة وكشف النبي صلى الله عليه وسلم ستر الحجرة ينظر الينا وهو

ہوئے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف کھڑے ہوئے

قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم فهممنا ان نفتتن من الفرح

دیکھنے لگے گویا آپکا چہرہ مصحف کا ورق تھا پھر تبسم فرمایا سو ہم نے خوشی کے مارے قصد کیا کہ

برؤية النبي صلى الله عليه وسلم فنكص ابو بكر على عقبيه ليصل الصف

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر نماز توڑ دیں تب ابو بکر رض ایڑیوں کے بل ہٹنے لگے تاکہ صف میں ملجاویں

فظن ان النبي صلى الله عليه وسلم خارج الى الصلوة فاشار الينا النبي

اور خیال کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لاتے ہیں تب نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم ان اتموا صلوتكم فارخى الستر فتوفي من يومه

علیہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈالدیا پھر اسی دن وفات پائی

ومما وقع في مرضه ما روي ان ابن عباس وعليا خرجا من عنده

اور حضرت کے مرض کی وارداتوں میں سے یہہ جو مروی ہے کہ ابن عباس رض اور علی رض دونوں نکلے

[illegible]

أسمع أنه لا يموت نبي حتى يخير بين الدنيا والآخرة فسمعت رسول الله

سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی وفات نہیں پاتا جب تک کہ اسکو دنیا اور آخرت میں اختیار ملے سو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم في آخر مرضه يقول مع الذين أنعمت عليهم من النبيين

علیہ وسلم کو سنا کہ حضرت مرض میں یہہ فرماتے تھے انکے ساتھ جن پر تو نے انعام کیا انبیاء

والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا فظننت أنه

اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور وہ کیسا اچھے رفیق ہیں تب میں سمجھی کہ حضرت کو

خير وفي رواية مع الرفيق الأعلى في الجنة مع الذين أنعم الله عليهم من

اختیار ملا اور ایک روایت میں ہے کہ یہہ فرمایا جنت میں رفیق اعلی کے ساتھ انکے ہمراہ جن پر اللہ نے انعام کیا

النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا ومما

انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحا اور وہ کیا اچھے رفیق ہیں اور

وقع في مرضه استعمال السواك قبل موته روي عن عائشة رضي الله عنها أنها كانت

حضرت کے مرض کی واردات میں سے موت سے پہلے مسواک کا استعمال کرنا عائشہ رض سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ

تقول إن من نعم الله علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي

بیشک مجھ پر خدا کی نعمت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں

وفي يومي وبين سحري ونحري وفي رواية بين حاقنتي وذاقنتي وأن

اور میری باری کے دن اور میری گود اور سینہ میں وفات کی اور ایک روایت میں حاقنتی وذاقنتی ہے اور یہہ نعمت ہے کہ

الله عز وجل جمع بين ريقي وريقه عند موته وقد دخل علي عبد الرحمن بن

اللہ عز وجل نے حضرت کے موت کے وقت میرا اور حضرت کا آب دہن جمع کر دیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر رض

أبي بكر وبيده سواك وأنا مسندة رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته

میرے پاس آیا اور اسکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لئے ہوئے تھی پس حضرت کو

ينظر إليه فعرفت أنه يحب السواك فقلت آخذه لك فأشار برأسه

دیکھا کہ مسواک کیطرف دیکھتے ہیں میں سمجھ گئی کہ حضرت کا مسواک کو دل چاہتا ہے تب میں نے عرض کیا کہ آپکے واسطے مسواک لیلوں پس سر مبارک سے اشارہ کیا

أن نعم فتناولته فاشتد عليه فقلت ألينه لك فأشار برأسه أن نعم

کہ ہاں سو میں نے وہ لیکر دیدی پس آپ کو سخت معلوم ہوئی پھر میں نے عرض کیا کہ نرم کر دوں تب سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہاں

فلينته فأمره وبين يديه ركوة أو علبة يدخل يديه في الماء

بس میں نے وہ نرم کر دی پھر آپ نے اسکو لیکر منہ میں پھرائی اور آپکے سامنے کوزہ یا چرمی لوٹا تھا اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے تھے

یا جبریل مغموما واجدنی یا جبریل مکروبا ثم جاء من الغد فقال یا محمد ان
میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں اور اے جبرئیل میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں پھر جبرئیل کل کے دن آیا اور کہا اے محمد بیشک

الله عز وجل یقرئک السلام ویقول کیف تجدک قال اجدنی یا امین الله
اللہ عز وجل تجھ پر سلام بھیجتا ہے اور پوچھتا ہے آپ کو کیسا پاتے ہو فرمایا اے امین اللہ میں اپنے آپ کو

وجعا ثم جاء فی الیوم الثالث ومعه ملک الموت فقال یا محمد صلی
درد مند پاتا ہوں پھر جبرئیل تیسرے دن آیا اور اس کے ساتھ ملک الموت تھا عرض کیا یا محمد صلے اللہ

الله علیه وسلم ان الله عز وجل یقرئک السلام ویقول کیف تجدک قال
علیہ وسلم بیشک اللہ عز وجل تجھ پر سلام بھیجتا ہے اور پوچھتا ہے آپ کو کیسا پاتے ہو فرمایا

اجدنی یا امین الله وجعا من هذا معک قال هذا ملک الموت وهذا
یا امین اللہ میں اپنے آپ کو درد مند پاتا ہوں تیرے ساتھ یہ کون ہے عرض کیا یہ ملک الموت ہے اور دنیا

اخر عهدک بالدنیا بعدک واخر عهده بها ولن اتی علی هالک من ولد ادم
میں تیرا یہ آخری وقت ہے اور یہ اس کا بھی آخری وقت ہے اور آپ کے بعد اولاد آدم میں کسی فوت ہونے والے کے پاس

بعدک ولن اهبط الارض الی احد بعدک فوجد النبی صلی الله علیه وسلم
نہیں آؤں گا اور آپ کے بعد کسی کے پاس زمین پر نہ اتروں گا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کی

سکرة الموت وعنده قدح فیه ماء فکلما وجد سکرة اخذ من ذلک
بیہوشی معلوم ہوئی اور آپ کے پاس پانی کا پیالہ تھا جب سکرات معلوم کرتے تو اس میں سے

الماء ومسح به وجهه ویقول اللهم اعنی علی سکرات الموت وعن ابی هریرة
پانی لے کر چہرہ مبارک پر ملتے اور فرماتے الٰہی موت کی سکرات پر میری مدد کر اور ابو ہریرہ سے روایت ہے

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی وجعه الذی مات فیه ما زالت اکلة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں وفات پائی فرمایا ہمیشہ سے وہ لقمہ

خیبر تعاودنی فهذا اوان انقطاع ابهری حکی ابن اسحق انه کان
خیبر کا [illegible] مجھ کو عود کرتا ہے سو یہ وقت میری رگ دل کے منقطع ہونے کا ہے ابن اسحق حکایت کرتا ہے کہ تھا

المسلمون لیرون ان رسول الله صلعم مات شهیدا مع ما اکرمه الله من النبوة
مسلمان یہ جانتے تھے کہ بیشک رسول اللہ صلعم شہید ہوئے ہیں باوجود اس کے کہ اللہ نے نبوت سے بزرگی دی

اورده فی الشفاء وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اس روایت کو شفاء میں لایا ہے اور عائشہ سے روایت ہے کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه فلقیهما رجل فقال کیف اصبح رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مرض کی حالت میں باہر نکلے جس سے کوئی شخص ملا اُسنے پوچھا یا ابوالحسن رسول اللہ
الله صلی الله علیه وسلم یا ابا الحسن فقال اصبح بریا فقال العباس لعلی
صلے اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا ہے جواب دیا اچھے ہیں پھر عباس نے علی رضہ سے کہا
انت بعد ثلث عبد العصا ثم خلا به فقال انه یخیل لی انی اعرف
تو تین روز کے بعد لکڑی کا غلام ہونیوالا ہے پھر الگ ہوکر اُنسے کہا میرے خیال میں ایسا ہے کہ میں عبدالمطلب
وجوه بنی عبد المطلب عند الموت وانی خائف ان لا یقوم رسول الله صلی
کی اولاد کے بشرہ کو موت کے وقت پہچانتا ہوں اور مجھکو خوف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
الله علیه وسلم من وجعه فاذهب بنا الیه فلنسأله فان یک هذا الامر
اپنی بیماری سے نجات نپاوینگے سو ہمکو لیکر پاس چل کہ ہم آپ سے پوچھیں اگر یہ امارت ہماری طرف
الینا فعلمنا ذلک وان لا یکن الینا امرناه ان یستوصی بنا خیرا فقال
پہونچے تو ہم اسکو معلوم کرلیں اور اگر ہماری طرف نہ ہو تو اپنے حق میں اچھی وصیت کرالیں تب علی رض نے
له علی رایت ان جئناه فلم یعطناها اتری الناس یعطوناها والله
اُنسے کہا دیکھو تو جب ہم اُنکے پاس گئے اور وہ ہمکو عطا نہ کیا تم جانتے ہو کہ لوگ ہمکو وہ دینگے اللہ کی قسم
لا اسالها ایاه ابدا ومما جری فی مرضه نزول جبرئیل علیه السلام
میں تو یہ کبھی نہیں پوچھونگا اور حضرت کے مرض کی واردات میں سے ہے جبرئیل علیہ السلام کا موت
ثلثة ایام قبل موته برسالة من الله یقول له کیف تجدک وکان ذلک
سے پہلے اللہ کیطرف سے رسالت پر تین دن تک آنا یہ پوچھنے اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو اور جبرئیل کا آنا
فی یوم السبت والاحد والاثنین واستیذان ملک الموت علیه یوم الاثنین
شنبہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو ہوا اور ملک الموت کی پروانگی لینی پیر کے دن تھی
روی عن ابی هریرة ان جبرئیل اتی النبی صلی الله علیه وسلم فی مرضه
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس مرض میں
الذی قبض فیه فقال ان الله تبارک وتعالی یقرئک السلام ویقول
جس میں وفات پائی آئے اور عرض کیا اللہ تبارک وتعالی آپکو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے
کیف تجدک قال اجدنی وجعا یا امین الله وفی بعض الروایات اجدنی

حین حضرۃ الموت الصلوۃ وما ملکت ایمانکم حتی جعل رسول اللہ صلی اللہ

جب نزع کا وقت آیا تو یہی کہتی نماز قائم اور لونڈی غلاموں کی رعایت کہو یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یتغرغر بہا فی صدرہ ولا یقبض بہا لسانہ وروی انہ استاذن

علیہ وسلم کے سینہ میں آواز پھرا کی کتھی اور اس سے آپ کی زبان جاری نہیں ہوتی تھی اور روایت ہے کہ ملک الموت نے

علیہ ملک الموت وعندہ جبرئیل فقال جبرئیل یا احمد ھذا ملک الموت یستاذن

نے حضرت سے اجازت لی اور آپکے پاس جبرئیل تھا اور جبرئیل نے عرض کیا یا احمد یہہ ملک الموت ہے آپ سے اندر آنیکی اجازت چاہتا ہے

علیک ولم یستاذن علی آدمی کان قبلک ولا یستاذن علی آدمی بعدک

اور کسی آدمی پر آپ سے پہلے اجازت نہیں لی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت لیگا

قال ائذن لہ فدخل ملک الموت فوقف بین یدیہ م فقال یا رسول

فرمایا اسکو آنے دو تب ملک الموت داخل ہوا پھر حضرت کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ

یا احمد ان اللہ ارسلنی الیک وامرنی ان اطیعک فی کل ما تامرنی ان

یا احمد اللہ تعالی نے مجھکو آپکے پاس بھیجا ہے اور مجھکو حکم دیا ہے کہ آپکی اطاعت کروں جو فرماؤ سو کروں اگر آپ

امرتنی ان اقبض نفسک قبضتہا وان امرتنی ان اترکہا ترکتہا قال

فرماویں کہ آپکی روح پاک قبض کروں تو قبض کرونگا اور اگر آپ فرمائیں چھوڑ دوں تو چھوڑ دوں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اوتفعل یا ملک الموت قال بذلک امرت ان اطیعک

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت کیا تو کریگا عرض کیا مجھکو یہی حکم ہے

فی کل ما تامرنی فقال جبرئیل علیہ السلام ان اللہ قد اشتاق الیک قال

جو کچھ سو کہو کروں جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا بیشک اللہ تعالی آپکا مشتاق ہے فرمایا

فامض یا ملک الموت لما امرت بہ قال جبرئیل علیہ السلام یا رسول اللہ

اے ملک الموت وہ کر جو تجھکو حکم ہوا ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ

ھذا آخر موطئی الارض انما کنت حاجتی من الدنیا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ

یہہ میرا زمین پر آنا آخری ہے دنیا میں سے میرا مقصود آپ ہی تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم وفی الاکتفاء قالت عائشۃ رض توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے وفات پائی اور اکتفا میں ہے کہ عائشہ رض کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے

بین سحری ونحری فی نوبتی ولم اظلم فیہ احدا فمن سفہی وحداثۃ

[illegible]

یتعوذ بهذه الکلمات اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء

ان کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ لیتے تھے اس تکلیف کو دور کر اے پروردگار خلائق کے اور شفا دیدے تو ہی شافی ہے کوئی شفا نہیں ہے

الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما متفق علیه قالت فلما ثقل رسول الله

بجز تیری شفا کے ایسی شفا دے کہ بیماری کو نہ چھوڑے یہ روایت بخاری اور مسلم میں ہے عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

صلی الله علیه وسلم فی مرضه الذی مات فیه اخذت بیده فجعلت امسحه

علیہ وسلم اپنے مرض میں جسمیں کہ وفات پائی بھاری ہو گئے تو میں نے آپکا ہاتھ پکڑ کر ملنا شروع کیا

بها واقولها فنزع یده منی ثم قال رب اغفر لی والحقنی بالرفیق الاعلی

اور وہی کلمات پڑھنے لگی سو اپنا ہاتھ مجھ سے چھوڑا لیا پھر فرمایا الٰہی مجھکو بخشدے اور مجھکو رفیق اعلی میں پہنچادے

وکان هذا اخر ما سمعته من کلامه اخرجاه فی الصحیحین وقال السهیلی

اور یہ آخر کا بول ہے جو میں نے حضرت کے کلام میں سے سنا یہ صحیحین میں منقول ہے اور سہیلی کہتا ہے کہ

وجدت فی بعض کتاب الواقدی ان اول کلمة تکلم بها النبی صلی الله

میں نے واقدی کی کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ پہلا لفظ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم وهو مسترضع عند حلیمة الله اکبر واخر کلمة تکلم بها الرفیق

بولے اس حال میں کہ حلیمہ کے پاس دودھ پیتے تھے اللہ اکبر ہے اور پچھلا کلمہ جو آپ بولے تو رفیق

الاعلی وروی الحاکم من حدیث انس ان اخر ما تکلم به صلی الله علیه وسلم

اعلی ہے اور حاکم انسؓ کی حدیث سے روایت کرتا ہے کہ پچھلا بول جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بولے ہیں

جلال ربی الرفیع کذا فی المواهب اللدنیة وعن عائشة انها قالت اخر ما

جلال ربی الرفیع جلال ہے میرے رب کا برتر ہو مواہب لدنیہ میں یہی ہے اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ

عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان قال لا یترک بجزیرة العرب دینان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری عہد یہ ہے کہ فرمایا کہ جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہ چھوڑے جاویں

وقالت ام سلمة کانت عامة وصیة رسول الله صلی الله علیه وسلم عند موته

اور ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی علی العموم وصیت موت کے وقت یہ تھی کہ

الصلوة وما ملکت ایمانکم حتی جعل یلجلج فی صدره وما یفیض بها

نماز قایم رکھو اور لونڈی اور غلاموں کا حق نگاہ رکھو یہانتک کہ سینہ میں آواز پھرتی تھی اور زبان اُنکی

لسانه کذا فی الاکتفاء وعن انس کانت وصیة رسول الله صلی الله علیه وسلم

جاری نہیں کرتی تھی ایسا اکتفا میں ہے اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت

سنہ ۵۱ بعثت … سنہ ۵۲ … سنہ ۵۳ یعنی دین

من کل فائت الحدیث ثم ذهب الرجل فقال ابو بکر وعلی بالرجل فنظروا

فایت کا بدل ہے تمام حدیث تک پھر وہ شخص چلا گیا تب ابو بکر و علی نے کہا اس شخص کو پھیرو پاس لاؤ سو لوگون نے داہنے

یمیناً وشمالاً فلم یروا احداً فقال ابو بکر لعل هذا الخضر جاء یعزینا

بائین دیکھا پھر کسیکو نہ پایا پھر ابو بکر نے کہا شاید یہہ خضر تھے ہماری تعزیت کو آئے تھے

ورواه ابن ابی الدنیا من حدیث علی بن ابی طالب وتکلموا فیه

اور اسکو ابن ابی الدنیا نے علی بن ابی طالب رض کی حدیث سے روایت کیا ہے اور اسمین بحث کی ہے

وقد رواه الشافعی فی الام ولیس فیه ذکر الخضر کذا فی المواهب اللدنیة

اور شافعی نے اسکو ام مین روایت کیا ہے اور اسمین خضر کا ذکر نہین ہے یہہ مواہب اللدنیہ مین ہے

ذکر سنه صلی الله علیه وسلم عن ابن عباس قال انزل علی رسول الله

ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلی الله علیه وسلم وهو ابن اربعین فاقام بمکة ثلث عشرة سنة وبالمدینة

وسلم پر اسوقت وحی اتری کہ وہ چالیس برس کے تھے اور مکہ مین تیرہ برس رہے اور مدینہ مین

عشر سنین وتوفی وهو ابن ثلث وستین سنة اخرجاه فی الصحیحین وکذا

دس برس اور وفات اسوقت پائی کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے یہہ روایت صحیحین مین منقول ہے اور ایسا ہی

الصحیح عن ابی بکر وعمر وعائشة ثلث وستون وعن انس انه توفی

صحیح روایت ابو بکر رض اور عمر رض اور عائشہ رض کی عمر مین کہ تریسٹھ تریسٹھ کی ہوئی اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت کی وفات

وله ستون سنة وفی روایة خمس وستون وصححها ابو حاتم فی تاریخه

تب ہوئی کہ جب ساٹھ برس کے تھے اور ایک روایت مین ہے پینسٹھ برس کے اور اسکو ابو حاتم نے اپنی تاریخ مین صحیح کہا ہے

وفی تاریخ ابن عساکر اثنتان وستون سنة ونصف وفی کتاب ابن ابی شیبة

اور ابن عساکر کی تاریخ مین باسٹھ برس اور چھ مہینے ہین اور ابن ابی شیبہ کی کتاب مین ہے

احدی او اثنتان لا اراه یبلغ ثلثاً وستین وجمع بین الاقوال بان من

اکسٹھ یا باسٹھ برس ہین نہین جانتا کہ تریسٹھ برس کو پہنچے ہون اور تمام اقوال کو اس طرح مطابق کیا ہے کہ جس نے

قال خمساً وستین حسب السنة التی ولد فیها والسنة التی قبض

پینسٹھ برس کہے ہین آپکے ولادت کا سال اور وفات کا سال دونون بھی حساب مین لگائے ہین

فیها ومن قال ثلثاً وستین وهو المشهور اسقطهما ومن قال ستین

اور جسنے تریسٹھ برس کہے ہین حالانکہ یہی مشہور ہے ان دونون سال کو حساب سے ساقط کیا ہے اور جسنے ساٹھ برس کہے

سنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض وہو فی حجری ثم وضعت

یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں وفات کی کہ وہ میری گود میں تھے پھر رکھدیا میں نے آپ کا

راسہ علی وسادتہ وقمت التدم مع النساء واضرب وجہی ولما توفی

سر مبارک آپ کے بالین پر رکھدیا اور عورتوں کے ساتھ روتی ہوئی اٹھ گئی اور منہ پیٹنے لگی اور جب رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء التعزیۃ یسمعون الصوت والحس

صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو تعزیت والے آئے وہ یہہ آواز اور زمزم آواز سنتے تھے

ولا یرون الشخص السلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اور کوئی نظر نہیں آتا تھا کہ السلام علیکم یا اہل البیت اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں

کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ ان فی اللہ عزاء

ہر جان ہے سو مرنے والی ہے اور یہی ہے کہ تمہارا ثواب قیامت کے دن پورا ملیگا بیشک اللہ کیطرف سے [illegible]

من کل مصیبۃ وخلفا من کل ہالک ودرکا من کل فائت فباللہ فثقوا

مصیبت کی تعزیت ہے اور ہر ایک ہالک کا عوض ہے اور ہر ایک فائت کا پانے والا ہے پس اللہ ہی پر بھروسا کرو

وایاہ فارجوا فانما المصاب من حرم الثواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اور اسی سے امیدوار رہو وہ مصیبت زدہ ہے جو ثواب سے محروم رہا اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت

وبرکاتہ فقال علی اتدرون من ہذا ہو الخضر کذا فی المشکوۃ نقلا

اور برکات تب علی رضی اللہ عنہ نے کہا جانتے ہو یہہ کون ہے یہہ خضر علیہ السلام ہیں یہہ مشکوۃ میں دلائل النبوۃ

من دلائل النبوۃ وروی عن انس قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ

سے منقول ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

علیہ وسلم اجتمع اصحابہ حولہ یبکون فدخل علیہم رجل طویل شعر

وفات ہوئی تو آپکے گرد صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے روتے تب انکے پاس ایک شخص آیا کہ اسکی بال موٹے دراز

المنکبین فی ازار ورداء یتخطا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دراز تھے لنگی اور چادر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں گھسا چلا آتا تھا

حتی اخذ بعضادتی باب البیت فبکی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم

یہانتک کہ گھر کے دروازہ کی چوکھٹ پکڑ لی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رو دیا پھر

اقبل علی اصحابہ فقال ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وعوضا

اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر کہا بیشک اللہ ہی سے ہر ایک مصیبت کی تعزیت ہے اور [illegible]

تسبیح الملائکة دهش الناس کما روی عن غیر واحد من الصحابة وطاشت
فرشتوں کی تسبیح بلند ہوئی تو تمام لوگ مدہوش متحیر ہو گئے چنانچہ کئی صحابہؓ سے روایت ہے اور اُنکے ہوش قائم

عقولهم واقحموا واختلطوا فمنهم من خبل ومنهم من اصمت ومنهم من
نہ رہے و سخت بیہوش ہو گئے اور پراگندہ عقل ہو گئے اور بعضوں کو جنون ہو گیا اور کوئی چپ رہ گیا اور کوئی

اقعد الى الارض فکان عمر ممن خبل وجعل یصیح ویقول ان رجالا من
زمین پر پڑا رہ گیا سو عمرؓ انہیں سے تھے جنکو جنون ہو گیا اور چیخنا شروع کیا یہ کہتے تھے کہ بعضے منافق لوگ یہ

المنافقین یزعمون ان رسول الله صلى الله علیه وسلم مات وانه والله ما مات
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے اور وہ بیشک اللہ کی قسم سے نہیں مرے

ولکنه ذهب الى ربه کما ذهب موسى بن عمران فقد غاب عن قومه اربعین
پر وہ اپنے رب کے پاس گئے ہیں جیسے موسیٰ بن عمران گئے تھے وہ بے شک اپنی قوم سے چالیس رات

لیلة ثم رجع الیهم بعد ان قیل قد مات والله لیرجعن رسول الله صلى الله
غائب رہے تھے پھر اُنکے پاس چلے آئے تھے اسکے بعد کہ کہہ چکے تھے کہ موسیٰ مر گئے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم کما رجع موسى فلیقطعن ایدی رجال وارجلهم زعموا ان رسول
البتہ ہٹ کر آوینگے جیسے موسیٰ ہٹ کر آئے پھر بیشک چاہیے کہ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالیں جو کہتے ہیں کہ رسول

الله صلى الله علیه وسلم مات وفی بعض الروایات اخذ عمر بقائم سیفه وقال
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ عمرؓ نے تلوار کا قبضہ ہاتھ میں لیا اور یہ کہا

لا اسمع احدا یقول مات رسول الله صلى الله علیه وسلم الا ضربته بسیفی
کسی سے یہ نہ سننے پاؤں کہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے نہیں تو اسکو تلوار سے مار ڈالونگا

هذا واما عثمان بن عفان فخرس حتى یذهب به ویجاء لا یتکلم الا بعد
اور ایسے عثمان بن عفان رضہ سو گونگے ہو گئے تھے یہاں تک کہ انکو کوئی لیجاتا اور لے آتا بولتے نہیں تھے مگر اگلے

الغد واقعد علی فلم یستطع حراکا واضنی عبد الله بن انیس فمات
دن بولے اور علیؓ بیٹھے رہ گئے حس و حرکت نہیں کر سکتے تھے اور عبد اللہ بن انیس بیمار ہو گئے پھر گھٹ گھٹ کر

کمدا ولم یکن فیهم اثبت واحزم من ابی بکر والعباس وفی روایة وکان
مر گئے اور ان صحابہ میں ثابت اور ہوشیار اور مستقل ابوبکرؓ اور عباسؓ سے زیادہ کوئی نہیں تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ان سب میں

اثبتهم ابا بکر جاء وعیناه تهملان وزفراته تتردد وغصصه تتصاعد
ثابت قدم ابوبکرؓ تھے وہ آئے اور انکی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے اور ہانپی چڑھی ہوئی تھی اور سانس چڑھتا

اسقط الكسور ومن قال اثنين ونصفا كانه اعتمد على حديث في الاكليل
انھنے کسروں کو ساقط کیا اور جنہنے باسٹھ اور چھ مہینے کہے ہیں تو انھنے گویا اُس حدیث پر عمل کیا ہے جو اکلیل میں مذکور ہے اُس
وفيه كلام لم يكن نبي الا عاش نصف عمر اخيه الذي قبله وقد عاش
اور اُس میں گفتگو ہے کوئی نبی نہیں گزرا ہے مگر اپنے بھائی پہلے نبی کی آدھی عمر جیا ہے اور بیشک
عيسى عليه السلام خمسا وعشرين سنة ومائة ومن قال احدى او اثنين
عیسی علیہ السلام ایک سو پچیس برس جیے تھے اور جنہنے اکسٹھ یا باسٹھ برس کہے ہیں
فشك ولم يتيقن وكل ذلك انما نشأ من الاختلاف في مقامه بمكة بعد
سو اُنکو شک واقع ہوا یقینی نہیں کہا ہے اور یہ تمام اقوال اسی اختلاف پر مبنی ہے کہ بعثت کے بعد مکہ میں
البعثة والله اعلم كذا في سيرة مغلطاى **ذكر وقت وفاته**
کتنا ٹھہرے واللہ اعلم یہ سیرت مغلطائی میں ہے ذکر حضرت صلعم کی وفات کے وقت کا
صلعم توفي يوم الاثنين بلا خلاف نصف النهار لاثني عشرة ليلة خلت
حضرت صلعم پیر کے دن بلا خلاف دوپہر کو ربیع الاول سن
من ربيع الاول سنة احدى عشرة من الهجرة ضحى في مثل الوقت الذي
گیارہ ہجری کی بارھوین تاریخ چاشت کے وقت جیسے وقت مدینہ میں داخل ہوئے تھے
دخل فيه وعن ابن عباس رض ولد صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين واستنبئ
وفات پائی اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے اور پیر کے
يوم الاثنين وخرج مهاجرا من مكة الى المدينة يوم الاثنين ودخل
دن نبوت ہوئی اور پیر کے دن مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور پیر کے دن مدینہ میں
المدينة يوم الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين وقبض يوم الاثنين وقبض
داخل ہوئے اور حجر اسود کو پیر کے دن اٹھایا اور پیر کے دن وفات پائی اور رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم في كساء ملبد قال ابو بردة اخرجت الينا عائشة رض كساء
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ایک پیوند دوختہ میں ہوئی ابو بردہ رض کہتا ہے عائشہ رض نے ہمکو کپڑا پیوند لگا ہوا
ملبدا وازارا غليظا فقالت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين
اور موٹی ازار نکال کر دکھائی پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کپڑوں میں وفات پائی
وفي الاكتفاء ولما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وارتفعت الرنة عليه و

بنت خارجة وكان عليه السلام قد اذن له في الذهاب اليها فسل عمر بن الخطاب سيفه

بنت خارجہ کے پاس تھے اور حضرت علیہ السلام نے انکو اسکے پاس جانے کی اجازت دی تھی سو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کھینچی

وتوعد من يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل ابو بكر رض

اور اسکو ڈراتے تھے جو یہہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے پس ابو بکر رض سنح سے

من السنح حين بلغه الخبر الى بيت عائشة رض فدخل فكشف عن وجه

یہہ خبر سنتے ہی عائشہ رض کے گھر آئے پھر اندر گئے اور حضرت صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فجثى يقبله ويبكي ويقول توفي والذي

علیہ وسلم کا منہ کھولا اور دوزانو بیٹھکر بوسہ دینے لگے اور روتے جاتے تھے اور کہتے تھے آپنے وفات پائی قسم ہے اس

نفسي بيده صلوات الله عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے خدا کی صلوات تجپر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم

اطيبك حيا وميتا ذكره الطبري في الرياض وفي بعض الروايات فوضع

کیا ہی پاکیزہ ہو جیتے جی اور مرکر اسکو طبری نے ریاض میں ذکر کیا ہے اور بعضی روایت میں ہے کہ حضرت کے چہرہ

البرد عن وجهه ووضع فاه على فيه واستنشا الريح ثم سجاه اي غطاه

مبارک پر سے چادر اتاری اور اپنا منہ حضرت کے منہ پر رکھدیا اور خوشبو سونگھی پھر ڈھانکدیا یعنی

ريح الموت وروي عن عائشة ان ابا بكر اقبل على فرس من مسكنه بالسنح

موت کی بو سونگھی اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ ابو بکر رض اپنے گھر سے جو سنح میں بنی الحارث بن خزرج کی

منازل بني الحارث بن الخزرج بعوالي المدينة بينه وبين منزل

منازل مدینہ کے عوالی میں تھا اور اسکی اور منزل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میں آدھا میل

النبي صلى الله عليه وسلم ميل قال حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم الناس

فاصلہ تھا گھوڑے پر چڑھ کر آئے راوی کہتا ہے یہاں تک کہ اترے اور مسجد میں گئے اور کسی سے کچھ نہ بولے

حتى دخل على عائشة رض فتيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مغشى

یہاں تک کہ عائشہ رض کے پاس گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصد کیا اور حضرت ڈھانکے ہوئے تھے چادر

بثوب حبرة فكشف وجهه ثم اكب عليه فقبله وبكى ثم قال بابي وامي والله

حبرہ سے پھر ابو بکر رض نے آپکا چہرہ مبارک کھولا پھر اوندھے گر پڑے چہرہ پر چوم لیا اور رونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ قربان

لا يجمع الله عليك موتتين اما الموتة الاولى التي كتبت عليك

اللہ تعالی تجپر دو موتیں جمع نہ کریگا پہلی موت تو جو آپ پر مقدر کی تھی

وترفع فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فاكب عليه وكشف الثوب عن وجهه

اور بلند ہوتا تھا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اوندھے گر پڑے اور حضرت کے چہرے سے کپڑا اٹھایا

وقال طبت حيا وميتا وانقطع لموتك ما لم ينقطع لاحد من الانبياء

اور کہا تم پاک تھے جیتے اور مُوئے اور تمہاری موت سے وہ بات منقطع ہو گئی جو کسی نبی کی موت سے منقطع نہیں ہوئی تھی

فعظمت عن الصفة وجللت عن البكاء ولو ان موتك كان اختيارا

سو تم صفت سے برتر اور رونے سے بزرگتر ہو اور اگر ایسا ہوتا کہ آپکی موت اختیار میں ہوتی تو

لجدنا لموتك بالنفوس اذكرنا يا محمد صلى الله عليه وسلم عند ربك ولنكن

آپکی موت پر اپنی جانیں قربان کر دیتے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے سامنے ہمکو یاد کرنا اور ہم آپکے دل میں

ببالك وفي رواية لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في انه

رہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو یہ اختلاف ہوا کہ آیا حضرت کی

هل مات ام لا فقال انس لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى الناس

وفات ہوئی یا نہیں انس کہتے ہیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگ رونے لگے

فقام عمر بن الخطاب في المسجد خطيبا فقال لا اسمعن ان محمدا صلى

تب عمر بن الخطاب مسجد میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے پس یہ کہا میں یہ نہ سنوں کہ محمد صلے اللہ

الله عليه وسلم قد مات ولكنه ارسل اليه كما ارسل الى موسى بن عمران فلبث

علیہ وسلم مر گئے ولیکن انکو بلا بھیجا جیسے موسیٰ بن عمران کو بلایا تھا سو موسیٰ

عن قومه اربعين ليلة والله لارجو ان يقطع ايدي رجال وارجلهم

اپنی قوم سے چالیس رات ٹھہرے تھے اللہ کی قسم مجھکو امید ہے کہ ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ حضرت صلعم

يزعمون انه قد مات قال عكرمة ما زال عمر يتكلم ويوعد الناس حتى

مر گئے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جاوینگے عکرمہ کہتا ہے عمر یوہیں کہتے جاتے تھے اور لوگوں کو دھمکاتے تھے یہاں تک کہ

ازبد شدقاه فقال العباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياسن

منہ میں کف بھر آئے پس عباس نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متغیر ہوتے ہیں

كما ياسن الناس وانه قد مات فادفنوا صاحبكم ولما توفي رسول

جیسے لوگ ہوا کرتے ہیں اور بیشک حضرت صلعم مر گئے اپنے رفیق کو دفن کرو اور جب رسول اللہ صلے اللہ

الله صلى الله عليه وسلم كان ابو بكر غائبا بالسنح يعني العالية عند زوجته

علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابو بکر [illegible] سنح میں تھے یعنی عالیہ میں اپنی بی بی

سله وانقطع لموتك یعنی [illegible]

حتی تلاها ابوبکر وفی صحیح البخاری لما تکلم ابوبکر جلس عمر فحمد الله

یہاں تک کہ ابوبکر نے یہہ آیت پڑھی اور صحیح بخاری میں ہے کہ ابوبکر نے جب گفتگو شروع کی تو عمر بیٹھ گئے پس ابوبکر نے

ابوبکر واثنی علیه وقال الا من کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات

اللہ کی حمد وثنا کی اور کہا سنو صاحبو جو شخص محمد کی پرستش کرتا تھا سو بیشک محمد مر گئے

ومن کان یعبد الله فان الله حی لا یموت وقال انک میت وانهم

اور جو شخص اللہ کی پرستش کرتا تھا سو اللہ بیشک زندہ ہے نہیں مریگا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے بیشک تو مرنیوالا ہے اور بیشک وہ

میتون وقال وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الایة

مرنے والے ہیں اور یہہ فرمایا ہے اور نہیں ہیں محمد مگر پیغامبر کہ اس سے پہلے بہت پیغامبر گذر چکے ہیں آخر آیت تک

قال فنشج الناس یبکون وفی حدیث ابن عمر عند ابن ابی شیبة ان ابابکر

راوی کہتا ہے پھر لوگوں کی رو رو کے ہچکی بندھ گئی اور ابن عمر کی حدیث میں ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہ ابوبکر

مر بعمر وهو یقول ما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یقتل الله

عمر کے پاس آ نکلے جس وقت کہ وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں مرے یہاں تک کہ اللہ منافقین کو

المنافقین وفی روایة حتی یفنی المنافقین قال وکانوا اظهروا الاستبشار

ہلاک کرے اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ منافقوں کو فنا کرے راوی کہتا ہے اور منافق بہت خوشیاں منا رہے تھے

ورفعوا رؤسهم فقال ایها الرجل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور سر اٹھا رہے تھے پس ابوبکر نے کہا اے شخص بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قد مات الم تسمع الله یقول انک میت وانهم میتون وقال وما جعلنا

مر گئے کیا تو نے یہہ نہیں سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک تو مرنیوالا ہے اور بیشک وہ مرنیوالے ہیں اور اللہ نے فرمایا اور نہیں کیا ہم نے

لبشر من قبلك الخلد ثم اتی المنبر الحدیث وعن انس بن مالك انه سمع

تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر ابوبکر منبر پر چڑھے آخر حدیث تک اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سنے

عمر بن الخطاب حین بویع ابوبکر فی مسجد رسول الله صلی الله علیه

عمر بن خطاب سے جس وقت کہ ابوبکر کی بیعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں

وسلم واستوی علی منبر صلی الله علیه وسلم تشهد ثم قال اما بعد

واقع ہوئی اور عمر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر متمکن ہوئے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا بعد اسکے

فانی قلت لکم امس مقالة وانها لم تکن کما قلت والله انی ما وجدت

بیشک میں نے تم سے کل ایک بات کہی تھی وہ بات ایسی نہیں تھی جیسے کہ میں نے کہی تھی اللہ کی قسم میں نے وہ بات

فقد تقدم ما رواه البخاری اختلف فی قول ابی بکر رضہ لا یجمع اللہ علیک

سو چکھنا ہے جیسے کہ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے ابو بکر رضہ کے اس قول کی تفسیر مین کہ تجپر اللہ دو موت جمع نہین کریگا

موتتین فقیل ہو علی ظاہرہ واشار بذلک الی الرد علی من زعم انہ

اختلاف ہے کوئی کہتا ہے اسکی یہی ظاہر معنی ہین یعنی تاویل طلب نہین اسمین اس شخص کے قول کے رد کا اشارہ ہے جو یہ کہتا تھا کہ آپ پھر

سیحیی فیقطع ایدی رجال لانہ لو صح ذلک للزم ان یموت موتۃ اخری

زندہ ہوکر آئینگے پھر لوگون کے ہاتھ کاٹینگے کیونکہ اگر یہ قول صحیح ہوتا تو لازم آتا ہے کہ دوبارہ پھر مرین

فاخبر انہ اکرم علی اللہ من ان یجمع علیہ موتتین کما جمعہما علی غیرہ

سو ابو بکر رضہ نے خبر دی کہ حضرت کا درجہ اللہ پر اس سے زیادہ عزیز ہے کہ انہین دو موت جمع کرے جیسے کہ اورون پر جمع کی ہے

کالذین خرجوا من دیارہم وہم الوف وکالذی مر علی قریۃ وقیل

ان لوگون کے مانند جو اپنے اپنے گھرون سے نکلے اور وہ ہزارون تھے اور مانند اس شخص کے جو ایک گاؤن پر گزرا اور کوئی کہتا ہے

اراد ان لا یموت موتۃ اخری فی القبر کغیرہ اذ یحیی لیسأل ثم یموت

اس سے یہ مراد ہے کہ دوبارہ قبر مین موت نہوگی جیسے اورون کو ہوتی ہے زندہ کیا جاتا ہے تاکہ اس سے سوال ہو پھر مرجاتا ہے

وقیل لا یجمع اللہ موتک وموت شریعتک وقیل کنی بالموت الثانی

اور کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالی تیری موت اور تیری شریعت کی موت جمع نہین کریگا اور کوئی کہتا ہے کہ موت ثانی سے

الکرب ای لا تلقی بعد کرب ہذا الیوم کربا اخر قالہ فی فتح الباری وعن

کرب مراد لی ہے یعنی آج کے کرب کے بعد اور کوئی کرب نہین ہوگی یہ فتح الباری کا قول ہے اور ابن

ابن عباس رضہ ان ابا بکر خرج وعمر یکلم الناس فقال اجلس یا عمر رضہ فابی

عباس رضہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضہ باہر آئے اسوقت عمر رضہ لوگون سے باتین کرتے تھے پس ابو بکر رضہ نے کہا عمر رضہ بیٹھ جا

عمر ان یجلس فاقبل الناس الی ابی بکر وترکوا عمر فقال ابو بکر من کان

عمر رضہ نے بیٹھنے سے انکار کیا پھر وہ لوگ عمر رضہ کو چھوڑ کر ابو بکر رضہ کیطرف متوجہ ہوگئے پس ابو بکر رضہ نے کہا تم مین سے

منکم یعبد محمدا فان محمدا صلے اللہ علیہ وسلم قد مات ومن کان یعبد

جو کوئی محمد کی پرستش کرتا تھا سو محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو مرگئے اور جو کوئی اللہ کی پرستش

اللہ فان اللہ حی لا یموت قال اللہ تعالی وما محمد الا رسول قد خلت من

کرتا تھا سو اللہ تعالی زندہ ہے کبھی نہین مریگا اللہ تعالی فرماتا ہے اور نہین ہے محمد مگر ایک پیغمبر گزر چکے اس سے پہلے بہت پیغمبر

قبلہ الایۃ قال واللہ فکان الناس لم یعلموا ان اللہ انزل ہذہ الایۃ

[illegible]

فلم یر الا سعد الذابح فعلمت ان النبی صلی الله علیه وسلم قد قبض
تو سوائے سعد ذابح کوئی ستارہ نظر نہ آیا پس میں جان گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

او هو میت فقدمت المدینة ولاهلها ضجیج بالبکاء کضجیج الحجیج
یا وہ قریب الموت ہیں پس میں مدینہ میں آیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ رو رو کر ایسا چلا رہے ہیں جیسے حاجیوں کی آواز

اذا اهلوا بالاحرام فقلت مه فقیل قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم
جب احرام باندھ کر لبیک پکارتے ہیں میں نے پوچھا کیا ہے کہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

وفی حیوة الحیوان للدمیری عن الواقدی عن شیوخه انهم قالوا لما
اور دمیری کے حیوۃ الحیوان میں ہے واقدی اپنے شیوخ سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب

شك فی موت النبی صلی الله علیه وسلم وضعت اسماء بنت عمیس
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی موت میں شک پیدا ہوا تو اسماء بنت عمیس نے

یدها بین کتفیه فقالت توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قد رفع
اپنا ہاتھ حضرت صلعم کے کتفین کے بیچ میں رکھا پھر بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وفات ہوئی حضرت کی

الخاتم من بین کتفیه وکان هذا الذی عرف به موت النبی صلی
کتفین میں سے خاتم نبوت اٹھ گئی یہی بات تھی جس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

الله علیه وسلم اخرجه البیهقی وابو نعیم وروی عن ام سلمة انها قالت
موت معلوم ہوئی اسکو بیہقی اور ابونعیم نے نقل کیا ہے اور ام سلمہ سے روایت ذکر کی وہ کہتی ہیں کہ

وضعت یدی علی صدر رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم مات فمر بی
میں نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر وفات کے روز رکھا تھا پھر بہت

جمع آکل الطعام واتوضأ ما تذهب ریح المسك من یدی واخرج
ہفتے گزر گئے کہ میں کھانا کھاتی ہوں اور وضو کرتی ہوں پر ہاتھ سے مشک کی خوشبو نہیں جاتی اور ابونعیم

ابو نعیم عن علی قال لما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم صعد ملك
علی رض سے نقل کرتا ہے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ملک الموت

الموت باکیا الی السماء والذی بعثه بالحق لقد سمعت صوتا ینادی
روتا ہوا آسمان پر چڑھ گیا قسم ہے اس ذات کی جسنے نبی کو برحق بھیجا ہے میں نے آواز سنی

من السماء یا محمداه کل المصائب تهون عندنا هذه المصیبة وفی سنن ابن ماجة
کوئی پکار رہا ہے یا محمداہ تمامی مصائب اس مصیبت کے سامنے آسان ہیں اور سنن ابن ماجہ میں ہے

المقالة التي قلت لكم في كتاب الله ولا في عهد رسول الله صلى الله عليه
جو تمسے کہی تھی نہ کتاب اللہ میں پائی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وسلم ولكني كنت رجوت ان يعيش رسول الله صلى الله عليه وسلم يدبرنا
سنت میں ولیکن میں یہی امید کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے پیچھے تک جیتے رہیں

اي يكون اخرنا موتا او كما قال فاختار الله عز وجل لرسوله الذي عنده
یعنی موت انکی ہمسے پیچھے ہووے یا کوئی اور لفظ کہا سو اللہ عز وجل نے اپنے رسول کیواسطے وہی پسند کیا ہے جو انکے پاس

على الذي عندكم وهذا الكتاب الذي هدى الله به رسوله فخذوا
ہے بہ نسبت اسکے جو تمہارے پاس ہے اور یہہ کتاب ہے جس سے اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت کی ہے اسکو لیلو

به تهتدوا كما هدى به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو نصر كانه
تاکہ تم بھی ہدایت ہو جیسا کہ اس کتاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ابو نصر کہتا ہے گویا کہ عمرؓ نے وہ

قال ما قال لعظيم ما ورد عليه وخشي الفتنة وظهور المنافقين فلما
تمام مقولہ اپنی اس سخت مصیبت کے سبب کہا تھا اور فتنہ کے ظہور اور منافقوں کے غلبہ سے خوف کیا پھر جب

شاهد قوة يقين الصديق الاكبر رض وتفوهه بقول الله عز وجل كل
صدیق اکبرؓ کے یقین کی قوت دیکھی اور انکا قایل ہونا اللہ کے اس قول کا ہر ایک

نفس ذائقة الموت وقوله انك ميت وانهم ميتون انتهى واخرج
جان موت کو چکھنے والی ہے اور اللہ کے اس قول کا بیشک تو مرنیوالا ہے اور بیشک وہ مرنیوالے ہیں انتہی اس بات کا آ گیا اور ابن

ابن عساكر عن ابي ذويب الهذلي قال بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم
عساکر ابو ذویب ہذلی سے نقل کرتا ہے کہتا ہے کہ ہمکو یہہ خبر پہنچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عليل فاوجس اهل الحي خيفة وبت بليلة طويلة حتى اذا كان
بیمار ہیں سو اہل حی خوف سے دھڑک گئے اور میری رات دراز ہو گئی یہانتک کہ جب فجر

قرب السحر غفت فهتف هاتف وهو يقول شعر خطب اجل اناخ
ہونیکو تھی تو میں سو گیا پس ہاتف نے آواز دی اور وہ یہہ کہتا تھا شعر بڑا سخت حادثہ ہے کہ اسلام کو

بالاسلام بين النخيل ومقعد الاطام قبض النبي محمد فعيوننا تذري
پہنچا ہے نخلستان میں اور سنگین مکانات کی نشستگاہ میں محمد نبی صلعم کی وفات ہوئی سو ہماری آنکھیں

الدموع عليه بالاسجام فوثبت من نومي فزعا فنظرت الى السماء
پیہم آنسو اس موت پر بہاتے ہیں پس میں اپنی نیند سے ڈر کر اچھل پڑا اور آسمان کی طرف نگاہ کی

فانه كان طاهرا فقال العباس الا بلى وقال اهل البيت صدق فلا

کیونکہ حضرت صلعم پاک ہیں عباس رضو بولے سنو جی بیشک نہلا دینگے اور اہل بیت کہنے لگے سچ ہے آواز سینے ۔ پس مت

تغسلوا فقال العباس لا ندع سنة لصوت لا ندري ما هو وغشيهم

نہلاؤ پھر عباس نے جواب دیا ہم سنت کو اس آواز پر جسکو ہم نہیں جانتے کیا ہے ترک نہیں کرینگے اور انپر دوبارہ

النعاس ثانية فناداهم مناد فانتبهوا به وهو يقول اغسلوا رسول الله

نیند طاری ہو گئی پھر انکو کسی پکارنے والے نے آواز دی پھر ہوشیار ہو گئے وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقال اهل البيت الا لا فقال الا نعم وقد كان

علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت نہلاؤ تب اہل بیت نے کہا سنو جی نہیں عباس نے کہا سنو جی ہاں اور عباس رضو

العباس حين دخل الحلة للغسل فجلس متربعا واقعد عليا متربعا متواجها

جب کلہ میں نہلانے کے واسطے گئے تھے تو مربع یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے تھے اور علی کو مربع آمنے سامنے بٹھایا تھا

واقعدا النبي صلى الله عليه وسلم على حجورهما فنودوا ان اضجعوا رسول

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں نے گود میں بٹھا لیا تھا تب یہ آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم على ظهره ثم اغسلوا واستروا فقاما عن الصفيحة

علیہ وسلم کو چت لٹا دو پھر نہلاؤ اور پردہ کرلو سو وہ تختہ سے الگ ہو گئے

واضجعاه فغربا رجل الصفيحة وشرقا راسه ثم اخذا في غسله وعليه

اور آپ کو لٹا دیا اور تختہ کی پائنتی غرب کی طرف اور سرہانا شرق کی طرف پھر نہلانا شروع کیا اس حال میں کہ

قميصه ومحوله مفتوح الشق فلم يغسلوه الا بالماء القراح وطيبوه

حضرت پر قمیص اور محول ایسا جیسا کہ کھلا ہوا تھا اور صرف خالص پانی سے نہلایا اور کافور سے

بالكافور ثم اعتصروا قميصه ومحوله وحنطوا مساجده ومفاصله

خوشبودار کردیا پھر حضرت کا قمیص اور محول نچوڑ ڈالا اور مساجد اور مفاصل کو خوشبو لگا دی

ووضؤا منه وجهه وذراعيه وكفيه ثم ادرجوا اكفانه على قميصه ومحوله

اور یہی پانی سے وضو کرادیا یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں کف دھو دیے پھر قمیص اور محول کے اوپر کفن پہنا دیا

وجمروه عودا ونداثم احتملوه حتى وضعوه على سريره وسجوه

اور انگیٹھی میں لحاق عود کی دھونی دیدی پھر آپکو اٹھایا یہانتک کہ تابوت پر لٹا دیا اور ڈھانپ دیا اور ابن

عن ابن عباس انه كان يقول استروا نبيكم ستركم الله قالت عائشة

عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے نبی کو پردہ میں رکھو خدا تمہاری پردہ پوشی کریگا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

انه صلى الله عليه وسلم قال في مرضه ايها الناس ان احدا من الناس او من
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا اے صاحبو اگر کوئی شخص یا کوئی

المؤمنين اصيب بمصيبة فليتعز بمصيبتي عن المصيبة التي
مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہووے تو چاہیئے کہ میری مصیبت میں جو دوسرے اوروں سے اسکو پہنچے

تصيبه بغيري فان احدا من امتي لن يصاب بمصيبة بعدي اشد عليه
میری مصیبت کی تعزیت کرے کیونکہ میری امت میں سے کوئی شخص میرے بعد ہرگز ایسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا کہ اسپر میری مصیبت

من مصيبتي ذكر غسله صلى الله عليه وسلم ولما
سے سخت تر ہو ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کا اور جب

فرغ الناس من بيعة ابي بكر رض وجمع الله وما اهتم به اصحابه بعد
لوگ ابو بکر رض کی بیعت سے فارغ ہوئے اور اللہ نے انکو متفق کر دیا اور اس امر سے کہ جسکا صحابہ نے حضرت صلی اللہ

موته صلى الله عليه وسلم وتقرر الامر على ابي بكر رض اقبلوا على التجهيز
علیہ وسلم کی موت کے بعد اہتمام کیا تھا فارغ ہوئے اور خلافت ابو بکر رض پر ٹھہر گئی تو نبی صلے اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم والاشتغال به روي انه سئل ابن عباس رض كيف
علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین اور اس کاروبار پر متوجہ ہوئے روایت ہے کہ کسی نے ابن عباس رض سے یہہ پوچھا کہ نبی

كان غسل النبي صلى الله عليه وسلم قال ضرب العباس كلة له من برد
صلے اللہ علیہ وسلم کو کیونکر نہلایا تھا جواب دیا کہ عباس رض نے اپنا سراپردہ یمنی

يمانية صفاق فصارت سنة فينا وفي كثير من صالحي الناس ثم
باریک کپڑے کا قائم کیا پھر یہہ طریقہ ہمارے درمیان اور اکثر صالح لوگوں میں جاری ہو گیا پھر

اذن لرجال من بني هاشم فقعدوا بين الحيطان والكلة ثم دخل العباس
بنی ہاشم کے مردوں کو جو کلہ اور دیواروں کے بیچ میں بیٹھے تھے اجازت دی پھر عباس رض کلہ میں

الكلة ودعا عليا والفضل وابا سفيان بن الحارث واسامة بن زيد
داخل ہوئے اور علی رض اور فضل رض اور ابو سفیان بن الحارث رض اور اسامہ بن زید کو بلایا

فلما اجتمعوا في الكلة القي عليهم النعاس وعلي من وراء الكلة في البيت
جب یہہ سب کلہ کے اندر جمع ہو گئے تو ان سب پر اور ان پر جو کلہ سے باہر گھر میں تھے نیند طاری ہو گئی

فناداهم مناد انتبهوا به وهو يقول لا تغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم
تب انکو کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ وہ ہوشیار ہو گئے اور وہ یہہ کہتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مت نہلاؤ

له اہتمام غمخواری کردن ۱۲ صراح
کلہ ... سراپردہ ... ۱۲ منتخب
صفاق ... ۱۲ منتخب
نعاس ... ۱۲ منتخب

فقال يا علي أنشدك الله هل لنا من رسول الله فقال له علي ادخل فحضر

کہا یا علی میں تجھے اللہ کے واسطے دیتا ہوں ... رسول ... [illegible]

غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يل من غسله شيئا وقيل كان

[illegible]

يحمل الماء قال فأسنده علي إلى صدره وعليه قميصه وكان العباس والفضل

[illegible] راوی کہتا ہے ... اور عباس اور فضل

وقثم يقلبونه مع علي وكان أسامة وشقران يصبان الماء عليه

اور قثم علی کے ساتھ ... اور اسامہ اور شقران ... پانی ڈالتے تھے

وأعينهم معصوبة من وراء الستر لحديث علي لا يغسله أحد إلا أنت

[illegible]

وفي رواية أوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغسله غيري فإنه

اور ایک روایت میں ہے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

لا يرى أحد عورتي إلا طمست عيناه كذا في سيرة مغلطاي وفي الشفا

[illegible] سیرۃ مغلطای میں ہے اور شفا میں ہے

وعلي يغسله والماء والسدر [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن ماجه بإسناد جيد عن علي رضي الله عنه مرفوعا إذا أنا مت فاغسلوني بسبع

[illegible]

قرب من بئري بئر غرس قال في النهاية بفتح الغين المعجمة وسكون

[illegible]

الراء والسين المهملة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب منها

[illegible] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... پانی پیا کرتے تھے

وقد روى ابن النجار أنه قال رأيت الليلة أني أصبحت على بئر

اور ابن نجار روایت کرتا ہے ... [illegible]

رضی اللہ تعالی عنہا لما ارادوا غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا

کہتی ہین جب اُن لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کا ارادہ کیا تو اُنمین یہہ

فیہ فقالوا واللہ ما ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما نجرد

اختلاف پیدا ہوا کہنے لگے اللہ کی قسم ہم نہین جانتے ایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتارین جیسے ہم

موتانا او نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی

اپنی موتی کے کپڑے اتار لیتے ہین یا کپڑون سمیت نہلاوین جب یہہ اختلاف ہوا تو اللہ تعالی نے نیند انپر مسلط کر دی یہانتک کہ

ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم متکلم من ناحیۃ البیت

اُنمین جو شخص تھا سو اُسکی ٹھوڑی سینہ پر تھی اور کسی کہنے والے نے گھر کے گوشہ مین سے اُنسے کہا

لا یدرون من ہو ان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا الی

یہہ خبر نہین وہ کون تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑون سمیت نہلاؤ پھر وہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغسلوہ وعلیہ قمیصہ وفی المشکوۃ یصبون

صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوے اور قمیص سمیت نہلایا اور مشکوۃ مین ہے کہ قمیص کے

الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ وکانت

اوپر پانی ڈالتے تھے اور قمیص سے ملتے جاتے تھے اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کیا ہے اور

عائشۃ رض تقول لو استقبلت من امری ما استدبرت ما غسل رسول

عائشہ رض کہا کرتی تھین اگر اپنے حال کی مجھکو پہلے سے خبر ہوتی جو مین پھر سمجھی تو رسول صلے اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا نساءہ وروی عن علی واہل ان الذین تولوا

علیہ وسلم کو سوا آپکے بیبیون کے اور کوئی نہ نہلاتا اور کئی شخصون سے روایت ہے کہ جو اور گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غسلہ صلے اللہ علیہ وسلم ابن عمہ علی بن ابی طالب وعمہ العباس بن عبد المطلب

کے نہلانے کے متولی ہوے وہ یہہ تھے آپکے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب اور آپکا چچا عباس رض بن عبد المطلب

وابناہ الفضل وقثم وحبہ اسامۃ بن زید ومولاہ شقران ولما اجتمع القوم

اور عباس کے دونون بیٹے فضل اور قثم اور آپکے محبوب اسامہ بن زید اور آپکا غلام شقران اور جب یہ لوگ رسول اللہ

لغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نادی من وراء الباب اوس بن خولی

صلے اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کو جمع ہوے تو دروازہ کے باہر سے اوس ابن خولی

الانصاری احد بنی عوف بن الخزرج وکان بدریا علی ابن ابی طالب

انصاری نے جو بنی عوف بن خزرج مین کا ایک شخص اور بدری تھا [illegible] علی ابن ابی طالب کو پکارا

ایضاً کذا فیه وعن ابن عباس رض ان النبی صلی الله علیه وسلم کفن فی ریطتین
انکا کفن بنایا گیا تھا اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی الله علیه وسلم کو دو کھیتی چادر اور ایک

وبرد نجرانی وعن عایشة رض قالت کفن النبی صلی الله علیه وسلم فی ثلثة
نجرانی چادر کا کفن دیا او عایشه رض سے روایت ہے کہتی ہیں کہ نبی صلی الله علیه وسلم کو تین

اثواب بیض سحولیة بلدة من الیمن من کرسف لیس فیها قمیص
سفید سحولی کپڑون کا کفن دیا گیا سحول یمن میں ایک شہر ہے نہ انمین قمیص تھا

ولا عمامة قالت دخلت علی ابی بکر فی مرضه ثم نظرت الی ثوب علیه
اور نہ عمامہ عایشه رض کہتی ہیں میں ابو بکر رض کے پاس جب وہ بیمار تھے پہنچی پھر میں نے انکے اوپر ایک کپڑا دیکھا جسمین

کان یمرض فیه به ردع من زعفران قال اغسلوا ثوبی هذا وزیدوا
وہ بیمار رہتے تھے اسمین کچھ نشان زعفران کے تھے ابو بکر رض نے کہا میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اسپر دو کپڑے

علیه ثوبین فکفنونی فیها قلت هذا خلق قال ان الحی احق بالجدید
اور بڑھا دینا ان تینون کا مجھکو کفن دینا میں بولی یہ تو پرانا ہے جواب دیا نئے کپڑے کا زندہ آدمی مردہ سے زیادہ تر

من المیت انما هو للمهنة رواه البخاری وفی موطا الامام ابی عبد الله
مستحق ہے یہ تو اسکا پیپ لہو کے واسطے ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور امام ابو عبد الله مالک ابن انس رض

مالک ابن انس رض کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثلثة اثواب حبرة
کی موطا میں ہے کہ رسول صلی الله علیه وسلم کو تین کپڑون کا کفن دیا ایک یمنی

وسحاریین ولابی داود فی ثلثة اثواب نجرانیة وفی الاکلیل کفن
اور دو سحاری اور ابو داود کی روایت میں نجران کے تین کپڑے اور اکلیل میں ہے کہ سات

فی سبعة اثواب فجمع بینهما بانه لیس فیها قمیص ولا عمامة محسوبا
کپڑون کا کفن دیا اور ان سب حدیثون میں ہے کہ انمین قمیص محسوب نہیں تھا اور نہ عمامہ محسوب تھا

وفی حدیث تفرد به یزید بن ابی زیاد وهو ضعیف وحنط بکافور
اور ایک حدیث میں ہے جسکو یزید بن ابی زیاد تنہا روایت کرتا ہے حالانکہ وہ ضعیف ہے اور اسکو کافور سے خوشبودار کیا

وقیل بمسک کذا فی سیرة مغلطای وفی حدیث عروة عن عایشة
اور کوئی کہتا ہے مشک سے یہ سیرت مغلطای میں ہے اور عروہ کی حدیث میں جو عایشه رض سے روایت ہے یہ ہے

قالت کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثلثة اثواب سحولیة بیض
عایشه رض کہتی ہیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم سحولی سفید تین کپڑون کا کفن دیئے گئے

من الجنة فاصبح على بئر غرس فتوضأ وبزق فيها كذا في تاريخ المدينة
پہنچا ہوں تم نزدیک کنوئے پر صبح کو گئے پھر وضو کیا اور اس میں تھوک دیا یہ سمہودی کی تاریخ مدینہ

للسمهودي وجعل علي على يده خرقة وادخلها تحت القميص كذا في
میں ہے اور علیؓ نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر قمیص کے نیچے ڈالا یہ

سيرة مغلطاي وروي ان الغسلة الاولى كانت بالماء القراح والثانية
سیرت مغلطائی میں ہے اور روایت ہے کہ پہلا تریڑا خالص پانی کا تھا اور دوسرا تریڑا

بالماء والسدر والثالثة بالماء والكافور وروى جعفر بن محمد قال
بیری کے پتے ہوئے پانی کا اور تیسرا پانی اور کافور کا اور جعفر بن محمد روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ

كان الماء يجتمع في جفون النبي صلى الله عليه وسلم وكان علي يشربه
پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پلک چشم میں جمع ہوتا جاتا تھا اور علیؓ اس کو پیتے جاتے تھے

وفي شواهد النبوة سئل علي عن سبب فهمه وحفظه قال لما غسلت
اور شواہد النبوۃ میں ہے کسی نے علیؓ سے فہم اور حافظہ کا سبب پوچھا جواب دیا کہ جب میں نے نبی

النبي صلى الله عليه وسلم اجتمع ماء في جفونه فرفعته بلساني وازدردته
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلایا تھا تو حضرت کی پلک چشم میں جو پانی جمع ہوتا سو میں اس کو اپنی زبان سے اٹھا لیتا تھا اور نگل جاتا تھا

فارى قوة حفظي منه ويقال ان عليا والفضل كانا غسلا رسول الله
سو میں اپنے حافظہ کی قوت انکی برکت سے جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ علیؓ اور فضلؓ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم فنودي علي ان ارفع طرفك الى السماء اورده في
علیہ وسلم کو نہلاتے تھے سو علیؓ کو آواز آئی کہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف کر یہ شفا میں

الشفاء ذكر تكفينه صلعم فلما فرغوا من غسله صلى الله عليه وسلم
لایا ہے ذکر حضرت صلعم کے کفن دینے کا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلا چکے تو

نشفوه ثم صنع به ما يصنع بالميت ثم ادرج في ثلثة اثواب ثوبين
بدن پونچھ کر خشک کر دیا پھر انکے ساتھ وہی کیا جو میت کے ساتھ کرتے ہیں پھر تین کپڑوں میں لپیٹ دیا دو کپڑے

ابيضين وبرد حبرة وفي الاكتفاء قال الترمذي فذكر والعائشة
سفید تھے اور ایک یمنی چادر تھی اور اکتفا میں ہے کہ ترمذی کہتا ہے کہ لوگوں نے عائشہؓ کے اس قول کو

قولهم في ثوبين وبرد حبرة قالت قد اتي بالبرد ولكنهم ردوه
کہ دو ثوبوں میں اور برد حبرہ ذکر کیا عائشہؓ نے کہا ہاں چادر لائے تھے پر انہوں نے نہیں پہنایا اور

وعايشة وابن عمر وجابر بن عبد الله بن مغفل في تكفين النبي صلى الله
اور ابن عمر رضا اور جابر بن عبد الله بن مغفل رضا سے نبی صلے الله علیه وسلم کے تکفین کے باب مین منقول اثر
عليه وسلم في ثلثة اثواب ليس فيها قميص ولا عمامة وعن عبد الله محمد بن
حدیثین آئی ہین کہ تین کپڑے تھے نہ اُن مین قمیص تھا اور نہ عمامہ اور عبد الله محمد بن
عقيل عن ابن الحنفية عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في
عقیل ابن حنفیه سے اور وہ علی رضا سے روایت کہتا ہے کہ رسول الله صلے الله علیه وسلم سات کپڑون مین
سبعة اثواب روى هذا الحديث احمد في مسنده وذكر ابن حزم ان
کفن دیے گئے اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند مین روایت کیا ہے اور ابن حزم ذکر کرتا ہے کہ اس مین
الوهم فيه من ابن عقيل او من بعده وقد اختلف في معنى قوله ليس
ابن عقیل سے یا اُسکے بعد کسی اور سے وہم واقع ہوا ہے اور اُسکے معنی مین لیس فیها قمیص
فيها قميص ولا عمامة فالصحيح ان معناه انه ليس في الكفن قميص ولا عمامة
ولا عمامة اختلاف ہے صحیح تو یہہ ہے کہ اُسکے معنی یہی ہین قمیص ہرگز نہین تھا اور نہ عمامہ تھا
اصلا والثاني ان معناه انه كفن في ثلثة اثواب خارج عن القميص
اور دوسرے یہہ بھی ہین کہ اُسکے یہی معنی ہین کہ نبی صلعم تین کپڑون مین علاوہ قمیص اور عمامہ سے
والعمامة قال الشيخ تقي الدين ابن دقيق العيد الاول اظهر في
کفن دیے گئے شیخ تقی الدین بن دقیق العید کہتا ہے کہ اول معنی مراد ہونے مین
المراد وذكر النووي في شرح صحيح مسلم ان بالاول قال جمهور العلماء
ظاہر تر ہین اور نووی صحیح مسلم کی شرح مین ذکر کرتا ہے بیشک اول معنون کے جمہور علما قائل ہین
وقال هو الصواب الذي يقتضيه ظاهر الحديث وقال الثاني ضعيف
اور کہتا ہے کہ صواب یہہ ہے جسکو ظاہر حدیث تقاضا کرے اور کہتا ہے کہ دوسرے معنی ضعیف ہین
فلم يثبت انه صلى الله عليه وسلم كفن في قميص وعمامة انتهى قالوا
سو یہہ ثابت نہین ہے کہ حضرت صلے الله علیه وسلم کفن مین قمیص اور عمامہ تھا انتہی کہتے ہین کہ
ويترتب على هذا الاختلاف في تفسير الحديث اختلافهم في انه
اسی اختلاف پر جو اس حدیث کی تفسیر مین واقع ہوا ہے یہہ اختلاف مبنی ہے کہ آیا
هل يستحب ان يكون في الكفن قميص وعمامة ام لا فاختلفوا

کله ابن حنفیه بیٹے ہین حضرت علی رضی الله عنه کے اُس بیبی سے ہین از بطن زوجه دیگر سوائے فاطمه زہرا رضی الله عنها

اخرجہ النسائی من روایۃ عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن عروۃ
اسکو نسائی نے نقل کیا ہے عبد الرزاق کی روایت سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ عروہ سے
واتفق علیہ الائمۃ الستۃ من طریق ہشام بن عروۃ عن عائشۃ رضی
اور اسپر چھون امام متفق ہین ہشام بن عروہ کے طریق سے جو عائشہ رض سے مروی ہے
بزیادۃ من کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ وفی روایۃ البیہقی
اتنا زیادہ ہے کہ روئی کے کہ انمین نہ قمیص تھا اور نہ عمامہ اور بیہقی کی روایت مین ہے
فی ثلثۃ اثواب سحولیۃ جدد السحولیۃ بفتح السین وضمہا قال النووی
تین کپڑے سحولی نئے سحولیہ سین کے زبر اور ضمہ سے ہے نووی کہتا ہے کہ
والفتح اشہر وہو روایۃ الاکثرین فبالفتح منسوب الی السحول وہو
فتح مشہور اور اکثر راویون کی یہی روایت ہے سو فتح سے سحول کیطرف منسوب ہے
القصار لانہ یسحلہا ای یغسلہا او الی سحول وہو قریۃ بالیمن
وہ دھوبی کو کہتے ہین کیونکہ وہ کپڑے کو دھوتا ہے یا سحول کیطرف منسوب ہے یمن مین ایک قریہ ہے
واما الضم فہو جمع سحل وہو الثوب الابیض النقی لا یکون الا من
اور با ضمہ سے سو وہ سحل کی جمع ہے سفید صاف کپڑے کو کہتے ہین جو کہ روئی ہی کا ہووے
قطن وفیہ شذوذ لانہ نسب الی الجمع وقیل ان اسم القریۃ بہا بالضم
اور اس لفظ مین شذوذ ہے کیونکہ جمع کیطرف نسبت کیا ہے اور کوئی کہتا ہے یہان قریہ کا نام ضمہ سے ہے
والکرسف بضم الکاف واسکان الراء وضم السین المہملتین والفاء القطن
اور کرسف کاف کے ضمہ اور راء مہملہ کے سکون اور سین مہملہ کے ضمہ سے آخر مین فا روئی کو کہتے ہین
وقال الترمذی روی فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایات مختلفۃ
اور ترمذی کہتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن مین مختلف روایتین آئی ہین
وحدیث عائشۃ رضی اصح الاحادیث فی ذلک والعمل علیہ عند اکثر اہل
اور عائشہ رض کی حدیث اس باب مین سب حدیثون سے صحیح تر ہے اور اکثر علما صحابہ وغیرہ کے
العلم من الصحابۃ وغیرہم وقال البیہقی فی الخلافیات قال ابو عبد اللہ
نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے اور بیہقی خلافیات مین کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ نیشی
یعنی الحاکم تواترت الاخبار عن علی بن ابی طالب وابن عباس رض

وفی روایۃ صلی علیہ علیؓ والعباسؓ وبنو ہاشم ثم دخل المہاجرون ثم
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم پر علیؓ اور عباسؓ اور بنو ہاشم نے نماز پڑھی پھر مہاجر آئے پھر

الانصار ثم الناس یصلون علیہ افرادا لا یؤمہم احد ثم النساء ثم الغلمان
انصار آئے پھر اور لوگ جدا جدا نماز پڑھتے تھے انکا امام کوئی نہیں تھا پھر عورتوں نے نماز پڑھی پھر لڑکوں نے

قیل انہ اوصی بذلک لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یصلی علی جبریل
کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی وصیت کی تھی اس حدیث کے موافق کہ جو میری نماز پڑھیگا تو پہلے جبریل

ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنودہ ثم
پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت مع اپنے لشکر کے پھر

الملئکۃ ثم ادخلوا افواجا بعد فی الحدیث وفیہ ضعف بل کانوا یدعون
اور فرشتے پھر تم گروہ گروہ آنا آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ضعف ہے بلکہ وہ دعا مانگتے تھے

وینصرفون قال ابن الماجشون لما سئل کم صلی علیہ صلوۃ قال اثنان
اور چلے جاتے تھے ابن الماجشون کہتا ہے جب یہہ پوچھا کتنے بار حضرت پر نمازیں ہوئیں کہا

وسبعون صلوۃ فقیل من این لک ہذا قال من الصندوق الذی ترکہ
بہتر نمازیں ہوئیں پھر پوچھا کہا تمکو یہہ کہاں سے معلوم ہوا کہا صندوق میں سے جسکو مالک نے

مالک بخطہ عن نافع عن ابن عمر کذا فی سیرۃ مغلطای وفی حدیث
اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا چھوڑا تھا نافع ابن عمر سے روایت کرتا ہے یہہ سیرت مغلطائی میں ہے اور ابن ماجہ کی

ابن ماجۃ لما فرغوا من جہازہ یوم الثلثاء وضع علی سریرہ فی بیتہ ثم
حدیث میں ہے کہ جب حضرت کی تجہیز منگل کے روز فارغ ہو چکے تو حضرت صلعم کو آپکے گھر میں تابوت پر رکھا پھر

دخل الناس علیہ ارسالا یصلون علیہ حتی اذا فرغوا ادخل النساء
وہاں لوگ گروہ گروہ آئے کہ نماز پڑھتے جاتے تھے یہانتک کہ جب مرد فارغ ہو چکے تو عورتیں آئیں

حتی اذا فرغن ادخل الصبیان ولم یؤم الناس علی رسول اللہ صلی
جب عورتیں بھی پڑھ چکیں تو لڑکے آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ میں کسینے

اللہ علیہ وسلم احد وفی روایۃ ان اول من صلی علیہ الملئکۃ افواجا ثم
امامت نہیں کی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے جو حضرت صلعم پر نماز پڑھی تو فرشتوں نے گروہ گروہ پھر

اہل بیتہ ثم الناس فوجا فوجا ثم نساءہ آخرا وروی انہ لما صلی اہل البیت
اہل بیت نے پھر گروہ گروہ اور لوگوں نے پڑھی پھر اہل بیت کی عورتوں نے پیچھلے بار اور روایت ہے کہ جب اہل بیت نماز پڑھی

في زيادة القميص والعمامة على اللفاف الثلاثة لتصير خمسة فذكر الحنابلة
قمیص اور عمامہ بڑہانے مین تاکہ ملکر پانچ ہوجاوین اختلاف کیا ہے سو حنبلی علما کہتے ہین کہ

انه مكروه وقال الشافعية انه جائز غير مستحب وقال المالكية انه يستحب
مکروہ ہے اور شافعی علما کہتے ہین جائز ہے غیر مستحب ہے اور مالکی علما کہتے ہین مردون اور

للرجال والنساء وهو في حق النساء آكد وقالوا والزيادة الى السبع غير
عورتون دونون کے واسطے مستحب ہے اور عورتون کے حق مین زیادہ چاہیے اور کہتے ہین سات تک بڑھانا مکروہ

مكروهة وما زاد عليها سرف وقال الحنفية ان الاثواب الثلاثة ازار و
نہین ہے سو اس سے جو زیادہ ہوگا وہ اسراف ہے اور حنفی علما کہتے ہین کہ وہ تین کپڑے ازار یعنی تہ بند اور

قميص ولفافة وفي الحديث دلالة على ان القميص الذي غسل فيه نزع
کفنی اور پوشش کی چادر ہے اور حدیث مین یہہ دلالت ہے کہ قمیص جسمین حضرت کو نہلایا تھا کفن

عنه عند تكفينه قال النووي في شرح مسلم وهذا هو الصواب الذي
دیتے ہوئے اتار لیا تھا نووی شرح مسلم مین کہتا ہے یہی صواب ہے جسپر کچہ اور یعنی اعتراض

لا يتجه غيره والحديث الذي في سنن ابي داود عن ابن عباس ان النبي
متوجہ نہین ہوتا اور رہی وہ حدیث جو سنن ابو داود مین ابن عباس رض سے مروی ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم كفن في ثلاثة اثواب الحلة ثوبان وقميصه الذي توفي
صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑون کا کفن دئے گئے حلہ دو کپڑے ہے ایک وہ قمیص جسمین وفات پائی

فيه فحديث ضعيف لا يصح الاحتجاج به لان يزيد بن زياد احد رواته مجمع
سو یہہ حدیث ضعیف ہے اس حدیث سے حجت قائم کرنی صحیح نہین ہے اسواسطے کہ یزید بن زیاد اسکے راویون مین داخل ہے اسکی ضعف پر

على ضعفه ولا سيما قد خالف رواية الثقات ذكر الصلوة عليه
اجماع ہوا ہے خاص کر اس روایت مین جو ثقات کی روایت کے مخالف ہے حضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم روى عن محمد انه صلى على النبي بغير
وسلم کے نماز جنازہ کا ذکر محمد سے روایت ہے کہ نبی صلعم پر جنازہ کی نماز بغیر

امام وفي رواية افرادا لا يؤمهم احد يدخل المسلمون زمرا فيصلون
امام کے ہوئی اور ایک روایت مین ہے جدا جدا تنہا کوئی امام نہین تھا مسلمان جوق جوق آتے تھے پس نماز پڑھتے تھے

عليه ويخرجون فلما صلي عليه نادى عمر بن الخطاب خلوا الجنازة واهلها
اور نکل جاتے تھے جب نماز پڑھ چکے تو عمر بن الخطاب رض نے آواز دی جنازہ کو اہل جنازہ کو چھوڑ دو

صرف نمودن کردن در خرچ مال و جاہ ۱۲ منہ [illegible]

صلى الله عليه وسلم وروي ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا

علیہ وسلم کے واسطے کھودا گیا اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بیچ باب

في موضع دفنه صلى الله عليه وسلم بمكة او بالمدينة في البقيع او القدس

موضع دفن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اختلاف کرتے تھے کہ مکہ میں دفن ہوں یا مدینہ میں بقیع کے اندر یا قدس میں

حتى قال ابو بكر رض سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم يقبر نبي الا

یہاں تک کہ ابوبکر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کوئی نبی دفن نہیں کیا گیا مگر

حيث يموت وفي رواية ما قبض الله نبيا الا في موضع الذي يحب

اسی جگہ جہاں وفات پائی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے کسی نبی کو وفات نہیں دی مگر اسی جگہ جو وہ محبوب رکھتا ہے

ان يدفن فيه فاخروا فراشه واحفروا له تحت فراشه ونزل في قبره

کہ اس جگہ دفن ہو سو حضرت کے بستر کو ہٹاؤ اور آپ کے واسطے بستر کے تلے قبر کھودو اور حضرت صلعم کی قبر میں

علي بن ابي طالب والعباس والفضل وقثم ابناء العباس وكان قثم اخر

علی بن ابی طالب رض اور عباس رض اور فضل رض اور قثم رض عباس کے دونوں بیٹے اترے اور قثم ان لوگوں میں

الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم لانه اخر من صعد من قبره واما

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں آخری تھا کیونکہ حضرت کی قبر میں سے سب سے پیچھے نکلا تھا اور رہا

قصة المغيرة وطرح خاتمه في القبر ونزوله فيه لاخراجه فغير صحيح

مغیرہ کا قصہ اور خاتم کا قبر میں ڈالدینا اور قبر میں اسکا اترنا خاتم کے نکالنے کے واسطے سو صحیح نہیں ہے

والله اعلم وشقران مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال اوس

واللہ اعلم اور شقران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مولی اور اوس

ابن خولى لعلي بن ابي طالب يا علي انشدك بالله حظنا من رسول الله

ابن خولی نے علی بن ابی طالب سے کہا اے علی میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے واسطے اپنا بہرہ رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم فقال له انزل فنزل مع القوم وكانوا خمسة وفي رواية

علیہ وسلم سے مانگتا ہوں پس علی نے اس سے کہا اتر پھر وہ قوم کے ساتھ اترا اور وہ لوگ پانچ تھے اور ایک روایت میں

عن علي رض نزل في حفرة النبي صلى الله عليه وسلم هو والعباس وعقيل بن

علی سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں وہ یعنی علی رض اور عباس رض اور عقیل رض بن

ابي طالب واسامة بن زيد وابن عوف واوس بن خولى وهم الذين

ابی طالب اور اسامہ بن زید رض اور ابن عوف رض اور اوس بن خولی اترے اور یہ وہ لوگ ہیں

لم یدر الناس ما یقولون فسألوا ابن مسعودؓ فامرهم ان یسألوا علیا فقال
تو لوگون کو یہہ معلوم نہیں تھا کہ کیا پڑھیں سو انہون نے ابن مسعودؓ سے پوچھا انہون نے انسے کہا کہ علیؓ سے پوچھو تو علیؓ نے انکو کہا

لهم قولوا ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه
یہہ پڑھو بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو اسپر

وسلموا تسلیما لبیک اللهم ربنا وسعدیک صلوات الله البر الرحیم والملائکة
اور سلام بھیجو بہت سلام ہم حاضر ہیں یا الٰہی ہمارے رب بار بار حاضر ہونا اور بار بار خدمت کرتے ہیں اسکی رحمتیں جو نیکوکار اور مہربان اور مقرب

المقربین والنبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وما سبح لک من شیء
فرشتون کے اور نبیون کے اور صدیقون کے اور شہیدون کے اور صلحا کے اور اسکی جو پاکی بیان کرے تیرا نام لیتا ہو کوئی شی ہو

یا رب العالمین علی محمد بن عبد الله خاتم النبیین وسید المرسلین وامام
اے پروردگار عالم کے محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین اور مرسلین کے سردار اور متقیون کے

المتقین ورسول رب العالمین الشاهد البشیر الداعی الیک باذنک السراج
پیشوا اور رب العالمین کے رسول پر جو حاضر ہیں بشارت دینے والا تیرے حکم سے تیری طرف بلانے والا چراغ

المنیر وعلیه السلام ذکره الشیخ زین الدین المراغی فی کتابه تحقیق النصرة
روشن اور اسی پر سلام ہے اسکو شیخ زین الدین مراغی نے اپنی کتاب تحقیق النصرۃ میں ذکر کیا ہے

ذکر دفنه وکیفیة قبره صلی الله علیه وسلم
ذکر حضرت کے دفن کا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قبر کی کیفیت

کان فی المدینة حفاران احدهما یلحد والاخر لا یلحد فدعا العباسؓ
مدینہ میں دو شخص گورکن تھے ایک تو لحد بنایا کرتا تھا اور دوسرا لحد نہیں بناتا تھا عباسؓ نے

رجلین فقال لیذهب احدکما الی ابی عبیدة بن الجراح وهو کان
دو آدمی بلائے اور کہا تم میں سے ایک تو ابو عبیدہ بن جراح کے پاس جائے یہہ اور مکہ

یضرح لاهل مکة ولیذهب الاخر الی ابی طلحة الانصاری وهو کان یلحد
والون کے لئے گور کھودا کرتا تھا اور دوسرا ابو طلحہ انصاری کے پاس جائے اور یہہ مدینہ والون

لاهل المدینة ثم قال العباسؓ اللهم خر لرسولک فذهبا فلم یجد صاحب
کے لئے لحد تیار کیا کرتا تھا پھر عباسؓ نے کہا الٰہی اپنے رسول کے واسطے اچھا کر پھر وہ دونون گئے سو جو شخص

ابی عبیدة ابا عبیدة ووجد صاحب ابی طلحة ابا طلحة فلحد لرسول الله
ابو عبیدہ کے پاس گیا تھا اسنے تو ابو عبیدہ کو نہ پایا اور ابو طلحہ والے شخص نے ابو طلحہ کو پایا سو اسنے رسول اللہ صلی اللہ

المشكوة عن جابر وكان الذي رش الماء على قبره صلى الله عليه وسلم بلال

مشکوۃ میں جابر سے روایت ہے کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا وہ بلال

بن رباح بقربة بدأ من قبل راسه حتى انتهى الى رجليه رواه البيهقى

ابن رباح تھا ایک مشک سے سرہانے سے شروع کر کے پائنتی تک پہنچ گیا اسکو بیہقی نے

فى دلائل النبوة وعن سفيان بن التمار انه راه مسنما وفى صحيح البخارى من

دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور سفیان بن تمار سے روایت ہے کہ اسنے قبر شریف کو مسنم دیکھا ہے اور صحیح بخاری میں

حديث ابى بكر بن عياش انه راى قبر النبى صلى الله عليه وسلم مسنما اى

ابوبکر بن عیاش سے روایت ہے کہ اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسنم دیکھا ہے یعنی

مرتفعا زاد ابو نعيم فى المستخرج وقبر ابى بكر وعمر كذلك واستدل به على

اونچی ابو نعیم نے مستخرج میں اتنا بڑھایا ہے اور ابوبکر اور عمر کی قبر بھی ایسی ہی تھی اس سے استدلال کیا ہے

ان المستحب تسنيم القبور وهو قول ابى حنيفة ومالك واحمد والمزنى وكثير

کہ قبروں کو مسنم کرنا مستحب ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد اور مزنی اور اکثر

من الشافعية وبعض قدماء الشافعية استحبوا التسطيح ويحتمل ان

شافعی علما کا ہے اور بعض قدمار شافعی مذہب تسطیح کو مستحب جانتے ہیں اور یہ احتمال ہے کہ

يكون فى الاول مسطحا فقد روى ابو داود والحاكم انه كشفت عائشة

اول وہلہ میں مسطح ہوگی بیشک ابو داؤد اور حاکم نے روایت کی ہے کہ عائشہ نے

للقاسم بن محمد عن قبره صلى الله عليه وسلم وعن قبر صاحبيه

قاسم بن محمد کی زیارت کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور دونوں یاروں کی قبر کھولی

رضى الله عنهما فاذا هى لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة

رضی اللہ عنہما تینوں قبریں تھیں نہ بہت اونچی اور نہ زمین سے ملی ہوئی میدان کے سرخ کنکر ان سے

الحمراء وفى رواية حمراء وبيضاء ورفع قبره من الارض قدر شبر ولعل ذلك

چنی ہوئی اور ایک روایت میں ہے سرخ اور سفید اور زمین سے بقدر ایک بالشت کے اونچی کر رکھی تھی اور شاید یہ

كان فى خلافة معاوية فكانها كانت فى الاول مسطحة ثم لما بنى جدار

ماجرا معاویہ کی خلافت میں گزرا ہے گویا وہ قبر اول حال میں مسطح تھی پھر جب قبر کی

القبر فى امارة عمر بن عبد العزيز على المدينة من قبل الوليد بن عبد الملك

دیوار عمر بن عبدالعزیز کی امارت کے وقت جو ولید بن عبدالملک کی طرف سے مدینہ پر امیر تھا بنائی

توليا كفنه والاول اصح وقد كان شقران حين وضع رسول الله صلى الله
جو حضرت کے کفن میں تھے سو اول تو اولی روایت بہت صحیح ہے اور جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر میں

عليه وسلم في حفرته اخذ قطيفة نجرانية حمراء اصابها يوم خيبر وكان
اُتارا تو چادر بحرانی سرخ رنگ جو خیبر کی لڑائی میں ہاتھ آئی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها ويفرشها فطرحها تحته فدفنها معه
علیہ وسلم اُسکو اوڑھتے تھے اور بچھاتے تھے شقران نے لیکر حضرت صلعم کے تلے بچھادی اور اُسکو حضرت کے ساتھ

في قبره فقال والله لا يلبسها احد بعدك وبني في قبره اللبن يقال تسع
قبر میں دفن کر دیا اور کہا اللہ کی قسم اسکو آپکے بعد کون اوڑھ سکتا ہے اور حضرت کی قبر میں کچی اینٹیں لگائی گئیں کہتے ہیں کہ نو

لبنات قيل فلما فرغوا من وضع اللبنات اخرجوا القطيفة قال ابو عمرو
اینٹیں تھیں کہتے ہیں کہ جب کچی اینٹیں لگا چکے تو وہ چادر نکال لی تھی یہہ ابو عمرو اور حاکم کا

والحاكم قال النووي وقد نص الشافعي وجميع اصحابه وغيرهم من العلماء
قول ہے نووی کہتا ہے کہ شافعیؒ اور اُسکے اصحاب وغیرہ علما نے صاف کہا ہے کہ

على كراهة وضع قطيفة او نحو ذلك تحت الميت في القبر وقد شذ البغوي
قطیفہ وغیرہ کا میت کے تلے قبر کے اندر بچھانا مکروہ ہے اور ہمارے علما میں سے صرف بغوی

من اصحابنا فقال لا باس بذلك لهذا الحديث والصواب كراهة ذلك
الگ ہو گیا ہے کہ وہ کہتا ہے اسکا کچھہ ڈر نہیں ہے اسی حدیث کی سند سے اور صواب یہی ہے کہ وہ مکروہ ہے

كما قال الجمهور واجابوا عن هذا الحديث بان شقران انفرد بفعل ذلك
چنانچہ جمہور علما کہتے ہیں اور اس حدیث کا یہہ جواب دیتے ہیں کہ تنہا شقران کا یہہ کام تھا

ولم يوافقه احد من الصحابة وانما فعله شقران لما ذكرناه عنه من
اور صحابہ میں سے کوئی اُسکے موافق نہیں تھا اور شقران نے اسی لیے بچھادی تھی کہ ہمنے اُسکی طرف سے بیان کیا یعنی

كراهة ان يلبسها احد بعد النبي صلى الله عليه وسلم انتهى وقد صح انها
یہہ ناخوشی کہ اسکو بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور اوڑھے انتہی اور بیشک ثابت ہو چکا کہ وہ

اخرجت يعني القطيفة من القبر لما فرغوا من وضع اللبنات التسع كذا في
چادر جب نو اینٹیں لگا چکے تو قبر میں سے نکال لی یہہ

سيرة مغلطاي ثم هالوا التراب على لحده وجعل قبره مسطوحا وفي
سیرۃ مغلطائی میں ہے پھر حضرت کی لحد پر مٹی دھکا دی اور قبر کو مسطح یعنی ہموار بنا دیا اور

سلہ قطیفہ چادر مخمل معروف ۱۲ منتخب
سلہ لبنہ خشت خام لبن جمع [illegible] المفرد مستطیل مربع [illegible]
سلہ مسطح [illegible]

علیه وسلم فی مرضه الذی لم یقم منه لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا

بیماری مین فرمایا جس سے پھر نہ اچھے ہوئے خدا یہود اور نصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نے

قبور انبیائهم مساجد ولولا ذلک ابرز قبره غیر انه خشی او خشی ان

اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدین بنالین اگر یہہ ڈر نہوتا تو حضرت کی قبر ظاہر کیجاتی اتنا ہی کہ ڈر ہوا یا ڈر گئے

یتخذ مسجدا علی شک الراوی علی المجهول والمعلوم فعلی الاول

ایسا نہو مسجد بنالین راوی کو یہہ شک ہے کہ خشی مجہول ہے یا معروف پھر اگر مجہول ہے تو

الضمیر للشان ومقتضاه انهم فعلوا ذلک باجتهادهم والثانی یقتضی

ضمیر شان کی ہے اسکا مآل یہہ ہے کہ انہوں نے یہہ امر اپنی اجتہاد سے کیا ہو اور اگر دوسرا یعنی معروف ہو تو

ان النبی صلی الله علیه وسلم هو الذی امرهم بذلک ومعنی ابرز قبره

یہہ معنی ہوتے ہین کہ یہہ نبی صلی الله علیه وسلم ہی کا ارشاد تھا اور ابرز قبره کے معنی یہہ ہین کہ

کشف قبره صلی الله علیه وسلم ولم یتخذ الحائل والمراد الدفن خارج بیته

حضرت صلی الله علیه وسلم کی قبر باہر کھلی ہوئی ہوتی کوئی دیوار حایل نہوتی اور مراد یہہ ہے کہ گھر کے باہر دفن

وهذا قالت عائشة قبل ان یوسع المسجد ولهذا لما وسع المسجد

اور یہہ عائشہ رض کا مقولہ ہے اس سے پہلے کہ مسجد نبوی فراخ کیجائے اور اسیلئے جب مسجد کو فراخ کیا تو

جعلت حجرتها مثلثة الشکل محددة حتی لا یتأتی لاحد ان یصلی

عائشہ رض کے حجرہ کو ... بنا دیا تا کہ کسیکو یہہ میسر نہ آوے کہ قبلہ کیطرف

الی جهة القبر الکریم مع استقباله القبلة ونقل اهل السیر عن سعید

منہ کر کے قبر شریف کیطرف نماز پڑھ سکے اور اہل سیر نے سعید بن مسیب سے

ابن المسیب قال بقی فی البیت موضع قبر فی السهوة الشرقیة یدفن فیه

نقل کیا ہے کہ حجرہ کے اندر ایک قبر کی جگہ شرقی گوشہ کیطرف باقی ہے اس میں حضرت عیسی

عیسی بن مریم علیه السلام ذکر وقت دفنه صلی الله

ابن مریم علیه السلام دفن ہونگے ذکر حضرت صلی الله علیه وسلم کے

علیه وسلم اختلف فی وقته روی عن عائشة رضی الله

دفن کے وقت کا دفن کے وقت مین اختلاف ہے عائشہ رضی الله عنہا سے

عنها قالت ما علمنا بدفن رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی سمعنا

روایت ہے کہتی ہین رسول الله صلی الله علیه وسلم کے دفن کی ہمکو خبر نہین ہوئی یہانتک کہ سنی ہمنے

صیروها مرتفعة ثم الخلاف في ان ایهما افضل الاصل الجواز وترجح

تو قبر کو اونچا کر دیا   پھر اس بات میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے تسطیح یا تسنیم اصل تو دونوں کا جواز ہے اور تسطیح بترجیح

التسطیح بما رواه مسلم من حدیث فضالة بن عبید انه مر بقبر فسوي

اس دلیل سے کہ مسلم نے فضالہ بن عبید کی حدیث روایت کی ہے کہ وہ ایک قبر کے پاس آیا تو برابر کر دی

ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یامر بتسویتها ورسول الله

پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ برابر کر دینے کو فرمایا کرتے تھے اور رسول اللہ

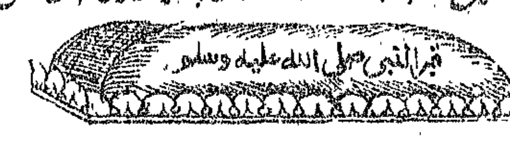
صلی الله علیه وسلم مقدم وابو بکر عند راسه بین کتفي النبي صلی الله

صلے اللہ علیہ وسلم مقدم یعنی آگے تشریف رکھتے ہیں اور ابو بکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راس مبارک کے پاس

علیه وسلم وعمر عند رجلیه هکذا

کتفین کے برابر اور عمر دونوں کی پائینتوں میں اس شکل پر

قبر النبي صلی الله علیه وسلم   قبر عمر رض



کذا نقله السمهودي في خلاصة الوفاء وذکر رزین ان رسول الله

سمہودی نے خلاصۃ الوفا میں اسی طور نقل کیا ہے اور رزین نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم مقدم وابو بکر خلفه راسه عند منکبي صلی الله

صلے اللہ علیہ وسلم مقدم ہیں اور ابو بکر رض سر مبارک صلے اللہ علیہ وسلم کے نیچے

علیه وسلم وطالت رجلاه اسفل وعمر خلف ابي بکر هکذا

مونڈھوں کے برابر اور ابو بکر رض کے پانو آگے نکل گئے ہیں اور عمر ابو بکر رض سے نیچے ہیں اس شکل پر



وفي حدیث عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے   کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

من يوم دخل علينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وما رأيت يوما
جس روز کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے اس دن سے
كان أقبح ولا أظلم من يوم مات فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم
کوئی روز قبیح اور تاریک نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
وفي رواية الترمذي عنه قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول
اور ترمذی کی روایت میں انس سے ہے کہا جب وہ دن ہوا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ
الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي
علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں ہر ایک شے روشن ہو گئی جب وہ دن ہوا کہ جس میں
مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا من التراب وإنا لفي
وفات پائی تو سب شے تاریک و سیاہ ہو گئی اور ابھی ہم نے اپنے ہاتھ مٹی سے نہیں جھاڑے تھے اور ابھی دفن میں
دفنه حتى أنكرنا قلوبنا ذكر النبي عليه وعلى نبينا صلى
لگے ہوئے تھے یہاں تک کہ ہمارے دل پھر گئے ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود
الله عليه وسلم ولما دفن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت
اور مرثیہ پڑھنے کا اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدفون ہو چکے تو
فاطمة رضي الله عنها قالت كيف طابت أنفسكم أن تحثوا على رسول
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیونکر تمہارے دلوں نے گوارا کیا کہ تم رسول اللہ
الله صلى الله عليه وسلم التراب رواه البخاري وفي رواية أخرى لما
صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے جب وہ لوگ
فرغوا من دفنه صلى الله عليه وسلم خرجت فاطمة رضي الله عنها
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن سے فارغ ہوئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں
قالت يا أبا الحسن دفنتم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالت
کہنے لگیں اے ابوالحسن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے جواب دیا ہاں فاطمہ نے کہا
يا أبا الحسن كيف طابت قلوبكم أن تحثوا التراب على رسول الله صلى
اے ابوالحسن تمہارے دل کیونکر راضی ہوئے کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
الله عليه وسلم أليس كان نبي الرحمة قال نعم ولكن لا مرد لأمر الله
سلم پر مٹی ڈالو کیا وہ نبی الرحمۃ نہیں تھے جواب دیا ہاں تھے پر امر الٰہی کی کوئی ٹال

صوت المساحي ليلة الثلثاء في السحر وفي الموطا بلغه مالكا انه صلعم توفي
آواز پھاوڑوں کی رات کو سحر کے وقت سنی اور موطا میں ہے کہ حضرت صلعم کو پیر کی

يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء والترمذي في ليلتها في مكانه الذي
وفات ہوئی اور منگل کے دن مدفون ہوئے اور ترمذی نے اتنا زیادہ کیا ہے رات کے وقت اسی جگہ جہاں

توفي فيه وروي عن محمد بن اسحق انه قال توفي رسول الله صلعم يوم
وفات پائی تھی اور محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم پیر کے دن

الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء ودفن في الليل اي ليلة
وفات پائی سو اس روز اور منگل کی شب ٹھیرے رہے اور رات کو مدفون ہوئے یعنی بدھ کی

الاربعاء وقيل دفن يوم الثلثاء حين زاغت الشمس وفي كفاية الشعبي
رات کو اور کوئی کہتا ہے منگل کے دن جب آفتاب ڈھل گیا مدفون ہوئے اور شعبی کے کفایہ میں ہے کہ

صلوا عليه صلى الله عليه وسلم يوم الاربعاء ثم دفن فان قلت لم اخروا دفنه
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بدھ کے دن نماز پڑھی پھر مدفون ہوئے پھر اگر تو یہ کہے حضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم وقد قال لاهل بيت اخروا دفن ميتهم عجلوا دفن
علیہ وسلم کے دفن میں کیوں دیر لگائی حالانکہ حضرت نے اپنی ان اہل بیت سے جنہوں نے اپنی میت کے دفن میں دیر لگائی تھی یہ

ميتكم ولا تؤخروه فالجواب لما ذكر من عدم اتفاقهم على موته اولا ثم لاختلافهم
فرمایا تھا اپنی میت کے دفن میں جلدی کرو اور دیر نہ لگاؤ تو جواب یہ ہے کہ اس سبب سے جو مذکور ہوا کہ حضرت کی موت میں اتفاق نہیں تھا یا اس سبب سے کہ موضع

في موضع الدفن اولانهم اشتغلوا في خلاف الذي وقع بين المهاجرين
دفن میں اختلاف تھا یا اسلئے کہ وہ اس خلاف میں مصروف ہوگئے جو بیچ میں مہاجرین اور انصار

والانصار حتى استقر امر الخلافة التي هي اهم مهمات الدين فبايعوا ابابكر
کے پڑ گیا یہانتک کہ خلافت کا امر جو دین کی ضروریات میں بڑا ضروری تھا قرار پا گیا سو انہوں نے ابوبکر سے بیعت کرلی

ثم بايعوا بيعة اخرى في ملاء منهم ثم رجعوا بعد ذلك الى النبي صلى
پھر انہوں نے ابوبکر سے اپنے مجمع میں دوبارہ بیعت کی پھر اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم فنظروا في دفنه فغسلوه وكفنوه ودفنوه والله اعلم
وسلم کیطرف متوجہ ہوئے اور دفن میں مصروف ہوگئے سو حضرت کو نہلایا اور کفنا کر دفن کر دیا واللہ اعلم

وفي رواية الدارمي عن انس قال ما رأيت يوما كان احسن ولا اضوء
اور دارمی کی روایت میں انس سے ہے کہتا ہے کہ میں نے کوئی روز اس سے احسن اور روشن نہیں دیکھا

صلی اللہ علیہ وسلم التراب انفرد باخراجہ البخاری وزاد الطبرانی یا ابتاہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو اسکو صرف بخاری نے نقل کیا ہے اور طبرانی نے اتنا بڑھایا ہے اے باپ

من ربہ ما ادناہ وقد عاشت فاطمۃ رضی بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر
اپنے رب سے کیا پاس ہوگیا اور فاطمہ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے جیتی رہیں

فما ضحکت تلک المدۃ ویحق لہا مثل ذلک وروی عن انس رضی قال مررت
سو اس مدت میں کبھی نہیں ہنسیں اور ان کو یہی سزاوار تھا اور انس رضی سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں

علی باب عائشۃ رضی اللہ عنہا وکانت تندب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر گیا وہ اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رو لی تھیں

شعر یا من لا یشبع من خبز الشعیر یا من اختار الحصیر علی السریر
شعر اے وہ نبی کہ جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرتا تھا اے وہ نبی کہ بوریہ کو تخت پر پسند کیا

یا من لم ینم اللیل کلہ من خوف عذاب السعیر وعن عائشۃ رضی اللہ
اے وہ نبی جو تمام رات کبھی نہیں سوئے تھے دوزخ کی آگ کے عذاب کے ڈر سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عنہا ان ابا بکر رضی دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ فوضع فاہ
روایت ہے کہ ابو بکر رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات کے بعد آئے پس اپنا منہ تو حضرت کے

بین عینیہ ووضع یدیہ علی صدغیہ فقال وانبیاہ واخلیلاہ وا
دونوں آنکھوں کے بیچ میں رکھدیا اور دونوں ہاتھ صدغوں پر رکھے پھر کہا اے نبی اے خلیل اے

صفیاہ وفی روایۃ قالت لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء
صفی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی کہتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابو بکر رضی

ابو بکر رضی فدخل علیہ ورفع الحجاب وکشف الثوب من وجہہ فاسترجع
آئے اور نبی صلعم کے پاس گئے اور پردہ اٹھایا اور حضرت کے چہرہ پر سے کپڑا اٹھایا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی

فقال مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تحول من قبل راسہ
پھر کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت کے سرہانے کی طرف گئے

فقال وانبیاہ ثم حدر فمہ وقبل جبہتہ ثم رفع راسہ فقال واخلیلاہ
پس کہا اے نبی پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا اے خلیل

ثم حدر فمہ وقبل جبہتہ فقال واصفیاہ ثم حدر فمہ وقبل جبہتہ
پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی اور کہا اے صفی پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی

در روایت انا للہ وانا الیہ راجعون گفتن ۱۲
آمدن در تقبیل ۱۲

تعالیٰ فقعدت تندب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول یا ابتاہ
نہیں ہے پھر بیٹھکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رونا شروع کیا اور یہہ کہتی تھیں کہ اے باپ
وا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانبی الرحمۃ الان لا یاتی الوحی الان
ہائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہائے رحمت کے نبی اب وحی نہیں آئیگی اب
ینقطع عنا جبرئیل علیہ السلام اللھم الحق روحی بروحہ واشفعنی
جبرئیل علیہ السلام ہم سے جدا ہو جاویگا الٰہی میری روح کو حضرت کی روح سے ملا دے اور انکے چہرہ کے
بالنظر الی وجہہ ولا تحرمنی اجرہ وشفاعتہ یوم القیامۃ وفی روایۃ
دیکھنے سے مجھکو خوش نصیب کر دے اور مجھکو انکے اجر سے اور قیامت کے دن شفاعت سے محروم نکرنا اور ایک روایت میں
اخذت تربۃ من تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشمت ثم انشا
کہ فاطمہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبر کی مٹی لی اور سونگھی پھر یہہ شعر پڑھا
شعر ماذا علی من شم تربۃ احمد + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
شعر کیا حرج ہے اُس شخص کا جو احمد کی مٹی کو سونگھے یہ کہ پھر ابد الدھر کبھی خوشبو نہ سونگھے
صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا + وفی
مجھپر وہ مصیبتیں آپڑی ہیں کہ اگر وہ دنوں پر آپڑیں تو دن سیاہ راتیں ہو جائیں اور اکتفا
الاکتفاء مما ینسب الی علی وفاطمۃ رضی اللہ عنہما ماذا علی من شم
میں یوں ہے جو شعر کہ علی یا فاطمہ رضی اللہ عنہا کیطرف منسوب ہیں یہی دو نون شعر ہیں ماذا علی
البیتین وعن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل
من شم الخ اور انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا دشوار ہوگیا تھی
یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا واکرب ابتاہ قال رسول
کرب عارض ہوتی تھی پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہائے باپ کی تکلیف رسول اللہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے باپ پر آج سے آئندہ کو تکلیف نہیں ہے جب وفات پائی تو فاطمہ نے کہا
یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبرئیل
اے باپ رب کی اجابت کی کہ جسنے بلا لیا ہائے باپ جسکا ٹھکانا جنت الفردوس ہے ہائے باپ کی جبرئیل سے خبر وفات
ننعاہ فلما دفن قالت یا انس طابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ
سنیگی جب مدفون ہوئے تو فاطمہ نے کہا اے انس تمہارا دل کیونکر راضی ہوگیا کہ رسول اللہ

رسول وقال ابو الجوزاء وكان الرجل من اهل المدينة اذا اصابته
اطاعت کرتے اور ابو الجوزاء کہتا ہے کہ مدینہ والوں میں ایک شخص تھا جب اسپر کوئی مصیبت

مصيبة جاء اخوه يصافحه ويقول يا عبد الله اتق الله فان في رسول
آتی تو اسکا بھائی آکر اس سے مصافحہ کرتا اور کہتا اے عبد اللہ خدا سے ڈر بیشک رسول

الله اسوة حسنة قال قائلهم شعر اصبر لكل مصيبة وتجلد
اللہ میں اچھی پیروی ہے انہیں کا کوئی شاعر کہتا ہے شعر ہر ایک مصیبت پر صبر کر اور چست رہ

واعلم بان المرء غير مخلد . واصبر كما صبر الكرام فانها . نوب تنوب
اور سمجھ لے کہ آدمی ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے اور صبر کر جیسا بزرگوں نے صبر کیا ہے کیونکہ مصیبت ایک سختی ہے کہ

اليوم تكشف في غد . واذا اصبت بمصيبة تشجى بها . فاصبر مصابك
آج ہوتی ہے کل جاتی رہتی ہے اور جب تو مصیبت میں مبتلا ہو جس سے تو اندوہناک ہو تو اپنی مصیبت کو نبی

بالنبي محمد . وقال الآخر شعر تذكرت لما فرق الدهر بيننا فعزيت
محمد سے عرض کر اور دوسرا شاعر کہتا ہے شعر میں نے یاد کیا جبکہ زمانے نے ہم میں تفرقہ ڈالدیا پس میں نے اپنے نفس

نفسي بالنبي محمد . وقلت لها ان المنايا سبيلنا . فمن لم يمت في يومه
کی تعزیت نبی محمد صلعم سے کی اور میں نے نفس سے کہا کہ موت تو ہمارا رستہ ہے پس جو شخص آج نہیں مرا

مات في غد . وروى ان بلالا لما كان يؤذن بعد وفاته صلى الله
وہ کل مرجائیگا اور روایت ہے کہ بلال جب بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتج
اذان دیتا تھا جب یہ کہتا اشهد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مسجد

المسجد بالبكاء والنحيب فلما دفن ترك بلال الاذان شعر
رونے اور نالے کی آواز سے گونج اٹھتی تھی پس جب مدفون ہوئے تو بلال نے اذان ہی چھوڑ دی شعر

لو ذاق طعم الفراق رضوى لكان من وجده يميد . قد حملوني
اگر فراق کا ذائقہ رضوی پہاڑ چکھتا تو اپنے اندوہ میں ہل جاتا مجھے اور شوق کا

عذاب شوق . يعجز عن حمله الحديد . ورثته صلى الله عليه وسلم
ایسا عذاب ڈالدیا ہے کہ لوہا اسکی برداشت سے عاجز ہوتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عمته صفية بمراث كثيرة فيها قولها شعر الا يا رسول الله كنت
پھوپھی صفیہ نے بہت مرثیے کہے ہیں انمیں سے یہ شعر ہیں ہاں یا رسول اللہ تم

ثم سجاه بالثوب ثم خرج وذكر ابو العباس القصاب في شرح البردة
پھر کپڑے سے ڈھانک دیا پھر چلے گئے اور ابو العباس قصاب بردہ البوصیری کی شرح میں یہہ

البوصيري انه لما تحقق عمر بن الخطاب موته صلى الله عليه وسلم بقول
ذکر کرتا ہے کہ جب عمر بن الخطابؓ کو ابو بکر صدیقؓ کے کہنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ابي بكر الصديق ورجع الى قوله قال وهو يبكي بابي انت وامي يا رسول
کی موت ثابت ہوگئی اور قول ثانی کیطرف رجوع کیا تو روتے ہوئے یہہ کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم لقد كان لك جذع تخطب الناس عليه فلما
میرے ماں باپ تمپر قربان بیشک وہ ستون جس سے لگکر آپ خطبہ سناتے تھے پھر جبکہ

كثروا اتخذت منبرا لتسمعهم فحن الجذع لفراقك حتى جعلت يدك عليه
بہت ہوگئے تو آپنے منبر بنوایا تاکہ اُن کو خطبہ سناؤں تو وہ ستون آپکی جدائی سے رونے لگا یہانتک کہ آپنے اُس ستون پر اپنا ہاتھ

فسكن فامتك اولى بالحنين عليك حين فارقتهم بابي انت وامي
تسلی ہوئی تو آپکی اُمت تو آپ پر رونے کی سزاوار ہے جب آپ اُن سے جدا ہوئے میرے ماں باپ تمپر قربان

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان جعل
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپکی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہوچکی ہے

طاعتك طاعته فقال من يطع الرسول فقد اطاع الله بابي انت وامي
کہ اُسنے تمہاری اطاعت کو اپنی اطاعت ٹھہرائی سو یہیں یہہ کہا ہے جسنے رسول اللہ کی فرمانبرداری کی اُسنے بیشک اللہ کی فرمانبرداری کی میرے

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد بلغ من فضيلتك عنده ان بعثك
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیشک آپکی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہوچکی کہ آپکو سب نبیوں

آخر الانبياء وذكرك في اولهم فقال الله تعالى واذ اخذنا من النبيين
سے پیچھے بھیجا اور آپکا ذکر سب سے اول کیا سو اللہ تعالی نے کہا بیشک جبکہ نبیوں سے انکا

ميثاقهم ومنك ومن نوح بابي انت وامي يا رسول الله صلى الله عليه
اقرار لیا اور تجھسے اور نوحؑ سے میرے ماں باپ تمپر قربان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم لقد بلغ من فضيلتك عنده ان اهل النار يودون ان يكونوا
وسلم بیشک آپکی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہوچکی کہ دوزخی لوگ یہہ آرزو کرینگے کہ کاش کہ وہ

اطاعوك وهم بين اطباقها يعذبون يقولون يا ليتنا اطعنا الله واطعنا
آپکی اطاعت کرتے حالانکہ وہ طبقات نار میں عذاب میں پھنسے ہونگے کہینگے کاش کہ ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی

لشك عنا بما يوحى اليه وما يقول فقد هدينا فلا نخشى ضلالا علينا

شاید بیٹھے + وحی سے جو انکے پاس آتی تھی اور جو وہ فرماتے تھے اور ہمکو راہ بتاتے تھے سو ہمکو اپنے اوپر گمراہی کا خوف نہ تھا + اور

والرسول لنا دليل افاطم ان جزعت فذاك عذر وان لم تجزعي

ہماری راہ بر تھے + اے فاطمہ اگر تو بے صبری کرے تو یہہ بجا ہے + اور اگر تو صبر کرے تو

ذاك السبيل فقبر ابيك سيد كل قبر وفيه سيد الناس الرسول

یہہ اچھی راہ ہے + پس قبر تیرے باپ کی سب قبروں کی پیشوا ہے + اور اسمیں سب لوگوں کے پیشوا رسول ہیں

ورثاه الصديق بقوله شعر لما رأيت نبينا متجدلا ضاقت علي

اور صدیق رضہ نے یہہ مرثیہ کہا ہے شعر جب میں نے اپنے نبی کو پڑا ہوا دیکھا + تو مجھپر تمام گھر باوجود

بعرضهن الدور فارتاع قلبي عند ذاك لهلكه والعظم مني ما حييت

فراخی کے تنگ ہو گئے + اسوقت میرا دل نیستی کو پسند کرنے لگا + اور میری ہڈیاں تا زیست

كسير يا عتيق ويحك ان حبك قد ثوى فالصبر عنك لما بقيت

شکستہ رہینگی + اے عتیق تجھکو افسوس ہے کہ تیرا دوست نیست ہو گیا + کیا تجھکو صبر کرنا تا بزندگی

يسير ياليتني من قبل مهلك صاحبي غيبت في لحد عليه صخور

آسان ہے + کاش کہ اپنے رفیق کے نیست ہونے سے پہلے + قبر میں پوشیدہ ہو جاتا میرا اوپر پتھر ہوتے

فلتحدثن بدائع من بعده تعيى بهن جوانح وصدور ورثاه الصديق

پس البتہ اسکے بعد عجائبات ایسے پیدا ہونگے + کہ انسے پہلو اور سینے تنگ آجاوینگے + اور یہہ مرثیہ بھی صدیق

ايضا بقوله شعر ودعنا الوحي اذ وليت عنا فودعنا من الله الكلام سوى

نے کہا ہے + وحی نے ہمکو رخصت کیا جب تمنے پشت پھیری + یعنی ہمکو اللہ کے کلام نے ترک کیا + بجز اس کلام

ما قد تركت لنا رهينا تضمنه القراطيس الكرام وقال حسان شعر كنت

کے جو تم ہمارے پاس چھوڑ گئے ہو + کہ اسمیں بزرگ کاغذ ہیں + اور حسان نے کہا شعر تم میری آنکھوں

السواد لناظري فعمي عليك الناظر من شاء بعدك فليمت فعليك

کی سیاہی تم ہی تھے + اب آنکھیں اندھی ہو گئیں + آپکے بعد جو چاہے مر رہے + ہمیں تو تم ہی پر

كنت احاذر ذكر ميراثه وتركته وحكمه فيها صلى

پرہیز تھا + ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی میراث اور ترکہ کا

الله عليه وسلم ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند

اور اسمیں جو حکم ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت

رجاءنا وکنت بنا برا ولم تک جافیا وکنت رحیما ہادیا ومعلما لیبک
ہماری امید تھی اور تم ہمپر مہربان تھے جفا نہیں کرتے تھے اور تم رحیم ہدایت کرنیوالے اور سکھانیوالے تھے
علیک الیوم من کان باکیا لعمرک ما ابکی النبی لفقده ولکن لما اخشی
رونے جو رونے والا ہے + قسم تیرے عمر کی مین نبی کو گم ہونیکی وجہ نہین روتی + پر سوجہ سے کہ آنیوالے
من الہرج آتیا کأن علی قلبی لذکر محمد وما خفت من بعد النبی المکاویا
جدائی سے ڈرتی ہون + گویا میرے دل پر داغ ہین محمد کی یادگاری کے + اور ان حوادث سے جو نبی صلعم کی بعد آنکا خوف ہے
افاطم صلی الله رب محمد علی جدث امسی بیثرب ثاویا فدی لرسول
اے فاطمہ رحمت کریگا الله محمد کا رب + اس قبر پر کہ ہمیشہ یثرب مین جگہہ لی + رسول الله پر میری ماں
الله امی وخالتی وعمی وخالی ثم نفسی ومالیا فلو ان رب الناس
اور خالہ قربان ہے + اور میرا چچا اور ماموں پھر میری جان اور میرا مال + پس اگر پروردگار خلق کا
ابقی محمدا سعدنا ولکن امره کان ماضیا علیک من الله السلام تحیة
محمد کو جیتا رکھتا + ہم بہت خوش ہوتے پر اسکا حکم تو ہونیوالا ہے + تم پر الله کا سلام ہے بطور تحیہ کے +
وادخلت جنات من العدن راضیا ورثاه ابو سفیان بن الحارث
اور تم دوام کو بہشتون مین رضامندی سے داخل کیے گئے + اور ابو سفیان بن الحارث بن
ابن عبد المطلب بن عمه صلی الله علیه وسلم شعر ارقت فبت لیلی لا
عبد المطلب حضرت صلی الله علیه وسلم کے چچیرے بھائی نے مرثیہ کہا ہے شعر میری نیند جاتی رہی مین ایسا ہوگیا
یزول ولیل اخی المصیبة فیه طول واسعدنی البکاء وذاک فیما
نہین جاتا + اور مصیبت زدہ کی رات دراز ہوا کرتی ہے + اور رونے نے میری امداد کی اور یہہ
اصیب المسلمون به قلیل لقد عظمت مصیبتنا وجلت عشیة قیل
اس مصیبت مین جو مسلمانون پر پڑی ہے کمتر ہے + بیشک ہماری مصیبت بڑی ہے اور ظاہر ہے + اسی شب کو کہ کہنے لگی
قد قبض الرسول واضحت ارضنا مما عراها تکاد بنا جوانبها تمیل
رسول الله کو وفات ہوئی + اور ہماری زمین اس مصیبت کے سبب جسکو ڈھانپ لیا ہے ایسی ہو گئی کہ قریب ہے کہ اسکی اطراف ہم پر جھک آوین
فقدنا الوحی والتنزیل فینا یروح به ویغدو جبرئیل وذاک احق
ہمنے وحی کو اور تنزیل کو کھو دیا ہم مین + جبرئیل شام اور صبح کو لاتا تھا گم کر دیا + اور یہی سزاوار تر
ما سالت علیه نفوس الناس او کادت تسیل نبی کان یجلو
ہے اسکا جسپر + لوگون کے دل بہ جاوین یا آنسو کو بہا کرین + نبی تھے کہ جسے شک کو

عایشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سالت ابابکرؓ بعد وفات رسول اللہ صلی
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیٹیٔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
اللہ علیہ وسلم میراثہ من ترکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر
ابو بکر رضؓ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ خیبر اور فدک اور مدینہ کے
وفدک وصدقتہ بالمدینۃ فقال ابوبکرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صدقات میں سے اپنی میراث مانگی سو ابو بکر رضؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم قال لا نورث ما ترکناہ صدقۃ فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ
وسلم نے فرمایا ہے ہماری میراث نہیں ہے ہمارا ترکہ سب صدقہ ہے سو ابو بکر رضؓ نے اس سے انکار کیا کہ فاطمہ رضی اللہ
رضی اللہ عنہا شیئا فوجدت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علی ابی بکر فی
عنہا کو کچھ میراث دیوے پس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات سے ابو بکر رضؓ پر خفا ہوئیں
ذلک فھجرتہ فلم تزل حتی توفیت فلما توفیت دفنہا زوجہا علی بن
اور انسے ملنا چھوڑ دیا سو خفا ہی رہیں جبتک کہ وفات پائی جب فاطمہ رضؓ نے وفات پائی تو انکے شوہر علی بن ابی طالبؓ
ابی طالبؓ لیلا ولم یؤذن لہا ابابکرؓ وصلی علیہا علیؓ وکان لعلی
نے رات کیوقت انکو دفن کیا اور ابو بکر رضؓ کو انکی خبر نہ کی اور علیؓ نے انپر نماز پڑھی اور فاطمہ رضؓ کی زندگی
من الناس وجہۃ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت استنکر علیؓ وجوہ
میں علیؓ کو لوگوں میں وجاہت حاصل تھی جب فاطمہ رضؓ کو وفات ہوئی تو علیؓ نے لوگوں کے منہ
الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکرؓ ومبایعتہ ولم یکن بایع تلک الاشہر
اپنے سے پھرے پائے سو ابو بکر رضؓ سے مصالحت اور انکی بیعت کر لی اور علیؓ نے ان مہینوں تک بیعت نہیں کی تھی
فبایعہ بعدہا کذا فی الصحیحین وروی البیہقی عن الشعبی ان ابابکر
سو ان مہینوں کے بعد بیعت کر لی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اور بیہقی شعبی سے روایت کرتا ہے کہ ابو بکر رضؓ
عاد فاطمۃ رضی اللہ عنہا فی مرضہا فقال علیؓ ہذا ابوبکر یستاذن
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دنوں میں عیادت کو گئے پس علیؓ نے فاطمہ رضؓ سے کہا یہ ابو بکر رضؓ تیرے پاس آنے کی
علیک قالت اتحب ان اذن لہ قال نعم فاذنت لہ فدخل علیہا
اجازت مانگتے ہیں فاطمہ رضؓ نے کہا تجھکو محبوب ہے کہ میں انکو آنے دوں علیؓ نے کہا ہاں سو فاطمہ رضؓ نے انکو اجازت دی تب ابو بکر رضؓ انکے
فترضاہا حتی رضیت کذا فی الوفاء وفی ریاض النضرۃ للمحب
پھر انکو منایا یہانتک کہ منگئیں یہ وفا میں ہے اور محب طبری کے ریاض النضرہ

موته درهما ولا دينارا ولا عبدا ولا شيئا الا بغلته البيضاء وسلاحه
نہ درہم اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ اور کچھ سوار خچر سفید کے اور اپنے ہتھیار

وارضا جعلها صدقة وفي خلاصة السير ترك رسول الله صلى الله
اور کچھ زمین جو صدقہ کر رکھی تھی اور خلاصۃ السیر میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم يوم مات ثوبي حبرة وازارا عمانيا وثوبين صحاريين وقميصا
وسلم نے جس روز وفات پائی تو دو چادر یمانی اور ایک تہبند عمانی اور دو کپڑے صحاری اور ایک قمیص

صحاريا وقميصا سحوليا وجبة يمنية وخميصة وكساء ابيض
صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمنی اور ایک کمل حاشیہ دار اور لباس سفید

وقلانس صغارا لاطية ثلاثا او اربعا وازارا طوله خمسة اشبار وملحفة
اور تین یا چار چھوٹی چھوٹی ٹوپیاں سر سے لگی ہوئیں اور تہبند طول میں پانچ بالشت کا اور چادر رسس

مورسة وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن معاشر الانبياء
میں رنگی ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ

لا نورث ما تركناه صدقة وقال صلى الله عليه وسلم لا يقتسم ورثتي
وراثت نہیں کئے جاتے ہم جو ترکہ چھوڑتے ہیں سب صدقہ ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث

دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عيالي فهو صدقة عن ابي
دینار نہیں بانٹینگے میں جسقدر بعد نفقہ اپنی ازواج اور خرچ عیال کے چھوڑا ہے سو وہ صدقہ ہے ابو ہریرۃ سے

هريرة رض قال جاءت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
روایت ہے کہتا ہے فاطمہ رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ابو بکر رض

الى ابي بكر رض فقالت من يرثك قال ولدي واهلي فقالت ما لي
کے پاس آئیں پوچھا تیرا وارث کون ہے جواب دیا میری اولاد اور اہل تب فاطمہ رض نے کہا مجھکو کیا ہوا کہ

لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اپنے باپ کی وارث نہیں ہوتی تب ابو بکر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے

لا نورث ولكني اعول من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوله
ہمارے وارث نہیں ہوتے پر میں اسکا باربردار ہوں جسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باربرداری کرتے تھے

وانفق على من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق عليه وعن
اور میں خرچ دونگا جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرچ دیتے تھے عائشہ رض

في حق من كان له سعة وقدرة لقوله صلى الله عليه وسلم من وجد
حق میں جسکو گنجایش اور قدرت ہو واجب کی قریب ہے اس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق جس سے
سعة ولم يفد علي فقد جفاني وفي رواية ما من احد من امتي له سعة
ہو سکتا تھا اور میرے پاس نہ آیا تو اسنے مجھ پر جفا کیا اور ایک روایت میں ہے میری امت میں کوئی ہو کہ گنجایش ہو سکتا ہو
ولم يزرني فليس له عذر عند الله وعنه صلى الله عليه وسلم من جاءني
اور میری زیارت نہ کرے تو انکو اسکے ہاں کوئی عذر نہیں ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی میری زیارت
زائرا لا يهمه الا زيارتي كان حقا علي ان اكون له شفيعا يوم القيامة
کو آئے کہ صرف میری زیارت مقصود ہو تو میرے اوپر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اسکا شفیع ہو جاؤں
رواه الحافظ ابو علي بن السكن وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اسکو حافظ ابو علی بن سکن نے روایت کیا ہے اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
من زار قبري وجبت له شفاعتي صححه ابن عبد الحق وعلى ابيه
جسنے میرے قبر کی زیارت کی اسکے واسطے میری شفاعت واجب ہو گئی اسکو ابن عبد الحق نے صحیح کہا ہے اور اسکے باپ پر
وعنه صلى الله عليه وسلم من زارني بعد مماتي فكانما زارني في حياتي
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جسنے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اسنے زندگی میں میری زیارت کی
وفي هذا الباب احاديث كثيرة وفيما نقلناه كفاية فاذا توجه الزائر
اور اس باب میں بہت حدیثیں ہیں اور جتنی ہمنے نقل کیں کافی ہیں پھر جب زیارت کرنیوالا
وتوجه الى المدينة الطيبة يكثر من الصلوة على النبي صلى الله عليه
مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر راستہ میں بہت سے
وسلم في الطريق فانه لا عبادة افضل منها بعد الفرائض ليس الا هذا
درود پڑھے کیونکہ اس راستہ کے مسافروں کو فرائض کے بعد اس سے افضل کوئی عبادت
الطريق فاذا وقع بصره على شجر المدينة وحرمها فليزد في الصلوة والسلام
نہیں ہے جب اسکی نظر مدینہ کے درخت اور حرم پر پہنچی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
على النبي صلى الله عليه وسلم وليسال الله تعالى ان ينفعه بزيارته ويسعده
پر اور بھی زیادہ درود پڑھے اور اللہ تعالی سے یہ دعا مانگے کہ حضرت کی زیارت سے دنیا اور دین کا
في الدنيا والاخرة وليقل اللهم ان هذا حرم رسولك فاجعل
سعادتمندی کا نفع پہنچا دے اور یہ کہے الہی بیشک یہ تیرے رسول کا حرم ہے سو اسکو میرے واسطے

الطبری دخل ابوبکر علی فاطمة فاعتذر الیها وکلمها فرضیت عنه عن
میں ہے کہ ابوبکر رض فاطمہ رض کے پاس گئے اور عذر کیا اور گفتگو کی پھر وہ ان سے راضی ہوگئیں اور اوزاعی سے
الاوزاعی قال بلغنی ان فاطمة غضبت علی ابی بکر فخرج ابوبکر علی
روایت ہے کہا ہم کو پہنچا ہے کہ فاطمہ رض ابوبکر رض پر خفا ہوئیں پھر ابوبکر رض فاطمہ رض کے پاس
فاطمة حتی قام علی بابها فی یوم حار ثم قال لا ابرح مکانی حتی ترضی
روانہ ہوئے یہاں تک کہ انکے دروازہ پر جاکر گرم دن میں کھڑے ہوگئے پھر کہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فدخل علیها علی فاقسم علیها
جب تک نہ راضی ہوجائینگی میں یہاں سے نہیں ٹلونگا پھر علی رض فاطمہ رض کے پاس گئے اور انکو قسم دی
لترضی فرضیت علیه اخرجه ابن السمان فی الموافقة وقد اختصم علی
کہ راضی ہوجاؤ آخر وہ راضی ہوگئیں اسکو ابن السمان نے موافقہ میں نقل کیا ہے کہ بیشک علی رض اور عباس رض نے
والعباس فی میراث النبی صلی اللہ علیه وسلم علی عهد عمر فقال عمر لطلحة والزبیر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث میں عمر رض کی خلافت میں تکرار کی عمر رض نے طلحہ رض اور زبیر رض اور عبد الرحمن رض
وعبد الرحمن بن عوف وسعد انشدکم الله اسمعتم رسول الله صلی
ابن عوف اور سعد رض سے پوچھا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آیا سنتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
الله علیه وسلم یقول کل مال نبی صدقة الا ما اطعمه انا لا نورث قالوا اللهم
وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ نبی کا تمام مال صدقہ ہوتا ہے مگر اتنا کہ وہ کھالے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا انہوں نے

ثم ذکر زیارة قبره الشریف علی ساکنه التحیة

ہاں ذکر حضرت صلعم کی مزار شریف کی زیارت کا آپکے ساکن پر تحیہ
والسلام زیارة قبر النبی صلی الله علیه وسلم القرشی الهاشمی المکی
اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشی ہاشمی مکی مدنی
المدنی ابی القاسم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم خاتم
ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم خاتم الانبیاء
الانبیاء والمرسلین صلوة الله وسلامه علیه وعلیهم اجمعین مندوبة
اور مرسلین کے قبر کی زیارت انپر اللہ کی صلوۃ اور سلام اور ان سب پر مندوب
مستحبة من اوکد المستحبات وافضل القربات قریبة من الواجب
مستحب ہے مستحبات میں موکد اور عبادات میں افضل

جدار الحظیرۃ ولا یقبلہا فان ذلک وامثالہ من صنع الجاہلین ولیس
حظیرہ کی دیوار پر نہ رکھے اور نہ اسکو چومے کیونکہ یہہ اور اسکے مانند جاہلون کے کردار ہین اور

من سیرۃ السلف الصالحین بل یدنو علی قدر ثلثۃ اذرع او اربعۃ
صلحاء پیشین کے یہہ حرکات نہین ہین بلکہ دیوار سے قریب تین یا چار گز کے فاصلہ سے کھڑا ہو

ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الصدیق والفاروق رضی اللہ عنہما
پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر درود پڑھے

ولیقل بحضور قلب وغض صوت وسکون جوارح السلام علیک
اور دل کی توجہ اور آواز کی پستی اور اعضا کے قرار کے ساتھ یہہ کہے تجپر سلام ہے

یا سید المرسلین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک یا قائد
اے مرسلین کے پیشوا تجپر سلام اے نبیون کے ختم کرنیوالے تجپر سلام اے غر محجلین

الغر المحجلین السلام علیک یا من ارسلہ اللہ رحمۃ للعالمین السلام
کے پیشوا تجپر سلام اے وہ نبی جسکو اللہ تعالی نے خلقت کی رحمت کیواسطے بھیجا ہے سلام

علیک وعلی اہل بیتک وازواجک واصحابک اجمعین السلام علیک
تجپر اور تمہاری اہل بیت پر اور تمہارے ازواج مطہرات پر اور تمہارے سب یاروں پر سلام

ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک
اے نبی صلعم اور اللہ کی رحمت اور برکتین ہین گواہی دیتا ہون کہ اسکے سوا کوئی معبود نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم

عبدہ ورسولہ وامینہ وخیرتہ من خلقہ واشہد انک بلغت الرسالۃ
اسکے بندہ اور اسکے رسول اور اسکے امین اور تمام خلق مین برگزیدہ ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپنے رسالت کی تبلیغ

وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وجاہدت فی سبیل اللہ حق جہادہ
اور امانت کو ادا کیا اور امت کی خیرخواہی کی اور اللہ کی راہ مین جہاد کا حق ادا کیا

وعبدت ربک حتی اتاک الیقین فجزاک اللہ عنا یا رسول اللہ افضل
اور اپنے رب کی عبادت کی یہانتک کہ تمکو وفات ہوئی سو تجکو اللہ تعالی ہماری طرف سے یا رسول اللہ جزا دیوے اس سے بڑھکر

ما جزی نبیا عن امتہ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا
جو کسی نبی کو اسکی امت کی طرف سے جزا دی ہو الہی درود بھیج ہمارے پیشوا محمد پر اور ہمارے پیشوا محمد کی

محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم فی العالمین وبارک
آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر عالم کے لوگون مین اور برکت کر

وقاية من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب ويستحب ان

آگ سے بچاؤ اور عذاب اور برے حساب سے امن بناوے اور مستحب ہے کہ

يغتسل لدخول المدينة المطهرة ويلبس افخر ثيابه وانظفها ويتطيب

مدینہ مطہرہ میں داخل ہونے کے واسطے نہاوے اور اچھے ستھرے اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگاوے

ويتصدق بما تيسر ثم يدخلها قائلا بسم الله وعلى ملة رسول الله

اور جس قدر میسر ہو خیرات کرے پھر مدینہ میں یہہ کہتا ہوا داخل ہو خدا کے نام پر اور رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق

علیہ وسلم کی ملت پر اے رب پہنچا مجھکو سچا پہنچانا اور نکال مجھکو سچا نکالنا

واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا فاذا وصل باب المسجد فليقدم

اور بناوے مجھکو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد پس جب مسجد کے دروازہ پر پہنچے تو اندر جاتے وقت

رجله اليمنى في دخوله قائلا اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك

پہلے دایاں پاؤں آگے کرے یہہ کہتا ہوا الٰہی میرے تمام گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنی رحمت اور فضل کے

وفضلك وليقصد الروضة الشريفة المقدسة وهي ما بين منبره

دروازے کھولدے اور روضہ شریف مقدس کا قصد کرے اور روضہ مسجد میں سے جو جنت کے

وقبره من المسجد التي هي روضة من رياض الجنة فيصلي تحية المسجد

چمن میں سے ایک چمن ہے مابین منبر اور قبر کے ہے پس رسول اللہ

في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تيسر والا ففي غيره من الروضة

صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازگاہ میں اگر ہوسکے تو تحیۃ المسجد کی نفلیں پڑھیں اور نہیں تو روضہ کے

او من المسجد ثم يسجد سجدة شكرا لله على الوصول الى تلك البقعة

یا مسجد میں سے اور جگہہ پڑھ لے پھر اللہ کے شکر کا سجدہ کرے کہ اس جا شریف میں

الشريفة وفي السجدة خارج الصلوة والتلاوة كلام بين العلماء ويسال

جا پہنچا اور علماء میں اس سجدہ بیرون نماز میں یا سجدہ تلاوت میں بحث واقع ہے اور دعا مانگے کہ

اتمام النعمة عليه بقبول زيارته ثم ياتي القبر الشريف ويقف عند راسه

اسپر زیارت کی قبولیت سے نعمت پوری ہوجاوے پھر قبر شریف کے پاس آوے اور اسکے سرہانے کیطرف

مستقبلا ويكون وقوفه مستدبر القبلة ولا يضع يده على

منہ کرکے اور قبلہ کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو اور اپنا ہاتھ

له وقاية بچاؤ ... امان امین بودن و ایمنی و ...

اداب الخروج الى المدينة وسلوك طريقها واداب دخولها وزيارته

مدینہ جانیکے اور اس رستہ کے چلنے کے اور آداب مدینہ کے اندر جانیکے اور آپ

صلى الله عليه وسلم واداب الاقامة بهذه البلدة الطيبة بالتفصيل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے اور آداب اس طیب شہر میں ٹھہرنے کی تفصیل اور

والتكميل في تاريخ المدينة المسمى بجذب القلوب الى ديار المحبوب

پوری پوری تاریخ مدینہ میں جسکا نام جذب القلوب الی دیار المحبوب ہے

فلطلب ثمه ولنختم الرسالة بذكر رؤيته صلى الله

تلاش کیجئے ہمیں چاہیئے کہ وہاں دیکھ لیں

عليه وسلم في المنام وما فيها من الكلام والله الموفق للاتمام

بيد ازمة المرام ذكر في المواهب اللدنية ان من خصائص النبي صلى

الله عليه وسلم ان من راه في المنام فقد راه حقا فان الشيطان

علیہ وسلم کے مخصوص صفات میں سے ہے کہ جسنے انکو خواب میں دیکھا تو بیشک سچ دیکھا کیونکہ شیطان

لا يتمثل به ففي رواية قتادة عند مسلم من رانى في المنام فقد راى

انکے ہم شکل نہیں ہو سکتا پس قتادہ کی روایت میں مسلم کے پاس یوں ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا تو بیشک سچ

الحق وله ايضا من حديث جابر من رانى في المنام فقد رانى

دیکھا اور جابر کی حدیث سے یہ بھی مسلم کی روایت ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا بیشک مجھکو دیکھا

انه لا ينبغي للشيطان ان يتشبه بي وفي حديث ابي سعيد عند

اسلئے کہ شیطان کو سزاوار نہیں کہ میرے مشابہ بنجاوے اور ابو سعید کی حدیث میں بخاری کی

البخاري فان الشيطان لا يتكونني اى لا يتكون كوني فحذف

روایت میں ہے کیونکہ شیطان میرے سا نہیں ہو سکتا یعنی میرا سا وجود نہیں بنا سکتا لا یتکونی میں مضاف

المضاف او وصل المضاف اليه بالفعل وفي حديث ابي قتادة عند

حذف کر دیا ہے اور مضاف الیہ کو فعل سے متعلق کر دیا اور ابو قتادہ کی حدیث میں بخاری کی

البخاري لا يترأى بي ومعناه لا يستطيع ان يتمثل بي يعني

روایت ہے یہ نہیں دکھائی دیسکتا اور اسکے معنی یہ ہیں کہ یہ طاقت نہیں کہ میرے مثل بنجاوے یعنی

علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
ہمارے پیشوا محمد پر اور پیشوا محمد کی آل پر جیسے برکت کی تونے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر

انک حمید مجید اللہم انک قلت وقولک الحق ولو انہم اذ ظلموا
بیشک تو حمد والا بزرگ ہے الٰہی تونے فرمایا ہے اور تیرا کہا برحق ہے اور اگر ان لوگوں نے جسوقت اپنا

انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ
برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور رسول انکو بخشواتا تو اللہ کو پاتے

توابا رحیما اللہم قد سمعنا قولک واطعنا امرک وقصدنا نبیک
معاف کرنیوالا مہربان الٰہی ہمنے تیرا فرمایا ہوا سنا اور ہمنے تیرا حکم مانا اور تیرے نبی کے ہاں حاضر ہوئے

مستشفعین بہ الیک من ذنوبنا اللہم فتب علینا واسعدنا بزیارۃ
کہ ہمارے گناہوں کی تیرے ہاں شفاعت کریں الٰہی اسو تو ہم پر رحمت سے رجوع اور رسول کی

وادخلنا فی شفاعتہ وقد جئناک یا رسول اللہ ظالمین انفسنا
زیارت سے ہمکو سعادتمند اور انکی شفاعت میں ہمکو داخل کر یا رسول اللہ بیشک ہم تمہارے پاس حاضر ہوئے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے

مستغفرین لذنوبنا وقد سماک اللہ بالرؤف الرحیم فاشفع لمن
اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے اور بیشک اللہ نے تمہارا نام رؤف الرحیم رکھا ہے سو تم اس شخص کی

جاءک ظالما لنفسہ معترفا بذنبہ تائبا الی ربہ وقد انشد ہذہ الابیات
جو تمہارے پاس اپنی جان پر ظلم کیے اپنے گناہوں کا اقرار اپنے رب کیطرف رجوع کرتا ہوا آیا ہے شفاعت کیجیو اور کسی شاعر نے

بعضہم وذکرہا فی رسائل المناسک شعر یا خیر من دفنت
کہے ہیں اور انکو مناسک کے رسالوں میں ذکر کیا ہے شعر اے بہترین ان لوگوں کے جنکی ہڈیاں ہیں

بالقاع اعظمہ فطاب من طیبہن القاع والاکم نفسی الفداء لقبر
ہموار زمین میں دفن ہوئی ہیں پھر انکی خوشبو سے زمین اور پشتہ طیب ہو گئی میری جان اس قبر پر قربان ہے

انت ساکنہ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم انت الشفیع الذی
جسمیں تم ساکن ہو اسی میں پارسائی ہے اور اسی میں سخاوت اور کرم ہے تم وہ شفاعت کرنیوالے ہو جنکی

ترجی شفاعتہ عند الصراط اذا ما زلت القدم ویدعو لنفسہ
شفاعت کی امید ہے صراط پر جسوقت قدم ڈگمگا جاوینگے اور اپنے واسطے اور اپنے

ولوالدیہ ولمن احب بما احب فالدعاء فی حضرتہ مستجاب فقد کرنا
ماں باپ کے واسطے جو چاہے دعا مانگے کیونکہ دعا آپکے سامنے مقبول ہوتی ہے اور آداب

سلہ جان پر ظلم کرنا گناہوں میں مبتلا ہونا ۱۲
سلہ اکم بفتحتین زمین بلند ۱۲
سلہ فدا بالکسر آنچہ بدان اسیر خود را خلاص کنند

من سمع منه بعد الاختلاط والله اعلم قال القاضي ابو بكر بن العربي رؤية
بن تو ماسے اختلاط کے بعد سنا ہے واللہ اعلم قاضی ابو بکر بن العربی کہتا ہے کہ حضرت
صلى الله عليه وسلم بصفاته المعلومة ادراك على الحقيقة ورؤيته
صلے اللہ علیہ وسلم کا صفات معلومہ پر دیکھنا ادراک حقیقی ہے اور غیر
على غير صفته ادراك للمثال فان الصواب ان الانبياء لا تغيرهم الارض
صفات معلومہ پر دیکھنا مثال کا ادراک ہے کیونکہ صحیح اور درست یہی ہے کہ انبیا علیہم السلام کو زمین متغیر نہیں کرتی
فيكون ادراك الذات الكريمة حقيقة وادراك الصفات ادراك المثال
پس ذات شریفہ کا دیکھنا تو حقیقی ہے اور صفات کا دیکھنا مثال کا دیکھنا ہے
وقال القاضي عياض يحتمل ان يكون المراد بقوله فقد رآني او فقد
اور قاضی عیاض کہتا ہے یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت کے ارشاد فقد رآنی یا فقد
راى الحق ان من راه على صورته المعروفة في حيوته كانت رؤياه حقا
رای الحق سے یہہ مراد ہو کہ جسنے حضرت صلعم کو اس صورت معلوم پر دیکھا جو حضرت کی زندگی میں تھی تو اسکا دیکھنا برحق ہے
ومن راه على غير صورته كانت رؤيا تاويل انتهى وتعقبه النووي
اور جسنے اور صورت پر دیکھا تو یہہ دیکھنا تاویل کا ہے تمام ہوا اور اسکے بعد نووی
فقال هذا ضعيف والصحيح انه يراه حقيقة سواء كانت على صفته المعروفة
کہتا ہے کہ یہہ قول ضعیف ہے صحیح یہی ہے کہ حضرت کا دیکھنا حقیقی ہی ہوا ہے خواہ کہ صفت معلومہ پر ہو
او غيرها انتهى وتعقبه شيخ الاسلام ابن حجر العسقلاني فقال لم
یا اور صفت پر ہو انتہی اسکے پیچھے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کہتا ہے کہ قاضی
يظهر لي من كلام القاضي ما ينافي ذلك بل ظاهر قوله انه يراه حقيقة
کے کلام سے مجھ کو وہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ اسکی منافی ہو بلکہ اسکے قول سے یہی ظاہر ہے کہ دونوں حالتوں میں
في الحالين لكن في الاول يكون الرؤيا مما لا يحتاج الى التعبير والثاني
حقیقی دیکھنا ہی ہے اتنا فرق ہے کہ پہلی حالت میں خواب ایسا ہے کہ تعبیر کا محتاج نہیں اور دوسری
مما يحتاج الى التعبير ويلزم من قول من قال انه لا يكون رؤيته
حالت میں تعبیر کی حاجت ہو اور اس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ حضرت کا خواب میں دیکھنا
الا على صورته المعلومة ان من راه على غير صفته يكون رؤياه من
صرف صورت معلومہ ہی پر ہوتا ہے یہہ لازم آتا ہے کہ جسنے حضرت کو اور صفت پر دیکھا تو اسکا خواب

تعبیر بیان خواب کردن و نمودار آن ۱۲ منتخب

ان الله تعالی وان مکنه فی التصور فی ای صورة اراد فانه لا یمکنه من التصور
اللہ تعالیٰ نے اسکو اگرچہ صورت بنانے کی قدرت دی ہے جس صورت میں چاہے پس اسکو صورت بدلنے میں

فی صورة النبی صلی الله علیه وسلم فذهب جماعة الی ان محل ذلك اذا راه الرائی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بنانے کی قدرت نہیں ہے پس ایک جماعت ادھر گئی ہے کہ اسکا محل یہہ ہے کہ جب حضرت کو کوئی دیکھے

علی صورته الکریمة التی کان علیها حتی انه ضیق الامر بعضهم وقال
حضرت کی اصلی صورت پر کہ جسپر زندگی میں تھی یہان بعضی نے اسمین تنگی کی ہے اور کہا ہے کہ

لابد ان یراه علی صورته التی قبض علیها حتی یعتبر عدد الشعرات البیض
ضرور ہے کہ حضرت کو اسی صورت پر دیکھے جسپر وفات کی تھی یہانتک کہ سفید بالون کی گنتی بھی معتبر ہوگی

التی لم تبلغ عشرین شعرة وعن حماد بن زید قال لما کان محمد یعنی ابن
جو کہ بیس بالون تک نہیں پہنچی تھی اور حماد بن زید سے روایت ہے کہتا ہے جب کہ محمد یعنی ابن سیرین

سیرین اذا قص علیه رجل انه رای النبی صلی الله علیه وسلم قال صف لی
موجود تھے اگر کوئی شخص انسے یہہ کہتا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو وہ کہتا مجھسے بیان کر جو

الذی رایته فان وصف له صفة لا یعرفها قال لم تره وسنده صحیح
صورت تونے دیکھی ہے پھر اگر وہ ایسا حلیہ بیان کرتا جسکو محمد بن سیرین نہ جانتا تو کہتا تونے حضرت کو نہیں دیکھا اور اسکی سند صحیح ہے

وقد اخرج الحاکم من طریق عاصم بن کلیب حدثنی ابی قال قلت لابن
اور حاکم عاصم بن کلیب کے واسطے سے نقل کرتا ہے کہ مجھکو میرے باپ نے جو حدیث سنائی کہتا ہے کہ مینے ابن

عباس رایت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام قال صفه لی قال فذکرت
عباس سے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ابن عباس نے کہا مجھسے حلیہ بیان کر کہتا ہے کہ پھر مینے

الحسن بن علی فشبهته به قال قد رایته وسنده جید لکن یعارضه
حسن بن علی کا ذکر کرکے انکے مشابہہ کر دیا ابن عباس نے کہا بیشک تونے دیکھا ہے اور اسکی سند جید ہے لیکن اسکی معارض

ما اخرجه ابن عاصم من وجه اخر عن ابی هریرة قال قال رسول الله
وہ روایت ہے جو ابن عاصم اور طریق سے نقل کرتا ہے کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی الله علیه وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فانی اری فی کل صورة
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا پس بیشک دیکھا کیونکہ مین ہر ایک صورت مین نظر آسکتا ہون

وفی سنده ابن التوامة وهو ضعیف لاختلاطه وهو من روایة
اور اسکے سند میں ابن التوامہ ہے اور یہہ شخص ضعیف ہے کہ اسکے حواس مختل ہو گئے تھے اور یہہ روایت اس شخص کی ہے جو

عمره وقد يكون لما خالف ذلك تعبير يتعلق بالرائي كما قال بعض العلماء

پیری کی ہو اور کبھی اسکے برخلاف کوئی تعبیر ہوتی ہے جو دیکھنے والے کے حال سے متعلق ہو چنانچہ تعبیر بعض علما

التعبير ان من راه شيخا فهو غاية سلم ومن راه شابا فهو غاية حرب

کہتے ہیں کہ جسنے آپ کو بوڑھا دیکھا تو یہہ نہایت سلامتی کی تعبیر ہے اور جسنے آپ کو جوان دیکھا تو یہہ لڑائی کی تعبیر ہے

وقال ابو سعيد احمد بن محمد بن نصر من راى نبيا على حاله وهيئته

اور ابو سعید احمد بن محمد بن نصر کہتا ہے جسنے ہمارے نبی کو انکے حال اور ہیئت پر دیکھا

فذلك دليل على صلاح الرائي وكمال جاهه وظفره على من عاداه

تو یہہ دیکھنے والے کی درستی حال اور ترقی جاہ اور دشمنوں پر فتحیابی کی دلیل ہے

ومن راه متغير الحال عابسا مثلا فذلك دليل على سوء حال الرائي وقال

اور جسنے حضرت صلعم کو مثلا متغیر حال ترشرو دیکھا تو یہہ دیکھنے والے کی بدحالی کی دلیل ہے اور عارف

العارف بن ابي جمرة من راه في صورة حسنة فذلك حسن في دين الرائي

ابن ابی جمرہ کہتا ہے جسنے حضرت صلعم کو کسی خوب صورت میں دیکھا تو یہہ دیکھنے والے کے دین کی خوبی ہے

وان كان في جارحة من جوارحه شين او نقص فذلك الخلل في

اور اگر حضرت کے اعضاء شریفہ میں سے کسی عضو میں عیب یا نقصان ہو تو یہہ دیکھنے والے میں

الرائي من جهة الدين قال هذا هو الحق وقد جرب ذلك فوجد على هذا

دین کی طرف سے خلل ہے کہتا ہے یہی حق الامر ہے اور بیشک اسکا امتحان ہوا تو اسی طرح پر

الاسلوب وبه تحصل الفائدة الكبرى في رؤياه حتى يتبين للرائي

پایا اور حضرت کو خواب میں دیکھنے سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ دیکھنے والے کو یہہ معلوم ہو جاتا ہے کہ

هل عنده من خلل ولا لانه عليه الصلوة والسلام نوراني مثل المراة

آیا میرے اندر کوئی خلل ہے یا نہیں کیونکہ حضرت علیہ الصلوة والسلام مثال صاف مصفی آئینہ کے

الصقيلة ما كان في الناظر اليها من حسن او غيره تصور فيها وفي

نورانی ہیں آئینہ دیکھنے والے میں جو حسن و قبح ہوتا ہے سو ہی آئینہ میں اور اسکی

ذاتها على احسن حال لا نقص فيها وكذلك يقال في كلامه عليه الصلوة

ذات میں اچھی طرح سے کم و کاست نظر آجاتا ہے اور ایسے ہی حضرت صلعم کی خواب کی کلام میں

والسلام في النوم انه يعرض على سنته فما وافقها فهو حق وما

کہا گیا ہے کہ جس کلام کو حضرت کی سنت سے مقابلہ کریں جو کہ سنت سے مطابق ہو وہ حق ہے اور جو مخالف

اضغاث الاحلام ومن المعلوم انه یری فی النوم علی حالة بخلاف حالته
پریشان ہے اور یہ یقینی ہے کہ حضرت خواب میں ایسی حالت پر نظر آویں گے
فی الدنیا من الاحوال اللائقة ولو تمکن الشیطان من التمثل بشیء مما
جو دنیاوی احوال لائقہ سے برخلاف ہوگی اور اگر شیطان کو یہہ قدرت ہو جاوے کہ حضرت کی کسی بات سے
کان علیه او ینسب الیه لعارض عموم قوله فان الشیطان لا یتمثل
جس پر حضور تھے یا انکی طرف منسوب تھی مشابہ ہو جاوے تو بیشک حضرت کے اس عام فرمودہ کے معارض ہو جاوے گا کہ شیطان مجھ سے مشابہ نہیں
بی فالاولی ان ینزه رؤیاه وکذا رؤیا شیء منه او مما ینسب الیه عن
ہو سکتا البتہ اولی یہی ہے کہ حضرت کے خواب میں دیکھنے کو اور ایسے ہی آپ کی کسی شی کو جو حضرت کی طرف منسوب ان تہمات سے پاک اور
ذلك فانه ابلغ فی الحرمة والیق بالعصمة کما عصم من الشیطان فی
صاف کہنا چاہئے کیونکہ یہی حرمت میں بہتر اور عصمت میں لائق تر ہے جیسے کہ بیداری میں شیطان سے
یقظته فالصحیح فی تاویل هذا الحدیث ان مقصوده ان رؤیته فی
محفوظ تھے اب اس حدیث کی صحیح تاویل یہہ ہے کہ مقصود اور مراد یہی ہے کہ حضرت کو دیکھنا
کل حال لیست باطلة ولا اضغاثا بل هی حق فی نفسها ولو رأی علی
کسی حالت میں باطل نہیں ہے اور نہ پریشان خواب ہی بلکہ اپنی ذات میں برحق ہی اگرچہ اور صورت پر
غیر صورته فصورة تلك الصور لیست من الشیطان بل هو من قبل
دیکھا ہووے پس ان صورتوں کی تصویر شیطان کے طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کی جانب
الله وهذا قول القاضی ابی بکر بن طیب وغیره ویؤیده قوله فقد
سے ہے اور یہہ قول قاضی ابی بکر بن طیب وغیرہ کا ہے اور مؤید اسکا یہہ قول فقد رأى الحق
رأی الحق اشار الیه القرطبی وقال شیخ مشایخنا فی الحدیث الحافظ
اسکی تائید کا یہہ قرطبی نے ادھر اشارہ کیا ہے اور ہمارے حدیث کے استادوں کے استاد حافظ ابن حجر
ابن حجر الهیثمی والصواب کما قدمناه فی رؤیته علیه الصلوة والسلام
ہیثمی کہتے ہیں اور صواب جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہیں دربارہ رؤیت نبی علیہ الصلوة والسلام کے
التعمیم علی ای حال رآه الرائی بشرط ان یکون علی صورته الحقیقیة
تعمیم ہے دیکھنے والا کسی حال اور صورت پر دیکھے اس شرط پر کہ رؤیت آپ کی حقیقی صورت پر
فی وقت ما سواء کان فی شبابه او رجولیته او کهولیته او اخر
ہو خواہ کسی وقت کی ہو خواہ جوانی کی یا ادھیڑ پن کی یا

اليقظة لا يتمثل الشيطان بي ووقع عند الاسمعيلي فقد رأني في
مین دیکھا شیطان میری شکل نہین ہوسکتا اور اسمعیلی کی روایت مین سیرانی کی جگہہ فقد رانی فی

اليقظة بدل قوله سيراني ومثله عند ابن ماجة وصححه الترمذي
الیقظۃ ہے اور ایسے ہی ابن ماجہ کی روایت مین ہے اور اسی کو ترمذی نے ابن مسعود کی

من حديث ابن مسعود واختلفوا في تفسير قوله فسيراني في
حدیث سے صحیح کیا ہے اور علمار کو فسیرانی فی الیقظۃ کی تفسیر مین

اليقظة فقال ابن بطال يريد بقوله فسيراني في اليقظة تصديق
اختلاف ہے سو ابن بطال کہتا ہے فسیرانی فی الیقظۃ سے یہہ مراد ہے کہ بیداری مین اس

تلك الرؤيا في اليقظة وصحتها وخروجها على الحق وليس المراد انه
خواب کی تصدیق اور صحت اور برحق ہونا معلوم ہوجاویگا اور یہہ مراد نہین ہے کہ وہ

يراه في الاخرة لانه سيراه يوم القيامة في اليقظة جميع امته من راه في
شخص آخرت مین دیکھہ لیگا کیونکہ قریب ہے کہ حضرت کو قیامت کے دن بیداری مین تمام امت دیکھہ لیگی جس نے

النوم ومن لم يره وقال المازري ان كان المحفوظ فكانما راني في اليقظة
خواب مین دیکھا اور جسنے نہین دیکھا اور مازری کہتا ہے اگر روایت محفوظ فکانما رانی الخ ہے تو اسکے

معناه ظاهر وان كان المحفوظ فسيراني في اليقظة احتمل ان يكون
معنی تو ظاہر ہین اور اگر روایت محفوظ فسیرانی الخ ہے تو یہہ احتمال ہے کہ اپنے

اراد اهل عصره ممن لم يهاجر اليه فانه اذا راه في المنام جعل
زمانہ کے لوگ جو حضرت کے پاس ہجرت کرکر نہین آئے مراد ہون کیونکہ ایسا شخص جب آپکو خواب مین دیکھیگا

ذلك علامة على ان يراه بعد ذلك في اليقظة واوحى الله بذلك
تو یہہ خواب اس بات کی علامت ٹھیرائی جاویگی کہ وہ اسکے بعد بیداری مین دیکھہ لے اور یہہ حضرت

اليه صلى الله عليه وسلم وقيل معناه سيرى تاويل تلك الرؤيا في
صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی ہوگی اور کوئی کہتا ہے اسکے معنی یہہ ہین کہ قریب ہے کہ اس خواب کی

اليقظة وصحتها واجاب القاضي عياض باحتمال ان يكون رؤياه
تعبیر اور صحت بیداری مین دیکھہ لی اور قاضی عیاض نے یہہ احتمال نکال کر جواب دیا ہے کہ شاید حضرت کو

له في النوم على الصفة التي عرف بها ووصف عليها موجبة لتكرمته
خواب مین دیکھنا اس صفت پر جو معروف ہے اور اس سے موصوف ہین اسکے لئے آخرت مین

خالفها فالخلل فی سمع الرائی فرؤیا الذات الکریمة حقة والخلل انما
مخالف ہے تو دیکھنے والے کی سماعت میں خلل ہے پس ذات شریف کا دیکھنا برحق ہے اور خلل صرف

هو فی سمع الرائی وبصره قال وهذا خیر ما سمعته فی ذلک انتهی قال
دیکھنے والے کی سماعت اور بصارت میں ہے کہتا ہے کہ جو کچھ سُنا ہے اسمیں سے یہہ بہتر ہے انتہی بندۂ

العبد الضعیف اصلح الله حاله سمعت سیدی الشیخ العارف بالله عبد الوهاب
ضعیف خدا اسکے حال کو درست کرے کہتا ہے کہ سُنا میں نے اپنے استاد شیخ خداشناس عبد الوہاب

ابن ولی الله المتقی یقول سمعت سیدی الشیخ العارف بالله علی بن حسام الدین
ابن ولی اللہ پرہیزگار سے سُنا ہے کہ یہہ کہتا تھا کہ سُنا میں نے اپنے استاد شیخ خداشناس علی بن حسام الدین المتقی سے

المتقی یقول جاء من دیار مصر استفتاء صورته ما تقول سادات العلماء
سُنا ہے وہ کہتے تھے کہ مصر کے دیار سے استفتاء آیا تھا اُسکا مضمون یہہ تھا کہ سادات علماء

والعرفاء فی رجل رای فی منامه رسول الله صلی الله علیه وسلم یامره
اور عرفاء اس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اُسکو حکم کرتے ہیں

ویقول اشرب الخمر بماذا یعبر ذلک فکتب کل من بلغه شیئا وانحاء
فرماتے ہیں شراب پی لے اسکی تعبیر کیا ہونی چاہیئے سو وہ استفتاء جسکے پاس پہنچا اُسنے کچھ نہ کچھ لکھا اور جو جو تاویلات

من التاویلات والاشارات حتی اذا اتی الشیخ العارف بالله المتبع
اور اشارے سوجھے سو بیان کئے یہانتک کہ وہ استفتا شیخ خداشناس پیرو

المقتدی محمد بن عراق وکان شیخا قویا متبعا فی کمال الاتباع للسنة
اور مقتدی محمد بن عراق کے پاس آیا اور محمد بن عراق شیخ زبردست سنت کی پیروی میں نہایت متبع تھا

کتب فی جوابه ان الرائی قد غلط حسه فانه صلی الله علیه وسلم
اُسکے جواب میں لکھا کہ دیکھنے والے کی سماعت نے غلطی کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال له لا تشرب الخمر فغلطت حاسته فی قوله انه صلی الله علیه وسلم
تو یہہ اُسسے فرمایا شراب مت پینا سو اُسکی سماعت نے غلطی کی اُسکی سماعت میں یہہ آیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یقول اشرب الخمر والله اعلم واعلم انه قد ورد فی حدیث اخر من
فرماتے ہیں شراب پی لے واللہ اعلم اور یاد رکھ کہ ایک اور حدیث میں مسلم کی

روایة مسلم من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او فکانما رانی فی
روایت سے آیا ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا سو وہ قریب ہے کہ بیداری میں مجھکو دیکھیگا یا سو گویا مجھکو بیداری

سلہ سادات جمع سادة و سادة جمع سید معنی پیشوا و مہتر قوم ۱۲

سلہ تاریخ بالضم [illegible] رکت و موضع سخت نزدیک بیشہ و باغ ظاہر شدن چیزے

سلہ [illegible]

يوم القيامة بمزيد خصوصية والله اعلم بالصواب اليه المرجع والمآب
دن بڑی خصوصیت سے دیکھے گا اور اللہ خوب جانتا ہے اور اسی کی طرف پھرنا اور بازگشت ہے

تذييل في ذكر نبذة من احوال شهر ربيع الآخر

کچھ احوال ماہ ربیع الآخر کے بیان کرنے میں اسکا دامن بنایا ہے

ومما يناسب ان يجعل تلوا وتذييلا لاحوال هذا الشهر المكرم المفضل اعني
اور مناسب بات یہی ہے کہ اس ماہ بزرگ اور متفضل یعنی ماہ ربیع الاول کے احوال کے بعد

شهر ربيع الاول ذكر شهر ربيع الآخر خصنا الله بالفيض الباطن
کچھ ماہ ربیع الآخر کا ذکر اسکا پیرو اور شل دامن کے کیا جاوے بہت تعالیٰ ہم لوگوں کو فیض باطنی اور ظاہری

والظاهر ما فيه من قضية وفات سيدنا ومولانا القطب الفرد
مخصوص کرے اور یہ ذکر کہ اس مہینہ میں سیدنا اور مولانا قطب یگانہ فریادرس

الغوث شيخ الاسلام والمسلمين غوث الثقلين الشيخ محي الدين
شیخ الاسلام اور مسلمانوں کے فریادرس جن و انسان کے شیخ محی الدین بن ابو محمد

ابن ابي محمد عبد القادر الحسني الجيلاني رضي الله تعالى عنه وارضاه
عبد القادر حسنی سید جیلانی مسکن کی وفات کا قضیہ واقع ہوا راضی ہووے اللہ اور راضی کیجیے

عنا وذكر نبذة من الاختلاف في يوم وصوله الى جناب الكريم
ہم کو جیسے اور کچھ ذکر اختلاف کا کہ خداکریم برتر کی درگاہ میں جانے کی تاریخ میں

المتعال والاشارة الى ما هو الارجح فيه من الاقوال فنقول قد ذكر
واقع ہوا اور یہ اشارہ کہ ان مختلف اقوال میں ارجح کون ہے سو ہم کہتے ہیں

في بهجة الاسرار الكتاب المشهور في بيان احوال هذا الشيخ الكريم
مشہور کتاب بہجۃ الاسرار میں جو اس شیخ بزرگ کے احوال میں

المختار برواية الثقات من المشائخ الكبار وبين مصنف هذا
برگزیدہ ہے بڑے بڑے ثقہ مشائخ کی روایت سے یہ مذکور ہے اور اس کتاب کے

الكتاب وبين الشيخ رضي واسطتان فحسب انه مرض في
مصنف میں اور شیخ رضی کے بیچ میں صرف دو ہی واسطے حائل ہیں کہ شیخ موصوف چند روز

رمضان اياما وعنده من المشائخ الشيخ علي بن الهيتي والشيخ
رمضان [illegible] اور مشائخ میں سے شیخ علی بن ہیتی اور شیخ

شیخ الامام الاجل نور الدین ابی الحسن ابن علی بن یوسف الشافعی [illegible]
مصنف

فی الآخرة وان یراه رؤیة خاصة من القرب منه والشفاعة بعلو

اعزاز کا باعث ہوگا اور حضرت صلعم کی کسی ایسی خاص وضع پر رویت ہوگی جس میں حضرت سے قرب اور علو درجہ کی

الدرجة ونحو ذلك من الخصوصيات قال ولا يبعد ان يعاقب الله بعض

شفاعت ہو اور ایسی ہی کوئی اور خصوصیت پیدا ہو کہتا ہے اور بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض گنہگاروں کو

المذنبين في القيامة بمنع رؤية نبيه صلى الله عليه وسلم مدة وحمله ابن

قیامت میں یہ عذاب دے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مدت تک نہ کرنے دے اور ابن ابی جمرہ

ابی جمرة على محمل آخر فذكر عن ابن عباس وغيره انه رأى النبي

نے اسکو اور ہی محمل پر اتارا ہے سو انہوں نے ابن عباس یا اور کسی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی

صلى الله عليه وسلم في النوم فبقي بعد ان استيقظ متفكرا في هذا الحديث

صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا سو وہ جاگنے کے بعد اس حدیث میں سوچتا رہ گیا

فدخل على بعض امهات المؤمنين لعلها خالته ميمونة فاخرجت له

پھر وہ کسی امہات المومنین میں سے کسی کے پاس گیا شاید کہ وہ میمونہ انکی خالہ ہوں سو انہوں نے انکو

المرآة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فنظر فيها صورة النبي صلى

وہ آئینہ دکھایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا پس اسنے اس آئینہ میں نبی صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة

وسلم کی صورت دیکھی اپنی صورت نہ دیکھی پس پانچ طرح کے جواب حاصل ہوئے

وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله

ایک تو یہ کہ رویا بسبیل تشبیہ اور تمثیل ہے اس پر حضرت کا یہ قول دلالت کرتا ہے

فكانما رآني في اليقظة ثانيها ان معناه سيرى في اليقظة تأويلها

پس گویا کہ مجھکو بیداری میں دیکھا دوسرا یہ ہے کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ بیداری میں دیکھیگا اسکی تعبیر

بطريق الحقيقة ثالثها انه خاص باهل عصره ممن آمن به قبل ان

بسبیل حقیقت دیکھ لیگا تیسرا یہ ہے کہ خاص اسی زمانہ کے لوگوں کے واسطے ہے جو کہ ملاقات سے پہلے ایمان

يراه ورابعها المراد انه يراه في المرآة التي كانت له ان امكنه ذلك

لاچکے تھے اور چوتھا یہ ہے کہ یہ مراد ہے کہ حضرت کو حضرت کے آئینہ میں دیکھ لیگا اگر وہ آئینہ میسر ہوا

قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من ابعد المحامل وخامسها انه يراه

شیخ حافظ ابن حجر کہتا ہے اور یہ محمل بعید تر ہے اور پانچواں یہ ہے کہ قیامت کے

لغه استیقاظ بیدار شدن ۱۲ منه

لغه المرآة بمعنی آئینہ کو دیکھنا ۱۲ منه

لغه تشبیه مانند کردن ...

الجمعة سلخ جمادى الاخر من سنة ستين وخمسمائة وهو يتكلم

آخر روز جمادی الاخر کی پچھلی تاریخ سنہ پانسو ساٹھ میں بیٹھے ہوے تھے اور وہ باتیں کرتے تھے

فجاء شاب حسن الصورة وجلس الى الشيخ وقال السلام عليك

کہ ایک جوان خوبصورت آگیا اور شیخ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا السلام علیک

يا ولى الله انا شهر رجب جئتك اهنيك وما قدر ان يكون فى

اے اللہ کے ولی میں ماہ رجب ہوں میں آپکے پاس مبارکباد دینے آیا ہوں کہ میری امت کے اندر

سوء عام على الناس قال فلم ير الناس فى شهر رجب ذلك الا خيرا فلما

لوگوں کے کوئی برائی علی العموم مقدر نہیں ہے راوی کہتا ہے سو لوگوں نے اس ماہ رجب میں سوائے خیر خوبی کے کچھ نہ دیکھا جب

كان يوم الاحد سلخه جاء رجل كريه المنظر ونحن ايضا عنده فقال له

اتوار کا دن اسکا آخر ہوا تو ایک شخص بد صورت آیا اور ہم بھی انکے پاس موجود تھے کہا

السلام عليك يا ولى الله انا شهر شعبان جئتك وقد قدر فى ان

السلام علیک اے ولی اللہ کے میں ماہ شعبان ہوں میں آپکے پاس آیا ہوں اور بیشک میری امت کے اندر یہ مقدر ہو گیا

يكون فناء ببغداد وغلاء بالحجاز وسيف بخراسان وكان كما قال

کہ بغداد میں فنا یعنی وبا اور حجاز میں قحط اور خراسان میں تلوار یعنی خونریزی ہو گی اور وہی ہوا جو کہا تھا

قلت فبهذه الرواية يكون عرسه تاسع ربيع الاخر وهذا هو الذى

میں کہتا ہوں پس اس روایت کے موافق انکا عرس ربیع الآخر کی نویں تاریخ ہونا چاہیئے اور یہ وہ تاریخ ہے جس

ادركنا عليه سيدنا الشيخ الامام العارف الكامل الشيخ عبد الوهاب

پر ہمنے اپنے پیشوا شیخ مقتدا خدا شناس کامل شیخ عبد الوہاب

القادرى المتقى المكى فانه قدس سره كان يحافظ فى يوم عرسه

قادری پرہیزگار مکہ والے کو پایا ہے یہ شیخ قدس سرہ عرس کے دن کے لیے یہی تاریخ کو

هذا التاريخ اما اعتمادا على هذه الرواية او على ما راى من شيخه

نگاہ رکھتا تھا یا تو اسی روایت کے اعتماد پر یا اس سبب کہ اپنے پیر شیخ

الشيخ الكبير على المتقى او من غيره من المشائخ وقد اشتهر فى ديارنا

بزرگ علی متقی کو یا کسی اور شیخ کو دیکھا ہو اور ہمارے ملک میں

هذا اليوم الحادى عشر وهو المتعارف عند مشائخنا من اهل الهند

آجکل گیارھویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ انکی اولاد کے ہندی مشایخوں کی

ابو النجیب عبد القاهر السهروردی والشیخ ابو الحسن الجوسقی وغیرهم
ابو النجیب عبد القادر سہروردی اور شیخ ابو الحسن جوسقی اور اور

من المشائخ فجاءه شخص بهی السمت علیه وقار فقال السلام علیك
شائخ موجود تھے سو انکے پاس ایک شخص حسین صورت باوقار حاضر ہوا اور کہا السلام علیک

یا ولی الله انا شهر رمضان جئتك اعتذر الیك مما قدر علیك
اے ولی اللہ کے مین ماہ رمضان ہون مین آپکے پاس اس بات کا عذر کرنے آیا ہون جو آپکے لئے میری مدت مین

فی واودعك فهذا اخر اجتماعی بك ثم انصرف فمات الشیخ لیلة
مقدر ہوچکا ہے اور مین آپکو رخصت کرتا ہون یہہ میرا آپکے پاس آنا آخری ہے پھر وہ چلا گیا پس شیخ ہفتہ کی رات کو

السبت التاسع من ربیع الاخر من السنة الثانیة ولم یدرك رمضان
ربیع الآخر کی نوین تاریخ دوسرے سن مین مر گئے اور دوسرا رمضان نہ پایا

اخر انتهی ولقد ذکروا فی مناقبه انه کان تاتی الیه الشهور
انتہی اور بیشک مشائخ نے انکے مناقب مین ذکر کیا ہے کہ انکے پاس مہینے چاند دکھائی دینے سے

قبل ان تهل فان کان فی قدر الله تعالی ان یکون فیه نقمة وسوء
پہلے آیا کرتے تھے اگر تقدیر الٰہی سے اس مہینہ مین کچھہ عقوبت اور برائی ہوتی تو

جاء فی صورة منکرة وان کان فی قدر الله تعالی نعمة وخیر جاء
وہ مہینہ ناپسند صورت مین آتا تھا اور اگر تقدیر الٰہی سے نعمت اور خوبی ہوتی تو جمیل

فی صورة جمیلة فقد ذکر فی بهجة الاسرار وفی خلاصة المفاخر
صورت مین آتا تھا پس بیشک بہجة الاسرار اور خلاصة المفاخر

فی مناقب الشیخ عبد القادر تالیف الشیخ العالم العارف الامام
فی مناقب شیخ عبد القادر مین جو شیخ عالم عارف پیشوا عبد اللہ

عبد الله الیافعی وتکملة کتاب روضة الریاحین انه اخبر المشائخ
یافعی کی تصنیف اسکی کتاب روضة الریاحین کا تکملہ ہے مذکور ہے کہ کئی مشائخ نے

وفیهم ابنه سید السادات سیف الدین عبد الوهاب قالوا کنا
جنمین اسکا بیٹا سید السادات سیف الدین عبد الوہاب بھی داخل ہے خبر دی ہے کہتے ہین کہ ہم

جلوسا عند شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی اخرها
اپنے پیر شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کے پاس جمعہ کے دن

قلت قد سألت عن ذلك شيخنا الامام عبد الوهاب المتقي المكي فأجاب

میں کہتا ہوں یہی بات میں نے اپنے استاد و پیشوا عبد الوہاب متقی کی سے پوچھی تھی سو انہوں نے جواب دیا

بأن ذلك من طرق المشائخ وعاداتهم ولهم في ذلك نيات قلت كيف

کہ یہ مشائخ کے طریقے اور انکے عادات ہیں اور انکی اسمیں کچھ نیتیں ہیں میں نے پھر پوچھا کہ

تعيين ذلك اليوم دون سائر الايام فقال الضيافة مسنونة على

اس دن کو چھوڑ کر کیونکر معین ہوگیا سو جواب دیا کھانا کھلانا تو مطلقا مسنون ہے پس

الاطلاق فاقطعوا النظر عن تعيين اليوم وله نظائر كمصافحة بعض

دن کے تعیین سے قطع نظر کرو اور اسکے لئے نظیریں ہیں جیسے نماز کے بعد

المشائخ بعد الصلوة وكالاكتحال يوم عاشوراء فانه سنة على الاطلاق

بعضے مشائخ کا مصافحہ کرنا اور جیسے محرم کی دسویں تاریخ سرمہ لگانا پس سرمہ لگانا مطلق تو سنت ہی

وبدعة من جهة الخصوصية ثم قال وقد ذكر بعض المتأخرين

اور خصوصیت کی رو سے بدعت ہے پھر یہ کہا کہ مغرب کے مشائخ میں سے

من مشائخ المغرب ان اليوم الذي وصلوا الى جناب العزة وحظائر

بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ درگاہ الہی میں اور جنت میں پہنچے اس روز

القدس يرجى فيه من الخير والبركة والنورانية اكثر واوفر من

خیر اور برکت اور نورانیت کی امید اور دنوں کی بہ نسبت زیادہ تر ہوتی ہے

سائر الايام ثم اطرق مليا ثم رفع راسه فقال لم يكن في زمن السلف

پھر استاد نے بڑی دیر تک سر نگوں کیا پھر سر اٹھا کر کہا اگلے زمانہ میں تو یہ

شيء من ذلك وانما هو من مستحسنات المتأخرين والله اعلم

کچھ بھی نہیں تھا یہ تو متاخرین کا مستحسن کیا ہوا ہے والله اعلم

شهر رجب

ماہ رجب

في القاموس رجب فلانا هابه وعظمه رجبا ورجوبا ورجبه وارجبه

قاموس میں ہے رجب فلانا اسکو ڈرایا اور اسکی تعظیم کی رجبا اور رجوبا اور رجبه بھی بولتے ہیں جیسا ارجبه

ومنه رجب لتعظيمهم اياه والجمع ارجاب ورجوب ورجبات محركة

اور رجب اس سے لیا ہے کیونکہ عرب اسکی تعظیم کیا کرتے تھے اور جمع ارجاب اور رجوب اور رجبات ہے جیم کی حرکت سے

من اولاده رح كذا ذكر شيخنا وسيدنا السيد البهي الرضي الوضي

ابو المحاسن السيد الشيخ موسى الحسني الجيلاني بن الشيخ الكامل

العارف المعظم المكرم ابي الفتح الشيخ حامد الحسني الجيلاني نقلا

من اوراد القادرية تصنيف المخدوم الاعظم الاكرم الامجد الافخم

ولي الله بالاتفاق الذي يقال له المخدوم الثاني والشيخ عبد القادر

الثاني قدس روحه مما نقل فيها عن ابائه الكرام رحمة الله

عليهم اجمعين وذكر الشيخ الامام عبد الله اليافعي في كتابه

خلاصة المفاخر وفي تاريخه المشهور المسمى بمرآة الجنان ان

وفاته رح في شهر ربيع الاخر من سنة ستين او احدى وستين وخمسمائة

ولم يعين اليوم وذلك اما لعدم علمه بذلك او للاختلاف فيه هنالك

وقد يقال ان وفاته رح في اليوم السابع عشر ولا اصل له والله اعلم

فان قلت هل لهذا العرف الذي شاع في ديارنا في حفظ اعراس

المشايخ في ايام وفاتهم اصل فان كان عندك علم بذلك فاذكر

ستر العیوب علی العباد فلا اصل له ولا هو معقول لان الاتصاف

بندون کے عیبون کا چھپانا سو اسکی کچھہ اصل نہین ہے اور نہ یہہ معقول ہے اسواسطے کہ صفت

بصفة الستارية لا يقتضي الاختصاص بالصمم لان ذلك انما هو

ستاری سے موصوف ہونا کچھہ بہرے ہونے کی خصوصیت کا تقاضا نہین کرتا اسواسطے کہ بہرہ پن سے

في ستر الاقوال فقط والله اعلم ولم نجد في جامع الاصول من واحد

صرف اقوال ہی چھپ سکتے ہین واللہ اعلم اور ہم جامع الاصول مین صحاح ستہ مین سے ایک کو بھی

من الصحاح الست حديثا واردا في فضل رجب الا انه قد ذكر في

حدیث جو ماہ رجب کی فضیلت مین آئی ہو نہین پاسکے ان اتنا ہے کہ جامع کبیر مین

الجامع الكبير احاديث في فضله وفضل العمل فيه وهي هذه

کئی حدیثین رجب کی فضیلت اور رجب مین عمل کرنیکی فضیلت مین مذکور ہین اور وہ یہہ ہین

رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان شهر امتي رواه

رجب اللہ کا مہینا ہے اور شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح

ابو الفتح بن الفوارس في اماليه عن الحسن مرسلا ان رجب

ابن الفوارس نے اپنی امالی مین حسن سے مرسلا روایت کیا ہے بیشکہ رجب

شهر عظيم تضاعف فيه الحسنات من صام يوما من كان

عظمت کا مہینہ ہے اسمین حسنات دوگنی ہوجاتی ہین جسنے اسمین ایک دن روزہ رکھا تو وہ

كصيام سنة رواه الرافعي عن سعيد ان رجبا شهر الله ويدعى

ایک روزہ برابر ایکسال کے روزہ رکھنے کے ہے اسکو رافعی نے سعید سے روایت کیا ہے بیشک رجب اللہ کا مہینہ ہے اور اسکو اصم

الاصم وكان اهل الجاهلية اذا دخل رجب يعطلون اسلحتهم

کہتے ہین اور اہل جاہلیت رجب کے آتے ہی اپنے ہتہیار بیکار کر دیتے تھے

ويضعونها فكان الناس يامنون ويامن السبيل ولا يخافون

اور انکو اتار رکھتے تھے پھر سارے لوگ امن مین رہتے اور رستہ محفوظ ہو جاتا تھا

بعضهم بعضا حتى ينقضي رواه البيهقي في شعب الايمان عن

یہانتک کہ وہ گذر جاوے کوئی کسی سے نہین ڈرتا تھا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین عائشہ رض سے

عائشة رض وقال فيه منكر رجب شهر عظيم يضاعف الله فيه

روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکا مرفوع ہونا منکر ہے رجب عظمت کا مہینہ ہے اسمین اللہ تعالی حسنات کو

کم اقتضا مخصصہ [illegible]
[illegible] ع م تعمیم [illegible]
کا شامل [illegible]
ظم باعتبار [illegible]
[illegible] کردن ۱۲

والترجیب ذبح النسائک فیه انتهی وفی النهایة للجزری والترجیب

اور ترجیب رجب مین قربانیان ذبح کرنی انتهی اور جزری کی کتاب نہایہ مین ہے اور ترجیب

التعظیم من رجب فلان مولاه عظمه ومنه شهر رجب لانه کان یعظم

تعظیم کرنی رجیب فلان مولاه سے لیا ہے یعنی فلانے نے اپنے مولا کی تعظیم کی اور اسی سے ماہ رجب لیا ہے کیونکہ اسکی تعظیم ہوتی تھی

ومنه رجب مضر الذی بین جمادی وشعبان اضافوا الی مضر لانهم

اور یہی سے رجب مضر مشہور ہوا ہے وہ مہینا جو دونون جماد اور شعبان کے بیچمین ہے مضر کیطرف اسواسطے نسبت ہوا ہے کہ وہ لوگ

عظموه وقوله بین جمادی وشعبان تاکید لانهم کانوا ینسئون

تعظیم کرتے تھے اور یہہ جو کہا اور جماد اور شعبان کے بیچمین سو تاکید ہے کیونکہ وہ لوگ اسکا ٹلا دیتے تھے

ویؤخرون من شهر الی شهر فیتحول عن موضعه والعتیرة الرجبیة

اور ایک مہینہ سے دوسرے مہینہ کی جگہہ ہٹا دیتے تھے سو وہ اپنی جگہہ سے ٹل جاتا تھا اور یہی عتیرہ قربانی تھی

ذبیحة یذبحونها فی رجب انتهی ویقال له اصم فی القاموس الاصم

کہ رجب مین ذبح کیا کرتے تھے انتهی اور اسکو اصم کہتے ہین قاموس مین ہے اصم

رجب لانه لاینادی فیه یالفلان ویا صباحاه وفی النهایة شهر الله

ماہ رجب ہے اسواسطے کہ نہین یہہ آواز نہین آتی یالفلان یا صباحاه اور نہایہ مین ہے شہر الله

الاصم رجب لا یسمع فیه صوت السلاح لکونه شهرا حراما

الاصم ماہ رجب ہے کیونکہ اسمین ہتیار کی آواز کان مین نہین آتی کیونکہ یہہ ماہ باحرمت ہے

ووصف بوصف الانسان الذی لایسمع مجازا قال العبد المؤلف

کہ مجازاً ایسے انسان کے وصف سے موصوف ہوا ہے جو بہرہ ہو بندہ مؤلف خدا اس سے

عفا الله عنه واما المشهور بین بعض الناس من انه انما یقال

درگزر کرے کہتا ہے یہہ جو بعضے لوگون مین مشہور ہے کہ اس مہینہ کو اصم ہوا ہے

الاصم لانه یصم نفسه یوم القیامة ولا یشهد علی الناس

کہتے ہین کہ قیامت کے روز اپنے آپ کو بہرا بنا لیگا لوگون پر بری گواہی جو کسی نے

ما فعلوا فیه من المعاصی والقبائح ویقول انا اصم لا اسمع

اس مدت مین گناہ اور برائیان کین ہین نہین دیگا اور کہدیگا مین تو بہرہ ہون کچھ نہین

شیئا ولذلک یقال شهر الله لکونه متخلقا بخلقه سبحانه وهو

سنتا اور اسی لئے اسکو شہر الله کہتے ہین کیونکہ الله سبحانه کی عادات سے موصوف ہے یعنی

فی شعب الایمان وقال منکر عن سلمان الفارسی وعن خرشة

بن سلمان فارسی رضی سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سلمان فارسی سے منکر ہے اور خرشہ بن حر

بن الحر قال رایت عمر بن الخطاب رضی یضرب اکف الرجال فی صوم

سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی کو دیکھا کہ رجب کے روزہ کی بابت لوگوں کے ہاتھوں میں

رجب حتی یضعوها فی الطعام ویقول رجب وما رجب انما رجب

مارتے تھے تاکہ وہ اپنے ہاتھ کھانے میں ڈالیں اور کہتے تھے رجب کیا ہے رجب رجب

شهر تعظمه الجاهلیة فلما جاء الاسلام ترک رواه ابن ابی شیبة

ایک مہینہ ہے کہ جاہلیت میں اسکی تعظیم ہوتی تھی جب اسلام آیا تو تعظیم چھوڑ دی گئی اسکو ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے

والطبرانی فی الاوسط وعن ابی قلابة قال فی الجنة قصر لصوام

نے اوسط میں روایت کیا ہے اور ابو قلابہ سے روایت ہے کہتا ہے جنت میں رجب کے روزہ داروں کے

رجب رواه ابن عساکر عن عامر بن شبل الجرمی سمعت رجلا

ایک محل ہے اسکو ابن عساکر روایت کرتا ہے عامر بن شبل جرمی سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا

یحدث انه سمع انس بن مالک رضی یقول فی الجنة قصر لا یدخله

بیان کرتا تھا کہ اس نے انس بن مالک رضی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جنت میں ایک محل ہے کہ اس میں بجز روزہ داروں

الا صوام رجب رواه ابن شاهین فی الترغیب ان فی الجنة

ماہ رجب کے کوئی نہیں جاویگا اسکو ابن شاہین نے ترغیب میں روایت کیا ہے بیشک جنت میں

نهرا یقال له رجب اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل من صام

ایک نہر ہے اسکو رجب کہتے ہیں دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں جو شخص رجب میں

یوما من رجب سقاه الله من ذلک النهر رواه الشیرازی فی

ایک دن بھی روزہ رکھیگا اللہ تعالی اسکو اس نہر میں سے پلاویگا اسکو شیرازی نے القاب میں

الالقاب ورواه البیهقی فی شعب الایمان عن انس رضی صوم اول یوم

روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے انس رضی سے روایت ہے رجب کی پہلی تاریخ کا

رجب کفارة ثلث سنین والثانی کفارة سنتین والثالث کفارة سنة

روزہ تین برس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور دوسری تاریخ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسری تاریخ کا روزہ

ثم کل یوم شهرا رواه ابو محمد الخلال فی فضائل رجب عن

پھر ایک دن کا روزہ ایک مہینہ کا کفارہ ہے اسکو ابو محمد خلال نے رجب کے فضائل میں روایت کیا ہے

الحسنات فمن صام یوما من رجب فکانما صام سنة ومن صام
وہ چند کر دیتا ہی سو جسنے رجب میں سے ایک دن روزہ رکھا گویا اسنے برس بھر روزے رکھے اور جسنے آسمین

فیه سبعة ایام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام منه
سات دن روزے رکھے تو اسپر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہوجاوینگے اور جسنے اسمین آٹھ

ثمانیة ایام فتحت له ثمانیة ابواب الجنة ومن صام منه عشرة ایام
دن روزے رکھے اُسکے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاوینگے اور جسنے اسمین دس دن روزے رکھے تو

یسال الله شیئا الا اعطاه ومن صام منه خمسة عشر یوما نادی
اللہ تعالیٰ سے جو مانگیگا سو اللہ عطا کریگا اور جسنے اسمین پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان

مناد من السماء قد غفر لك ما مضی فاستانف العمل ومن زاد زاده
سے پکارنیوالا آواز دیگا تیرے سب پہلے گناہ بخشے گئے از سر نو کرلے اور جو شخص زیادہ رکھیگا زیادہ ثواب ہوویگا

وفی رجب حمل الله نوحا فی السفینة فصام رجبا وامر من معه
اور رجب میں اللہ نے نوح کو کشتی پر سوار کیا تھا سو اُسنے رجب کے روزے رکھے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بھی

ان یصوموا فجرت بهم السفینة ستة اشهر اخر ذلك یوم عاشوراء
کہ روزہ رکھیں سو کشتی انکو چھ مہینے لئے پھری اس مدت کے تمامی یوم عاشوراء پر ہوئے

واهبط علی الجودی فصام نوح ومن معه والوحش شکرا لله عز وجل
اور کوہ جودی پر اُتر پڑی پھر نوح نے اور اُنکے ساتھیوں نے اور وحش نے اللہ عز وجل کا شکر یہ روزہ رکھا

وفی یوم عاشوراء فلق الله البحر لبنی اسرائیل وفی یوم عاشوراء تاب الله
اور یوم عاشوراء میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو متفرق کر دیا اور عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے آدم کی

علی آدم وعلی مدینة یونس وفیه ولد ابراهیم رواه الطبرانی عن
اور یونس کے شہر کی توبہ قبول کی اور عاشوراء کے دن ابراہیم پیدا ہوئے اسکو طبرانی نے سعد بن

سعد بن ابی راشد فی رجب یوم ولیلة من صام ذلك الیوم
ابی راشد سے روایت کیا ہے رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جسنے اُس دن روزہ رکھا

وقام تلك اللیلة کان کمن صام الدهر مائة سنة وقام مائة سنة
اور اُس رات میں جاگتا رہا تو وہ ایسا ہے کہ زمانہ میں سو برس روزے رکھے اور سو برس تک شب بیداری کی

وهو لثلث بقین من رجب وفیه بعث الله تعالی محمدا رواه البیهقی
اور وہ رجب کی ستائیسویں تاریخ ہے اور اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کو مبعوث فرمایا اسکو بیہقی نے روایت کیا

لفظ فضل رجب على سائر الشهور كفضل القرآن على سائر الاذكار

لفظ یہ ہیں رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے قرآن کی فضیلت تمام ذکروں پر ہے

وفضل شعبان على سائر الشهور كفضل محمد على سائر الانبياء و

اور شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے محمد کی فضیلت تمام انبیاء پر ہے اور

فضل رمضان على سائر الشهور كفضل الله على سائر عباده قال

رمضان کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے اللہ کی فضیلت تمام خلق اللہ پر ہے حافظ ابن

الحافظ ابن حجر رواه السلفي واسناده ثقات الا هبة الله السقطي

حجر کہتا ہے کہ اسکو سلفی نے روایت کیا ہے اور اسکی اسناد ثقات ہیں بجز ہبۃ اللہ سقطی کی

فهو الآفة والله اعلم حديث في رجب يوم وليلة من صام ذلك

اور وہی آفت کی جڑ ہے واللہ اعلم اور حدیث ہے کہ رجب میں ایک رات ہے جو اس دن میں روزہ رکھا

اليوم وقام تلك الليلة كان له الاجر كمن صام مائة سنة وهي

اور اس رات کو بیداری کی تو اسکے واسطے ایسا اجر ہے جیسا اس شخص کے واسطے جو سو برس روزے رکھے اور وہ

لثلث بقين وفيه بعث الله محمدا رواه الديلمي عن سلمان فيه

ستائیسویں تاریخ ہے اور اسی میں اللہ نے محمد کو مبعوث کیا اسکو دیلمی نے سلمان سے روایت کیا ہے اسمیں

خالد بن هياج وابن هياج متروك له احاديث مناكير كثيرة

خالد بن ہیاج داخل ہے اور ابن ہیاج متروک ہے اسکی منکر حدیثیں بہت ہیں

والحمل فيه على ابنه خالد فهو الآفة في هذا الحديث وفي فوائد هناد

اور اس حدیث کا حمل اسکے بیٹے خالد پر ہے پس اس حدیث میں وہی آفت کی جڑ ہے اور ہناد نسفی کے

النسفي باسناد منكر عن انس مرفوعا بعثت نبيا في السابع

فوائد میں باسناد منکر انس سے مرفوعا مروی ہے کہ میں رجب کی ستائیسویں تاریخ

والعشرين من رجب من صام ذلك اليوم ودعا عند افطاره كانت

نبوت کے ساتھ مبعوث ہوا جس نے اس تاریخ میں روزہ رکھا اور افطار کیوقت دعا مانگی تو

كفارة عشر سنين وفي جزء ابي معاذ الشاه المروزي في فضائل

دس برس کا کفارہ ہوجاویگا اور معاذ الشاہ مروزی کے پارہ کتاب میں جو رجب کے فضائل

رجب لعبد العزيز الكتاني من طريق ضمرة عن ابن شوذب عن مطر

میں تصنیف عبد العزیز کتانی کی ہے ضمیرہ کے طریق پر ابن شوذب سے وہ مطر

سلیمان بن عبد الرحمن ... صدوق عابد من السابعة مات سنة سبع وخمسين ۱۲ تقریب التہذیب

ابن عباس رضی فی رجب لیلۃ یکتب للعامل فیہا حسنات مائۃ سنۃ وذلک

ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ رجب میں ایک رات ہے جس رات میں عبادت کرنیوالے کیواسطے سو برس کی حسنات لکھی جاتی ہیں اور وہ

لثلاث بقین من رجب فمن صلے فیہ اثنتی عشرۃ رکعۃ یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب

رات ستائیسویں رجب کی ہے جسنے اس رات میں بارہ رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے

وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مائۃ مرۃ ولیستغفر

اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو دفعہ اور استغفر

اللہ مائۃ مرۃ ویصلے علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ مرۃ ویدعو

اللہ سو دفعہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود سو دفعہ پڑھے اور اپنے واسطے

لنفسہ ما شاء من امر دنیاہ واٰخرتہ ویصبح صائما فان اللہ تعالی

دنیا اور آخرت کی جو چاہے سو دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالی بیشک

یستجیب دعاءہ الا ان یدعو فی معصیۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اُسکی دعا قبول کریگا مگر اُس صورت میں نہیں کہ معصیت کی دعا مانگے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابان سے

عن ابان عن انس وقال ھو اضعف من الذی قبلہ وعن انس ان رسول

اور وہ انس رض سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ اپنی پہلی والی سے ضعیف تر ہے اور انس رض سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ دعا فرماتے الہی رجب اور شعبان میں ہمارے واسطے برکت دے

وبلغنا رمضان رواہ ابن عساکر فی تاریخہ وابن النجار وزاد ابن عساکر وکان اذا کانت لیلۃ

اور رمضان تک ہمکو پہنچا دے اسکو ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور ابن النجار نے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے اتنا بڑھایا ہے اور رسول صلعم

الجمعۃ قال ھذہ لیلۃ غراء ویوم الجمعۃ یوم ازھر وفی تنزیہ الشریعۃ

جمعہ آتی تو فرماتے کہ یہ رات روشن سب سے بہتر ہے اور جمعہ کا دن روز شگفتہ ہے اور تنزیہ الشریعۃ میں

فی الاحادیث الموضوعۃ حدیث فضل رجب علی سائر الشہور کفضل

جو بیچ موضوع حدیثوں کے بیان میں ہے یہہ حدیث ہے رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن کی

القرآن علی سائر الکلام رواہ الدیلمی عن انس ولم یبین علتہ وفیہ

فضیلت کلام کے تمام انواع پر اسکو دیلمی نے انس رض سے روایت کیا ہے اور وضع کی علت کچھ نہیں بیان کی اور

من لا یعرف وفی تبیین العجب للحافظ ابن حجر ھذا الحدیث بزیادۃ

غیر معروف شخص ہے اور حافظ ابن حجر کی کتاب تبیین العجب میں یہہ حدیث بڑھتی لفظ

عن ابی سعید وفیہ اسمعیل التیمی حدیث رجب شہر اللہ الاصم

ابوسعید سے روایت کیا ہے اس میں اسمٰعیل تیمی داخل ہے حدیث رجب کا مہینہ سنسان

المنتر الذی افردہ اللہ لنفسہ فمن صام فیہ یوما ایمانا واحتسابا

عالی مرتبہ ہے جسکو اللہ نے اپنی ذات کے واسطے چھانٹ رکھا ہے پھر جسنے اس میں ایک دن ایمان و ثواب کی وجہ سے روزہ رکھا

استوجب رضوان اللہ الاکبر وشہر رمضان شہر امتی ترمض

تو وہ اللہ بزرگ کی خوشنودی کا سزاوار ہو گیا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے اس میں

فیہ ذنوبہم فاذا صام عبد مسلم ولم یکذب ولم یغتب فی فطرہ

انکے گناہ پھونک دیے جاتے ہیں جبکہ کوئی مسلمان روزہ رکھتا ہے اور جھوٹ نہیں بولتا اور نہ غیبت کرتا ہے اور اسکا افطار

طیب خرج من ذنوبہ کما یخرج الحیۃ من سلخہا رواہ الحاکم فی

پاکیزہ ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے جیسے سانپ کینچلی ڈالتا ہے اسکو حاکم نے اپنی تاریخ میں

تاریخہ عن ابی سعید فیہ ابوہرون العبدی وعصام بن طلیق

ابوسعید سے روایت کیا ہے اس میں ابوہرون عبدی ہے اور عصام بن طلیق

لیس بشئ قلت لعل الآفۃ ابوہرون فانہم کذبوہ حتی قال

کسی کام نہیں، میں کہتا ہوں شاید کہ آفت ابوہرون ہے کیونکہ انہوں نے اسکو جھوٹا بتایا ہے یہانتک کہ بعضے

بعضہم ہو اکذب من فرعون حدیث عن ابی الدرداء وقد

یہ کہتے ہیں کہ وہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے حدیث ابوالدرداء سے روایت ہے

سالہ رجل عن صیام رجب فقال سالت عن شہر کانت الجاہلیۃ

اور اس سے کسی شخص نے رجب کے روزوں کا حال پوچھا تھا جواب دیا تو نے اس مہینہ سے پوچھا کہ اہل جاہلیت

تعظمہ وما زادہ الاسلام الا فضلا وتعظیما فمن صام منہ

اسکی تعظیم کرتے تھے اور اسلام نے اسکو سوائے فضل اور تعظیم کے اور کچھ زیادہ نہیں کیا پس جسنے اس میں سے

یوما تطوعا محتسبا بہ ثواب اللہ عزوجل یبتغی بہ وجہ اللہ مخلصا

کسی دن اللہ کا ثواب سمجھکر نفل روزہ رکھا کہ اس سے باخلاص خدا کی جانب مقصود ہو تو

اطفأ صومہ ذلک الیوم غضب اللہ تعالی علیہ واغلق عنہ بابا

اسکا روزہ اس روز کا خدا کے غضب کو بجھا دیگا اور دوزخ کے دروازوں

من ابواب النار ولو اعطی ملأ الارض ذہبا ما کان ذلک

میں سے ایک دروازہ بند کر دیگا اور اگر سونے سے زمین بھر کر اسکو دیا جاوے تو بھی اس روزہ کا

الوراق عن شهر بن حوشب عن ابی هریرة موقوفا من صام یوم

وہ مطر وراق سے وہ شہر بن حوشب سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا روایت ہے جسنے رجب کی

سبع وعشرین من رجب کتب الله له صیام ستین شهرا وهو

ستائیسوین تاریخ روزہ رکھا تو اللہ اسکے واسطے تیس مہینے کے روزے لکھدیگا اور یہہ

الیوم الذی هبط فیه جبرئیل علی محمد صلی الله علیه وسلم بالرسالة

وہ دن ہے کہ اسمین روز جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت لیکر آیا

وهذا امثل ما ورد فی هذا المعنی حدیث من صام یوما من رجب

اور یہہ روایت اس باب کے تمام روایتون سے افضل ہے حدیث جسنے رجب مین سے ایکدن روزہ رکھا

وقام لیلة من لیالیه بعثه الله تعالی امنا یوم القیامة ومر علی الصراط

اور اسکی راتون مین سے ایک رات بیداری کی سو اسکو اللہ تعالی قیامت کے دن امن سے اٹھائیگا اور صراط پر کو

وهو یهلل ویکبر الحدیث رواه الدارمی عن جابر من طریق اسمعیل

لا اله الا اللہ اور تکبیر پڑہتا چلا جائیگا آخر حدیث تک اسکو دارمی نے جابر سے اسمعیل بن یحیی التیمی کے واسطے سے

ابن یحیی التیمی حدیث من احیی لیلة من رجب وصام یوما اطعمه

روایت کیا ہے حدیث جسنے رجب مین سے ایک رات شب بیداری کی اور اسمین ایکدن روزہ رکھا اللہ تعالی

الله من ثمار الجنة وکساه من حلل الجنة وسقاه من رحیق المختوم

اسکو جنت کے میوے کہلا دیگا اور جنت کی پوشاک پہنا دیگا اور مہر لگی ہوئی شراب پلا دیگا

رواه الدارمی عن الحسین بن علی فیه حصین بن مخارق حدیث

اسکو دارمی نے حسین بن علی سے روایت کیا ہی اس طریق مین حصین بن مخارق اصل ہے حدیث

رجب من الاشهر الحرم وایامه مکتوبة علی ابواب السماء السادسة

اور رجب اشہر الحرام مین سے ہے اور اسکے دن چھٹے آسمان کے دروازون پر لکھے ہوئے ہین

فاذا صام الرجل منه یوما وجود صومه بتقوی الله نطق الباب

جب کوئی شخص اسمین سے کسی دن روزہ رکھتا ہے اور اپنے روزہ کو خدا کے تقوی سے جید پورا کرتا ہی تو وہی دروازہ

ونطق الیوم فقالا یا رب اغفر له واذا لم یتم صومه بتقوی الله

اور وہی دن بولینگے کہینگے اے رب اسکو بخشدے اور اگر خدا کے پرہیزگاری سے وہ روزہ پورا نکیا تو

لم یستغفرا له وقالا خدعتك نفسك رواه ابن شاهین والدار

وہ دونون اسکے واسطے استغفار نہین کرینگے اور کہینگے تجھکو تیرے نفس نے فریب دیا اسکو ابن شاہین اور دارمی نے

ط مسلم ... [illegible] ... رواه ... [illegible]

ك ... ١٢ ... اشهر الحرام [illegible]

ذالك وتغلق سبعة ابواب جهنم وحرمه الله على النار واوجب له

ہی ہے اور دوزخ کے ساتون دروازے بند ہو جاوینگے اور اسکو آگ پر حرام کر دیگا اور اسکے واسطے جنت

الجنة يتبوأ منها حيث يشاء ومن صام ثمانية ايام كان له مثل ذلك

واجب کر دیگا کہ اسمین جہان چاہے رہے اور جسنے آٹھ دن روزے رکھے اسکے واسطے ویسا ہی ہے

ورفع كتابه في اعلى عليين ويبعث يوم القيامة من الآمنين ويخرج

اور اسکا نامۂ اعمال اعلی علیین مین لیجاوینگے اور قیامت کے دن امن یافتہ لوگون مین اٹھیگا اور اسکے

من قبره نور ووجهه يتلألأ يشرق لاهل الجمع حتى يقولوا هذا

قبر مین سے نور نکلیگا اور اسکا چہرہ روشن ہوگا مجمع کے لوگون پر روشنی ہو جاویگی یہانتک کہ وہ کہینگے یہہ

نبي مصطفى فان ادنى ما يعطى ان يدخل الجنة بغير حساب ومن

کوئی نبی برگزیدہ ہے کیونکہ اسکا ادنی انعام یہہ ہوگا کہ بلا حساب جنت مین چلا جاوے اور جسنے

صام عشرة فبخ بخ له مثل ذلك وعشرة اضعافه وهو ممن

دس دن روزے رکھے پس کیا خوب کیا خوب اسکے واسطے ویسا ہی ہے اور اسکا دس گونا اور یہہ ان لوگون میں ہوگا

يبدل الله سيئاته حسنات ويكون في المقربين لله بالقسط

کہ اللہ انکے گناہون کو حسنات بنا دیگا اور اللہ کے عادل مقربون میں داخل ہوگا

وكمن عبد الله الف عام صائما قائما صابرا محتسبا ومن صام عشرين

اور اس شخص کے مانند ہو جاویگا جسنے ہزار برس روزے رکھے شب بیداری کر کے صبر کرے تو اسکا ثواب ہوگا اور جسنے بیس

يوما كان له مثل ذلك وعشرون ضعفا وهو ممن يزاحم ابراهيم

دن روزے رکھے اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور بیس گونہ زیادہ اور وہ ایسا ہوگا کہ ابراہیم کے قبہ مین

في قبته ويشفع في مثل ربيعة ومضر كلهم من اهل الخطايا والذنوب

مزاحمت کریگا اور تمام قبائل ربیعہ اور مضر خطادار اور گنہگارون کی شفاعت کریگا

ومن صام ثلثين يوما كملا كان له مثل ذلك وثلثون ضعفا ونادى

اور جسنے تیس روزے پورے کر لیے تو اسکے واسطے ویسا ہی ہے اور تیس گونہ زیادہ اور آسمان

مناد من السماء ابشر يا ولي الله بالكرامة العظمى والنظر الى وجه

پر سے ایک پکارنے والا آواز دیگا اے اللہ کے ولی بڑی کرامت کی خوشخبری ہو اور اللہ کے منہ

الله الجليل عز وجل وفي مرافقة النبيين والصديقين والشهداء

جلیل کا ... نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون کی

جزائه ولا يستكمل اجر شيء من الدنيا دون يوم الحساب له اذا امسى

وزن نہیں ہو سکتا اور دنیا کے کسی شے سے بجز روز قیامت کے اسکا اجر پورا نہیں ہو سکتا اور اس روزہ دار کیلئے شام کیوقت

عشر دعوات مستجابات فان دعا بشيء من عاجل الدنيا اعطاه له وادخر

دس دعائیں مقبول ہیں پس اگر دنیا کی کوئی شے فی الفور مانگے تو اللہ اسکو دیتا ہے اور اسکے واسطے خیر کا

الخير كافضل ما دعا به داع من اولياء الله واحبائه واصفيائه ومن صام يومين

ذخیرہ اتنا افضل کہ اللہ کے اولیا اور دوستوں اور صفیا میں سے کسی نے اسی کے لئے مانگا ہو باقی رکھتا ہے اور جسنے دو روزے رکھے

كان له مثل ذلك وله مع ذلك اجر عشرة من الصديقين في عمرهم

تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور اسکے علاوہ اسکے واسطے دس صدیق لوگوں کا اجر ہے جو کہ انہوں نے تمام عمروں کیا ہے

بالغة ما بلغت ومن صام ثلثة ايام كان له مثل ذلك وقال الله عز وجل

کہیں تک بڑھ جائے اور جسنے تین روزے رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور افطار کے وقت اللہ

عند افطاره لقد وجب حق عبدي هذا ووجبت له محبتي وولايتي اشهدكم

عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندہ کا حق واجب ہو چکا اور اسکے واسطے میری محبت اور امداد واجب ہوگئی اے میرے فرشتو

يا ملائكتي اني قد غفرت له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن صام اربعة

میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ بیشک اسکے تمام گناہ پہلے اور پچھلے سب بخشدئے اور جسنے چار دن روزے

ايام كان له مثل ذلك ويبعث يوم القيامة ووجهه مثل القمر ليلة

رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھیگا کہ اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کیطرح

البدر ويكتب له عدد رمل عالج حسنات ويدخل الجنة ويقال تمن

چمکتا ہوگا اور اسکے واسطے نیکیاں عالج کی ریگستان کے برابر لکھی جاینگی اور جنت میں چلا جاویگا اور اس سے کہا جائیگا اللہ سے

على الله ما شئت ومن صام ستة ايام كان له مثل ذلك ويعطى نورا

اپنی تمنا جو چاہے سو مانگ لے اور جسنے چھ دن روزے رکھے تو اسکیواسطے بھی ویسا ہی ہے اور ایسا نور ملیگا

يستضيء به اهل الجمع يوم القيامة ويبعث في الآمنين حتى يمر

کہ مجمع کے لوگ قیامت کے دن اس سے روشنی لینگے اور امن پائے ہوئے لوگوں میں اٹھیگا یہانتک کہ صراط

على الصراط بغير حساب ويعافى من عقوق الوالدين وقطيعة الرحم

پر بے حساب گذر جاویگا اور ماں باپ کی ایذا دہی اور قطع رحم کا گناہ معاف کیا جاویگا

ويقبل الله عليه بوجهه اذا لقيه ومن صام سبعة ايام كان له مثل

اور جب اللہ سے ملیگا اللہ اسکے چہرہ پر توجہ کریگا اور جو شخص سات دن روزے رکھیگا تو اسکے واسطے ویسا

عالج بکر موضع بالبادیۃ بہا رمل ... العالج ما تراکم من الرمل ودخل بعضہ فی بعض ۱۲ مجمع البحار

ثم ذکر صوم خمسۃ ایام فاسقط ذلک من نسخۃ الاصل

... مسخ ... من ... فی ... التنزیل ... مسخ ... شخص ... ۱۲

فوق بعض فيه داود بن المحبر وهو المتهم به وسليمان بن الحكم
اندھیرا ہے اور اسکی سندوں مین داود بن المحبر داخل ہے یہہ شخص بدنام ہے اور سلیمان بن الحکم ہے

ضعفوه والعلاء بن الكثير مجمع على ضعفه قال الحافظ ابن حجر
اسکو ضعیف بتایا ہے اور علاء بن الکثیر ہے اسکے ضعف پر اجماع ہوچکا ہے حافظ ابن حجر تبیین

في تبيين العجب هذا حديث موضوع ظاهر الوضع قبح الله من وضعه
العجب مین کہتا ہے یہہ حدیث موضوع ہے اسکی وضع ظاہر ہے خدا اسکا ناکس کرے جسنے اسکو وضع

فوالله لقد قف شعري من قرأته في حال كتابته والمتهم به عند
پس اللہ کی قسم ہے کہ لکہتے وقت اسکے پڑہنے سے میرا رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میرے نزدیک اسکی تہمت

داود بن المحبر والعلاء بن الخالد فكلاهما قد كذب ومكحول لم
داود بن المحبر اور علاء بن الخالد پر ہے سو یہہ دونوں جھوٹے ہین اور مکحول نے

يدرك ابا الدرداء ولا يثالله ما حدث به مكحول قط حديث عن
ابو الدرداء کو نہین دیکہا اور بیشک اللہ کی قسم یہہ حدیث مکحول نے کبہی روایت نہین کی حدیث ہے انس رض

انس رض قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل رجب بجمعة
سے روایت ہے کہتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو رجب سے ایک ہفتہ پہلے خطبہ سنایا

فقال يا ايها الناس انه قد اظلكم شهر عظيم رجب شهر الله
فرمایا اے صاحبو یہہ تمپر ایک بڑے مہینے نے سایہ ڈالا ہے ماہ رجب نے کہ اللہ کا مہینا

الاصم يضاعف فيه الحسنات ويستجاب فيه الدعوات و
اصم ہے اسمین حسنات دوچند ہو جاسکتے ہین اور اسمین دعا مقبول ہوتی ہین اور

تفرج فيه الكربات لا يرد للمؤمن فيه دعوة فمن اكتسب فيه خيرا
اسمین سختیان دفع ہوتی ہین مومن کی دعا رجب مین رد نہین ہوتی جو شخص اس مہینے مین کچہہ بہلائی کرے

ضوعف له فيه اضعافا مضاعفة والله يضاعف لمن يشاء
تو اسکے واسطے چند در چند ہو جاتی ہے اور اللہ جسکے واسطے چاہے مضاعف کر دے

فعليكم بقيام ليلة وصيام نهاره فمن صلى في يوم فيه خمسين
سو تم لپٹے رہو رات کی بیداری اور دن کا روزہ لازم کرو پس جسنے اسمین سے کسی دن پچاس رکعتین

ركعة يقرء في كل ركعة ما تيسر من القرآن اعطاه الله من
پڑہین کہ ہر رکعت مین جتنا ہو سکے قرآن پڑہے تو اسکو اللہ تعالی حسنات برابر

والصالحین وحسن اولئك رفیقا طوبی لك ثلث مرات غدا
معیت مین ترده ہے اور یہہ لوگ کیا اچھے رفیق ہین تجھکو خوشی ہے تجھکو خوشی ہے تین بار آوازدیگا فیامت کے دن

اذا کشف الغطاء فاقضیت الی ختم ثواب ربك الکریم فاذا نزل به
جب پردہ اٹھہ جاویگا پس تو اپنے رب کریم کے ثواب کے خاتمہ کو پہنچ جاویگا جب اُسکے پاس موت کا

ملك الموت سقاه ربه عند خروج نفسه من شربة من حیاض
فرشتہ آویگا تو اُسکو اُسکا رب جان نکلنے کے وقت فردوس کے حوضون مین سے شربت

الفردوس حتی لایجد للموت المًا فیظل فی قبره ریان حتی یرد حوض
پلاویگا یہانتک کہ موت کا الم نہین دیکھے گا پھر اپنی قبر مین مدام تروتازہ رہیگا یہانتک کہ نبی

النبی صلی الله علیه وسلم فاذا خرج من قبره اتاه سبعون الف ملك
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جا پہنچیگا پھر جب وہ اپنی قبر سے نکلیگا اُسکے پاس ستر ہزار فرشتے

معهم النجائب من الدر والیاقوت ومعهم طرائف الحلی والحلل
عمدہ عمدہ موتی اور یاقوت لیئے ہوئے آوینگے اور اُنکے ساتھ نفیس نفیس زیور اور پوشاک ہوگی

فیقولون یا ولی الله النجا الی ربك الذی اظمأت له نهارك وانحلت له
پس وہ کہینگے اے خدا کے ولی اپنے رب کی پناہ لے جسکے واسطے تو سارے دن پیاسا رہا اور اُسکے واسطے تونے اپنا جسم

جسمك فهو اول الناس دخولا جنات عدن یوم القیامة مع الفائزین
دبلا کیا پس یہہ شخص قیامت کے دن جنات عدن مین جانے کے واسطے جنتیون کے ساتھ سب سے اول ہے

رضی الله عنهم ورضوا عنه وذلك هو الفوز العظیم فان کان
خدا اُنسے راضی اور وہ خدا سے راضی اور یہی بڑی مراد ہے پھر اگر

لکل یوم یصومه صدقة علی قدر قوته فتصدق بها فهیهات هیهات
ہر ہر روزہ کے دن کے واسطے اُسکے توفیق کے موافق خیرات میسر ہو اور اُسنے خیرات کیا ہو تو بہت دور ہے بہت دور ہے

لو اجتمع جمیع الخلائق علی ان یقدروا قدر ما اعطی ذلك العبد من
اگر تمام خلقت سب اکٹھی ہو کہ اُسکے مقدار جو اُس بندہ کو ثواب ملا ہے اندازہ کرین تو جو اُس بندہ کو ثواب

الثواب ما بلغوا معاشر العشر مما اعطی ذلك العبد من الثواب رواه
ملا ہے اُسکے سوین حصہ کو اندازہ نہ کر سکین اسکو ابن شاہین نے

ابن شاهین فی الترغیب عن مکحول وفی اسناده ظلمات بعضها
ترغیب مین مکحول سے روایت کیا ہے اور اُسکے اسناد مین تہ برتہ

ط النجیب الکریم الحسیب ۱۲ ط الظریف الحدیث من الملال ۱۲ ... م ... لا ... تعد ... عن ...

مرة البس هو ووالداه كل واحد منهم تاجا مكللا باللؤلؤ والمرجان
ختم کیا تو خود اسکو اور اسکے ماباپ دونوں کو ایک ایک تاج موتیوں اور مونگوں سے جڑاؤ ملیگا

وامن من فزع يوم القيامة رواه ابن عساكر وقال منكر جدا وفي
اور روز قیامت کے ڈر سے محفوظ رہیگا اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور ایسا ہی منکر کہا ہے اور

تبيين العجب هو موضوع انتهى فهذه احاديث ذكرت فيما حضر عندنا
تبیین العجب میں ہے کہ یہہ حدیث موضوع ہے انتہی یہہ وہ حدیثیں ہیں ان کتابوں میں پائی گئی ہیں جو اس وقت ہمارے پاس

من الكتب ولم يصح منها على ما قالوا شيء وغايته الضعف وجلها
موجود ہیں اور انکے قول کے موافق ان میں سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے اور نہایت درجہ ضعیف ہیں اور بہت سا

موضوع والله اعلم ومما اشتهر فيما بين الناس في هذا الشهر ليلة
موضوع ہیں واللہ اعلم اور لوگوں میں اس مہینہ کے مشہور باتوں میں سے لیلۃ

الرغائب وهي اول ليلة جمعة منه وللمشائخ فيها صلوة مشهورة
الرغائب ہے اور لیلۃ الرغائب رجب کی پہلی جمعہ کی شب ہوتی ہے اور مشائخ کی آپس میں اس شب کی ایک مشہور

فيما بينهم والمحدثون انكروها اشد الانكار حتى قال الامام
نماز ہے اور محدثین اس سے سخت انکار کرتے ہیں یہانتک کہ امام محی الدین

محي الدين النووي وهذه عبارته واما صلوة الرغائب و
نووی نے کہا ہے اسکی یہہ عبارت ہے اور لیلۃ الرغائب کی نماز اور

صلوة ليلة نصف من شعبان فليستا بسنتين بل هما بدعتان
شعبان کی پندرھویں شب کی نماز سو یہہ دونوں سنت نہیں ہیں بلکہ یہہ دونوں بدعت

قبيحتان مذمومتان ولا تغتر بذكر ابي طالب المكي لهما في قوت
بیجا ہیں اور مذموم ہیں اور تو ابو طالب مکی کے کہنے پر جو قوت القلوب میں کہا ہے

القلوب ولا بذكر حجة الاسلام الغزالي لهما في احياء علوم الدين
فریفتہ ہونا اور نہ حجۃ الاسلام امام غزالی کے ذکر پر جو احیاء علوم الدین میں ذکر کیا ہے

ولا بالحديث المذكور فيهما فان ذلك باطل وقد صنف عز الدين
اور نہ ان دونوں کتابوں کی حدیث مذکور پر فریفتہ ہونا کیونکہ یہہ باطل ہے اور بیشک عز الدین

بن عبد السلام كتابا نفيسا في ابطالها فاحسن فيه واجاد و
بن عبد السلام نے انکے باطل کرنے میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے سو خوب ہی کیا اور عمدہ کیا ہے

لا تغتر: فریفتہ نشدن ۱۲
اجاد: اجادہ نیک کردن و نیکو گفتن ۱۲

الحسنات بعدد الشفع والوتر وبعدد الشعر والوبر ومن صام يوما
برابر گنتی جفت و طاق کی اور برابر گنتی بالون اور پشم کی ... اور جسنے ایکدن روزہ رکھا

كتب الله له به صيام سنة ومن خزن فيه لسانه لقنه الله
تو اللہ اسکے واسطے سال بھر کے روزے لکھدیگا اور جو شخص اسمین اپنی زبان روکے رہا تو اسکو اللہ تعالیٰ بوقت

حجته عند مسألة منكر ونكير ومن تصدق فيه بصدقة كان بها
سوال منکر نکیر کے حجت تلقین کردیگا اور جسنے اسمین کچھ صدقہ دیا تو اس صدقہ سے

فكاك رقبته من النار ومن وصل فيه الرحم وصله الله تعالى
دوزخ کے شعلہ سے اسکی گردن چھوٹ جاویگی اور جسنے اسمین ناتہ وارون سے ملاپ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے

في الدنيا والآخرة ونصره على اعدائه ايام حياته ومن عاد فيه
دنیا اور آخرت مین ملاپ کریگا اور زندگی بھر اسکے دشمنون پر اسکی امداد کریگا اور جسنے اسمین بیمار کی

مريضا امر الله كرام ملائكته بزيارته والتسليم عليه ومن صلى
عیادت کی تو اللہ تعالیٰ اپنے بزرگ فرشتون کو اسکی زیارت کا اور تسلیم کا حکم دیگا اور جسنے کسی جنازہ کی

على جنازة فكانما احيى موؤدة ومن اطعم مؤمنا طعاما اجلسه الله
نماز پڑھی تو گویا کسی زندہ درگور کو جلا دیا اور جسنے کسی مومن کو کھانا کھلایا تو اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے

يوم القيامة على مائدة عليها ابراهيم ومحمد ومن سقى شربة من
دن اس دسترخوان پر بٹھا دیگا جسپر ابراہیم اور محمد موجود ہون اور جسنے پانی کا ایک گھونٹ

ماء سقاه الله من الرحيق المختوم ومن كسا مؤمنا كساه الله الف
پلا دیا تو اسکو اللہ تعالیٰ شراب سربمہر پلا دیگا اور جسنے مومن کو کپڑے پہنائے تو اسکو اللہ تعالیٰ جنت کے

حلة من حلل الجنة ومن اكرم يتيما ورفع يده على راسه غفر الله
پوشاک کے ہزار جوڑے پہنا دیگا اور جسنے یتیم کی خاطرداری کی اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسکو اللہ تعالیٰ برابر

له بعدد كل شعرة مستها يده ومن استغفر الله عز وجل فيه مرة
گنتی ہر بال کے جسکو ہاتھ سے چھوا ہو مغفرت دیگا اور جسنے خدائے عز و جل سے ایک بار مغفرت

واحدة غفر الله له ومن سبح الله تسبيحة او هلله تهليلة كتب
مانگے تو اسکو اللہ تعالیٰ بخشدیگا اور جسنے ایک بار سبحان اللہ کہا یا ایک بار لا الہ الا اللہ پڑھا تو وہ اللہ کے ہان

عند الله من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات ومن ختم فيه القرآن
اللہ کے ذکر کرنے والے مردون اور ذکر کرنے والی عورتون مین لکھا جاویگا اور جسنے اسمین ایکبار قرآن

بالمغفرة وحقن الدماء وان من صامه استوجب مغفرة جميع
اور خون کی حفاظت سے مخصوص ہے اور جو شخص اس مہینے رجب میں روزہ رکھا تو گزشتہ تمام گناہوں کی مغفرت کا
ما سلف الى غير ذلك من الفضائل حديث كذب موضوع مختلق
مستحق ہو گیا اور سوا اسکے اور اور فضائل یہ حدیث جھوٹی موضوع جھوٹ باندھی ہوئی ہے
وقد جمع الشيخ فيه كثيرا من الصلوة التي ليست من السنة في شيء بل هي
اور اس کتاب میں شیخ نے بہت ایسی نمازیں جمع کی ہیں کہ انہیں سنت نام کو بھی نہیں ہے بلکہ وہ
بدع منكرة وزعم العوام انها سنن والاصل المعول عليه في هذا
بدعات منکرہ ہیں اور عوام کہتے ہیں کہ یہ مسنون نمازیں ہیں اور اس باب میں جڑ اور معتمد علیہ
الباب ما صح عنه صلى الله عليه وسلم لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام
وہی ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور ثابت ہوا ہے کہ جمعہ کی رات کو تمام
من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا ا
راتوں میں سے بیداری کے واسطے خاص مت کرو اور جمعہ کے دن کو تمام دنوں میں سے روزہ کے واسطے خاص مت کرو مگر
ن يصوم احدكم اي يوردوا امثاله مما يدل على انها بدع منكرة
یہ کہ کوئی تم میں سے روزہ کے واسطے روزہ رکھے اور اسکے مانند ایسی ہے جو کچھ دلالت کرتی ہیں کہ ایسی نمازیں منکر بدعات ہیں
تخالف ما تقرر عليه السنة والله اعلم قال العبد الضعيف اصلح
اور سنت جو مقرر ہوئی ہے اسکے برخلاف ہیں واللہ اعلم بندہ ضعیف اللہ اسکا حال نیک
الله حاله وجعل الى الخير ماله هذا ما ذكره المحدثون على طريقهم
اور اسکا انجام خیر کرے کہتا ہے کہ یہ تو محدثوں کا بیان ہے جو اپنے طور پر
في تحقيق الاسانيد ونقل الاحاديث وعجبا منهم ان يبالغوا
اسنادوں کی تحقیق اور حدیثوں کے نقل میں ذکر کیا ہے اور ان سے تعجب ہے کہ
في هذا الباب هذه المبالغة ويكفيهم ان يقولوا لم يصح ذلك
اس باب میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں اور انکو تو اتنا ہی کہنا کافی تھا کہ ہمارے نزدیک یہ صحیح نہیں
عندنا واعجب من الشيخ محي الدين النووي مع سلوكه طريق الانصاف
ہے اور بڑا تعجب شیخ محی الدین نووی سے ہے باوجودیکہ فقہی ابواب میں انصاف
في الابواب الفقهية وعدم بغضه مع الحنفية كما هو داب الشافعية
کا رستہ چلتا ہے اور حنفیوں کے ساتھ بغض نہیں کرتا جیسا کہ یہ شافعی علماء کی عادت ہے

اطال الامام المذکور فی فتاواه ایضا ذمهما وتقبیحهما وانکارهما
امام مذکور نے اپنے فتاوی میں بھی ان دونون کی مذمت اور قبح اور انکار بہت دراز کیا ہے

فقال وینبغی ترکهما والاعراض عنهما والانکار علی فاعلیهما
سو کہا ہے اور اسکا ترک کرنا اور انسے روگردانی اور انکے پڑھنے والون پر انکار ہی سزاوار ہے

وعلی ولی الامر وفقه الله منع الناس من فعلهما فانه راع وکل
اور حاکم پر خدا اسکو توفیق دے انکے پڑھنے سے لوگون کو منع کردینا لازم ہے کیونکہ حاکم محافظ ہوتا ہے اور ہر

راع مسئول عن رعیته وقد صنف بعض العلماء کتبا فی انکارهما
محافظ سے اپنی رعیت کی بابت جواب طلب ہوگا اور بیشک بعضے علماء نے ان نمازون کی انکار اور مذمت اور

وذمهما وتسفیه فاعلیهما وقال الشیخ شهاب الدین احمد بن
اور انکے پڑھنے والون کی حماقت مین کتابین لکھی ہین اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر

حجر المکی الهیتمی هذا مذهبنا ومذهب المالکیة واخرین من
مکی ہیتمی کہتا ہے یہہ ہمارا مذہب اور مالکی علماء کا اور اماموں کا

الائمة ومذهب اکثر علماء الحجاز ومذهب فقهاء المدینة
اور حجاز کے اکثر علماء کا اور مدینہ کے فقہا کا یہی مذہب ہے

وقد صنف الشیخ المذکور کتابا فی هذا الشان وفیه حدیث من
اور شیخ مذکور نے اس بیان مین ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس کتاب مین ہے کہ یہہ حدیث جسنے

صلی لیلة سبع وعشرین من رجب ثنتی عشر رکعة وذکر
رجب کی ستائیسوین شب کو بارہ رکعتین پڑھین اور ان رکعتون کی کیفیت

کیفیتها ثم اصبح صائما ثم ذکر انها اللیلة التی بعث فیها محمد
بیان کردی ہے پھر صبح کو روزہ رکھا پھر یہ ذکر کیا کہ یہہ وہ رات ہے کہ جسمین محمد صلی اللہ علیہ

صلی الله علیه وسلم حدیث موضوع وله طرق اخری فیها زیادة
وسلم مبعوث ہوئے ہین یہہ حدیث موضوع ہے اور اس حدیث کے اور طریق بھی ہین انمین کچھ زیادتی ہے

وفی سندها متهمان بالکذب وفیه حدیث رجب شهر الله وشعبان
اور اسکی سند مین جھوٹ بولنے مین دو شخص بدنام ہین اور یہی مین ہے یہہ حدیث کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان

شهری ورمضان شهر امتی وان رجب شهر مخصوص
میرا مہینا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اور بیشک رجب کا مہینا مغفرت سے

له تقبیح زشت کردن ۱۲ منه تسفیه نادان شمردن و نادان گفتن ۱۲ منه یعنی ابن حجر

يسجد ويقول مثل ما قال في السجدة الاولى ثم يسال الله وهو ساجدا
سجدہ کرے اور وہی کہے جو پہلے سجدہ میں کہا تھا پھر سجدہ کے اندر اللہ سے اپنی حاجت

حاجته فان الله لا يرد سائله قال صاحب جامع الاصول في هذا
مانگے بیشک اللہ اپنے سائل کو رد نہیں کریگا جامع الاصول کا مؤلف کہتا ہے یہ

الحديث ما وجدته في كتاب رزين ولم اجده في واحد من الكتب
حدیث ہے کہ مجھکو رزین کے کتاب میں ملی ہے اور صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں

الستة والحديث مطعون فيه انتهى وقد وقع في كتاب
مجھکو نہیں ملی اور یہ حدیث مطعون فیہ ہے انتہی اور کتاب بہجۃ الاسرار میں

بهجة الاسرار ذكر ليلة الرغائب في ذكر سيدنا وشيخنا القطب الرباني
لیلۃ الرغائب کا تذکرہ ہمارے پیشوا اور شیخ قطب ربانی

والغوث الصمداني الشيخ محي الدين عبد القادر الحسني الجيلاني
اور غوث صمدانی شیخ محی الدین عبد القادر حسنی جیلانی کے ذکر میں آیا ہے

قال جمع المشائخ وكانت ليلة الرغائب الى اخر ما ذكر من الحكاية
کہتا ہے کہ مشائخ جمع ہوئے اور وہ شب لیلۃ الرغائب تھی آخر تک جتنا کہ حکایت مذکور ہوئی

وذكر ايضا انه نقل عن الشيخين القدوتين اعني الشيخ عبد الوهاب
اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ دو مقتدا شیخ پیشوا یعنی شیخ عبد الوہاب سے

والشيخ عبد الرزاق انهما قالا اخبرنا الشيخ بقاء بن بطو صبيحة يوم
شیخ عبد الرزاق سے منقول ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ بقاء بن بطو صبح یوم جمعہ کے

الجمعة الخامس من رجب سنة ثلث واربعين وخمسمائة الهلالية
دن رجب کی پانچویں تاریخ پانسو تینتالیس سنہ ہلالیہ

والدنا الشيخ محي الدين عبد القادر رض وقال لنا الا تسألوني عن
شیخ محی الدین عبد القادر رض کے مدرسہ میں آئے اور ہم سے کہنے لگے کہ مجھسے تم نے آج

سبب بكوري اليوم اني رايت البارحة نورا اضاءت به الافاق
صبح سویرے آنیکا سبب نہ پوچھا میں نے رات کو ایک نور دیکھا کہ اس سے دنیا روشن ہوگئی

وعم اقطار الوجود ورايت اسرار ذوي الاسرار فمنها ما يتصل
اور دنیا کے اطراف میں پھیل گیا اور بھیدوں والوں کے بھید دیکھے کہ بعض ان سے میرے ساتھ متصل

اضاءت روشن کردن و شدن
عمّ فراگرفتن اقطار جانبہا

فما نحن فيه اولى بذلك لنسبته الى المشايخ العظام والعلماء الكرام

پس یہہ کہ جسمین ہماری بحث ہی انکار کرنیسے اولی تر ہے یعنی بعض نہ کرنا کیونکہ نسبت وہی مشایخ عظام اور علماء کرام سے

رحمهم الله وقدس اسرارهم هذا وقد ذكر صاحب جامع الاصول في

خدا انکو رحمت کرے اور انکے اسرار پاکیزہ کرے نسبت کہتا ہی یہہ یاد رکہہ اور جامع الاصول کے مؤلف نے

كتابه حديثا من كتاب رزين مع ان موضوع ذلك الكتاب يجمع

اپنی کتاب میں ایک حدیث رزین کی کتاب میں سے ذکر کی ہے باوجودیکہ اس کتاب کا موضوع جمع ہونا

احاديث الكتب الستة المسماة بالصحاح الست واذا لم يجد في

کتاب کی حدیثوں جمع کرنیکا ہے جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں اور جب مؤلف نے ان کتابوں میں

هذه الكتب حديثا في ذلك اورده من كتاب آخر استيفاء وتكميلا

کوئی حدیث اس باب کی نہ پائی تو تکمیل اور کتاب میں سے پورا اور کامل کرنیکے واسطے لایا ہے

وقال عن انس رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صلوة الرغائب

اور کہا ہے کہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الرغائب کی نماز کا ذکر فرمایا

وهي اول ليلة جمعة من رجب فصلى فيها بين المغرب والعشاء اثنتي عشر

اور لیلۃ الرغائب رجب کے اول جمعہ کی شب ہوتی ہے بیچ مغرب اور عشا کے بیچمین بارہ

ركعة بست تسليمات كل ركعة بفاتحة الكتاب والقدر ثلثا

رکعت چھ سلام سے یعنی دو دو پڑھیں ہر ہر رکعت میں سورہ فاتحۃ الکتاب اور تین بار انا انزلناہ

وقل هو الله احد ثنتي عشرة مرة فاذا فرغ من صلوته قال اللهم

اور بارہ دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب وہ اس نماز سے فارغ ہو چکے تو سلام کے بعد اللہم الخ کہے

صل على محمد ن النبي الامي وعلى آله بعد ما يسلم سبعين مرة ثم

درود بھیج محمد نبی امی پر اور اسکی آل پر ستر بار پڑھے پھر ایک

يسجد سجدة ويقول في سجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح

سجدہ کرے اور اس سجدہ میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ستر

سبعين مرة ثم يرفع راسه ويقول رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم

بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھاکر کہے رب اغفر الخ الہی بخشدے اور رحم کر اور ان گناہوں سے جنکو تو جانتا ہے درگزر کر

انك انت العلي الاعظم وفي اخرى الاعز الاكرم سبعين مرة ثم

بیشک تو بہت بلند اور اعظم ہے اور ایک روایت میں اعز الاکرم ہے ستر مرتبہ پڑھے پھر

له تکمیل تام گردانیدن ۱۲

له یعنی بجاے العلی الاعظم الاعز الاکرم ۱۲

صلى الله عليه وسلم ما معنى قولك رجب شهر الله قال لانه مخصوص

صلی اللہ علیہ وسلم آپ جو فرماتے ہیں رجب اللہ کا مہینہ ہے اسکے کیا معنی ہیں فرمایا اسواسطے کہ یہ مہینہ مخصوص ہے

بالمغفرة الحديث وفيه لا تغفلوا عن اول ليلة جمعة في رجب

مخصوص ہے آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ہے کہ رجب میں پہلے جمعہ کی رات سے نہ چوک جانا

فانها ليلة تسميها الملائكة الرغائب وفيه ما من احد يصوم يوم

کیونکہ یہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اسکو رغائب کہتے ہیں اور اس حدیث میں ہے جو کوئی جمعرات

الخميس في رجب ثم يصلي فيما بين العشاء والعتمة يعني ليلة الجمعة ثنتي عشرة

دن رجب میں روزہ رکھے پھر مغرب اور عشاء کے بیچ میں یعنی شب جمعہ کو بارہ رکعت نفل پڑھے

وساق الحديث في صفة الصلوة ثم قال وفيه علي بن عبد الله قال

اور باقی حدیث نماز کی صفت میں بیان کی پھر کہا کہ اسکی اسناد میں علی بن عبد اللہ ہے ابن الجوزی

ابن الجوزي اتهموه به ونسبوه الى الكذب وسمعت شيخنا يقول

کہتا ہے کہ محدثوں اس حدیث کی وضع میں متہم ہے اور اسکو کذب کی طرف نسبت کرتے ہیں اور میں نے اپنی استاد سے سنا ہے کہ کہتے تھے

رجاله مجهولون ففتشت عنهم جميع الكتب فما وجدتهم زاد بل

اسکے راوی مجہول ہیں پھر میں نے انکے حال کی تمام کتابوں میں تلاش کی سو انکو نہیں پایا اور زیادہ کہا بلکہ

لعلهم لم يخلقوا قال الحافظ العراقي في اماليه قد تساهل الحافظ

شاید یہ لوگ پیدا نہیں ہوئے حافظ عراقی اپنی امالی میں کہتا ہے بیشک حافظ ابو الفضل

ابو الفضل محمد بن ناصر السلامي في ايراده هذا الحديث في المجالس

محمد بن ناصر سلامی نے سہل انگاری کی ہے کہ اس حدیث کو امالی ابن حصین کی مجالس

الطاهرة عشر من امالي ابن حصين وقوله انه حسن غريب حديث

میں لایا ہے اور یہ کہدیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

انس مرفوعا من صلى المغرب اول ليلة من رجب ثم صلى بعدها

انس کی حدیث مرفوع جسنے رجب کی پہلی رات نماز مغرب پڑھی پھر اسکے بعد بیس

عشرين ركعة الحديث واخره وجاز على الصراط كالبرق بغير

رکعت پڑھیں آخر حدیث تک اور اسکے آخر میں ہے اور صراط پر سے بجلی کی مانند بے حساب

حساب ولا عذاب رواه الجوزقاني وفيه مجاهيل حديث من

و بے عذاب گزر جاویگا اسکو جوزقانی نے روایت کیا ہے اور اس میں مجہول راوی ہیں حدیث

به ومنها ما يمنعه مانع من الاتصال به وما اتصل به سر الا تضاعف

تھے اور بعضے ایسے تھے کہ کوئی مانع متصل ہونے سے روک رہا تھا اور جو اوس سے متصل تھا سو اوسکا نور چند در چند

نوره فطلبت ينبوع ذلك النور فاذا هو صادر عن الشيخ عبد القادر

ہوتا تھا سو میں نے اُس نور کا چشمہ تلاش کیا تو وہ نور شیخ عبد القادر سے پیدا ہوا تھا

فاردت الكشف عن حقيقته فاذا هو نور شهوده قابل نور قلبه

پھر میں نے اُسکی حقیقت دریافت کرنی چاہی تو وہ اُنکے شہود کا نور تھا کہ اُنکے دل کے نور سے مقابل ہو رہا تھا

وتقادح هذان النوران وانعكس ضياءهما على مرآة حاله واتصلت

اور یہہ دونوں نور آپس میں ایک دوسرے کو نور دیتے تھے اور ان دونوں کی روشنی انکی آئینہ حال پر چمک رہی تھی اور ان متقادح کرنوں

اشعة المتقادحات من محط جمعه الى وصف تفرقته فاشرق بها

شعاعیں جمع ہونے کے موقع سے متفرق ہونے کے وصف سے مل رہی تھیں سو اُس سے ساری دنیا روشن

الكون ولم يبق ملك نزل الليلة الا اتاه وصافحه واسمه عندهم

ہو رہی تھی اور جو فرشتے اُس رات کو نازل ہوتے تھے سب انکے پاس آئے اور مصافحہ کیا اور اس معاملہ کا نام اُنکے نزدیک

الشاهد والمشهود قال فاتيناه وقلنا له اصليت الليلة صلوة

الشاہد والمشہود ہے وہ دونوں کہتے ہیں پھر ہم اونکے پاس آئے اور ہمنے پوچھا کیا تمنے آج رات کو صلوۃ

الرغائب فانشد شعر اذا نظرت عيني وجوه حبائب * فتلك

الرغائب پڑھی تھی تب اُنھوں نے یہہ شعر پڑھا کہ جبوقت میری آنکھ نے حبیبوں کی صورتیں دیکھیں پس میری نماز

صلوتي في ليالي الرغائب * وجوه اذا ما اسفرت عن جمالها *

لیلۃ الرغائب میں یہی ہے * چہرے میں جب اپنا جمال ظاہر کر دیتے ہیں *

اضاءت بها الاكوان من كل جانب * ومن لم يوف الحب ما يستحقه *

تو تمام عالم ہر ایک طرف سے روشن ہو جاتا ہے * اور جسنے محبت کو جیسا کہ حق ہے پورا نہیں کیا *

فذلك الذي لم يات قط بواجب * وذكر في تنزيه الشريعة في

تو وہ شخص وہ ہی کہ کبھی اُسنے کوئی واجب نہیں ادا کیا * اور تنزیہ الشریعۃ میں احادیث

الاحاديث الموضوعة حديث انس بن مالك مرفوعا رجب

موضوعہ میں حدیث انس بن مالک کے جو مرفوع ہے مذکور ہے رجب

شهر الله شعبان شهري رمضان شهر امتي قيل يا رسول الله

اللہ کا مہینا ہے شعبان میرا مہینا ہے رمضان میری امت کا مہینا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ

يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة من القرآن يتشهد في كل

کہ ہر ہر رکعت میں فاتحة الکتاب اور قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے ہر دو رکعت پر التحیات [illegible]

ركعتين ويسلم في آخرهن ثم يقول سبحان الله والحمد لله ولا إله

پڑھتا جاوے اور سب کے آخر میں سلام پھیرے پھر سو بار یہ پڑھے سبحان الله والحمد لله

إلا الله والله أكبر مائة مرة ويستغفر مائة مرة ويصلي على النبي

ولا اله الا الله والله اکبر اور سو بار استغفار پڑھے اور سو بار نبی

صلى الله عليه وسلم مائة مرة ويدعو بما شاء من أمر دنياه وآخرته ويصبح صائما

صلی الله علیہ وسلم پر درود پڑھے اور جو چاہے اپنے دین و دنیا کی دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے

فإن الله يستجيب دعاءه كله إلا أن يدعو في معصية [illegible]

سو بیشک الله تعالی اس کی تمام دعا قبول کر لیگا مگر یہ کہ معصیت کی دعا مانگے [illegible]

وفيه متهمان [illegible]

[illegible]

معراجه صلى الله عليه وسلم كان لسبع وعشرين من رجب [illegible]

[illegible]

[illegible] فيها من [illegible]

[illegible]

لزيارة النبي صلى الله عليه وسلم من البلاد النائية [illegible]

[illegible]

[illegible] هذا القول [illegible]

[illegible]

لسبع عشرة من [illegible] الأول [illegible]

[illegible]

من البعثة ثم اعلموا [illegible] الأحاديث [illegible]

[illegible]

اشتهر بين [illegible] الخامس عشر من رجب بالتعظيم [illegible]

مشہور ہوا ہے کہ رجب کی [illegible] تاریخ کی [illegible] تعظیم [illegible]

صام یوما من رجب وصلی فیه اربع رکعات یقرأ فی اول رکعة مائة

جسنے رجب میں ایک روزہ رکھا اور اُس دن چار رکعت نفل پڑھیں کہ اول رکعت میں

مرة آیة الکرسی وفی الرکعة الثانیة مائة مرة قل هو الله احد لم یمت

آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے وہ جب تک کہ

حتی یری مقعده من الجنة قال ابن الجوزی فیه مجاهیل ومتروک

اپنی نشستگاہ جنت میں سے نہ دیکھ لے نہیں مریگا ابن الجوزی کہتا ہے ہیں مجہول اور متروک راوی ہیں

حدیث من صلی لیلة سبع وعشرین من رجب ثنتی عشرة رکعة

حدیث جسنے رجب کی ستائیسویں شب میں بارہ رکعات نفل پڑھیں

یقرأ فی کل رکعة منها بفاتحة الکتاب وسورة فاذا فرغ من صلوته

کہ ہر ایک رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور اور کوئی سورہ پڑھے اور جب ان نفل سے فارغ ہو

قرأ فاتحة الکتاب سبع مرات وهو جالس ثم یقول سبحان الله

تو بیٹھے ہوئے سات بار فاتحۃ الکتاب پڑھے پھر چار بار یہ پڑھے

والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله

سبحان اللہ سے آخر تک یہ تسبیح کہ پاکی ہے اللہ کی اور حمد ہے اللہ کے واسطے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ ہے اور گناہ سے پھرنا اور طاعت کی قوت نہیں ہے مگر

العلی العظیم اربع مرات ثم اصبح صائما حط الله عنه ذنوب ستین

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق سے پھر صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالی اُس شخص سے ساٹھ برس کے گناہ دور

سنة وهی اللیلة التی بعث الله فیها محمدا صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث

کر دیگا اور یہ وہ رات ہے جسمیں اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دی اس حدیث کو

عزاه ابن حجر الی موضوعات ابن الجوزی ولا یوجد فیها فلعله

ابن حجر نے ابن الجوزی کے موضوعات میں سے نقل بتایا ہے اور اُن موضوعات میں نہیں پائی جاتی

فی بعض النسخ دون بعض وقال الحافظ ابن حجر وروینا من

کسی کسی نسخہ میں ہوگی اور حافظ ابن حجر کہتا ہے اور ہمکو انس کی

حدیث انس مرفوعا فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات

حدیث کی مرفوعا روایت پہنچی ہے رجب میں ایک رات ہے کہ اُس شب میں جو عمل کرتا ہے اُسکے واسطے سو برس کی

مائة سنة وذلک لثلاث بقین من رجب فمن صلی اثنتی عشرة رکعة

حسنات لکھی جاتی ہیں اور یہ رات رجب کی ستائیسویں رات ہے سو جو کوئی بارہ رکعت پڑھے

التی تذبح للاصنام والمراد ههنا المعنی الاول

جو بتوں کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں اور یہاں مراد اول معنی ہیں

شهر شعبان

ماہ شعبان

فی القاموس شعبان شهر معروف والجمع شعبانات وشعابین

قاموس میں ہے شعبان مشہور مہینہ ہے اسکی جمع شعبانات اور شعابین ہے

من تشعب تفرق وکان تشعب فی الحدیث انما سمی شعبان لانه

[illegible]

یتشعب فیه خیر کثیر للصائم فیه حتی یدخل الجنة رواه

[illegible]

الرافعی فی تاریخه عن انس والکلام فی هذه الرسالة علی

اپنی تاریخ میں انس سے روایت کیا ہے اور اس رسالہ میں کلام تین مقالوں

ثلث مقالات المقالة الاولی فیما ورد فی فضل شهر

میں ہے پہلا مقالہ [illegible] شعبان کی

شعبان والصیام فیه مطلقا من غیر تخصیص بلیلة النصف منه

[illegible]

احادیث الکتب الستة شعبان بین رجب وشهر رمضان

[illegible] ماہ شعبان رجب اور ماہ رمضان کے بیچ میں ہے

یغفل الناس عنه یرفع فیه اعمال العباد فاحب ان لا یرفع

[illegible]

عملی الا وانا صائم رواه البیهقی فی شعب الایمان عن اسامة

[illegible] اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں اسامہ سے روایت کیا ہے

شعبان شهری ورمضان شهر الله رواه الدیلمی فی فردوس

شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ کا مہینا ہے اسکو دیلمی نے فردوس

الاخبار عن عائشة رضی الله عنها وعن انس قال کان رسول

الاخبار میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور انس سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول

والصوم والصلوة وتسميته بيوم الاستفتاح وتسميتهم رجم روزة والله اعلم

اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اس تاریخ کا نام یوم الاستفتاح اور مریم روزہ رکھنا کچھ نہیں پایا واللہ اعلم

ومما كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ على قول الجمهور العتيرة بفتح العين المهملة

اور وہ جو ابتداء اسلام میں جاری تھا بظاہر جمہور کے قول پر منسوخ ہوگیا عتیرہ ہے عین مہملہ کے زبر

وكسر المثناة الفوقانية على وزن الكريمة والعتيرة شاة تذبح في شهر رجب

اور تاء دو نقطہ فوقانی کے کسرہ سے کریمہ کے وزن پر اور عتیرہ بکری ہوتی ہے ماہ رجب میں ذبح کرتے ہیں

وكان في صدر الاسلام ثم نسخ ونقل الطيبي ان ابن سيرين كان يذبح العتيرة

اور یہ جو ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا اور طیبی نقل کرتا ہے کہ ابن سیرین ماہ رجب میں عتیرہ ذبح کیا

في شهر رجب وهذا يشعر بان المنسوخ وجوبها والله اعلم واخرج البخاري

کرتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عتیرہ کا وجوب منسوخ ہوگیا ہے واجب نہیں ہے واللہ اعلم اور بخاری اور مسلم

ومسلم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا

نقل کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا نہ فرع ہے اور نہ

عتيرة قال الراوي الفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه

عتیرہ ہے راوی کہتا ہے کہ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ جو انکے ہاں پیدا ہوتا تھا وہ اسکو اپنے بتوں کے نام پر

لطواغيتهم والعتيرة في رجب وفي حديث الترمذي وابي داود

ذبح کیا کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں ذبح کرتے تھے اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور

والنسائي وابن ماجة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة

ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات پر آ سے سنتے

فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل اهل بيت في كل عام

آپ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے اے صاحبو جملہ لوگوں پر ایک ایک اہل بیت پر ہر سال

اضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية

قربانی اور عتیرہ لازم ہے تم جانتے بھی ہو عتیرہ کیا ہوتا ہے عتیرہ وہ ہے جسکو تم رجبیہ کہتے ہو

قال الترمذي وهذا حديث غريب ضعيف الاسناد وقال

ترمذی کہتا ہے اور یہ حدیث غریب ہے اسناد میں ضعیف ہے اور ابو داؤد

ابو داود والعتيرة منسوخة وقد جاء العتيرة بمعنى الذبيحة

کہتا ہے عتیرہ منسوخ ہے اور کبھی عتیرہ اس ذبیحہ کو بھی کہتے ہیں

الترمذی وابو داود والنسائی ایضا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

نقل کی ہے اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وکان یصوم

روزے رکھے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور افطار کئے جاتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ

شعبان او عامة شعبان وفی روایة اخری له کان رسول اللہ

اور تمام شعبان میں یا اکثر شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے اور انکی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شعبان الا قلیلا وفی اخری کان یصوم

علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر کچھ کم یعنی افطار کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ تمام شعبان کے

شعبان کله وفی روایة البخاری ومسلم قالت لم یکن النبی صلی اللہ

روزے رکھا کرتے تھے اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ

علیه وسلم یصوم شهرا اکثر من شعبان فانه کان یصوم شعبان

علیہ وسلم کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھا کرتے تھے کیونکہ شعبان کے سارے روزے

کله وکان یقول خذوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی

رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے عمل وہ اختیار کرو جس کی طاقت رکھتے ہو بیشک اللہ نہیں تھکتا یہاں تک کہ

تملوا الحدیث وعن ابی هریرة نحوه وقال ابو داود وزاد ابو هریرة

تم تھک جاتے ہو آخر حدیث تک اور ابو ہریرہ سے اسی طرح روایت ہے اور ابو داود کہتا ہے کہ ابو ہریرہ نے زیادہ کیا ہے کہ

کان یصومه الا قلیلا بل کان یصومه کله وعن ام سلمة قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ

شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے کچھ کم بلکہ سارے رکھتے تھے اور ام سلمہ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

علیه وسلم یصوم شهرین متتابعین الا شعبان ورمضان اخرجه

نہیں دیکھا کہ دو مہینے پے در پے روزے رکھتے ہوں بجز شعبان اور رمضان کے اسکو ترمذی نے

الترمذی وعند ابی داود ولم یکن یصوم من السنة شهرا تاما الا

نقل کیا ہے اور ابو داؤد کے ہاں یہ ہے اور سال بھر میں کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھتے تھے مگر

شعبان کان یصله برمضان واخرج النسائی الروایتین وله

شعبان کے کہ اسکو رمضان سے ملا دیتے تھے اور نسائی نے دونوں روایتیں نقل کی ہیں اور اسکی

فی اخری ما رأیته یصوم شهرین متتابعین الا انه کان یصل شعبان

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت صلعم کو نہیں دیکھا کہ دو مہینے پے در پے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان کو رمضان سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللھم بارک لنا فی رجب
صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہہ کہا کرتے الٰہی ہمارے واسطے رجب اور شعبان مین

وشعبان وبلغنا رمضان رواہ ابن عساکر وابن النجار (۱) وعن عایشۃ
برکت دے اور ہمکو رمضان مین پہنچا دے اسکو ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کیا ہے اور عایشہ رضی اللہ عنہا

رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی
سے روایت ہے کہتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھے جاتے یہانتک کہ

نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ
ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہین کرینگے اور کبھی افطار کیے جاتے یہانتک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہین رکھینگے اور مینے رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ
علیہ وسلم کو نہین دیکھا کہ بجز رمضان کے کسی مہینے کے روزے پورے رکھے ہون اور مینے حضرت کو

فی شہر اکثر منہ صیاما فی شہر شعبان (۲) وفی روایۃ عن ابی سلمۃ
کسی مہینہ مین شعبان سے زیادہ روزے رکھے ہون اور ایک روایت مین ابو سلمہ سے روایت ہے

قال سالت عایشۃ عن صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
کہتا ہے کہ مینے عایشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزون کا حال پوچھا سو انھون نے کہا

کان یصوم شعبان الا قلیلا اخرج الاول البخاری ومسلم والموطا
کہ شعبان مین روزے رکھا کرتے تھے مگر کچھہ کم یعنی افطار کرتے تھے پہلی روایت بخاری اور مسلم اور موطا اور ابو داود

وابو داود واخرج الثانیۃ مسلم والنسائی وفی روایۃ الترمذی
نے نقل کی ہے اور دوسری روایت مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت مین ہے

قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان
کہتا ہے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینہ مین شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوے نہین دیکھا شعبان

کان یصومہ الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ (۳) وفی اخری لابی داود
روزے ہی رکھتے تھے مگر کچھہ کم یعنی چھوڑتے تھے بلکہ سارے مہینہ کے روزے رکھتے تھے اور ابو داود کی ایک اور روایت

قالت کان احب الشہور الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم
کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے رکھنے کے واسطے محبوب تر مہینہ شعبان تھا پھر روزے

شعبان ثم یصلہ برمضان واخرج النسائی ایضا روایۃ
رکھتے رکھتے اسکو رمضان سے ملا دیتے تھے اور نسائی نے بھی ترمذی کی روایت

بن زنجويه وعنها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر

روایت کیا ہے اور عائشہؓ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں

اكثر صياما منه في شعبان لانه تنسخ ارواح الاحياء في الاموات

شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے کیونکہ زندوں کی روحیں مردوں میں لکھی جاتی ہیں

حتى ان الرجل يتزوج وقد رفع اسمه فيمن يموت وان الرجل

یہاں تک کہ ایک مرد شادی کرتا ہے اور اس کا نام مردوں میں لکھا جاتا ہے اور کوئی شخص

ليحج وقد رفع اسمه فيمن يموت وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم

حج کا ارادہ کرتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جاتا ہے اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان يصوم شعبان كله فسألته قال ان الله يكتب فيه كل نفس

تمام شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے سو میں نے پوچھا فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں

ميتة تلك السنة فاحب ان ياتيني اجلي وانا صائم وفي رواية

[illegible]

كتابة اجله وفيه ان كتابة اجله اذا كانت

[illegible]

في زمن عبادة [illegible] الموت على خير

[illegible]

وان اعمل [illegible] كذا قال الشيخ الامام ابو الحسن

[illegible]

البكري عليه [illegible] عنها قالت كان رسول الله

[illegible]

صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان كله حتى يصله برمضان

[illegible]

ولم يكن يصوم شهرا تاما الا شعبان فقلت يا رسول الله ان

[illegible]

شعبان لمن احب الشهور اليك ان تصومه قال يا عائشة انه ليس نفس تموت

[illegible]

برمضان وعن اسامة قال قلت يا رسول الله لم ارك تصوم من شهر من

ملا دیتے تھے اور اسامہ سے روایت ہے کہتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو مہینوں میں سے کسی مہینہ میں

الشهور ما تصوم من شعبان قال ذاك شهر يغفل الناس عنه بين رجب

نہیں دیکھتا کہ اتنے روزے رکھتے ہو جتنے شعبان میں فرمایا یہ مہینہ ہے کہ اس سے لوگ غافل ہیں رجب اور

ورمضان وهو شهر يرفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان

رمضان کے بیچ میں اور یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العالمین کے ہاں پیش ہوتے ہیں سو میں چاہتا ہوں کہ

يرفع عملي وانا صائم اخرجه النسائي احاديث من غيرها من الكتب

میرا عمل ایسے وقت پیش ہو کہ میں روزہ سے ہوں اسکو نسائی نے نقل کیا ہے حدیثیں اور کتابوں کی سوائے صحاح ستہ کے

وفيه احاديث جامع الكبير واحاديث ذكرها الشيخ الامام العارف

اور یہ ہیں حدیثیں جامع الکبیر کی ہیں اور وہ حدیثیں جو شیخ امام عارف باللہ

بالله ابو الحسن البكري رحمة الله عليه شعبان بين رجب وشهر

ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیں ہیں ماہ شعبان جو رجب اور ماہ رمضان

رمضان يغفل الناس عنه يرفع فيه اعمال العباد فاحب ان لا يرفع

کے بیچ میں ہے اس سے لوگ غفلت کرتے ہیں اس مہینہ میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں سو مجھکو یہی محبوب ہے کہ میرا عمل

عملي الا وانا صائم رواه البيهقي في شعب الايمان وعن عطاء بن يسار

ایسے حال میں پیش ہو کہ میں روزہ سے ہوں اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور عطا بن یسار سے

قال لم يكن رسول الله عليه الصلوة والسلام في شهر اكثر صياما منه

کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے

في شعبان وذلك انه ينسخ فيه آجال من يموت في السنة وعن اسامة

نہیں رکھتے تھے اور یہ اس لئے کہ اس مہینہ میں اس سال مرنے والوں کی اجلیں لکھی جاتی ہیں اسامہ سے روایت ہے

شعبان شهري ورمضان شهر الله رواه الديلمي في مسند الفردوس

شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے

عن عائشة رضي ان امرأة ذكرت لها انها تصوم رجب فقالت ان كنت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی عورت نے ان سے ذکر کیا کہ وہ رجب میں روزے رکھا کرتی ہے عائشہ نے کہا اگر تو

صائمة شهرا لا محالة فعليك بشعبان فانه فيه الفضل رواه

کسی مہینہ میں ضرور روزے رکھا چاہتی ہے تو شعبان کو لازم کر لے کیونکہ اس میں فضیلت ہے اسکو ابن نجار نے

المقالة الثانية فيما ورد في فضل ليلة النصف من شعبان بخصوصها عن

دوسرا مقالہ ان احادیث میں جو خاص شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت میں آئی ہیں عکرمہ سے

عكرمة في قول الله سبحانه فيها يفرق كل امر حكيم قال في ليلة النصف من

روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں انہیں فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا کہا ہے کہ یہ بات ہوئی پندرھویں شب میں

شعبان يبرم امر السنة وينسخ الاحياء ويكتب الحاج فلا يزاد فيهم احد

سال بھر کا حال معین کیا جاتا ہے اور زندے لکھے جاتے ہیں اور حاجی قلمبند ہو جاتے ہیں پھر ان میں کوئی نہ بڑھے

ولا ينقص منهم احد رواه ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم وذهب اكثر اهل العلم

اور نہ ان میں سے کوئی گھٹے اس کو ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا اور اکثر علما اس طرف گئے ہیں

الى ان ذلك يكون في ليلة القدر والابتداء فيه يكون من

کہ یہ کتابت لیلۃ القدر میں ہوتی ہے اور اس کا شروع شعبان کی

ليلة النصف من شعبان وعن القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق

پندرھویں شب سے ہوتا ہے اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اپنے باپ

عن ابيه او عن عمه عن جده ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله

محمد یا اپنے چچا عبد الرحمن سے وہ اپنے دادا ابو بکر صدیق سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال ينزل الله تعالى الى السماء الدنيا ليلة النصف

سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف شعبان کی پندرھویں شب کو

من شعبان فيغفر لكل شيء الا رجل مشرك او في قلبه شحناء

نزول فرماتا ہے پس ہر شخص کو بخش دیتا ہے مگر شخص مشرک کو یا جس کے دل میں کینہ اور عداوت ہو

رواه البيهقي وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان

اس کو بیہقی نے روایت کیا ہے اور علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب

ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان

شعبان کی پندرھویں شب آوے تو اس رات کو عبادت کرو اور اس دن روزہ رکھو کیونکہ

الله ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول

اللہ تعالیٰ اس رات آفتاب کے غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر کہتا ہے

الا من مستغفر فاغفر له الا من مسترزق فارزقه الا من

کوئی مغفرت مانگنے والا ہے کہ اس کو بخشوں کوئی رزق کا طالب ہے کہ اس کو رزق دوں کوئی

فی سنة الا كتب اجلها في شعبان فاحب ان يكتب اجلي وانا في عبادة
نہین ہوتی مگر اسکی اجل شعبان مین لکھی جاتی ہے سو مجھکو یہہ محبوب ہے کہ میری اجل ایسے حال مین لکھی جاوے کہ مین اپنے رب کی

ربی وعمل صالح وعنها ايضا قال النبي صلى الله عليه وسلم انه يكتب فيه
عبادت اور صالح عمل مین مشغول ہون اور یہہ بھی انہین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال یہہ ہے کہ اسمین یعنی

يعني شعبان لملك الموت من يقبض فاحب ان لا ينسخ اسمي الا وانا
شعبان مین ملک الموت کے واسطے جو کوئی کہ مرنیوالا ہوتا ہے سو لکھدیا جاتا ہے پس مجھکو یہہ محبوب ہے کہ میرا نام نہ لکھا جاوے مگر اس حال مین کہ مین

صائم وقد روى عن عائشة رضه ان النسخ يكون في ليلة النصف
روزہ دار ہون اور بیشک عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ لکھنا تو پندرھوین شب کو ہوتا ہے

وليس الليل محل الصوم فالمعنى ان الله يعيد بركة الصوم على
اور رات کے وقت روزہ نہین ہوا کرتا تو اب یہہ معنی ہین کہ اللہ تعالی روزہ کی برکت

وقت الكتابة من الليل ويحتمل ان يكون الكتابة نهارا وتسليم
رات کو کتابت کے وقت ہٹالاتا ہے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ کتابت دن کو ہوتی ہو اور فرشتہ کو

الصحيفة للملك ليلا كما جاء في حديث اخر رواه ابن ابي الدنيا
فرد کی سپردگی رات کے وقت ہوتی ہو چنانچہ ایک اور حدیث مین آیا ہے اسکو ابن ابی الدنیا نے

عن عطاء بن يسار قال اذا كان ليلة النصف من شعبان دفع الى
عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہا ہے جب شعبان کی پندرھوین شب ہوتی ہے تو

ملك الموت صحيفة فيقال اقبض من في هذه الصحيفة فان
فرد ملک الموت کو ملجاتی ہے پس کہا جاتا ہے انکی جان جو اس فرد مین ہے قبض کرو پس بیشک

العبد ليغرس الغراس وينكح الازواج ويبني البنيان وان اسمه
وہ شخص تو باغ لگاتا ہے اور بیبیان کرتا ہے اور محل چنواتا ہے اور اسکا نام

قد نسخ في الموتى وروى الديلمي عن ابي هريرة تقطع الاجال
مردون مین داخل ہوچکتا ہے اور دیلمی ابو ہریرہ رضہ سے روایت کرتا ہے کہ شعبان سے اگلے

من شعبان الى شعبان حتى ان الرجل لينكح ويولد له وقد
شعبان تک اجلین منقطع ہوچکتی ہین یہانتک کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اسکے اولاد ہوتی ہے اور

خرج اسمه في الموتى وروى عن عثمان بن المغيرة بن الاخنس
اسکا نام مردون مین نکل چکتا ہے اور عثمان بن مغیرہ بن الاخنس سے روایت ہے

والعرطبة الطنبور اللهم رب داود اغفر لمن دعاك في هذه الليلة او استغفرك فيها وفيه

اور عرطبہ طنبور ہوتا ہے الٰہی داؤد کے پروردگار بخش دے اس کو جو تجھ سے اس رات میں دعا مانگے یا اس میں مغفرت مانگے اور اسی میں

ان ليلة النصف من شعبان معروفة بالفضل في غير هذه الامة ايضا حديث ان الله

کہ شعبان کی پندرھویں شب اور امتوں میں بھی فضیلت میں مشہور ہے حدیث ہے بیشک اللہ

تعالى ليطلع في ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن

تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو ظہور فرماتا ہے پھر تمام مخلوقات کو بخش دیتا ہے بجز مشرک یا کینہ ور کے

رواه ابن ماجه عن ابي موسى ما من ليلة بعد ليلة القدر افضل من ليلة النصف

اسکو ابن ماجہ نے ابو موسیٰ سے روایت کیا لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرھویں شب سے

من شعبان ينزل الله فيها الى السماء الدنيا فيغفر لعباده كلهم الا لمشرك او مشاحن

افضل نہیں ہے اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر تمام بندوں کو بخش دیتا ہے بجز مشرک یا کینہ ور

او قاطع رحم رواه سعيد بن منصور عن عطاء بن يسار يطلع الله ليلة النصف

قاطع رحم کے اسکو سعید بن منصور نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں

من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه البيهقي عن معاذ بن

ظہور فرماتا ہے پھر تمام مخلوقات کو بخش دیتا ہے بجز مشرک اور کینہ ور کے اسکو بیہقی نے معاذ بن جبل سے

جبل في ليلة النصف من شعبان يوحي الله الى ملك الموت بقبض كل نفس يريد

روایت کیا ہے شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ تعالیٰ ملک الموت کو الہام کرتا ہے کہ اس سال میں جس جس کی

قبضها في تلك السنة رواه الدينوري في المجالسة عن راشد بن سعد مرسلا

روح قبض کرنی ہو سب قبض کرے اسکو دینوری نے مجالسہ میں راشد بن سعد سے مرسلا روایت کیا ہے

يفتح الله الخير في اربع ليال ليلة الاضحى والفطر وليلة النصف من شعبان

اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کو کھول دیتا ہے بقرعید اور عید کی شب کو اور شعبان کی پندرھویں شب کو

ينسخ فيه الآجال والارزاق ويكتب فيها الحاج وفي ليلة عرفة

کہ اس میں اجلیں اور رزق لکھی جاتی ہیں اور اس میں حاجی لکھے جاتے ہیں اور عرفہ کی شب یعنی ذی الحجہ کی نویں شب کو

الى الاذان اتاني جبريل فقال هذه ليلة النصف من شعبان ولله فيها

اذان کے وقت تک کھولے رکھتا ہے میرے پاس جبرئیل آیا اور کہا یہ شعبان کی پندرھویں شب ہے اللہ کے اس میں

عتقاء من النار بعدد شعر غنم كلب رواه البيهقي عن عائشة قالت فقدت

دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہیں بقدر بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے عائشہ سے

مبتلى فعافه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر رواه ابن ماجة والبيهقي
مصیبت زدہ ہے کہ اسکو عافیت دوں کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے

قال العبد الضعيف نزول الله تعالى الى السماء الدنيا يكون في
کہتا ہے بندہ ضعیف اللہ تعالی کا نزول سماء دنیا کی طرف ہوا کرتا ہے

كل ليلة لكن يختص ذلك بالثلث الاخير وفي ليلة النصف
ہر شب ہوا کرتا ہے پچھلے پہر سے خاص ہے اور نصف شعبان کی رات میں

من شعبان يكون من غروب الشمس الى الفجر ولا يختص ذلك
شب کو ساری رات آفتاب کے غروب ہونے سے فجر تک ہوتا ہے اور اس شب میں

في الثلث الاخير وهذا من فضل هذه الليلة وفي الحديث
نزول پچھلے پہر پر منحصر نہیں ہے یہہ اسی رات کی فضیلت ہے اور حدیث میں ہے

ان الله اعد لعباده في هذه الليلة عطاء عظيما لم يعلمنا به
کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے واسطے اس رات میں بڑی عطا تیار کی ہے جسکا ہمکو علم نہیں دیا

لقوله صلى الله عليه وسلم الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر كذا قالوا
اس حدیث سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سند ہے کہ ہے کوئی ایسا ہے کوئی ویسا ہے فرمایا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے علمائے کہا ہے

وعن نوف البكالي ان عليا خرج ليلة النصف من شعبان
اور نوف بکالی سے روایت ہے کہ علی رضی شعبان کی پندرھویں شب کو باہر آئے

فاكثر الخروج فيها ينظر الى السماء الدنيا فقال ان داود خرج
سو اس شب میں اکثر باہر آتے رہے آسمان دنیا کی طرف دیکھتے تھے پھر کہا داود علیہ السلام ایک شب کو

ليلة في مثل هذه الساعة فنظر الى السماء فقال ان هذه الساعة
ایسی ہی ساعت میں باہر آئے پھر آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا یہہ ایسی ساعت ہے کہ

ما دعا الله فيها احد الا اجابه ولا استغفره احد في هذه
کسی نے اس ساعت میں اللہ سے دعا نہیں مانگی مگر قبول ہی کی اور نہ کسی نے اس شب میں مغفرت

الليلة الا غفر له ما لم يكن عشارا او ساحرا او كاهنا او عريفا
مانگی مگر بخشدی جب تک کہ وہ شخص عشار یا جادوگر یا نجومی یا

او شرطيا او جابيا او صاحب كوبة او عرطبة قال نوف الكوبة
یا جلاد یا مال نکالنے والا یا باجے والا نوف کہتا ہے کوبہ

زانیة یغفر لهما او مشرک رواه البیهقی عن عثمان بن العاص وروی عن کعب ان

زانیہ عورت کے یا مشرک کے اسکو بیہقی نے عثمان بن العاص سے روایت کیا ہو اور کعب سے روایت ہو کہ

الله تعالی یبعث جبریل الی الجنة لیلة النصف من شعبان لیامرها ان تزین

اللہ تعالی شعبان کی پندرہویں شب کو جبرئیل کو جنت کی طرف بھیجتا ہو تاکہ اسکو حکم پہنچاوے کہ آراستہ ہو

ویقول ان الله قد اعتق فی لیلتک هذه عدد نجوم السماء وعدد ایام الدنیا و

اور یہ کہے کہ اللہ تعالی نے اس شب میں آسمان کے ستاروں کی گنتی اور دنیا کے دن راتوں

ولیالیها وعدد ورق الشجر وزنة الجبال وعدد الرمال وعن عطاء بن

کی گنتی اور درخت کے پتوں کی گنتی اور پہاڑوں کے وزن کے برابر اور ریت کی گنتی کے برابر آزاد کئے ہیں اور عطاء بن یسار سے روایت ہے

اذا کان اول لیلة من شعبان فینسخ لملک الموت کل من یقبض روحه فی تلک

جب شعبان کی پہلی شب ہوتی ہے تو ملک الموت کے واسطے لوگوں کی فہرست جو اس سال میں آئندہ

السنة الی مثلها من العام المقبل وان الرجل لینکح النساء ویولد له ویبنی

سال تک مرنیوالے ہیں لکھی جاتی ہے اور بیشک بعضا شخص عورتوں سے نکاح کرتا ہے اور اسکے اولاد ہوتی ہے اور مکان

ویغرس ویظلم ویفجر وماله اسم فی الاحیاء رواه ابن زنجویه شرح

اور باغ لگاتا ہے اور ظلم کرتا ہے اور فجور کرتا ہے حالانکہ اسکا نام زندوں میں نہیں ہوتا اسکو ابن زنجویہ نے روایت کیا ہے الفاظ کی شرح

الالفاظ فی القاموس الشحناء والشحنة بالکسر العداوة شاحنه

قاموس میں ہے شحناء اور شحنہ شین کے کسرہ سے دشمنی شاحنہ

باغضه والمشاحن المذکور فی الحدیث صاحب البدعة التارک للجماعة انتهی

بغض رکھنیوالا اور مشاحن جو حدیث میں آیا ہے بدعتی جماعت کا تارک ہے انتہی

وفی النهایة یغفر الله لکل عبد ما خلا مشرکا او مشاحنا ای معادیا والشحناء

اور نہایہ میں ہے کہ اللہ تعالی ہر ایک بندہ کو بخش دیتا ہے بجز مشرک اور مشاحن کے یعنی عداوت کرنیوالے کے اور شحناء

العداوة قال الاوزاعی اراد بالمشاحن ههنا صاحب بدعة مفارق جماعة

عداوت ہے اوزاعی کہتا ہے مشاحن سے اس جگہ بدعتی جماعت سے الگ ہونیوالا مراد ہے

وقال الطیبی الشحناء العداوة والغل والحقد ولعل المراد ما یقع بین

اور طیبی کہتا ہے شحناء عداوت ہے اور کینہ اور انتقام کی تاک میں رہنا اور شاید کہ مراد وہ ہے کہ

المسلمین من النفس الامارة لا للدین کانه یشحن قلبه بغضا له وفی

مسلمانوں میں جو نفس امارہ کی طرف سے بدون امر دینی کے رنج ہو جاتا ہے گویا کہ وہ اپنے دل کو اسکے بغض سے بھر دیتا ہے اور نہایہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقیع رافع راسه الی

یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا سو میں انکی تلاش کو نکلی پھر میں نے دیکھا ہوں کہ بقیع میں ہیں آسمان کیطرف سر

السماء فقال یا عائشة اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیك ورسوله قلت ما لی

اٹھائے ہیں فرمایا اے عائشہؓ کیا تجھکو یہہ خوف ہوا کہ اللہ اور رسول اسکا تیرا اوپر تعدی کرے میں نے عرض کیا مجھکو یہہ تو خوف

من ذلك ولکنی ظننت انك اتیت بعض نسائك فقال ان اللہ عز وجل ینزل لیلة

نہیں ہے پر میں نے یہہ گمان کیا کہ آپ کسی بی بی کے پاس چلے گئے پھر یہہ فرمایا بیشک اللہ عز وجل شعبان کی

النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب رواه

پندرھویں شب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پس کلب کے بکریوں کے بالوں کی گنتی سے زیادہ بخشدیتا ہے

ابن ابی شیبة والترمذی وابن ماجة والبیهقی قال فی جامع الاصول وزاد

ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے جامع الاصول میں کہا ہے اور رزین نے

رزین ممن استحق النار ولیس فیه حدیث فی الباب الا هذا وجاء نحوه بطرق

اتنا زیادہ کیا ہے ان لوگوں میں سے جو دوزخ کے مستحق ہوں اور اسمیں اس حدیث کے سوا اس باب کی کوئی حدیث نہیں ہے اور اس مضمون کی کئی

متعددة اذا کان لیلة النصف من شعبان اطلع اللہ تعالی الی خلقه فیغفر

آئے ہیں جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالی اپنی خلق کیطرف ظہور فرماتا ہے پھر مومنین اور

للمومنین والمومنات ویملی للکافرین ویدع اهل الحقد بحقدهم حتی یدعوه

مومنات کو بخشدیتا ہے اور کفار کے حق میں تاخیر فرماتا ہے اور کینہ والوں کو انکی کینہ کی نحوست میں چھوڑے رکھتا ہے جبتک کہ کینہ

رواه البیهقی وابن قانع عن ابی ثعلبة الخشنی لا ینظر اللہ فیها یعنی فی لیلة

اسکو بیہقی اور ابن قانع ابو ثعلبہ خشنی سے روایت کرتا ہے اللہ تعالی اس شب میں یعنی شعبان کی

النصف من شعبان الی مشرك ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی المسبل

پندرھویں شب مشرک کیطرف نہیں دیکھتا اور نہ کینہ والے کیطرف اور نہ قاطع رحم کیطرف اور نہ پاجامہ نیچا کرنیوالے کی

ولا الی عاق لوالدیه ولا الی مدمن خمر رواه البیهقی فی شعب الایمان وضعفه

اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانیوالے کیطرف اور نہ دائم الخمر کی طرف دیکھے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ضعیف کہا ہے

عن عائشة اذا کانت لیلة النصف من شعبان نادی مناد هل من

عائشہؓ سے روایت ہے جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو آواز دینے والا پکارتا ہے کوئی

مستغفر فاغفر له هل من سائل فاعطیه فلا یسال احد شیئا الا اعطی

مغفرت کا طلب کرنیوالا ہے کہ میں اسکو بخش دوں کوئی کچھ مانگنے والا ہے کہ میں اسکو عطا کروں پھر کسی چیز کا مانگنے والا نہیں ہوتا مگر عطا کیا جاتا ہے

کوائن فی المستقبل و الشرطة بالضم واحد الشرط کصرد وهم طائفة من

ہونیوالے امور کی خبر دیا کرتا ہے شرطہ ضمہ سے شرط کا جو صرد کے وزن پر ہے مفرد ہے اور شرط حاکمون کی مددگار

اعوان الولاة وهو شرطی کترکی وجهنی سموا بذلک لانهم اعلموا انفسهم

قوم ہوتی ہے اور اسکی نسبت شرطی ہے ترکی و جہنی کے وزن پر انکا نام شرطی ہوا اسلیے کہ انہونے اپنے آپکو ایسی نشانی سے

بعلامات یعرفون بها کذا فی القاموس وفی النهایة نخبة اصحاب الذین

متمیز رکھتے ہیں جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں یہہ قاموس میں ہے اور نہایہ میں ہے کہ حاکم کے چنے ہوئے لوگ جو سب سے آگے ہوتے

یقدمهم علی غیرهم من جنده وقیل هم الشرط والنسبة شرطی کذا فی

لشکریوں اور دون پر مقدم رکھتا ہے اور کوئی کہتا ہے وہ لوگ شرط کہلاتے ہیں اور شرطی نسبت ہے یہہ

النهایة وقال الکرمانی صاحب الشرط بضم شین وفتح راء جمع الشرطة

نہایہ میں ہے اور کرمانی کہتا ہے صاحب الشرط شین کے ضمہ اور راء کے فتح سے شرطہ کی جمع ہے

وهم اول الجیش من یتقدم بین یدی الامیر لتنفیذ اوامره انتهی والمراد

وہ لشکر کے ہراول ہوتے ہیں جو کہ امیر سے آگے آگے اسکا حکم جاری کرنیکے لیے چلا کرتے ہیں انتہی اور یہان

بالشرطی هنا نائب الظلمة من هو من اعوانهم والجابی من الجبایة بالکسر وهو

شرطی سے مراد ظالمون کے نائب ہیں اور وہ جو انکا مددگار ہو ظالمون کے مددگارون میں اور جابی جبایہ جیم کے کسرہ سے مشتق ہے اور

استخراج المال من مظانها کذا قال النووی وفی القاموس جبی الخراج

اسکے معنی گمان کی جگہ سے مال کا نکال لینا ہے یہہ نووی نے کہا ہے اور قاموس میں یہہ ہے جبی الخراج

کرمی وسعی جبایة وجباوة انتهی فالمراد بالجابی الساعی عند السلطان

سعی اور رمی کے وزن پر جبایة و جباوة یعنی دونون مصدر ہیں انتہی اجابی سے مراد وہ شخص ہے کہ بادشاہ کے خراج کا

والآتی بالاموال المحرمة الکوبة بالضم هی النرد والطبل والبربط

کارپرداز ہو اور مال حرام و جبر سے لایا کرتا ہو کوبہ کاف کے ضمہ سے نرد ہے یا نقارہ یا بربط

اقوال ذکرها الجزری فی النهایة فی حدیث ان الله حرم الخمر والکوبة و

یہہ سب قول جزری نے نہایہ میں اس حدیث کی شرح میں ذکر کیے ہیں کہ اللہ نے شراب کو اور کوبہ کو حرام کیا ہے اور یہی بیان

امر بالکسر الکوبة وفی شرح جامع الاصول هو طبل صغیر مخصر والسما

کیا ہے کہ کوبہ کے توڑ ڈالنے کا حکم ہوا اور جامع الاصول کی شرح میں ہے کہ کوبہ چھوٹا سا نقارہ ہے بیچ سے پتلا اور ...

والعرطبة العود والطنبور والطبل وطبل الحبشة کذا فی القاموس

اور عرطبہ عود یا طنبور یا طبل نقارہ یا حبشہ کا طبل ہے جیسا قاموس میں ہے

عين الغرر بين شحنت السفينة ملأتها وفي القاموس عشر أخذ واحدا من عشرة

عین الغرر بین ہے شحنت السفینۃ یعنی بھردیا کشتی کو پر کردیا اور قاموس میں ہے عشر یعنی دس میں سے ایک لے لیا

وعشرهم أخذ عشر أموالهم والعشار قابضه وقال في النهاية عشرت ماله وعشرته

اور عشرہم یعنی انکے مال میں سے دسواں حصہ لے لیا اور عشار اسکا لینے والا اور نہایہ میں کہتا ہے کہ عشرت مالہ اور عشرتہ

فأنا عاشر ومعشر وعشار إذا أخذت عشره وفي الحديث إن لقيتم عاشرا

فانا عاشر اور معشر اور عشار جب بولتے ہیں کہ تو اسکا دسواں حصہ لے چکے اور حدیث میں ہے اگر تم عاشر کو پاؤ تو

فاقتلوه أي إن وجدتم من يأخذ العشر على عادة الجاهلية مقيما على دينه

اسکو مار ڈالو یعنی اگر تم ایسے کو پاؤ جو دسواں حصہ کفار جاہلیت کی عادت پر اپنے دین پر قایم رہ کر لیوے

فاقتلوه لكفره أو لاستحلاله له إن كان مسلما وأخذه مستحلا له تارك الفرض

پس اسکو کفر کے سبب سے مار ڈالو یا اس سبب کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اگر وہ مسلمان ہو اور حلال سمجھکر لیوے اور اللہ کے حکم کو ترک

الله ربع العشر لا من يأخذه على فرض الله كيف وقد عشر جماعة للنبي صلى الله

کرکے کہ وہ چالیسواں حصہ ہے اسکو نہ قتل کرو جو اللہ کے حکم کے موافق لیتا ہے بھلا کب ہو سکتا ہے حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم وللخلفاء بعده وسمي عاشرا لإضافة ما يأخذه إلى العشر كربع العشر

کے واسطے اور انکے بعد خلفا کے واسطے عشر لیا گیا ہے اور عاشر اسواسطے نام ہو گیا جو وہ لیتا ہے اسکو عشر کی طرف نسبت ہے جیسے ربع العشر

أو نصفه كيف وهو يأخذ العشر جميعه فيما سقته السماء وعشر أموال

یا نصف عشر یہ کیونکر حالانکہ وہ پورا عشر انہیں سے لیتا ہے جو کھیت آسمان کا سیراب کیا ہوا اور ذمیوں کے

أهل الذمة في التجارات انتهى وقال الطيبي إلا الساحر والعشار استثناهما

سوداگری مال کا عشر لیتا ہے انتہی اور طیبی کہتا ہے بخشدیتا ہے بجز جادوگر اور عشار کے یہہ دونوں

تشديدا عليهما وأنهما كالآيسين من رحمته والعريف هو العراف

تشدد کے واسطے مستثنی ہوئے ہیں اور گویا یہہ دونوں اسکی رحمت سے مایوس ہیں اور عریف عراف ہی ہوتا ہے

والمراد هنا المنجم والذي يدعي علم الغيب وفي الحديث من أتى عرافا

اور یہاں منجم مراد ہے یا وہ شخص جو غیب دانی کا دعوی کرے اور حدیث میں ہے جو شخص عراف یا کاہن

أو كاهنا كذا في النهاية وقال الطيبي هو قسم من الكهان يستدل على

سے پوچھے یہہ نہایہ میں ہے اور طیبی کہتا ہے عراف کاہن کی ایک قسم ہے جو چوری گئی ہوئی

معرفة المسروق والضالة بكلام أو فعل أو حالة والكاهن يخبر عن

اور گم ہوئی چیز کی پہچان پر کلام سے یا فعل سے یا حال سے استدلال کیا کرتا ہے اور کاہن وہ ہے جو استقبال کی

جر ثوبه خيلاء وقال الامام ابو جعفر محمد بن جرير الطبري وغيره وذكر

کھینچا ہے تکبر سے اور امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری وغیرہ کہتے ہیں اور ذکر

اسبال الازار وحده لانه كان عامة لباسهم وحكم غيره من القميص وغيره

صرف ازار کے اسبال کا اسواسطے ہے کہ انکا عام لباس یہی تھا اور قمیص وغیرہ اور کپڑوں کا ازار کا سا

حكمه قلت قد جاء ذلك مبينا ومنصوصا عليه من كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم

حکم ہے میں کہتا ہوں یہہ مضمون کھلا اور صاف کہا ہوا رسول اللہ صلعم کے کلام میں بھی پایا جاتا ہے

من رواية سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

سالم بن عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قال الاسبال في الازار والقميص والعمامة من جر شيئا خيلاء لم ينظر الله تعالى اليه

فرمایا اسبال ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے جو کوئی ساتھ تکبر کے گھسیٹیگا تو اللہ تعالی قیامت کے

يوم القيامة رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة باسناد حسن انتهى كلام النووي

اسکی طرف نہیں دیکھیگا اسکو ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے حسن اسناد سے روایت کیا ہے نووی کے کلام تمام ہوئے میں کہتا

وقد ورد في اكثر طرق الحديث الذي نحن فيه المسبل مطلقا وفي بعضها المسبل ازاره

اور حدیث کے اکثر طرق میں جسمیں ہم بحث کرتے ہیں مطلق مسبل وارد ہوا ہے اور بعضی روایت میں مسبل ازارہ ہے

ولعل قيد بعض الرواة على حسب فهمه من جهة شيوع استعمال الاسبال وشهرته في الازار

شاید کہ ازار کی قید کسی راوی نے اپنی سمجھ کے موافق لگادی ہے اس جہت سے کہ اسبال کا استعمال اور اسکی شہرت ازار ہی میں پائی گئی

والله اعلم المقالة الثالثة في قيام ليلة النصف من شعبان وصيام

واللہ اعلم تیسرا مقالہ شعبان کی پندرھویں شب کی بیداری میں اور اس تاریخ کے روزہ رکھنے میں

يومها وما ثبت فيها من الادعية والاذكار عن علي بن ابي طالب

اور اس شب میں جو جو دعائیں اور ذکر ثابت ہوئے ہیں علی بن ابی طالب رضہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة النصف من شعبان

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب آوے تو

فقوموا ليلها وصوموا يومها الحديث وعن عائشة رض قالت كانت ليلة

اس شب میں بیداری کرو اور اس روز روزہ رکھو حدیث آخر تک اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ شعبان کی

النصف من شعبان ليلتي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي فلما كان

پندرھویں شب میری باری تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے جب آدھی رات

وقال في النهاية حديث يغفر لكل مذنب الا لصاحب عرطبة او كوبة هي بالضم والفتح

اور نہایہ میں کہتا ہے حدیث ہر گنہگار بخشا جاتا ہے مگر عرطبہ والا اور کوبہ والا اور کوبہ کا معنے ضمہ اور فتح سے

العود وقيل الطنبور والمسبل هو من يطوّل ثوبه ويرسله الى الارض اذا

عود ہے اور کوئی کہتا ہے طنبور ہے اور مسبل وہ شخص ہے کہ اپنا کپڑا دراز بناتا ہے اور تکبر کی رو سے چلتے وقت

مشى كبرا وقال القاضي عياض في مشارق الانوار حديثا ثلثة لا يكلمهم الله

زمین پر لٹکاتا ہے اور قاضی عیاض مشارق الانوار میں یہہ حدیث لایا ہے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسے کلام نہیں

فذكر المسبل ازاره وهو الذي يجره خيلاء يقال اسبل ثوبه وشعره اي

کرتا پس ازار کے لٹکانے والے کو ذکر کیا ہے وہ یہہ کہ ازار کو تکبر کی رو سے کھینچتا چلے عرب بولا کرتے ہیں اسبل ثوبہ وشعرہ یعنے لٹکایا اپنا کپڑا اور بال

ارخاه انتهى وفي صحيح مسلم عن ابي ذر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ثلثة

ڈھیلے کر دیے انتہی اور صحیح مسلم میں ابوذر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہتا ہے تین شخص ہیں

لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم

کہ اللہ تعالیٰ انسے قیامت کے دن بات نہیں کریگا اور نہ انکی طرف دیکھیگا اور نہ انکو پاک کریگا اور انکے واسطے دردناک عذاب ہے

قال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرار قال ابو ذر خابوا وخسروا

پس ابوذر کہتا ہے کہ اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین بار پڑھا ابوذر نے عرض کیا وہ لوگ نامراد ہوئے اور ٹوٹے میں پڑے

من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب

یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا کپڑا لٹکانیوالا اور احسان جتانیوالا اور اپنے اسباب تجارت کو جھوٹی قسمیں کھاکر رواج دینیوالا

وقال الامام النووي في شرح مسلم المسبل ازاره معناه المرخي له الجار

اور امام نووی مسلم کی شرح میں کہتا ہے مسبل ازار کے یہہ معنی ہیں کہ ازار کا ڈھیلا کرنیوالا ٹخنوں سے نیچے

طرفه خيلاء فجاء مفسرا في الحديث الآخر لا ينظر الله الى من جر ثوبه

اسکے پلے کھینچنے والا ایک اور حدیث میں تفسیر کے ساتھہ آیا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھیگا جسنے اپنا کپڑا

خيلاء والخيلاء الكبر وهذا التقييد بالجر خيلاء مخصص من عموم

تکبر سے کھینچا اور خیلاء تکبر ہے اور کھینچنے پر خیلاء کی قید علی العموم مسبل سے خاص کرنے کے

المسبل ويدل على ان المراد بالوعيد من جره خيلاء وقد رخص النبي

واسطے ہے اور قید دلالت کرتی ہے کہ وعید میں وہی شامل ہے جو تکبر کے مارے کھینچے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم في ذلك لابي بكر الصديق وقال لست منهم اذ كان

وسلم نے اس بات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رخصت دی تھی اور فرمایا تھا تو انمیں نہیں ہے اسلئے کہ اسکا

العارف بالله ابو الحسن البكري ومن اولى ما يدعى به في هذه الليلة اللهم
خداشناس ابو الحسن بکری رح کہتا ہے کہ اس رات کے دعاؤں میں بڑی یہہ دعا ہے الہی

انك عفو كريم تحب العفو فاعف عني اللهم اني اسالك العفو والعافية
بیشک تو درگزر کرنیوالا ہے کرم کرنیوالا ہے تجھکو عفو محبوب ہے سو مجھکو معاف کردے الہی میں تجھسے چشم پوشی اور عافیت

والمعافاة الدائمة في الدنيا والاخرة لورود ذلك في ليلة القدر وهذه
اور ہمیشہ کی معافی دنیا اور آخرت کی مانگتا ہوں کیونکہ یہہ دعا لیلة القدر میں آئی ہے اور یہہ رات

افضل الليالي بعدها كما مر ومن اولى ما يدعى بها ما رواه جمع بسند
لیلة القدر کے بعد سارے سال کی راتوں سے افضل ہے چنانچہ گزر چکا اور بڑی دعا اسکی یہہ ہے جسکو ایک گروہ نے بسند لا باس بہ

لا باس به عن ابي بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اهبط آدم
ابو بریدہ سے روایت کیا ہے کہتا ہے رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا جب آدم زمین پر

الى الارض وطاف اسبوعا بالبيت وصلى خلف المقام ركعتين ثم
آ اترے اور بیت الله کا سات بار طواف کیا اور مقام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں پھر

قال اللهم انك تعلم سري وعلانيتي فاقبل معذرتي وتعلم حاجتي
یہہ دعا کی الہی بیشک تو میرا پوشیدہ چھپا اور کھلا جانتا ہے پس میری توبہ قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے

فاعطني سؤلي وتعلم ما في نفسي فاغفر لي ذنوبي اسالك ايمانا
سو میرا سوال عطا کرے اور تو میرے جی کی بات جانتا ہے سو میرے گناہ بخشدے میں تجھسے ایسا ایمان مانگتا ہوں

يباشر قلبي ويقينا صادقا حتى اعلم انه لا يصيبني الا ما كتبت لي
میرے دل میں جگہ کرے اور سچا یقین تاکہ مجھکو یہہ یقین ہو جاوے کہ مجھکو وہی پہنچا ہے جو تو نے میرے نصیب میں لکھدیا اور الہی

رضني بقضائك فاوحى الله اليه يا آدم انك دعوتني بدعاء فاستجبت لك
اپنے حکم پر مجھکو راضی کردے پس الله نے آدم کو یہہ وحی بھیجی یا آدم تو نے مجھسے ایک دعا مانگی سو میں نے تیرے واسطے قبول کی

ولن يدعوني به احد من ذريتك من بعدك الا استجبت له وغفرت له
اور تیری اولاد میں سے کوئی تیرے بعد یہہ دعا مانگیگا تو اسکے واسطے قبول ہی کرونگا اور اسکے گناہ

ذنبه وفرجت همه وغمه واتجرت له من وراء كل تاجر واتته
بخشدونگا اور اسکا ہم اور غم دور کردونگا اور ہر ایک تاجر سے اسکی تجارت بالاتر کردونگا اور اسکو دنیا

الدنيا وهي راغمة وان كان لا يريدها واختلفت الآثار في احياء هذه
دونگا کہ وہ ناک رگڑتی ہوئی آویگی اور اگرچہ وہ اسکی خواہش نکرتا ہوگا اور اس رات کو جاگنے میں مختلف آثار

فی جوف اللیل فقدته فاخذنی ما یاخذ النساء من الغیرة فتلففت بمرطی
گئی رہی تو میں نے حضرت کو نہ پایا سو مجھکو وہ رشک آیا جو عورتوں کو آیا کرتا ہے پس میں نے اپنی چادر اوڑھی

فطلبته فی حجر نسائه فلم اجده فانصرفت الی حجرتی فاذا انا به کالثوب
پھر میں نے آپکو اور بیبیوں کے حجروں میں ڈھونڈا تو نہ پایا پھر میں اپنے حجرہ میں پھر کر چلی آئی دیکھوں تو وہاں آپ ہیں جیسے کپڑا

الساقط وهو یقول فی سجوده سجد لك سوادی وخیالی وامن بك فؤادی
پڑا ہوا اور سجدہ میں یہ کہہ رہے ہیں میرے خیال اور دل نے تجھکو سجدہ کیا اور تیرے اوپر میرا دل ایمان لایا

فهذه یدی وما جنیت بها علی نفسی یا عظیم یرجی لکل عظیم اغفر الذنب
سو یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ میں نے اپنی نفس پر جنایت کی ہے اے عظمت والے ہر عظمت کی امید گاہ تیرے گناہ

العظیم سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره ثم رفع
کو بخش دے میری پیشانی نے اسکو سجدہ کیا ہے جس نے اسکو پیدا کیا اور صورت دی اور کان اور آنکھ بنائے پھر حضرت نے اپنا سر

راسه ثم عاد ساجدا فقال اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك
اٹھایا پھر دوبارہ سجدہ کیا اور یہ دعا مانگی تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عقاب سے

من عقابك واعوذ بك منك انت کما اثنیت علی نفسك اقول کما قال
تیرے درگذر کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثنا کی ہے میں کہتا ہوں جیسے میرے بھائی

اخی داود اعفر وجهی فی التراب لسیدی وحق له ان یسجد ثم رفع راسه
داؤد نے کہا ہے پس میں اپنا چہرہ اپنے مولا کے واسطے خاک پر رگڑتا ہوں اور اسکو سزاوار یہی ہے کہ سجدہ کریں پھر آپ نے اپنا سر

فقال اللهم ارزقنی قلبا تقیا من الشرك نقیا لا فاجرا ولا شقیا ثم انصرف
پھر کہا الٰہی مجھکو دل پرہیزگار شرک سے صاف عنایت کر فاجر نہو اور بدبخت نہو پھر پلٹے

ودخل معی فی الخمیلة ولی نفس عال فقال ما هذا النفس یا حمیراء فاخبرته
اور میرے ساتھ خمیلہ میں داخل ہوئے اور مجھکو سانس چڑھ رہا تھا بس فرمایا اے حمیرا یہ سانس کیسا ہے پس میں نے حال بیان کیا

فطفق یمسح بیده علی رکبتی ویقول ویس هاتین الرکبتین ما لقیتا فی
پس حضرت نے اپنے ہاتھ سے گھٹنے دبانا شروع کیے اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے یہی دونوں گھٹنے کیا تکلیف اٹھا گئے ہیں

هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان ینزل الله فیها الی السماء الدنیا
آجکی رات شعبان کی پندرھویں کہ اللہ تعالیٰ اس میں سماء دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے

فیغفر لعباده الا لمشرك او لمشاحن رواه البیهقی قال الشیخ الامام
اپنے بندوں کو بخشتا ہے مگر مشرک اور کینہ ور کو نہیں اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے شیخ امام

والمؤمنات والشهداء عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه
اور شہیدوں کے واسطے ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

وسلم فوضع عنه ثوبيه ثم لم يستتم أن قام فلبسهما فأخذتني
تشریف لائے اور اپنے دونوں کپڑے اتار ڈالے ابھی نہیں چکے تھے کہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن لیے سو مجھ کو

غيرة شديدة ظننت أنه يأتي بعض صويحباتي فخرجت أتبعه فأدركته
بڑا رشک آیا میں سمجھی کہ حضرت میری سوکنوں میں سے کسی کے ہاں جاتے ہیں پھر میں آپ کے پیچھے چلی پایا

بالبقيع بقيع الغرقد يستغفر للمؤمنين والمؤمنات والشهداء فقلت
بقیع غرقد میں جا لیا اس حال میں کہ حضرت مومنین اور مومنات اور شہیدوں کے واسطے مغفرت کی دعا کر رہے تھے پس میں نے عرض کیا

بأبي أنت وأمي أنت في حاجة ربك وأنا في حاجة الدنيا فانصرفت فدخلت
میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں تم تو اللہ کے کام میں مصروف ہو اور میں دنیا کے کام میں تھی پھر میں لوٹ آئی اور اپنے حجرہ

في حجرتي ولي نفس عال ولحقني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا
میں داخل ہوئی اور میں ہانپ رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آ ملے پس فرمایا اے

النفس يا عائشة فقلت بأبي أنت وأمي أتيتني فوضعت ثوبيك ثم لم
عائشہ یہ کیوں ہانپ رہی ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ آئے اور اپنے کپڑے اتار ڈالے پھر ابھی

تستتم أن قمت فلبستهما فأخذتني غيرة شديدة وظننت أنك تأتي
نہیں چکے تھے کہ آپ کھڑے ہو گئے اور کپڑے پہن لیے پس مجھ کو بڑا رشک آیا اور میں سمجھی کہ آپ میری کسی

بعض صويحباتي حتى رأيتك بالبقيع تصنع ما تصنع قال يا عائشة أكنت
سوکن کے ہاں جاویں گے یہاں تک کہ میں نے آپ کو بقیع میں دیکھا جو آپ وہاں کر رہے تھے فرمایا اے عائشہ کیا تجھ کو

تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله بل أتاني جبريل فقال هذه الليلة
یہ ڈر تھا کہ تجھ پر اللہ اور اس کا رسول ظلم کریں گے بلکہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا یہ رات

ليلة النصف من شعبان ولله فيها عتقاء من النار بعدد شعور غنم كلب
شعبان کی پندرھویں شب ہے اللہ کی اس شب میں بقدر بالوں کلب کی بکریوں کے آگ سے چھوٹنے والے لوگ ہوتے ہیں

لا ينظر الله فيها إلى مشرك ولا إلى مشاحن ولا إلى قاطع رحم ولا إلى مسبل
اس شب میں اللہ تعالیٰ مشرک کی طرف نہیں دیکھتا اور نہ کینہ ور کی طرف اور نہ ناتا توڑنے والے کی طرف اور نہ کپڑا لٹکانے والے کی طرف

ولا إلى عاق لوالديه ولا إلى مدمن خمر قالت فوضع ثوبيه فقال لي يا عائشة
اور نہ ماں باپ کی ایذا دینے والے کی طرف اور نہ مدامی شراب خوار کی طرف عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آپ نے اپنے دونوں کپڑے اتار ڈالے پھر فرمایا اے عائشہ

الليلة وقال به من التابعين خالد بن معدان ومكحول ولقمان بن عامر و
آئے ہیں اور تابعین میں سے خالد بن معدان اور مکحول اور لقمان بن عامر قائل ہوئے ہیں اور

خالف في ذلك عطاء وابن ابي مليكة وغيرهم وعليه اصحاب مالك والشافعي
اس باب میں عطا اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ مخالف ہوئے ہیں اور علماء مالکی اور شافعی کے اسی پر ہیں

وقال خالد بن معدان ولقمان بن عامر ووافقهما اسحق بن راهويه تحيى
اور خالد بن معدان اور لقمان بن عامر اور انکے موافق اسحق بن راہویہ کہتے ہیں کہ مسجد

جماعة في المسجد وكان خالد ولقمان يلبسان فيها احسن الثياب
میں اکٹھے ہو کر جاگیں اور خالد اور لقمان اس رات کو اچھے اچھے کپڑے بدلا کرتے تھے اور

يكتحلان ويقومان في المسجد تلك الليلة فاذا احياه الرجل لنفسه فالظاهر
سرمہ لگاتے تھے اور اس رات کو مسجد میں ٹھہرے رہا کرتے تھے پھر اگر کوئی شخص تنہا جاگے تو ظاہرا

ندبه للاحاديث السابقة ومثلها يعمل به في الفضائل وقال الاوزاعي
مستحب ہے کیونکہ حدیثیں گذر چکی ہیں اور فضائل کے باب میں ایسی حدیثوں پر عمل ہوتا ہے اور اوزاعی بھی کا قائل ہوا ہے

وروي عن عمر بن عبد العزيز انه كتب لعامله بالبصرة عليك باربع ليال
اور عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ کے عامل کو لکھا تھا سال بھر میں چار راتوں کی

من السنة فان الله يفرغ فيه الخير افراغا اول ليلة من رجب وليلة النصف
حفاظت کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان راتوں میں خیر و برکت برسا دیتا ہے رجب کی پہلی رات اور شعبان کی پندرہویں

من شعبان وليلة الفطر وليلة الاضحى لكن النظر في صحته عنه وقال
شب اور عید الفطر کی رات اور عید الاضحی کی رات لیکن عمر بن عبد العزیز سے اس روایت کی صحت میں تامل ہے اور شافعی

الشافعي ان الدعاء يستجاب في خمس ليال ليلة الجمعة والعيدين واول
کہتا ہے کہ دعا پانچ راتوں میں مقبول ہوتی ہے جمعہ کی رات کو اور دونوں عید کی رات کو اور رجب

ليلة من رجب ونصف شعبان ولا نص للامام احمد في احيائها وتخرج
کی پہلی رات اور شعبان کی پندرھویں شب کو اور امام احمد کا اس شب کے جاگنے میں کوئی صاف قول نہیں ہے اور امام

في احيائها عنه روايتان من احياء ليلة العيد انتهى فيما ثبت من فعله
احمد سے عید کی رات کے جاگنے میں دو روایت آئی ہیں انتہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم انه اتى المقبرة ليلة النصف ليستغفر للمؤمنين
سے تو اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلعم پندرھویں شب مقبرہ میں تشریف لے گئے کہ مومنین اور مومنات

ویرحم للمسترحمین ویؤخر اهل الحقد کما هم رواه البیهقی فیما یروی من الصلوٰة

اور رحم کے طالبون پر رحم فرماتا ہے اور کینہ ورون کو جیسے کے تیسے ہی رہنے دیتا ہے کہ بیہقی نے روایت کیا ہے اور وہ نماز جو ہیں اس

فی هذه اللیلة عن علی رض قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی لیلة

مین مروی آئی ہے علی رض سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھوین

النصف من شعبان قام فصلی اربع عشرة رکعة ثم جلس بعد الفراغ فقرأ

شب مین دیکھا کہ آپ اٹھے اور چودہ رکعت پڑھین پھر فارغ ہو کر بیٹھ گئے پھر سورۂ فاتحہ

بام الکتاب اربع عشرة مرة وقل هو الله احد اربع عشرة مرة وقل اعوذ

چودہ بار اور قل ہو اللہ احد چودہ بار اور قل اعوذ برب الفلق

برب الفلق اربع عشرة مرة وقل اعوذ برب الناس اربع عشرة مرة وآیة الکرسی

چودہ بار اور قل اعوذ برب الناس چودہ بار اور آیۃ الکرسی

مرة ولقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز الآیة فلما فرغ من صلوته سألت

ایکبار اور یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز آخر تک پڑھی جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو مینے جو آپنے

عما رایت من صنیعه قال من صنع مثل الذی رایت کان له کعشرین حجة مبرورة

کیا تھا اسے پوچھا فرمایا جو شخص ایسا کریگا جو تونے دیکھا تو بیس حج مبرور کے برابر

وقیام عشرین سنة مقبولة فان اصبح فی ذلک الیوم صائما کان له کصیام

اور بیس برس کے مقبول شب بیداری کے برابر ہوگا پھر اگر اس دن صبح کو روزہ رکھا تو اسکے لئے

سنتین سنة ماضیة وسنة مستقبلة رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال

دو برس ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے روزہ کے برابر ہوگا بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا اور کہا

یشبه ان یکون هذا الحدیث موضوعا وفی رواته مجهولون وهو منکر

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اسکے راوی مجہول ہین اور یہ حدیث منکر ہے

واخرجه الجوزقانی فی الاباطیل وابن الجوزی فی الموضوعات وقال موضوع

اور جوزقانی نے اسکو اباطیل مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین نقل کیا اور کہا یہ حدیث موضوع ہے

واسناده مظلم وفی تنزیه الشریعة فی الاحادیث الموضوعة حدیث علی رض

اور اسکی سند نامعلوم ہے اور تنزیہ الشریعہ میں موضوع حدیثون میں نقل کیا ہے کہ علی رض سے یہ حدیث منقول ہے

ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا علی من صلی مائة رکعة فی لیلة النصف

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی جس نے شعبان کی پندرھوین شب مین سو

تأذنين في قيام هذه الليلة فقلت نعم بأبي أنت وأمي فقام فسجد طويلا حتى
اس رات کے قیام کی اجازت دیتی ہو میں نے عرض کیا ہاں میرے ماں باپ قربان ہو جائیں پھر آپ اٹھے اور بڑا دراز سجدہ کیا یہانتک کہ

ظننت أنه قبض فقمت ألتمسه ووضعت يدي على بطن قدميه فتحرك
میں نے گمان کیا کہ آپ نے وفات پائی پھر میں کھڑی ہو کر ڈھونڈنے لگی اور میں نے اپنا ہاتھ آپ کے تلووں پر رکھا تو وہ ہلا

ففرحت وسمعته يقول في سجوده أعوذ بعفوك من عقابك وأعوذ برضاك
پس میں خوش ہو گئی اور میں نے آپکو سنا کہ سجدہ میں یہ کہتے تھے تیرے عقاب سے تیرے عفو کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے غصہ سے تیری

من سخطك وأعوذ بك منك جل وجهك لا أحصي ثناء عليك أنت كما
رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں تیرا وجہ بزرگ ہے تیری ثنا کی شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے

أثنيت على نفسك فلما أصبح ذكرتهن له فقال يا عائشة تعلميهن وعلميهن
تو نے اپنی ثنا کی ہے جب صبح ہوئی تو میں نے ان دعاؤں کا ذکر کیا پس فرمایا اے عائشہ ان کو سیکھ لے اور سکھا دے

فإن جبرئيل عليه السلام علمنيهن وأمرني أن أرددهن في السجود رواه
کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعائیں مجھکو سکھائی ہیں اور کہہ دیا ہے کہ سجدہ میں انکو بار بار پڑھا کروں اسکو بیہقی

البيهقي وعنها رضي الله عنها قام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل
نے روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات سے اٹھکر

يصلي فأطال السجود حتى ظننت أنه قبض فلما رأيت ذلك قمت حتى
نماز شروع کی اور سجدہ بہت دراز کیا یہانتک کہ میں نے گمان کیا کہ حضرت نے وفات پائی جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں اٹھی یہانتک کہ

حركت إبهامه فتحرك فرجعت فلما رفع رأسه من السجود وفرغ من صلاته
آپکا انگوٹھا ہلایا تو وہ ہلا پھر میں چلی آئی جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہو گئے تو

قال يا عائشة أو يا حميراء أظننت أن النبي قد خاس بك فقلت لا والله
فرمایا اے عائشہ رض کہا یا اے حمیرا کہا کیا تو نے یہ گمان کیا کہ نبی نے تجھسے غدر کیا پس میں نے عرض کیا نہیں قسم اللہ کی

يا رسول الله ولكني ظننت أنك قبضت لطول سجودك فقال أتدرين
یا رسول اللہ میں نے سجدہ کی درازی سے یہ گمان کیا کہ آپ نے وفات کی پھر فرمایا تو جانتی ہے

أي ليلة هي قلت الله ورسوله أعلم قال هذه ليلة النصف من شعبان
یہ کونسی رات ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہے فرمایا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے

إن الله يطلع على عباده في ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين
بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں اپنے بندوں پر ظاہر فرماتا ہے پھر مغفرت مانگنے والوں کو بخشتا ہے

سخط بالضم و بفتحتین و بضمتین خشم گرفتن و ناخشنود شدن ۱۲ م

من عقابک عذابک ۱۲ م

في الكتب الصحيحة المعتبرة بل ولا في غير المعتبرة ولم يرو فيها حديث

معتبرہ میں اسکی کچھہ اصل نہیں ہے بلکہ غیر معتبر کتابوں میں بھی اور انمین کوئی حدیث مروی نہین ہے

لا ضعيف ولا موضوع ولا يعتاد ذلك في غير بلاد الهند من الديار

نہ ضعیف اور نہ موضوع اور نہ سواے بلاد ہند کے کسی جگہہ اسکی عادت ہے نہ دیار

العربية من الحرمين الشريفين زادهما الله تعظيما وتشريفا ولا في

عرب کے حرمین شریفین یعنی مکہ مدینہ مین اللہ انکی تعظیم اور شرف زیادہ کرے اور نہ ان

غيرهما ولا في البلاد العجمية ما عدا بلاد الهند بل عسى ان يكون ذلك

دونون کے سوا اور نہ بلاد عجم مین تھے بجز بلاد ہند کے بلکہ احتمال ہے اور یہہ

وهو ظن الغالب اتخاذا من رسوم الهنود في ايقاد السرج للديوالي فان

گمان غالب ہے کہ ہندوان کے رسوم مین سے اخذ کیا ہے کہ وہ دیوالی مین روشنی کرتے ہین بلکہ

عامة الرسوم البدعة الشنيعة بقيت من ايام الكفر في الهند و

بدعت شنیعہ کی عام رسم کفر کے زمانہ سے ہندوستان مین باقی رہ گئے ہیں اور

شاعت في المسلمين بسبب المجاورة والاختلاط واتخاذهم السراري

بسبب ہم نشینی اور ملنے جلنے کے اور کافر لونڈیاں

والزوجات من النساء الكافرات قال بعض المتاخرين من العلماء ان

اور جورو بین کرنے سے مسلمانوں مین پھیل گئی ہے بعض متاخرین علماء کہتے ہین

استحداث السرج الكثيرة في الليالي المخصوصة من البدع الشنيعة

خاص خاص راتون مین روشنی کرنی بدعت شنیعہ ہے

فان كثرة الوقيد زيادة على الحاجة لم يرد باستحبابه اثر في الشرع في

کیونکہ حاجت سے زیادہ چراغ جلانے کے استحباب مین کوئی اثر شرعی کہین منقول نہین

موضع قال علي بن ابراهيم واول حدوث الوقيد من البرامكة

ہجری کہتا ہے کہ علی بن ابراہیم کہتا ہے کہ پہلے پہل روشنی برامکہ سے شروع ہوئی ہے

وكانوا عبدة النار فلما اسلموا ادخلوا في الاسلام ما يموهون انه

یہہ لوگ آتش پرست تھے جب مسلمان ہوئے تو انہون نے اسلام مین وہ بات داخل کرلی جسکو

من سنن الهدى ومقصودهم عبادة النيران حيث سجد المسلمون

سنن الہدی بتاتے اور انکی غرض آگ کی پرستش تھی اسواسطے کہ ... ساتھ انکے ...

من شعبان يقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب و قل هو الله احد عشر مرات

کہ ... پڑھیں ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے

الحديث الى آخره و يأمر الكاتبين ان لا تكتبوا على عبدي سيئة و اكتبوا له

آخر حدیث تک اور کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ کے گناہ مت لکھو اور اسکے حسنات

الحسنات الى ان يحول عليه الحول و من صلى هذه الصلوة فان يجعل له

جب تک یہہ سال گزر جاوے لکھتے رہو اور جو کوئی یہہ نماز پڑھتا ہے تو پروردگار اسکے واسطے

نصيبا من عبادة تلك الليلة قال ابن الجوزي فيه مجاهيل و ضعفاء حديث

اوس رات کے عابدوں میں حصہ مقرر کر دیتا ہے ابن جوزی کہتا ہے اسمیں راوی مجہول اور ضعیف ہیں حدیث

من قرأ ليلة النصف من شعبان الف مرة قل هو الله احد في مائة ركعة

جسنے شعبان کی پندرھویں شب کو ہزار بار قل ہو اللہ احد سو رکعت میں پڑھے تو

لم يخرج من الدنيا حتى يبعث الله عليه في منامه مائة ملك ثلثون يبشرونه

دنیا سے نہیں نکلیگا یہانتک کہ اللہ تعالی اسپر خواب میں سو فرشتے بھیجیگا تیس فرشتے تو اسکو جنت کا

بالجنة و ثلثون يؤمنونه من النار و ثلثون يعصمونه من ان يخطئ و عشرة

مژدہ دینگے اور تیس فرشتے آگ سے بچاوینگے اور تیس اسکو خطا سے بچاوینگے اور دس

يكذبون من عاداه قال ابن الجوزي فيه مجاهيل و متهمون حديث

اسکے دشمنوں کو جھٹلاوینگے ابن جوزی کہتا ہے اسمیں مجہول اور بدنام راوی ہیں حدیث

علي رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة النصف من شعبان قام فصلى

علی سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھویں شب کو دیکھا کہ اٹھے اور چودہ

اربع عشرة ركعة الحديث و اسناده مظلم و قال البيهقي يشبه ان يكون

رکعت پڑھیں آخر حدیث تک اور اسکی سند نامعلوم ہے اور بیہقی کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ

موضوعا و من البدع الشنيعة ما تعارف الناس في اكثر بلاد الهند

حدیث موضوع ہے اور بدعت شنیع سے ہے یہہ جو ہندوستان کے اکثر شہروں میں لوگوں سے

من ايقاد السرج و وضعها على البيوت و الجدران و تفاخرهم بذلك

رواج دیے رکھا ہے روشنی کرنی اور گھروں پر اور دیواروں پر چراغ جلانے اور انمیں فخر کرنا

و اجتماعهم للهو و اللعب بالنار و احراق الكبريت فانه مما لا اصل له

اور آتشبازی سے لہو لعب کو جمع ہونا اور گندھک شورہ پھونکنا یہہ تو وہ امر ہے کہ جسکا ثبوت صحیح

بعض اللیالی ثم ترکها وبین العذر فی ترک المواظبة وهو خشیة ان یکتب

راتون میں پڑھا پھر چھوڑ دیں اور مداومت کے ترک پر عذر بیان فرمایا ایسا نہو کہ ہم پر فرض

علینا ثم واظب علیها الخلفاء الراشدون خصوصا امیر المومنین عمر رضی

ہو جاویں پھر خلفاء راشدین نے تراویح پر مداومت کی خصوصا امیر المومنین عمر رضی الله

الله عنهم اجمعین کما جاء فی الاحادیث وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم

عنہم اجمعین نے چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی وذکر فی بعض کتب

کہ اپنے اوپر میری سنت اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت لازم کر لو اور فقہ کی بعضی کتابوں میں

الفقه لو ترک اهل البلدة التراویح قاتلهم الامام علی ذلک ویروی ان عائشة

مذکور ہے اگر کسی شہر کے لوگ تراویح چھوڑ دیویں تو اس ترک پر انسے امام مقاتلہ کرے اور روایت ہے کہ عائشہ رض

عائشة تقوم خلف ذکوان مولی لها وکذلک ام سلمة کانت تقوم بجماعة

اپنے مولی ذکوان کے پیچھے تراویح پڑھا کرتی تھیں اور ایسے ہی ام سلمہ رض عورتوں کی جماعت کے ساتھ تراویح

النساء امتها مولاتها ام حسن البصری ونذکر الکلام فیها فی عدة فصول

پڑھتی تھیں انکی لونڈی حسن بصری کی ماں امامت کرتی تھیں اور ہم اسمیں جو گفتگو ہے کئی فصلوں میں ذکر کرینگے

الفصل الاول فی تعداد رکعاتها فعندنا عشرون

پہلی فصل رکعاتوں کی گنتی میں سو ہمارے نزدیک تراویح بیس

رکعة لما روی البیهقی باسناد صحیح انهم کانوا یقومون علی عهد عمر رض

رکعتیں ہیں کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے کہ وہ لوگ عمر رض کے عہد میں بیس

بعشرین رکعة وفی عهد عثمان رض وعلی رض مثله وروی ابن عباس انه

رکعت پڑھا کرتے تھے اور عثمان رض اور علی رض کے عہد میں اتنی ہی پڑھتے تھے اور ابن عباس رض یہ روایت کرتا ہے کہ

صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرین رکعة فی رمضان ثم اوتر بعد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں بیس رکعتیں پڑھیں پھر اسکے بعد تین وتر

بثلث لکن المحدثین قالوا ان هذا الحدیث ضعیف والصحیح ما روته عائشة

پڑھے لیکن محدث کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح وہی ہے جو عائشہ رض روایت کرتی ہیں

انه صلی احدی عشرة رکعة کما هو عادته فی قیام اللیل وروی انه کان

کہ حضرت نے گیارہ رکعت پڑھیں جیسے کہ قیام لیل میں آپکی عادت تھی اور روایت ہے کہ بعضے بزرگ

الى تلك السرج وقد جعلها جهلة ائمة المساجد مع صلوة الرغائب

سجدہ کرتے تھے اور اسکو مساجد کے جاہل اماموں نے صلوۃ الرغائب کے ساتھ

شبكة لجمع العوام وطلب الرياسة والتقدم وملأ بذكرها القصاص

عوام کے جمع کرنے کو ریاست اور تقدم کی تلاش میں جال بنا لیا اور قصہ خوانوں نے اس تذکرہ سے

مجالسهم ثم انه تعالى اقام ائمة الهدى في سعي ابطال امثال هذه المنكرات

مجلسوں کو پر کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے منکرات دور کرنے کے لئے ہدایت کے امام قائم کئے پھر یہ منکرات

فتلاشى امرها وتكامل ابطالها في البلاد المصرية والشامية في الاوائل

پریشان ہو گئے اور سنہ آٹھ سو کے اوائل میں اسکا ابطال بلاد مصری اور شامی سے

المائة الثامنة وقد انكر الطرطوسي الاجتماع ليلة الختم ونصب المنابر و

خوب طرح ہو گیا اور طرطوسی نے تو ختم کی شب میں بھی اجتماع سے اور منبر قائم کرنے سے اور

اختلاط الرجال والنساء والتلاعب بينهم حتى يكون ما يكون كذا في التذكرة

عورت مردوں کے اختلاط اور آپس کے بازیچہ سے انکار کیا ہے یہانتک کہ جو ہوتا ہے ہو یہ تذکرہ میں ہے

شهر رمضان

رمضان کا مہینا

واما شهر رمضان ففيه صيام وقيام والمراد بالقيام التراويح فنذكر

اور رمضان کا مہینا سو اسمیں روزہ ہیں اور رات کی نماز اور قیام سے مراد تراویح ہیں اب ہم یہاں

ههنا احكامها والمسائل المتعلقة بها اعلم انه قد اختلف العلماء في

اسکے احکام اور اور مسائل جو اس سے متعلق ہیں ذکر کرینگے سمجھ لے کہ علما نے تراویح میں یہہ

التراويح هل تسمى سنة فقال بعضهم لا هي من النوافل وتسمى مستحبة

اختلاف کیا ہے کہ آیا انکو سنت کہیں پس بعضے علما کہتے ہیں نہیں یہہ تو نفلیں ہیں اور انکو مستحب کہتے ہیں

وقال بعضهم تسمى سنة وهو الاصح وهي سنة مؤكدة للرجال والنساء

اور بعضے کہتے ہیں انکو سنت کہنا چاہیے اور یہی اصح ہے اور تراویح مردوں اور عورتوں کے حق میں سنت موکدہ ہیں

توارثها الخلف عن السلف وانقطع الخلاف برواية الحسن عن ابي حنيفة

پچھلے لوگ پہلوں سے لیتے چلے آئے ہیں اور حسن کی روایت سے جو ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے

رحمهما الله انها سنة لا ينبغي تركها وهذا لان النبي صلى الله عليه وسلم قد اقامها

خلاف جاتا رہا کہ یہہ سنت ہیں انکا ترک سزاوار نہیں ہے اور یہہ بات اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کو بعضی

حاشیہ:

ط شبکہ بفتحتین دام صیاد ۱۲ منتخب

ط قصاص القوم تشدید صاد قصہ خوانان ۱۲

ط تلاشی نیست شدن ۱۲ منتخب

ط طرطوس بلد ۱۲ ... ۱۲

ط ... تدارک ... گرفتن ۱۲

خلف ... سلف ... [illegible]

بالجماعة مكروه لانه لو كان مستحبا لكانت افضل كالمكتوبات ولو كانت

جماعت سے مکروہ ہوتی ہیں اسلیے کہ اگر مستحب ہوتیں تو افضل ہوتی جیسے فرائض جماعت سے افضل ہوتی ہیں اور اگر

افضل لكان المتهجدون والقائمون بالليل يجتمعون فيصلون جماعة طلبا

افضل ہوتیں تو تہجد گزار اور رات کے قائم رہنے والے جمع ہو کرتے اور فضیلت کی طلب میں جماعت سے پڑھا کرتے

للفضيلة فلما لم يرو ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن اصحابه

اور چونکہ یہہ فضیلت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آنکے اصحاب رضوان اللہ

رضوان الله عليهم اجمعين علم انه لا فضل في ذلك الفصل

علیہم اجمعین سے مروی نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ انہیں کچھہ فضیلت نہیں ہے دوسری

الثاني المستحب ان يجلس بين كل ترويحتين مقدار ترويحة و

فصل مستحب یہہ ہے کہ ہر دو ترویحوں میں بقدر ایک ترویحہ کے آرام لیلیا کرے اور

كذلك بين الخامسة والوتر وهو المروي عن ابي حنيفة رح ولان التراويح

ایسے ہی درمیان پانچویں ترویحہ اور وتر کے آرام لے اور امام ابی حنیفہ رح سے یہی روایت کی گئی ہے اور اسواسطے کہ تراویح کا لفظ

ماخوذ من الراحة ففيه تحقيق اسمها وهو المروي عن السلف واهل

راحت میں سے نکلا ہے پس تو اس آرام کرنے میں اسکے نام کا ثبوت ہوا اور سلف سے یہی مروی چلا آتا ہے اور دونوں

الحرمين كانوا مجمعين على ذلك اما اهل مكة فانهم يطوفون اسبوعا

حرم والے اسی پر متفق تھے رہے مکہ والے سو یہہ لوگ سات طواف کیا کرتے ہیں

واهل المدينة يصلون اربعا وكذا اهل كل بلد من بلاد المسلمين ثم هم

اور مدینہ والے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور ایسے ہی مسلمانوں کے شہروں میں سے ہر ایک شہر والے پھر اُنکو

بالخيار ان شاؤا سبحوا وهللوا وصلوا وقرؤا القران او سكت ولو ترك

اختیار ہے چاہے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھے یا نماز پڑھے یا قرآن کی تلاوت کرے یا چپ بیٹھا رہے اور اگر ہر ایک

الاستراحة بين كل ترويحتين فقيل لا باس به وقيل لا يستحب لانه

دو ترویحوں میں استراحت کو ترک کرے تو کہتے ہیں اسکا کچھ ڈر نہیں اور کوئی کہتا ہے غیر مستحب ہے کیونکہ

يخالف عمل اهل الحرمين الشريفين زادهما الله تعظيما وتشريفا قال

حرمین شریفین والوں کے عمل سے اللہ انکی تعظیم اور تشریف زیادہ کرے برخلاف ہے بندہ

العبد الضعيف اصلح الله حاله واحسن مبداه ومآله ان الانتظار

بعض السلف في عهد عمر بن عبد العزيز يصلون احدى عشرة ركعة قصدا
عمر بن عبد العزیز کے عہد میں گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے اس غرض سے کہ

للتشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم والذي استقر عليه الامر واشتهر من
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہت ہو جائے اور وہ گنتی جو ٹھہر گئی ہے

الصحابة والتابعين ومن بعدهم هو العشرون وما روي انها
صحابہ اور تابعین سے اور انکے بعد کے لوگوں سے مشہور چلا آتا ہے سو بیس رکعتیں ہیں اور یہ جو روایت ہے

ثلث وعشرون فلحساب الوتر معها وقال مالك وروي عن الشافعي ايضا
کہ تراویح تیئیس رکعت ہیں سو وتر کو تراویح کے ساتھ ملا لیا ہے اور مالک کہتے ہیں اور شافعی سے بھی روایت ہے کہ تراویح

انها ست وثلثون او تسع وثلثون مع الوتر فهو عمل اهل المدينة خاصة قالوا
مع وتر چھتیس یا انتالیس ہیں سو یہ خاص مدینہ والوں کا عمل ہے اور کہتے ہیں کہ

سبب ذلك ان اهل مكة يطوفون بالبيت سبوعا ويصلون ركعتي
اسکا سبب یہ ہے کہ مکہ والے کعبہ کے سات طواف کرتے ہیں اور طواف کے دو دو رکعت ہر دو ترویحوں کے بیچ میں

الطواف بين كل ترويحتين واهل المدينة لما بعدوا من ادراك هذه
پڑھتے ہیں اور مدینہ والے چونکہ اس فضیلت کے حاصل کرنے سے دور ہیں

الفضيلة صلوا بدل ذلك اربع ركعات في يسمونها الست عشرية واستمر
تو انہوں نے انکے بیچ میں چار رکعت پڑھنی شروع کر دیں اور انکا نام ست عشریہ رکھ دیا اور انکی

عادتهم على ذلك الى الان وقد يروى ذلك عن عمر وعلي رضي الله عنهما
عادت آج تک وہی چلی آتی ہے اور کبھی یہی روایت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی آئی ہے

لكنه غير مشهور عنهما فان صلى غيرهم ايضا لا باس ويستوي فيه الامام
پر انسے مشہور نہیں ہے پس اگر انکے سوا کوئی اور بھی پڑھے تو کیا ڈر ہے اور اسمیں امام وغیرہ

وغيره وينبغي ان يصلوا فرادى لان التنفل بالجماعة في غير التراويح
سب برابر ہیں اور بہتر یہ ہے کہ الگ الگ پڑھیں اسواسطے کہ سوا تراویح اور نوافل جماعت سے

مكروه عندنا لكن اهل المدينة يصلونها بالجماعة والتنفل بالجماعة
ہمارے نزدیک مکروہ ہیں لیکن مدینہ والے انکو جماعت سے پڑھتے ہیں اور نفلیں جماعت سے

لا يكره عندهم قال الشيخ قاسم الحنفي من متأخري علماء مصر التنفل
انکے نزدیک مکروہ نہیں اور شیخ قاسم حنفی مصر کے متاخرین علماء میں سے کہتا ہے کہ نفلیں

وسائر السنن تتادی بمطلق النیۃ لانہا نوافل والنوافل تتادی بمطلق

اور تمام سنتیں مطلق نیت سے ادا ہو جاتی ہیں کیونکہ یہ نفلیں ہیں اور نفلیں مطلق نیت سے ادا ہو جاتی ہیں

والاحتیاط ان ینوی التراویح او سنۃ الوقت او قیام اللیل فی شہر

اور احتیاط یہی ہے کہ تراویح کی یا وقتی سنت کی یا ماہ رمضان کی قیام لیل کی

رمضان وفی سائر السنن ینوی السنۃ او ینوی الصلوۃ متابعۃ لرسول

نیت کرے اور تمام سنتوں میں سنت کی نیت کیا کرے اور اس نماز کی نیت کرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکون ابعد عن الاختلاف ثم قیل ہل یحتاج لکل

کی متابعت سے ہے یعنی منقول ہیں تاکہ اختلاف سے بچ جاوے پھر کہتے ہیں کہ تراویح کے

شفع من التراویح علی حدۃ ان ینویہا والاصح انہ لا یحتاج اذ الکل

ہر دوگانہ کے واسطے جدا جدا نیت چاہیئے اصح یہہ ہے کہ نیت کی حاجت نہیں ہے کیونکہ سب کی

بمنزلۃ صلوۃ واحدۃ

سب بمنزلہ ایک نماز کے ہے

الفصل الرابع فی قدر القراءۃ

چوتھی فصل تراویح کی قراءت کی

فی التراویح اختلفوا فیہ فقیل یقرأ مقدار ما یقرأ فی المغرب

اس میں اختلاف کرتے ہیں پس کوئی کہتا ہے اتنی قراءت پڑھے جتنی نماز مغرب میں پڑھتے ہیں

لانہا اخف من المکتوبات وہذا غیر سدید لانہ لا یقع بہذا

کیونکہ تراویح مکتوبات سے ہلکی سی ہلکی ہے اور یہہ قول استوار نہیں ہے کیونکہ اتنی مقدار سے

المقدار الختم فی رمضان وقال بعضہم یقرأ کما یقرأ فی العشاء لانہا

رمضان میں ختم پورا نہیں ہوگا اور بعضے کہتے ہیں اتنا پڑھے جتنا عشاء میں پڑھتے ہیں کیونکہ تراویح

تبع للعشاء فی وقتہا وروی الحسن عن ابی حنیفۃ رح ان یقرأ فی کل

اپنے وقت میں عشاء کی تابع ہے حسن امام ابو حنیفہ رح سے روایت کرتا ہے کہ ہر ہر رکعت میں دس

رکعۃ عشر آیات ونحوہا لانہ یقع بہا الختم مرۃ لان عدد رکعات

آیتیں کم و بیش پڑھے کیونکہ اس مقدار میں قرآن ایکبار ختم ہو جاویگا اسلیے کہ تراویح کی تمام رکعتیں

التراویح ستمائۃ وآیات القرآن ستۃ الاف فیکون فی کل رکعۃ

چھ سو ہوتی ہیں اور قرآن کی آیتیں چھ ہزار ہیں تو ہر ایک رکعت میں تخمینا

عشر آیات تقریبا وقال بعضہم یقرأ فی کل رکعۃ عشرین الی ثلثین

دس آیتیں پڑھتی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر ایک رکعت میں بیس آیتوں سے تیس تک پڑھے

بين الترويحتين على ما تعارف بين الحفاظ في هذا الزمان من تطويل القراءة
اس رواج کے موافق جو اس زمانہ کے حافظوں میں تراویح کی قراءت بہت دراز ہوتی ہے
في التراويح صعب على المصلين بل يمكن ان ينقضي الليل بذلك وبهذا
انتظار کرنا نمازیوں پر دشوار رہوتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ ساری رات اسی میں گزر جائے اور اس سے
يظهر ان تطويل القراءة غير مستحسن لاستلزام فوات هذا العمل المستحب
ظاہر ہوتا ہے کہ قراءت کی طوالت اچھی نہیں ہے کیونکہ اس سے اس عمل کا فوت ہو جانا جو عمل مستحب
المتوارث من السلف بل ينبغي رعاية الاعتدال في القراءة كما تيسر الترويحة
سلف سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے لازم آتا ہے بلکہ قراءت میں میانہ روی کی رعایت چاہیے تو ترویحہ اتنی آسان ہو جاوے
وسيأتي حكم القراءة في التراويح ولو استراح مقدار اربع ركعات بقراءة
سزاوار ہیں اور تراویح میں قراءت کا حکم قریب آتا ہے اور اگر بمقدار چار رکعت کے قراءت درمیانہ سے
معتدلة دون قدر ما صلى الترويحة لكفى انشاء الله ونرجو من الله القبول
استراحت کرے اس قدر نہیں جتنی دیر میں ترویحہ پڑھا ہو تو بھی انشاء اللہ کافی ہے اور اللہ سے قبولیت کی امید ہے

الفصل الثالث في نية التراويح

فان نوى التراويح او السنة
تیسری فصل تراویح کی نیت میں پس اگر تراویح کی یا وقتی
الوقت او قيام الليل في رمضان جاز وان نوى صلوة مطلقة او نوى
سنت کے یا رمضان میں قیام لیل کی نیت کرے تو جائز ہے اور اگر مطلق نماز کی نیت کرے یا فرض
تطوعا فقد اختلف المشايخ فيه حسب اختلافهم في اداء السنن الرواتب
تطوع کی نیت کرے تو اس میں مشایخ کا وہی اختلاف ہے جو سنن رواتب ادا کرنے میں اختلاف کرتے ہیں
ذكر بعض المتقدمين ان الاصح انه لا يجوز لانها سنة والسنة لا تتأدى
بعض متقدمین یہ ذکر کرتے ہیں کہ اصح یہ ہے کہ جائز نہیں کیونکہ تراویح سنت ہیں اور سنت تطوع
بنية التطوع او بنية مطلق الصلوة كما روى الحسن عن ابي حنيفة
کی نیت سے یا مطلق نماز کی نیت سے ادا نہیں ہوتیں چنانچہ حسنؒ ابو حنیفہؒ سے دربارہ دو رکعت نماز فجر کے
في ركعتي الفجر وهذا لانها صلوة مخصوصة كالمكتوبات فيجب مراعاة
روایت کرتا ہے اور یہ اس لئے کہ تراویح فرائض کی طرح مخصوص نماز ہے سو اس صفت کی رعایت
الصفة فلا تتأدى بمطلق النية وذكر اكثر المتأخرين ان التراويح
واجب ہے پس مطلق نیت سے ادا نہیں ہوگی اور اکثر متاخرین یہ ذکر کرتے ہیں کہ تراویح

ختمة ثلثين في الليالي وثلثين في الايام وواحدة في التراويح وقد روي

رہتے تھے تیس ختم تو راتوں میں اور تیس دنوں میں اور ایک ختم تراویح میں اور مواہب لدنیہ

في المواهب اللدنية مثل ذلك عن الشافعي رحمة الله عليهم اجمعين ثم قالوا

میں امام شافعی رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے ایسی ہی روایت ہے پھر کہتے ہیں کہ

الافضل تعديل القراءة بين التسليمات كما روى الحسن عن ابي حنيفة

تمام تسلیمات یعنی تمام دوگانوں میں تعدیل افضل ہے چنانچہ حسن رح ابو حنیفہ رح سے روایت کرتا ہے

وجاء عن عمر فلا باس به واما التسليمة الواحدة فانه لا يستحب تطويل

اور عمر رض سے آیا ہے اسکا کچھ ڈر نہیں ہے اور رہا ایک دوگانہ سو دوسری رکعت میں قراءت

القراءة في الثانية بلا خلاف كما في سائر الصلوة وان طول القراءة في

کی درازی بالاتفاق غیر مستحب ہے جیسے تمام اور نمازوں میں اور اگر پہلی رکعت میں قراءت

الاولى على الثانية فلا باس واما المختار فانه يجب ان يكون على

دوسری رکعت سے دراز کرے تو کچھ ڈر نہیں اور رہا بہتر اور پسندیدہ سو اسمیں اختلاف

الاختلاف عند ابي حنيفة وابي يوسف يكون المختار التسوية بين

ضروری ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح کے نزدیک دونوں رکعتوں میں برابری

الركعتين ويكون المختار عند محمد تطويل الركعة الاولى على الثانية

پسندیدہ ہوگی اور امام محمد رح کے نزدیک دوسری رکعت پر پہلی رکعت کی درازی پسندیدہ ہوگی

كما في الصلوة المفروضة مسئلة اذا غلط في التراويح فترك

جیسے تمام فرض نمازوں میں ہے مسئلہ جب تراویح میں غلطی کرے پس کوئی

سورة او اية وقرأ ما بعدها فالمستحب ان يقرأ المتروكة ثم المقروة ليكون

سورت یا کوئی آیت چھوڑ کر اسکے بعد کی پڑھ جاوے تو بہتر یہ ہے کہ اس متروک کو پڑھکر پھر پڑھی ہوئی کو پڑھے تاکہ

على الترتيب مسئلة واذا فسد شفع من التراويح وقد قرأ فيه

ترتیب وار رہے مسئلہ اور اگر تراویح کا کوئی دوگانہ فاسد ہو جاوے اور اسمیں کچھ قرآن پڑھ چکا تھا تو

هل يعيد ما قرأ قيل لا يعيد لان المقصود هو القراءة ولا فساد في

آیا اسکو پھر دہراوے کوئی کہتا ہے نہ دہراوے اسواسطے کہ مقصود تو قراءت تھی اور قراءت میں کچھ فساد

القراءة وقيل يعيد ليكون الختم في الصلوة الصحيحة وحكم الفتح

نہیں ہوا اور کوئی کہتا ہے پھر دہراوے تاکہ ختم صحیح نماز میں واقع ہووے اور بتادینے کا حکم

لما روی عن عمر بن الخطاب انه دعا ثلثة من الائمة فامر احدهم ان یقرأ
کیونکہ عمر بن الخطاب رضی سے روایت ہی کہ انہوں نے تین امام بلاسے پھر ایک کو کہا ہر ایک رکعت

فی کل رکعة ثلثین اٰیة وامر الثانی ان یقرأ خمسا وعشرین اٰیة وامر
میں تیس آیتیں پڑھا کر اور دوسرے کو کہا کہ پچیس آیتیں پڑھا کر اور تیسرے کو

الثالث ان یقرأ عشرین اٰیة فی کل رکعة فما قاله عمر فضیلة وما قاله
کہا کہ ہر ایک رکعت میں بیس آیتیں پڑھا کر سو عمر رضہ کا قول تو فضیلت کا ہے اور ابو حنیفہ رح

ابو حنیفة سنة وهذا لانهم اتفقوا علی ان السنة الختم مرة والفضیلة
کا قول سنت کا ہے اور یہہ اسواسطے کہ اسپر اتفاق ہوگیا کہ ایکبار ختم مسنون ہے اور فضیلت یہہ ہے کہ

الختم مرتین والافضلیة ثلث مرات والختم یقع مرة بما قال ابو حنیفة رح
دوبار ختم ہو اور فضیلت سے بڑھکر یہہ ہے کہ تین بار ختم ہو اور امام ابو حنیفہ رح کے قول کے موافق ایک ختم ہوجاتا ہے

ومرتین او ثلث مرات بما امر عمر رض کذا قالوا ومنهم من استحسن الختم فی
اور عمر رض کے امر کے موافق دو یا تین ختم ہوتے ہیں فقہانے یہی کہا ہے اور بعضے فقیہ ستائیسوین شب کے

لیلة السابعة والعشرین رجاء ان ینالوا فضیلة لیلة القدر اذ الاخبار
ختم کو بہتر سمجھتے ہیں اس امید پر کہ لیلة القدر کی فضیلت حاصل کرلین کیونکہ حدیثین

تظاهرت وکثرت علی انها هی لیلة القدر ولذا جعل مشائخ بخارا القراٰن
اس باب میں کہ یہی شب لیلة القدر ہے ایک دوسرے کی معاون اور کثرت سے ہین اور اسی واسطے بخارا کے مشائخ نے قرآن کے

خمس مائة واربعین رکوعا واعلموا المصاحف بها لیقع الختم فی لیلة السابعة
پانسو چالیس رکوع کھٹہرا دیئے ہیں اور مصاحف پر نشان لگا دیے ہین تاکہ ستائیسوین شب میں ختم

والعشرین ومن المتقدمین من مشائخنا قال الافضل ان یقرأ فی کل رکعة
واقع ہوا کرے اور ہمارے مشائخ میں سے بعضے متقدمین کہتے ہین کہ افضل یہہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں

ثلثین اٰیة ویختم فی کل عشر ختمة لان کل عشر من الشهر مهم مخصوص
تیس آیتیں پڑھا کرے اور ہر دھے میں ایک ایک ختم کیا کرے کیونکہ مہینہ میں ہر دھا خاص خاص الگ ہے

وقد جاء فی الحدیث انه شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واٰخره عتق
اور بیشک حدیث میں آیا ہے کہ رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اسکے اول میں رحمت ہوا وبیچ میں مغفرت ہے اور آخر میں آگ سے

من النار وروی عن ابی حنیفة رح انه کان یختم فی شهر رمضان احدی وستین
رستگاری ہے اور امام ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اکسٹھ قرآن ختم کیا

عليه في الحرمين وسائر ديار العرب التكبير عند الختم من والضحى الى اخر

ہین اور عرب کے تمام دیار مین مروج ختم کے وقت سورہ والضحی سے آخر تک تکبیر پڑھنے کا دستور ہے

القرآن والمتعارف فيه لا اله الا الله والله اكبر ولو اكتفى بالله اكبر صح ولو

اور پسندیدہ آمین لا اله الا الله والله اکبر ہے اور اگر الله اکبر پر اکتفا کرے تو صحیح ہے اور اگر

لم يكن الامام حافظ القرآن فقيل الافضل ان يقرأ سورة الاخلاص

امام قرآن کا حافظ نہو تو کوئی کہتا ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ہر ایک رکعت مین قل ہو الله

في كل ركعة وقيل الافضل ان يقرأ في كل ركعة سورة من القصار

احد پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ہر رکعت مین کوئی سورت قصار مین سے پڑھے

وهذا احسن لئلا يشتبه عليه عدد الركعات ولا يشتغل قلبه بحفظها

اور یہہ بہت اچھا ہے تاکہ مصلی پر رکعات کی گنتی مین شبہہ نہ پڑے اور نہ اسکا دل اسکی حفاظت مین لگے

فيتفرغ للتدبر والتفكر والمتعارف في هذا الزمان في الحرمين وديار

پھر تو فہم اور تفکر ہی مین لگا رہیگا اور اس زمانہ مین حرمین اور عرب کے دیار مین یہی

العرب ان يقرأ في الركعة الاولى من الشفع الاول سورة الفيل وفي الثانية

رواج ہے کہ پہلے دوگانہ کے پہلی رکعت مین سورہ فیل پڑھتے ہین اور دوسری رکعت مین

قل هو الله احد وفي الاولى من الشفع الثاني سورة لايلاف وفي الثانية

قل ہو الله احد اور دوسرے دوگانہ کی پہلی رکعت مین سورہ لایلاف اور دوسری رکعت مین

قل هو الله احد وهكذا حتى يقرأ في الشفع الثامن قل هو الله احد

قل ہو الله احد اور اسی طرح یہانتک آٹھویں دوگانہ مین دونون رکعت مین قل ہو الله احد

في الركعتين وفي التاسع قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وفي

پڑھتے ہین اور نوین دوگانہ مین قل ہو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور

العاشر قل هو الله احد وقل اعوذ برب الناس الفصل الخامس

دسوین دوگانہ مین قل ہو الله احد اور قل اعوذ برب الناس پانچوین فصل

في اداء التراويح بجماعة من ترك التراويح بالجماعة و

تراویح کو جماعت سے ادا کرنے مین جو شخص تراویح کو جماعت سے ترک کرے اور

صلاها في البيت ففيه اختلاف المشائخ منهم من قال يكون تاركا

گھر مین پڑھا کرے تو اسمین مشائخ کا اختلاف ہے انمین سے کوئی کہتا ہے کہ وہ سنت کا

لہ قوله ... سورہ والضحی سے آخر تک ... فراغ بالفتح ... ۱۲ منتخب

على ما عرف في الصلوات الاخر من الاختلاف فيه والفتوى على عدم
مختلف فیہ ہے جیسا کہ اور نمازوں میں معلوم ہو لیا ہے اور فتوے عدم فساد

الفساد وقيل لا اختلاف في التراويح لمكان الضرورة وقالوا لا ينبغي
پر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تراویح میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ ضرورت ہے اور فقہا کہتے ہیں قوم کو نہیں

للقوم ان يقدموا في التراويح الخوش خوان ولكن يقدموا الدرست خوان
چاہیے کہ تراویح میں خوش گلو کو امام کریں پر درست خوان یعنی صحیح پڑھنے والے کو امام کیا کریں

فان الامام اذا كان يقرء بصوت حسن يشغل عن الخشوع والتدبر والتفكر
کیونکہ امام اگر خوش آوازی سے پڑھیگا تو سننے والا خشوع اور فہم و فکر سے باز رہیگا

وكذا اذا كان لحانا لا باس بان يترك مسجده كذا في سنن الهدى ولو كان
اور ایسے ہی اگر امام اعراب میں غلطی کرتا ہو تو کچھ ڈر نہیں ہے کہ اپنی مسجد کو چھوڑ دے یہ سنن الہدی میں ہے اور اگر کوئی

الفقيه قاريا فالافضل له ان يصلي بقراءة نفسه ولا يقتدي بغيره
فقیہ شخص قاری ہو تو اسکو افضل یہ ہے کہ اپنی قراءت سے آپ پڑھ لے اور اور کا مقتدی نہ بنے

ولا ينقص تسبيحات الركوع والسجود عن الثلثة ولا يترك ثناء الاستفتاح
اور رکوع اور سجود کی تسبیحات تین بار سے کم نہ کرے اور سبحانک اللہم پڑھنا اور نبی

والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ايضا لانها سنن وقد ذكر في بعض
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنی ترک نہ کرے کیونکہ یہ سب مسنون ہیں اور فقہ کی

كتب الفقه خلافه والصحيح هو الاول واما باقي الدعوات فان علم
بعضی کتابوں میں اسکا خلاف لکھا ہے اور صحیح پہلی روایت ہے ترک نکرے اور رہی باقی دعائیں سو اگر قوم کے

من حال القوم ان لا يثقل ياتي بها والا لا واذا قرأ في الشفع الاخير
حال سے معلوم ہوتا ہو کہ دشوار نہیں ہیں تو پڑھے اور نہیں تو نہیں اور اگر پچھلے دوگانہ کی

في الركعة الاولى المعوذتين قيل قرء في الثانية فاتحة الكتاب وشيئا
پہلی رکعت میں معوذتین پڑھ دے تو کوئی کہتا ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کچھ

من البقرة فيكون ختما مرتحلا وقيل يعيد قل اعوذ برب الناس
سورہ بقر میں سے پڑھے تو گویا ہوگا کہ منزل پہنچتے ہی چل پڑا اور کوئی کہتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس کو دوبارہ پڑھے

ولا يقرأ شيئا من البقرة مراعاة للنظم والترتيب والمسنون المعمول
اور سورہ بقرہ میں سے کچھ نہ پڑھے تاکہ نظم اور ترتیب کی رعایت رہے اور مسنون اور جس میں

هي كسائر السنن يصلي فرادى اذ هو اقرب الى الاخلاص والبعد عن

تراویح اور سنتوں کی طرح الگ الگ پڑھی جاویں کیونکہ یہہ اخلاص سے نزدیک تر اور ریا سے

الرياء وقد ورد في الصحيح افضل صلوة المرء في بيته الا المكتوبة

دور تر ہے اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آدمی کی افضل نماز مکتوبات سے علاوہ گھر میں ہے

اقول هذا القول غير مختار لانه انما يكون في غير ما ورد فيه الجماعة

میں کہتا ہوں یہہ قول مختار نہیں ہے اسواسطے کہ یہہ قول تو ان نمازوں میں ہے جنمیں جماعت نہیں آئی

والتراويح قد ورد فيها الجماعة كما ذكرنا وعن ابي يوسف انه ان امكنه

اور تراویح میں جماعت آئی ہے چنانچہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ابو یوسف سے یہہ روایت ہے اگر ممکن ہو سکے کہ

اداءها في بيته مع مراعات سنة القراءة واشباهها فليصلها في

گھر میں سنت قرارت وغیرہ کی رعایت سے ادا کر سکے تو گھر میں

بيته الا ان يكون فقيها كبيرا يقتدى به ويكثر الجمع بحضرته فلا ينبغي

پڑھے مگر اس صورت میں کہ وہ شخص بڑا فقیہ ہو کہ اقتدا کرتے ہوں اور اسکی امامت سے لوگ کثرت سے جمع ہوتے ہوں

له ترك الجماعة مسئلة يكره ان يستاجر رجلا يؤمهم اذ يستأجر

تو ایسے کو جماعت کا ترک کرنا مناسب نہیں مسئلہ کسی شخص کو امامت کے واسطے اجرت پر مقرر کرنا مکروہ ہے کیونکہ امام کو نوکر

الامام فاسد مسئلة لو ام التراويح امامان فصلى كل امام

مقرر کرنا فاسد ہے مسئلہ اگر مصلی تراویح کو دو اماموں کے پیچھے پڑھیں کہ ہر ایک امام

بتسليمة فالصحيح انه لا يستحب وانما يستحب ان يصلي كل امام ترويحة

دوگانہ دوگانہ پڑھے تو صحیح یہہ ہی کہ اچھا نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ ہر ایک امام ایک ترویحہ پڑھے

وعلى هذا يجوز ان يصلي الفريضة احدهما والاخر التراويح مسئلة

اور بنا برین یہہ جائز ہے کہ فرض ایک امام پڑھاوے اور دوسرا امام تراویح پڑھاوے مسئلہ

لو صلى الامام الواحد التراويح في مسجدين في كل على الكمال اختلف فيه

اگر ایک امام نے تراویح دو مسجدوں میں پوری پوری پڑھائیں تو اسمیں اختلاف ہے

فقيل يجوز لاهل المسجدين كما اذن المؤذن واقام وصلى ثم اتى

بعضے کہتے ہیں کہ جائز ہے دونوں مسجد والوں کی نماز جیسے اگر کسی مؤذن نے اذان کہی اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی پھر دوسری

مسجدا واذن وصلى معهم فانه لا يكره الفصل السادس

مسجد میں جا کر اذان دے اور انکے ساتھ نماز پڑھے تو یہہ مکروہ نہیں ہے چھٹی فصل

للسنة وهو مسئ لما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قد صلى
تارک ہو گیا اور وہ برا کرتا ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے جتنی تراویح

التراويح بالجماعة وهكذا انقل عن اصحابه رضوان الله تعالى عليهم
پڑھیں سو جماعت سے پڑھیں اور ایسا ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے

اجمعين وعليه اتفاق فقهاء الامصار ومنهم من قال كان تارك للفضيلة ولا باس
منقول ہے اور اسی پر ملک کے فقہا کا اتفاق ہے اور انہیں سے کوئی کہتا ہے کہ وہ شخص فضیلت کا تارک ہوا اور کچھ ڈر نہیں ہے

لما روي عن بعض السلف ذلك ولان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما ترك
کیونکہ بعضے بزرگوں سے یہ بھی روایت ہے اور اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے ساتھ تراویح ترک

القيام بالقوم كانوا يصلون في بيوتهم كيف شاؤا وكان الامر على
کرنیکے بعد انکو یونہی چھوڑ دیا تھا وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں جس طرح چاہتے تھے پڑھ لیتے تھے

عهد ابي بكر رضي الله عنه وصدر من خلافة عمر رضي الله عنه هكذا ثم استقر الامر على الجماعة
اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور کچھ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہی حال رہا پھر تراویح نے جماعت پر قرار پایا

وهو افضل قال الشيخ قاسم الحنفي الصحيح ان اقامتها بالجماعة سنة
اور یہ افضل ہے شیخ قاسم حنفی کہتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا جماعت سے پڑھنا سنت

على الكفاية حتى لو ترك اهل المسجد كلهم الجماعة فقد تركوا السنة
کفایہ ہے یہانتک کہ اگر کسی مسجد کے تمام مصلی جماعت ترک کر دیں تو بیشک ترک سنت کیا

واساؤا في ذلك وان اقيمت التراويح بالجماعة في المسجد فمن تخلف
اور اسمیں برا کیا اور اگر مسجد میں تراویح جماعت سے ہونے لگیں پھر اگر کوئی شخص

عنها من افراد الانسان وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة ولم يكن
لوگوں میں سے پیچھے رہ گیا اور اپنے گھر میں پڑھ لیں تو اسنے فضیلت فوت کی اور برا

مسيئا وان صلوها بالجماعة في البيت اختلف فيه المشائخ والصحيح
کرنیوالا نہیں ہوا اور اگر وہ سب جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھیں تو اسمیں مشائخ کا اختلاف ہے اور صحیح

ان للجماعة فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة اخرى فهذا قد حاز
یہ ہے کہ ایک جماعت کی فضیلت ہے اور جماعت کی مسجد میں دوسری فضیلت ہے بس اسنے

احدى الفضيلتين وترك الاخرى وهكذا في المكتوبات انتهى وقيل
دونوں فضیلتوں میں سے ایک تو حاصل کی اور دوسری ترک کی اور یہی حال مکتوبات یعنی فرائض میں ہے انتہی کوئی کہتا ہے

صدر: بس شدن ۱۲ م
جو بانچ
فراہم آمدن و جمع کردن چیزے ۱۲ منتخب

بعضهم يجوز عندهم جميعا وهذا هو الصحيح لانهم لو قعدوا جاز فاذا
بیٹھے ہوں کہ ان سب کے نزدیک جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے کیونکہ وہ لوگ اگر تھک کر بیٹھتے تو بھی جائز ہوتی جب

قاموا كان بالجواز اولى واما الكلام في الاستحباب فعند ابي حنيفة رح
کھڑے ہو کر پڑھیں تو بطریق اولی جائز ہیں اور رہے کلام بہتر ہونے میں سو ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح

وابي يوسف رح المستحب ان يقوم القوم الا بعذر لانهم جاز لهم القعود
کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں مگر عذر سے کیونکہ انکو کھڑے رہ کر اور بیٹھ کر

والقيام فالقيام افضل لا محالة وعند محمد رح المستحب ان لا يقوموا لان
دونوں جائز ہیں تو پھر کھڑے رہ کر بیشک افضل ہے اور امام محمد رح کے نزدیک بیٹھ کر بہتر ہے کیونکہ

هذا الاختلاف معتبر عنده حتى منع الفرض من الجواز فكذا يمنع النفل
یہہ اختلاف امام محمد رح کے نزدیک معتبر ہے یہانتک کہ فرض کو جائز نہیں کہتے ایسے ہی نوافل کو بہتر

من الاستحباب مسئلة يكره للمقتدي ان يقعد في التراويح فاذا
نہیں کہتے مسئلہ مقتدی کو مکروہ ہے کہ تراویح میں بیٹھا رہے پھر جب

اراد الامام ان يركع يقوم لان فيه اظهار التكاسل في الصلوة و
امام رکوع کرنے لگے تو کھڑا ہو جاتے کیونکہ اسمین نماز کی کاہلی ظاہر ہوتی ہے اور

التشبه بالمنافقين قال الله تعالى واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى
منافقوں سے مشابہت ہوتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اور جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں بھی ہارے

وكذا اذا غلب النوم يكره ان يصلي مع النوم بل ينصرف حتى يستيقظ
اور ایسے ہی جب مقتدی پر نیند غلبہ کرے تو نیند میں نماز پڑھنی مکروہ ہے بلکہ چلا جاوے یہانتک کہ نیند جاتی رہے

لان في الصلوة مع النوم تهاونا وغفلة وترك التدبر وكذا يكره ان يصلي
کیونکہ سوتے ہوے نماز پڑھنے میں سستی اور غفلت اور ترک تدبر ہے اور مکروہ ہے اگر گرمی کے

على السطح لاجل الحر كذا في الخلاصة وقد قال الله تعالى قل نار جهنم
مارے چھت پر نماز پڑھے یہہ خلاصہ میں ہے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے تو کہہ دوزخ کی آگ

اشد حرا لو كانوا يفقهون الفصل السابع الافضل ان
اور بھی سخت گرم ہے اگر انکو سمجھ ہوتی فصل ساتوین افضل یہہ ہے کہ

يوتر بجماعة في رمضان فقط وعليه اجماع المسلمين واختلفوا
صرف ماہ رمضان میں وتر جماعت سے پڑھیں اور یہی مسلمانوں کا اجماع ہے اور افضلیت میں

اذا صلى التراويح قاعدا من غير عذر فالكلام فيه في موضعين في الجواز و
جب بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھے تو اسمیں دو جگہ گفتگو ہے جوازمیں اور

الاستحباب اما الكلام في الجواز فقد اختلف المشايخ فيه منهم من قال لا يجوز ومنهم من قال
بہتر ہونے میں پھر جواز میں تو یہہ کلام ہے کہ مشایخ نے اسمیں اختلاف کیا ہے بعضے یوں کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں

يجوز وهذا هو الصحيح واجمعوا على ان ركعتي الفجر قاعدا من غير عذر
جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے اور اسپر سب متفق ہیں کہ فجر کے دو رکعت سنت کے بلا عذر بیٹھ کر

لا يجوز هكذا روى الحسن عن ابي حنيفة رحمة الله عليه نصا فمن قال
جائز نہیں ہیں حسن رح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صاف یہی روایت کرتا ہے پھر جو شخص ناجائز کہتا ہے

لا يجوز قال هذه سنة تشابه ركعتي الفجر ومن قال يجوز قال هذه
تو یہہ استدلال کرتا ہے کہ سنت تراویح فجر کی دو رکعت کے مانند ہیں اور جو شخص جائز کہتا ہے وہ یہہ استدلال کرتا ہے کہ تراویح

نافلة لم تختص بزيادة توكيد مثل سنة الفجر فصارت كسائر السنن
نفل ہیں انمیں کوئی تاکید فجر کے سنتوں سے زیادہ نہیں ہے پھر تو ایسی ہوگئیں جیسی اور سب سنتیں

والنوافل والدليل رواية ابي سليمان عن ابي حنيفة رح وابي يوسف رح
اور نفلیں اور بڑی دلیل ابو سلیمان کی روایت ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح اور

ومحمد رح ولم يفصلوا بين العذر وغير العذر واما الكلام في الاستحباب
محمد رح سے اور انہوں نے عذر اور بلا عذر میں کچھہ فرق نہیں کیا اور رہی گفتگو بہتر ہونے کی

فالصحيح انه لا يستحب لانه يخالف المتوارث من عمل السلف واذا صلى
تو صحیح یہہ ہے کہ بیٹھکر پڑھنا اچھا نہیں ہے کیونکہ سلف کے متواتر عمل سے مخالف ہے اور اگر امام

الامام قاعدا التراويح بعذر او بغير عذر والقوم قياما فالكلام في
تراویح کو بعذر یا بلا عذر بیٹھکر اور مقتدی کھڑے ہوکر پڑھیں تو

هذا الفصل ايضا في موضعين الجواز والاستحباب اما الكلام في
اس باب میں بھی دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور بہتر ہونے میں پھر جواز میں تو یہہ

الجواز فاختلف المشايخ فيه منهم من قال جاز عند ابي حنيفة رح
کلام ہے کہ اسمیں مشایخ اختلاف کرتے ہیں بعضے تو انمیں سے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رح

وابي يوسف رحمة الله عليه ولم يجز عند محمد رح اعتبارا بالفرض وقال
اور ابو یوسف رح کے نزدیک جائز ہیں اور امام محمد رح کے نزدیک جائز نہیں ہیں جیسے فرض جائز نہیں اور بعضے

مسئلہ فصل جدا دن جدا شدن ۱۲ مسئلہ قیام ...

مسئلة لو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدي من القنوت

مسئلہ اگر وتروں میں مقتدی دعا قنوت سے ابھی فارغ نہیں ہوا کہ امام رکوع میں چلا گیا

فانه يتابعه لان القنوت ليس بموقت ولا مقدر مسئلة المسبوق

تو مقتدی امام کی پیروی کرے کیونکہ قنوت نہ تو وقت بندھی ہوئی ہے اور نہ اندازہ کی ہوئی ہے مسئلہ مسبوق

في الوتر اذا قنت مع الامام لا يقنت في قضاء ما فاته مسئلة اذا شكوا

جب امام کے ساتھ قنوت پڑھ چکے تو فائتہ کی قضا میں پھر نہ پڑھے مسئلہ جب نمازیوں کو

انهم صلوا تسع تسليمات او عشرا اختلف المشائخ فيه قال بعضهم

یہ شک واقع ہو کہ نو دوگانہ پڑھے یا دس تو ہمیں مشائخ اختلاف کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ

اعادوا تسليمة واحدة بالجماعة احتياطا وقال بعضهم لا يزيد لان

احتیاطاً ایک دوگانہ جماعت سے اعادہ کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ کچھ زیادہ نہ کریں کیونکہ

الزيادة على التراويح بالشك لا يجوز والصحيح انهم يصلون تسليمة

شک سے تراویح پر اعادہ زیادہ کرنا جائز نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ لوگ ایک دوگانہ

اخرى فرادى حتى يقع الاحتياط في فعل السنة باتمامها ويقع

الگ الگ پڑھیں تاکہ فعل سنت کے پورا کرنے میں احتیاط ہو جاوے اور تراویح کے

احتراز عن اداء النافلة بجماعة غير التراويح مسئلة اذا صلى

علاوہ اور نفل کو جماعت کے ساتھ پڑھنے سے بچ جاویں مسئلہ اگر ایک

الترويحة الواحدة امامان كل واحد تسليمة اختلفوا فيه قيل

ترویحہ کو دو امام پڑھیں ہر ایک امام ایک دوگانہ تو ہمیں اختلاف کیا گیا کوئی کہتا ہے

لا باس به والصحيح انه لا يستحب ذلك ولكن كل ترويحة يؤديها امام

اس کا کچھ ڈر نہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ اچھا نہیں ہے بلکہ ایک امام ایک ترویحہ ادا کرے

واحد وعليه عمل اهل الحرمين وغيرهم ويكون تبديل الامام في حالة

اور حرمین وغیرہ والوں کا اسی پر عمل ہے اور امام کے بدلنے کا حالت

الانتظار الفصل الخامس في وقت التراويح واختلف

انتظار میں ہو جاوے پانچویں فصل تراویح کے وقت میں

المشائخ فيه قالت جماعة من اصحابنا الحنفية ومنهم الشيخ اسمعيل

مشائخ اختلاف کرتے ہیں ہمارے اصحاب حنفیہ میں سے ایک جماعت نے کہا ہے جن میں شیخ اسمعیل زاہد ہیں

في الافضل فقال بعضهم الافضل الجماعة وقال الآخرون الافضل

اختلاف کرتے ہیں بعضے تو کہتے ہیں جماعت ہی افضل ہے اور کہتے ہیں کہ افضل یہہ ہے کہ

ان يوتر في منزله منفردا وهو المختار لان الصحابة رضي الله عنهم لم يجتمعوا على الوتر

وتر گھر جاکر اکیلا پڑھے اور یہی قول پسندیدہ ہے کیونکہ صحابہؓ نے وتروں کی جماعت پر اجماع

بجماعة كاجتماعهم على التراويح كذا في التبيين وشرح الهداية لابن

نہیں کیا جیسے تراویح پر اجماع کیا ہے یہہ تبیین میں اور ابن ہمام کی شرح

الهمام والعناية وفي رواية يوتر بعدها بجماعة الا ان يكون له التهجد

ہدایہ میں اور عنایہ میں ہے اور ایک روایت یہہ ہے کہ وتر تراویح کے بعد جماعت سے پڑھیں مگر وہ شخص تہجد گزار ہو

فيجعل الوتر بعده ويجهر الامام في الوتر في رمضان في الثلث والمنفرد

تو وہ نماز وتر تہجد کے بعد پڑھے اور امام نماز وتر کی تینوں رکعت میں صرف رمضان میں پکار کر پڑھے اور منفرد

بالخيار واختلفوا في القنوت فقيل يجهر وقيل لا يجهر لكن دون جهر

اختیار ہے اور دعا قنوت میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے پکار کر پڑھے اور کوئی کہتا ہے چپکے سے لیکن قراءت کی

القراءة واختلفوا في ارسال اليدين حال القنوت والاعتماد واختلفوا

آواز سے کمتر اور قنوت کے وقت دونوں ہاتھ چھوڑے رکھنے اور باندھ لینے میں اختلاف کرتے ہیں اور وتر میں

في المقتدي في الوتر فقيل يقنت الى قوله بالكفار ملحق ثم يسكت

مقتدی کے حق میں اختلاف کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ مقتدی دعاء قنوت بالکفار ملحق تک پڑھے اور اب چپکا ہو رہے

وقيل يؤمن وقيل هو بالخيار ان شاء امن وان شاء قنت وفي

اور کوئی کہتا ہے آمین کہے اور کوئی کہتا ہے مقتدی کو اختیار ہے چاہے آمین کہے اور چاہے دعا قنوت پڑھے اور

التبيين ويتبع المؤتم قانت الوتر في قنوته ويخفي لانه دعاء وقيل

تبیین میں یہہ ہے کہ پوری نماز والا مقتدی دعا قنوت میں قنوت پڑھنے والے کی پیروی کرے اور چپکے سے پڑھے کیونکہ یہہ دعا ہے اور کوئی کہتا ہے

يجهر وقيل عند محمد يقنت الامام دون المؤتم كما لا يقرأ والصحيح الاول

قنوت پکار کر پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک امام تو دعا قنوت پڑھے سو مقتدی نہ پڑھے جیسے قراءت نہیں پڑھتا اور صحیح اول قول ہے

مسئلة اذا فاتته ترويحة او ترويحتان وقام الامام في الوتر

مسئلہ اگر مقتدی کا ایک ترویحہ یا دو ترویحے فوت ہو جاویں اور امام وتر شروع کر دے

اختلف فيه فقيل يوتر مع الامام ثم يقضي ما فاته وقيل يقدم القضاء

تو اس میں اختلاف ہے پھر کوئی کہتا ہے کہ پہلے امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر فائتہ ادا کرے اور کوئی کہتا ہے پہلے فائتہ ادا کرے

مسئلہ قنوت بالضم فرمانبرداری کردن و دعا خواندن و خاموش شدن

مسئلہ آمین کہنا مقتدی کا

مسئلہ قنوت امام

الافضل فی التراویح استیعاب اکثر اللیل بالصلوٰۃ والانتظار والاستراحۃ
کہ تراویح میں افضل یہہ ہے کہ اکثر شب کو نماز اور انتظار اور استراحت میں پوری کردے

ولو اخرها الی اخر اللیل الصحیح انہ یجوز من غیر کراهۃ مسئلۃ
اور اگر آخر شب تک تاخیر کردے تو صحیح یہی ہے کہ بلا کراہت جائز ہے مسئلہ

اذا فاتت التراویح هل یقضی بعد وقتها بالجماعۃ او بغیر الجماعۃ فالجواب
اگر تراویح فوت ہو جاوے تو آیا تراویح کے وقت کے بعد جماعت سے یا بلا جماعت قضا کی جاوین تو جواب یہہ ہے

لا یقضی بجماعۃ واما القضاء بغیر جماعۃ فاختلف المشایخ فیہ قال
کہ جماعت سے قضا نکرین اور رہی قضا بلا جماعت تو اسمین مشایخ اختلاف کرتے ہین بعضے

بعضهم یقضی من الغد ما لم یدخل وقت تراویح اخری وقال بعضهم
کہتے ہین اگلے دن جبتک دوسری تراویح کا وقت نہ آوے قضا کرلیوے اور بعضے کہتے ہین

یقضی ما لم یمض شهر رمضان وقال بعضهم لا یقضی اصلا وهو الصحیح
جبتک رمضان کا مہینہ نگزر جاوے قضا کرے اور بعضے کہتے ہین ہرگز قضا نکرے اور یہی صحیح ہے

لانها لیست باکد من السنۃ بعد المغرب والعشاء وتلک لا تقضی
کیونکہ تراویح مین مغرب اور عشاء کے سنتون سے کچھ زیادہ تاکید نہین ہے اور وہ تو ہمارے اصحاب کے

وحدها عند اصحابنا فکذلک هذه والدلیل علیہ انها لا تقضی بجماعۃ
نزدیک قضا نہین کی جاتین تو ایسے ہی تراویح اور اسکی دلیل یہہ ہے کہ تراویح کی قضا جماعت کے ساتھ تو

بالاجماع ولو کانت تقضی لقضیت کما فاتت فان قضاها منفردا
بالاتفاق نہین ہے اور اگر تراویح کی قضا ہوتی تو ویسے ہی قضا ہوتی جیسے فوت ہوئی ہین پس اگر تراویح کو اکیلا ہی قضا کرے

کان مستحبا کسنۃ المغرب اذا قضاها کذا قال الشیخ قاسم الحنفی
تو اچھا ہے جیسے مغرب کی سنتین اگر قضا کرے شیخ قاسم حنفی نے ایسا ہی کہا ہے

ونقل فی سنن الهدی عن السراجیۃ لو قضاها منفردا کان فعلا
اور سنن الہدی مین سراجیہ سے منقول ہے اگر تراویح کو اکیلا قضا کرے تو اچھا

حسنا تم مسائل التراویح
کام ہے تراویح کے مسئلے ہو چکے

شهر شوال
شوال کا مہینا

الناس هذا الليل كله الى طلوع الفجر وقت لها قبل العشاء او بعدها وقبل
داخل ہے یہ کہتے ہیں کہ ساری رات طلوع صبح صادق تک تراویح کا وقت ہے عشاء سے پہلے یا عشاء کے بعد اور وتر

الوتر او بعده لانها قيام الليل وكان شرطها الليل فحسب وقال عامة
سے پہلے یا وتر کے بعد کیونکہ یہ سب قیام لیل ہے اور اسکی شرط صرف رات ہی ہے اور بخارا کے عام مشائخ

مشائخ بخارا وقتها ما بين العشاء والوتر فلو صلاها قبل العشاء
کہتے ہیں کہ تراویح کا وقت عشاء اور وتر دونوں کے بیچ میں ہے پس اگر تراویح عشاء سے پہلے

او بعد الوتر لم يؤدها في وقتها لان الآثار قد وردت هكذا وانما
یا وتر کے بعد پڑھے تو تراویح کو وقت پر نہ ادا کیا کیونکہ آثار اسی طرح کے آئے ہیں اور

يتبع في التراويح الآثار والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع
تراویح میں آثار ہی کی پیروی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے بعد طلوع صبح

الفجر حتى لو صلاها بعد الوتر جاز ولو صلاها قبل العشاء لا يجوز
صادق تک ہی ہے یہاں تک کہ اگر تراویح وتر کے بعد پڑھے تو جائز ہے اور اگر عشاء سے پہلے پڑھ لے تو جائز نہیں

لانها نوافل سنة بعد العشاء فاشبهت التطوع المسنون بعد العشاء
کیونکہ تراویح سنن عشاء کے بعد مسنون ہیں تو اسے رمضان سے علاوہ عشاء کے بعد کے

في غير رمضان ويجوز الصلوة بعد الوتر غاية الا ان الافضل ان يكون
مسنون تطوع سے مشابہ ہو گئیں اور وتر کے بعد نماز جائز ہی ہوتی ہے غایت ما فی الباب یہ ہے کہ رات کی

الوتر آخر صلوة الليل كما حقق في موضعه والمستحب تاخيرها الى
نمازوں میں وتر پیچھے پڑھنا افضل ہوتی ہیں چنانچہ اپنی جگہ میں ثابت ہو چکا ہے اور مستحب تہائی یا

ثلث الليل ونصفه وقيل يكره اداءها بعد النصف تشبيها بتاخير
آدھی رات تک تراویح کی تاخیر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ آدھی رات کے بعد تراویح کا پڑھنا مکروہ ہے جیسے عشاء کی تاخیر

العشاء والصحيح انه لا يكره لانها صلوة الليل والافضل فيها
مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات کی نماز ہے اور اسمیں آخر وقت

آخره وفي فتاوى قاضيخان ويستحب تاخير التراويح الى ما
افضل ہے اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ تراویح کی تاخیر آدھی رات کے

بعد نصف الليل وبعضهم قالوا به وهو الصحيح وفي الخلاصة
بعد تک مستحب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے اور یہی صحیح ہے اور خلاصہ میں یہ ہے

ط اشباہ بالکر ہ مذکور ن ۱۲ م

۳؎ ... منتخب ... ۱۲ م

احد في منامه انه يأكل حلوا كان تعبيره ان يكون له نصيب من لذة

خوابمیں یہہ دیکھے کہ شیرینی کھاتا ہے تو اسکی تعبیر یہہ ہوگی کہ اسکے واسطے ایمان کی لذت کا

الايمان ولهذا كان الافطار بالحلو افضل كالعسل والتمر مع ما في

حصہ ہے اور اسی لیئے روزہ کا افطار شیرینی سے افضل ہے جیسے شہد اور چھوہارا باوجودیکہ

التمر من خواص خصوصا في تمر المدينة على ما ذكر في موضعه ثلثا او خمسا

چھوہارے میں بہت خواص ہیں خصوصا مدینہ شریف کے تمر میں چنانچہ اپنی جگہہ میں مذکور ہیں کھاوے تین یا پانچ

او سبعا ثم يخرج الى المصلى فيما صح في هذا الشهر صيام ستة ايام

یا سات پھر عیدگاہ کو چلے اور جس چیزیں سے جو اس مہینہ میں بصحت ثابت ہوا ہے چھہ دن کے روزے ہیں

فقد روى مسلم في صحيحه عن ابي ايوب الانصاري ان رسول الله

بیشک مسلم نے اپنی کتاب میں ابو ایوب انصاری سے روایت کیا ہے کہ رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال

صلے الله علیه وسلم نے فرمایا جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے پیچھے چھہ روزے شوال میں رکھے

كان كصيام الدهر فهذا اذا صامها مدة عمره واما اذا صامها في شهر كان كصيام

تو ایسا ہے گویا تمام زمانہ کے روزے رکھے اور یہہ جبتک ہے کہ تمام عمر رکھتا رہے اور اگر ایکبار مہینہ میں رکھے تو ایکسال کے روزوں کے

سنة وقد ورد في هذا المعنى ايضا حديث ثوبان رواه ابن ماجة و

مانند ہے اور اسی مضمون میں ثوبان کی حدیث بھی آئی ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور

في رواية فاتبعه بالفاء وليس المراد التعقيب الحقيقي لاستلزامه

ابن ماجہ کی روایت میں ثم اتبعه کی جگہہ فاتبعه فا سے ہے اور اس سے تعقیب حقیقی مراد نہیں ہے کیونکہ اسمیں عید کے

صوم يوم العيد فيصح من اول الشهر وبعده والمختار عند الشافعي

دن کا روزہ لازم آتا ہے پس اول ماہ میں اور اسکے بعد بھی صحیح ہوتے ہیں اور شافعی رحمہ کے نزدیک پسندیدہ

من اول الشهر متتابعة وعندنا اعم وكذا عند احمد بل قالوا ان عندنا

اول ماہ میں پیاپے ہیں اور ہمارے نزدیک عام ہے اور ایسے ہی احمد کے نزدیک بلکہ ہمارے مجتہد کہتے ہیں کہ ہماری

البعد عن الكراهة والتشبه بالنصارى وقد حكم الفقهاء بسنية الغسل

تقسیم کراہت سے اور نصاری کی مشابہت سے بہت بچے ہوئے ہیں اور فقہا نے حکم دیا ہے کہ دونوں عید کے دن

يوم العيدين فطر واثباتها قياسه على الجمعة لعلة الاجتماع وقد

شهر شريف من اوائل شهر الحج ويسمى شهر الفطر وفيه يوم العيد يوم
يہہ ماہ بزرگ اشہر الحج کا پہلا مہینہ ہے اور شہر الفطر اسکا نام ہے اور اسمین عید کا دن گناہونکی

مغفرة الذنوب وقد ورد في الحديث عن انس انه اذا كان يوم العيد
مغفرت کا دن ہے اور حدیث مین انس رض سے آیا ہے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے

باهى الله تعالى بعباده الصائمين ملائكته فقال يا ملائكتي ما جزاء اجير
تو اللہ تعالی اپنے فرشتون پر اپنے روزہ دار بندون سے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو ایسے مزدور کی جزا کہ جو اپنا عمل

وفى عمله قالوا ربنا جزاؤه ان يوفى اجره قال يا ملائكتي فما جزاء عبيدي
پورا کر دیا کیا ہے فرشتے کہتے ہین اے پروردگار اسکی جزا یہی ہے کہ اسکا اجر پورا دیا جاوے بعد فرماتا ہے اے فرشتو میرے غلامون اور لونڈیونکی

وامائي قضوا فريضتي عليهم ثم خرجوا يعجون الى الدعاء وعزتي وجلالي
کیا جزا ہے کہ انہون نے میرا فرض جو انکے ذمہ تھا ادا کیا پھر نکلے کہ پکار کر دعا کرتے ہین اپنی عزت اور جلال

وكرمي وعلوي وارتفاع مكاني لاجيبنهم فيقول ارجعوا قد غفرت لكم
اور کرم اور علو اور درجہ کی بلندی کی قسم ہے ضرور انکی دعا قبول کی پھر اللہ فرماتا ہے چلے جاؤ بیشک تمکو بخشدیا

وبدلت سيئاتكم حسنات قال فيرجعون مغفورا لهم رواه البيهقي
اور تمہارے گناہون کو نیکیان بنا دین انس رض کہتا ہے پس وہ بخشے بخشائے چلے آتے ہین اسکو بیہقی نے

في شعب الايمان ومن السنة في يوم عيد الفطر ان يفطر قبل الخروج
شعب الایمان مین روایت کیا ہے اور عید الفطر کے دن یہہ مسنون ہے کہ عید گاہ کی طرف چلنے سے پہلے

الى المصلى وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل تمرات وتراهن احاد
کچھہ کھالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثی مین طاق چھوہارے کھایا کرتے تھے

في رواية البخاري عن انس وروى الحاكم عن عتبة بن حميد كان ياكل
انس رض سے بخاری کی روایت مین یہی آیا ہے اور حاکم عتبہ بن حمید سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلعم تین یا

ثلثا او خمسا او سبعا او اقل او اكثر وقالوا الحكمة في استحباب اكل التمر
پانچ یا سات یا کم و زیادہ کھایا کرتے تھے اور کہتے ہین چھوہارا کھانا مستحب ہونے مین مقصود

حلاوته والحلاوة يقوى البصر الذي يضعفه الصوم وايضا الحلو
اسکی شیرینی ہے اور شیرینی بینائی کو قوت دیتی ہے جسکو روزہ ضعیف کر دیتا ہے اور شیرینی

يرق القلب ويوافق مزاج الايمان ولذا ورد المؤمن حلوي وان راى

الحديث فيه والجهر بالتكبير في طريق المصلى سنة عند الائمة الثلثة
حدیث صحیح ہو اور تکبیر عیدگاہ کے راستہ میں تینوں اماموں کے نزدیک اور ابو یوسف رح

وعند ابي يوسف ومحمد واما عند ابي حنيفة فهو سنة في عيد الاضحى
اور محمد رح کے نزدیک پکار کر پڑھنا مسنون ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک تکبیر پکار کر پڑھنا عید الاضحی میں مسنون ہے

دون الفطر والخلاف في الجهر اما ان كبر بدون الجهر فهو حسن وذكر
عید الفطر میں نہیں اور خلاف پکار کر پڑھنے میں ہے اگر آہستہ سے تکبیر پڑھے تو یہ اچھا ہے اور اللہ کا

الله مستحب في جميع الاوقات ويفهم من الخلاصة ان الخلاف في اصل
نام لینا تمام اوقات میں خوب ہوتا ہے اور خلاصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلاف اصل تکبیر

التكبير وقد روى عن ابي حنيفة الجهر ايضا كذا في شرح ابن الهمام وتمسك
ہی میں ہے اور کبھی ابو حنیفہ رح سے پکار کر پڑھنا بھی مروی ہوا ہے یہ ابن الہمام کی شرح میں ہے اور ائمہ

الائمة بحديث رواه الدارقطني عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله
اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو دارقطنی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يكبر يوم الفطر اذا خرج الى المصلى وقال البيهقي في رفع
عید الفطر کے روز جب عیدگاہ کو تشریف لیجاتے تو تکبیر پڑھا کرتے تھے اور بیہقی کہتا ہے کہ اس حدیث

هذا الحديث كلام والصحيح انه موقوف على ابن عمر وقال الشيخ ابن
کے مرفوع ہونے میں کلام ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابن عمر رض پر موقوف ہے اور شیخ ابن ہمام

الهمام هذا الحديث ضعيف من جهة موسى بن محمد بن عطاء احد
کہتا ہے کہ یہ حدیث موسی بن محمد بن عطا کی جہت سے کہ یہ بھی اسکے راویوں میں سے ہے

رواته وايضا هو لا يدل على الجهر وقول الصحابي لا يعارض على عموم
ضعیف ہے اور یہ بھی کہ یہ حدیث جہر پر دلالت نہیں کرتی اور صحابی کا قول اس آیت کے عموم کا معارض نہیں ہو

الاية ودون الجهر من القول وروى عن ابن عباس انه سمع الناس
سکتا اور پکار سے کم آواز بولنے میں اور ابن عباس رض سے مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو تکبیر کہتے ہوئے

يكبرون فسأل من كان يقود به هل كبر الامام قال لا قال ادركنا
سنا تو اپنے مہار کش سے پوچھا کیا امام نے تکبیر کہی ہے اسنے کہا نہیں ابن عباس رض نے کہا ہمنے

مثل هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن احد منا يكبر

يروى في ذلك حديث عن فاكه بن سعد وكان له صحبة ولم يعرف لسوى
اور اس باب میں فاکہ بن سعد سے حدیث مروی ہے کہ اسکو صحبت بھی حاصل ہے اور سوا اسکے اس حدیث کے

هذا الحديث انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل يوم
اسکی اور حدیث بھی معلوم نہیں ہے کہ یہہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن

الفطر ويوم النحر ويوم عرفة رواه ابن ماجه في سننه والطبراني في معجمه
اور عید الضحی کے روز اور عرفہ کے دن نہایا کرتے تھے اسکو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور طبرانی نے اپنی معجم میں

والبزار في مسنده كذا قال الشمني قال الشيخ ابن همام هذا الحديث ضعيف
اور بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے یہہ شمنی کا قول ہے اور شیخ ابن ہمام کہتا ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے

كذا ذكر النووي وغيره وفي شرح كتاب الخرقي روى هذا الحديث وقال
یہہ نووی وغیرہ ذکر کرتے ہیں اور کتاب الخرقی کی شرح میں یہہ حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے

كان فاكه بن سعد يامر اهله بالغسل في هذه الايام وقال ورواه عبد الله
کہ فاکہ بن سعد اپنی اہل کو ان دنوں میں غسل کے واسطے کہا کرتا تھا اور کہا ہے کہ اسکو عبد اللہ بن احمد نے

بن احمد في المسند وابن ماجة واورده السيوطي في جمع الجوامع عن الشعبي
مسند میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور سیوطی جمع الجوامع میں شعبی سے اور وہ

عن زياد بن عياض الاشعري قال القوم رايت منكم كل فعل رايته من
زیاد بن عیاض اشعری سے لایا ہے کہ اسنے قوم سے کہا ہے جتنے سارے کام وہی دیکھے ہیں جو رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انكم لا تغتسلون في العيدين ورواه ابن
صلے اللہ علیہ وسلم سے دیکھے ہیں مگر اتنا ہی کہ تم عیدین میں نہیں نہاتے ہو اسکو ابن مندہ نے

مندة وابن عساكر وقال صحيح عن عياض وقوله زياد غير محفوظ وقد حكم
اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عیاض سے صحیح طریق پر ہے اور اسکا قول زیاد غیر محفوظ ہے اور بعض

بعض المحدثين بضعف هذا الحديث ايضا ولم يوجد في الكتب الستة
محدثین نے حکم کیا ہے کہ یہہ حدیث بھی ضعیف ہے اور کتب صحاح ستہ میں

حديث في هذا الباب سوى اثر ابن عمر انه كان يغتسل يوم الفطر قبل ان
اس باب کی کوئی حدیث نہیں ہے بجز اثر کے جو ابن عمرؓ سے ہے کہ ابن عمرؓ عید الفطر کے روز عیدگاہ کیطرف

يخرج الى المصلى قالوا وشدة مبالغته في متابعة السنة يقتضي ان يجيء
جانے سے پہلے نہا لیا کرتے تھے

الصلوة قبل صلوة العيد بعدها والاول اصح انتهى وقال في شرح كتاب
نماز سے پہلے اور پیچھے نماز جائز رکھی ہے اور قول اول اصح ہے انتہی اور کتاب الخرقی کی شرح مین

الخرقي في مذهب الامام احمد بن حنبل استخلف علي ابا مسعود
جو امام احمد بن حنبل رح کے مذہب کی ہے کہتا ہے کہ علی رضنے ابو مسعود انصاری کو

الانصاري على الناس فخرج يوم العيد فقال يا ايها الناس ليس من
لوگون پر خلیفہ کیا سو وہ عید کے دن وہان سے گئے اور کہا صاحبو یہہ سنت

السنة ان يصلي قبل الامام رواه النسائي وروى ابن سيرين ان
نہین ہے کہ امام سے پہلے نماز پڑھنے لگو اسکو نسائی نے روایت کیا ہی اور ابن سیرین روایت کرتا ہی کہ

ابن مسعود وحذيفة قاما ونهيا الناس ان يصلوا يوم العيد قبل
ابن مسعود رض اور حذیفہ رض کھڑے ہوے اور لوگون کو منع کیا کہ امام کے مصلے مین آنے سے

خروج الامام الى المصلى رواه سعيد وقال الزهري ما سمعت من احد
پہلے نماز پڑھنے لگین اسکو سعید نے روایت کیا ہی اور زہری کہتا ہے کہ مینے اپنے علما مین کسی سے

من علمائنا يذكر ان احدا من اسلاف هذه الامة صلى قبل صلوة العيد
نہین سنا کہ یہہ بیان کرتا ہو کہ اس امت کے اسلاف مین سے کسینے عید کی نماز سے پہلے یا پیچھے

ولا بعدها رواه الاثرم وايضا الخلاف في انها مخصوص بالمصلى
نماز پڑھی ہے اسکو اثرم نے روایت کیا ہی اور یہی اختلاف ہی کہ آیا یہہ ممانعت عیدگاہ سے مخصوص ہے

او شامل للمصلى والبيت فقال بعضهم ان صلى في غير المصلى فلا
یا عیدگاہ اور گھر دونون کو شامل ہے سو بعضے کہتے ہین کہ اگر عیدگاہ کے سوا اور کہین پڑھے تو کچھہ ڈر

باس به وروي عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نہین ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كان لا يصلي قبل صلوة العيد فاذا رجع الى بيته صلى ركعتين رواه
عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہین پڑھا کرتے تھے پس جب گھر پھر کر آتے تو دو رکعت پڑھتے اسکو ابن ماجہ

ابن ماجة واحمد وقال في الهداية ولا يتنفل في المصلى قبل صلوة العيد
اور احمد نے روایت کیا ہے اور ہدایہ مین کہتا ہے اور عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے نفلین پڑھنی نہ چاہئین

فالكراهة في المصلى خاصة وفي الشرح ان صلى صلوة الضحى قبل

قبل الامام وقال ابو جعفر لا يمنع العامة من ذلك لقلة رغبتهم في

تکبیر پڑھے اور ابو جعفر کہتا ہے کہ عوام کو تکبیر سے روکنا نہیں چاہیے کیونکہ عوام کو خیرات میں رغبت

الخيرات انتهى ومن السنة ان يخالف في الطريق يوم العيد بان يخرج

کم ہوتی ہے انتہی اور مسنون ہے کہ عید کے دن آنے اور جانے کا رستہ بدل دے اس طور کہ جاوے

من طريق ويرجع من اخرى فقد روى البخاري عن جابر قال كان النبي

ایک رستہ سے اور آوے دوسرے رستہ سے بیشک بخاری نے جابر سے روایت کیا ہے جابر کہتا ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق وروى الترمذي

صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو راستہ بدل دیتے تھے اور ترمذی اور دارمی

والدارمي عن ابي هريرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم

ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن

العيد في طريق رجع في غيره وقد ذكروا في هذا الفعل نكاتا واسرارا

ایک راستہ سے تشریف لیجاتے تو اور راستہ سے آتے اور علما نے اس عمل کے بہت نکتے اور اسرار

ذكرناها في شرح سفر السعادة وقد اختلف في انه للامام خاصة

بیان کئے ہیں جنھے وہ سفر السعادت کی شرح میں ذکر کئے ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ تبدیل راہ امام کیواسطے خاص ہے

او يعمه والناس ومما ينبغي ان ينبه عليه بيان حكم الصلوة قبل صلوة

یا سب کے واسطے ہے اور بتانا ضروری ہے نماز نوافل کا حکم ہے جو عید کی نماز سے

العيد وبعده روى البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي

پہلے اور پیچھے ہیں بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی ابن عباس سے

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوم العيد فصلى ركعتين

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لیگئے پھر دو رکعت عید کی پڑھیں

ولم يصل قبله ولا بعده الحديث وقال الترمذي وفي الباب عن ابي عمر

اور نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ اسکے پیچھے آخر حدیث تک اور ترمذی کہتا ہے اور اس باب میں ابو عمر اور عبد اللہ

وعبد الله بن عمرو وابي سعيد والعمل على هذا عند بعض اهل العلم

ابن عمر اور ابو سعید سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے

من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وبعدهم وجوز طائفة من اهل العلم

[illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن اقتدی فقد اهتدی والحاصل انہ لم یثبت
صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی اور جسنے رسول صلعم کی پیروی کی اُسنے ہدایت پائی اور حاصل یہہ ہے کہ عید کی نماز سے

لصلوة العید سنة لا قبل ولا بعد الا عند البعض قیاسا علی الجمعة
پہلے سنت ثابت نہیں ہے نہ پہلے اور نہ پیچھے مگر کسی کے نزدیک جمعہ پر قیاس کرنے سے

واما مطلق النفل فلم یثبت المنع عنها بدلیل خاص الا فی وقت الکراهة
اور رہی مطلق نفل سو اسکی ممانعت کسی خاص دلیل سے بجز اوقات مکروہہ میں ثابت نہیں ہوئی ہے

انتہی ثم اعلم انهم اختلفوا فی صلوة العید بعد ما فات وظاهر
انتہی پھر سمجھ لے کہ علماء نے عید کی نماز میں فوت ہونیکے بعد اختلاف کیا ہے اور ظاہر

المذهب عند ابی حنیفة انه لا قضاء لصلوة العید لان هذه الصلوة
مذہب امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہہ ہے کہ عید کی نماز قضا نہیں ہے کیونکہ یہہ نماز

لم تثبت الا بهذه الخصوصیة وفی بعض شروح الهدایة ان شاء صلی
بدون اس خصوصیت کے ثابت نہیں ہے اور ہدایہ کی بعضی شرحوں میں یہہ ہے کہ اگر چاہے دو

رکعتین او اربع رکعات مثل الضحی کما یصلی فی سائر الایام ونقل
رکعتیں یا چار رکعت چاشت کے جیسے پڑھ لے جیسا اور دنوں میں پڑھتا ہے اور محیط

عن المحیط وفتاوی قاضیخان ان من جاء المصلی ولم یدرک الصلوة
اور فتاوی قاضیخان سے یہہ منقول ہے کہ جو شخص عیدگاہ میں پہنچے اور امام کے ساتھ

مع الامام ان شاء یرجع الی بیته وان شاء صلی ثم انصرف والافضل
نماز نپاوے تو وہ اگر چاہے اپنے گھر چلا آوے اور اگر چاہے نماز پڑھے پھر چلا آوے اور افضل یہہ ہے کہ

ان یصلی اربع رکعات فتکون له صلوة الضحی کما نقل عن ابن مسعود
چار رکعت پڑھے اب اُسکے واسطے چاشت کی نماز ہو جاویگی چنانچہ ابن مسعود سے صحیح

باسناد صحیح انه قال من فاتت عنه صلوة العید صلی اربع رکعات
اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جس شخص کی عید کی نماز رہ جاوے تو وہ شخص چار رکعت پڑھ لے

کذا فی فتح الباری وقرأ فیها فی الرکعة الاولی سبح اسم ربک الاعلی وفی
یہہ فتح الباری میں ہے اور اُن رکعات میں سے پہلی رکعت میں تو سورہ سبح اسم ربک الاعلی پڑھے اور

الثانیة والشمس وضحها وفی الثالثة واللیل اذا یغشی وفی الرابعة
دوسری میں سورہ والشمس وضحہا اور تیسری میں واللیل اذا یغشی اور چوتھی میں

الضحى في الجبانة لم يكره وقيل في المصلى وغير المصلى وقال الصافي في

چاشت کی نماز پڑھے تو مکروہ نہین ہے اور کوئی کہتا ہے کہ مصلی اور غیر مصلی مین مکروہ نہین ہے اور شرح مین

الشرح هذا النفي باطلاقه يتناول الامام دون القوم جميعا وقال

یہہ بھی کہتا ہے یہہ عدم کراہت عام ہے امام اور قوم سب کو شامل ہے اور امام شافعی رح

الشافعي كره للامام دون القوم وقيل المراد من هذا النفي انها غير مسنونة

کہتے ہین کہ امام کو مکروہ ہے قوم کو مکروہ نہین اور کوئی کہتا ہے کہ اس نفی سے یہہ مراد ہے کہ وہ نماز مسنون نہین ہے

لا انها مكروهة وقال في فتح الباري المنع عن الصلوة قبل صلوة العيد

یہہ مراد نہین کہ نماز مکروہ ہے اور فتح الباری مین کہتا ہے عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نماز کی مانعت

وبعدها يحتمل ان يكون المراد به منع التنفل ومنع الراتبة وعلى المنع

مین احتمال ہے کہ اس سے مراد نفل پڑھنے کی مانعت ہو یا راتبہ کی مانعت ہو اور جس صورت مین نفلون

عن التنفل اما ان يكون الكراهة في الوقت او اعم منها وعلى كل تقدير

سے مانعت ہو تو یا یہہ مراد ہو کہ وقت ہی مین کراہت ہو یا اس سے عام ہو اور ہر صورت مین یا امام سے

مخصوصة بالامام او يتناول الامام والماموم او مخصوصة بالمصلى او شاملة للمصلى

مخصوص ہے یا امام اور مقتدی کو شامل ہے اور عیدگاہ سے مخصوص ہے یا عیدگاہ اور گھر دونون

والبيت في اختلف السلف في الجميع قال الكوفيون بعد لا قبل وهو مذهب

کو شامل ہے اور سلف نے ان سب صورتون مین اختلاف کیا ہے کوفہ والے کہتے ہین پیچھے ہے پہلے نہین اور اوزاعی

الاوزاعي والثوري والحنفية وقال البصريون يصلي قبل لا بعد

اور ثوری اور حنفیون کا یہی مذہب ہے اور بصرہ والے کہتے ہین پہلے ہے پیچھے نہین

وهو مذهب الحسن البصري وجماعة اخرى وقال اهل المدينة

اور حسن بصری رح اور ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اور مدینہ والے کہتے ہین

لا قبل ولا بعد وهو مذهب الزهري وابن جريج واحمد ونقل بعض

نہ پہلے ہے اور نہ پیچھے اور زہری اور ابن جریج اور احمد کا یہی مذہب ہے اور بعضے

المالكية الاجماع على عدم التنفل للامام في المصلى ومن جوز قال

مالکی علماء نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ امام عیدگاہ مین نفلین نہ پڑھے اور جنہنے جائز رکھا ہے یہہ دلیل

انه وقت مطلق للصلوة لا كراهة فيه ومن منع قال لم يصل رسول

بیان کرتا ہے کہ یہہ وقت مطلق نماز کا ہے اسمین کراہت نہین ہے اور جو شخص منع کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ

سلہ جبان جبانہ بالتشدید فیہا صحرا ۱۲ مر

سلہ تناول فا [illegible]

سلہ [illegible]

ما من ایام العمل الصالح فیہن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول

کوئی دن ایسے نہیں ہیں کہ عمل صالح ان میں اللہ کو محبوب تر ہوں جیسے ان دس دنوں میں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ قالوا ولا الجہاد فی

اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد پھر عرض کیا اور نہ اللہ کی

سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ

راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد مگر وہ شخص کہ اپنی جان اور مال

ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیٔ رواہ البخاری وفی صحیح ابی عوانۃ

لیکر جاوے پھر انمیں سے کچھ نہ لاوے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور ابو عوانہ کی صحیح

وصحیح ابن حبان عن جابرؓ ما من ایام افضل من عشر ذی الحجۃ

اور ابن حبان کی صحیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ عشرہ ذی الحجہ سے کوئی دن افضل نہیں ہے

قال العلماء لو نذر احد صیام افضل ایام السنۃ انصرف الی ھذہ

علماء کہتے ہیں اگر کوئی شخص سال میں سے افضل دنوں کے روزہ کی منت مانے تو ان

الایام وان نذر صوم یوم افضل من سائر الایام فالی یوم عرفۃ

دنوں کی طرف متوجہ ہوا اور اگر تمام دنوں سے افضل دن کی روزہ کی نیت مانے تو یوم عرفہ کی طرف متوجہ ہو

وان نذر صوم افضل یوم من الاسبوع فالی یوم الجمعۃ والمختار

اور اگر ہفتہ میں سے افضل دن کی منت مانے تو جمعہ کے دن کی طرف متوجہ ہو اور مختار

ان ایام ھذہ العشرۃ افضل لما فیہا من عرفۃ ولیالی عشر

یہہ ہے کہ اس عشرہ کے دن اس واسطے افضل ہیں کہ انمیں عرفہ کا دن ہوتا ہے اور عشرہ رمضان کی

رمضان لما فیہا من لیلۃ القدر وھذا ھو القول الفصل وقد جاء

راتیں اسلیے افضل ہیں کہ انمیں لیلۃ القدر ہے اور قول فیصل یہی ہے اور بیشک

فی صیام عشر ذی الحجۃ وفضیلتہ واستحبابہ ایضا احادیث ای

عشرہ ذی الحجہ کے روزوں میں اور اسکی فضیلت اور استحباب میں احادیث آئی ہیں یعنی

فی تسعۃ ایام منہ فقد روی ابوداؤد والنسائی عن بعض ازواج

اس عشرہ میں سے نو دنوں میں سو ابوداؤد اور نسائی نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ ایام ذی الحجۃ ویوم عاشوراء

بعض ازواج مطہرات سے روایت کیا ہے کہ ذی الحجہ میں سے نو دن اور روز عاشوراء

والضحى وروى ابن مسعود في هذا من رسول الله صلى الله عليه
سورہ والضحیٰ اور ابن مسعود رضؓ نے اسکی ثواب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وسلم وعدا جميلا واجرا جزيلا وجاء مثل هذا في مذهب
نیک وعدہ اور بڑا اجر روایت کیا ہے اور ایسا ہی امام احمدؒ کے مذہب مین

احمد وذكروا هذا الاثر من ابن مسعود قال احمد ويقويها
آیا ہے اور ابن مسعود رضؓ کی یہی اثر استدلال مین ذکر کی ہے امام احمدؒ کہتے ہین اور اسکی تقویت وہ روایت کرتی ہے

ما جاء عن علي انه امر رجلا ان يصلي بضعفاء القوم اربع
جو علی رضؓ سے آئی ہے کہ انہون نے ایک شخص کو فرمایا کہ ضعیف ناتوان لوگون کو

ركعات بلا تكبير وخطبة وذكر البخاري في ترجمة باب ان انسا
چار رکعت بے تکبیر اور بے خطبہ پڑھاوے اور بخاری نے باب کے ترجمہ مین ذکر کیا ہے کہ انس رضؓ نے

جمع اهله وولده في الزاوية موضع على فرسخين من البصرة و
اپنی اہل اور اولاد کو موضع زاویہ مین جو بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جمع کیا اور

صلى صلوة العيد بجمع اهل السواد ويصلون ركعتين مثل صلوة
عید کی نماز گرد نواح کے لوگون کے ساتھ پڑھی اور وہ لوگ دو رکعت عید کی نماز کی

العيد مع الامام وقال الكرماني لو فات صلوة العيد مع الامام
طرح امام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور کرمانی کہتا ہے اگر عید کی نماز امام کے ساتھ نہ آوے تو

قال مالك والشافعي يصلي ركعتين وقال احمد اربع ركعات وخير
امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہین کہ دو رکعت پڑھ لے اور امام احمدؒ کہتے ہین چار رکعت پڑھ لے اور امام

عند ابي حنيفة رحمة الله عليه ان شاء صلى وان شاء لم يصل وعلى
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے چاہے پڑھے اور چاہے نہ پڑھے اور اگر

تقدير ان يصلي خير بين الركعتين واربع ركعات والله اعلم
پڑھے تو بھی اختیار ہے کہ دو رکعت پڑھے یا چار رکعت پڑھے واللہ اعلم

شهر ذي الحجة

ذی الحجہ کا مہینا

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یأخذ من شعره ولا من اظفاره وفي جامع الاصول من حديث
بال نہ منڈواوے اور نہ ناخن کترواوے اور جامع الاصول میں مسلم کی حدیث

مسلم عن عمر بن مسلم ابن عمار الليثي قال كنا في الحمام قبيلا من
عمر بن مسلم بن عمار لیثی سے ہے کہتا ہے کہ یوم اضحی کے نزدیک ہم

يوم الاضحى فاطلى بعض بنورة جماعة فقال بعض اهل الحمام قد نهو
حمام میں تھے پھر ایک جماعت نے لیپ کیا یعنی نورہ لگایا تب حماموں میں سے کسی نے کہا اس سے تو منع

منه ثم لقيت سعيد بن المسيب فذكرت له قول الحمامي فقال
کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا تو بیٹے اسی حمامی کا قول ذکر کیا اسنے جواب دیا

يا ابن اخي هذا حديث نسيه الناس وتركوه حدثتني ام سلمة
اے بھتیجے یہہ وہ حدیث ہے کہ اسکو لوگ بھول بسر گئے ہیں اور چھوڑ دی ہے مجھے ام سلمہ نبی صلے اللہ

زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلعم
علیہ وسلم کی بی بی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

من راى هلال ذي الحجة الحديث واما يوم عرفة فقد اختلف
جسنے ذی الحجہ کا چاند دیکھا آخر حدیث تک اور رہا عرفہ کا دن سو اسمیں اختلاف ہے

في انه افضل او يوم الجمعة وقيل عرفة افضل ايام السنة والجمعة
کہ یہہ روز افضل ہے یا جمعہ کا دن اور کوئی کہتا ہے عرفہ سارے سال کے دنوں سے افضل ہے اور جمعہ

افضل ايام الاسبوع والدلائل باسرها مذكورة في كتاب سفر
ہفتہ کے دنوں سے افضل ہے اور تمام دلیلیں کتاب سفر السعادت کے

السعادة في باب الجمعة وصوم يوم عرفة الجمهور على انه سنة وقيل
باب جمعہ میں مذکور ہیں اور روز عرفہ کا صوم جمہور علما یہہ کہتے ہیں کہ سنت ہے

سنة لغير الواقفين بعرفة وعن ام الفضل بنت الحارث ان
اور کوئی کہتا ہے ان لوگوں کو سنت ہے جو عرفات پر نہیں ہوتے اور ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ

ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم
عرفہ کے روز اسکے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ میں لوگوں کو تکرار ہوا

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه
کسی نے کہا حضرت روزے سے ہیں اور کسی نے کہا روزہ سے نہیں ہیں سو اپنے حضرت صلعم کو دودھ کا

وثلثة ايام من كل شهر ومن اول الاثنين فيه ومن اول الخميس فيه

اور ہر مہینہ میں سے تین دن اور اُسمیں سے پہلے پیر کا دن اور اُسمیں سے پہلے جمعرات کا دن

وفي رواية اخرى كان يصوم العشر وثلثة ايام من كل شهر وما

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت صلعم اس عشرہ میں اور ہر ایک مہینہ میں سے تین دن روزے رکھا کرتے تھے اور وہ جو

روى مسلم والترمذي وابو داود عن عائشة رضي الله عنها قالت

مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں

ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صائما في العشر قط فلا ينافيه

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عشرہ میں کبھی روزہ رکھتے نہیں دیکھا سو یہہ روایت اسکی منافی نہیں ہے

لانها انما اخبرت عن عدم رؤيتها فلعلها لم تطلع على صيام

کیونکہ عائشہ رضا نے تو یہہ ہی خبر دی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو شاید کہ عائشہ کو رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان له مانع منه من مرض او سفر

صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی اطلاع نہیں ہوئی اور انکو اس سے کوئی مانع ہوا ہو بیماری یا سفر

او غيرهما هذا ويلزم مما ورد في فضل مطلق العمل الصالح في هذا

یا سوا انکے کچھہ اور یہہ یاد رکھہ اور یہہ جو اس عشرہ میں مطلق عمل صالح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

العشر فضل الصوم ايضا ومن السنن التي تركها الناس ان من اراد

اس سے روزہ کی بھی فضیلت لازم آتی ہے اور اُن سنتوں میں سے جسکو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے یہہ ہے کہ جو شخص

ان يضحي فرضا كان او نفلا فلا ينبغي ان ياخذ من شعره وظفره

قربانی کرنا چاہے فرض ہو یا نفل سو اسکو نہیں چاہیے کہ بال منڈوائے اور ناخن کتروائے

حتى يضحي فقد روى مسلم عن ام سلمة انها قالت قال رسول الله

جبتک قربانی نہ کرے پس بیشک مسلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب یہہ عشرہ آئے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ کرے تو اپنے بالوں

من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن

اور بدن کو ذرا نہ چھیڑے اور ایک روایت میں ہے تو بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ

ظفرا وفي رواية من راى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا

کتروائے اور ایک روایت میں ہے جسنے ذی الحجہ کا چاند دیکھا اور قربانی کا ارادہ ہو تو اپنے

فی غیر روایة الاصول انه لایکره لما روی عن ابن عباس رضی انه لما
اصول کی روایت سے جدا اگانہ یہہ روایت ہے کہ یہہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ انہون نے

فعل ذلک بالبصرة کذا فی التبیین وفی الجامع الصغیر البرهانی
بصرہ مین ایسا کیا تھا یہہ تبیین مین ہے اور جامع الصغیر برہانی مین ہے

ان قولهم التعریف الذی یصنع الناس لیس بشئ لم یرد به
کہ علمار کا یہہ قول کہ تعریف جسکو لوگ کرتے ہین کچھہ نہیں ہے اس سے مشروع

نفی الشرعیة لانه دعاء وتسبیح وتضرع الی الله تعالی وانما
ہونیکی نفی مراد نہین ہے کیونکہ یہہ تو دعاء اور تسبیح اور اللہ تعالی کی درگاہ مین تضرع ہے بلکہ اس سے

اراد به نفی وجوبه ونفی کونه سنة کذا فی کتاب نجم الدین
مراد وجوب کی نفی اور سنت ہونے کی نفی ہے یہہ ذکر نجم الدین بلخی کی

البلخی وفی الجامع الصغیر والتعریف الذی یصنع الناس
کتاب مین ہے اور جامع الصغیر مین یہہ ہے اور وہ تعریف جسکو لوگ عمل مین لاتے ہین

لیس بشئ وذلک ان جمیع الصلحاء والعارفین یجتمعون
کچھہ نہین ہے اور تعریف یہہ ہوتی ہے کہ تمام صلحاء اور عارفین روز عرفہ کے

فی یوم عرفة فی کل بلدة ویهللون ویکبرون تشبها بالحاج
روز ہر ایک شہر مین جمع ہوتے ہین اور تہلیل اور تکبیر پڑھتے ہین جیسے حاجی

فی عرفات فذلک لیس بشئ یعنی لیس بشئ من السنة
عرفات مین پڑھتے ہین سو یہہ امر کچھہ نہین ہے یعنی سنت مین سے نہین ہے

ولکن هو فی نفسه من جملة الدیانات والخیرات واستباق
پر بجائے خود ایک دیانت اور خیرات اور خیرات مین سبقت

الخیرات وذکر فی الکافی وقیل یستحب لانه تشبه باهل
کرنے کی بات ہے اور کافی مین یہہ مذکور ہے اور کوئی کہتا ہے مستحب ہے کیونکہ اہل طاعت کی

الطاعة فیکون لهم ثوابهم هکذا نقل فی سنن الهدی
مشابہت ہے سو انکو انکا سا ثواب ہو دیگا یہہ سنن الہدی مین منقول ہے

ولا یخفی ان الذکر والتسبیح والتهلیل والدعاء
اور یہہ بات ظاہر ہے کہ ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور دعاء

[illegible]

بقدح لبن وهو واقف علی بعیره بعرفة فشربه متفق علیه وقال
پیالہ بھیجا اور حضرت صلعم عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے پس آپ نے وہ پی لیا مسلم اور بخاری نے اتفاق کیا ہے اور

روی نحو هذا الحدیث عن میمونة ایضا وقال الترمذی فی الباب
ایسی ہی حدیث میمونہ رضا سے بھی روایت ہوئی ہے اور ترمذی کہتا ہے اس باب میں

عن ابی هریرة وابن عمر وقد روی عن ابن عمر قال حججت مع النبی
ابو ہریرہ رضا اور ابن عمر رضا سے روایت ہے اور ابن عمر رضا سے یہ بھی روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے نبی صلے الله

صلی الله علیه وسلم فلم یصمه یعنی یوم عرفة ومع ابی بکر فلم یصمه
علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپ نے اس روز یعنی عرفہ کے روز روزہ نہیں رکھا اور ابوبکر رضا کے ساتھ سو انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا

ومع عمر رض فلم یصمه وانا لا اصومه ولا امر به ولا انهی عنه والعمل
اور عمر رضا کے ساتھ سو انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور میں روزہ رکھتا ہوں اور نہ کسی کو کہتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں اور اکثر

علی هذا عند اکثر اهل العلم یستحبون الافطار بعرفة لیتقوی
علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن افطار بہتر جانتے ہیں تا کہ آدمی میں

به الرجل علی الدعاء وقد صام بعض اهل العلم یوم عرفة بعرفة
دعا کرنے کی قوت باقی رہے اور بیشک بعضے علماء نے عرفہ کے دن عرفات پر روزہ رکھا ہے

انتهی وقد ورد فی فضل یوم عرفة انه یکفر السنة التی بعده والتی
انتہی اور بیشک روز عرفہ کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ روز عرفہ ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ کا کفارہ

قبله فالمختار ان صوم عرفة مستحب الا للحاج اذا لم یقووا علی الدعاء
ہوتا ہے پس مختار یہی ہے کہ روز عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر حاجیوں کو اگر دعا اور احکام

والاجتهاد فیه والله اعلم ومما ینبغی ان ینبه علیه بیان حکم التعریف
ادا کرنے کی قوت نہ رکھتے ہوں والله اعلم اور ان احکام میں سے جنکا جتا دینا مناسب ہے عرفہ بنانے کا حکم بیان کرنا ہے

الذی یفعله بعض الناس فی البلاد فاعلم انه قد ذکر بعض علمائنا
جسکو بعضے لوگ ملکوں میں کرتے ہیں سو سمجھ لے کہ بعضے حنفی علماء نے ذکر

الحنفیة ان التعریف وهو ان یجمع الناس یوم عرفة فی بعض المواضع
کیا ہے کہ تعریف یعنی عرفہ کے روز کسی جگہ میں لوگوں کا جمع ہونا تاکہ عرفات پر ٹھہرنے والوں سے

تشبها بالواقفین بعرفة لیس بشیء وعن ابی یوسف ومحمد
مشابہت ہو سو کچھ چیز نہیں ہے اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح سے

شرح مواقف دہلی
حاشیہ میر زاہد امور عامہ بر شرح مواقف
عقائد الاسلام از مولوی عبد الحق صاحب
تفسیر حقانی
سراجی نظامی
تلخیص ترجمہ اردو سراجی شریفی
[illegible] مجتبائی
[illegible]ن الصرف مع تکملہ نظامی
[illegible]ی
[illegible] جدیدہ نظامی
دستور المبتدی مع تکملہ نظامی
ایضاً لکھنوری
ہدایۃ الصرف از مولانا بحر العلوم مجتبائی
الفصول اکبری مع گنج منظوم نظامی
مراح الارواح محشی بحواشی جدیدہ
مطبوعہ مجتبائی
مجموعہ نحو میر نظامی
[illegible] بلدح
ایضاً نظامی
نحو میر محشی مجتبائی نہایت صحیح
شرح مائۃ عامل محشے کلان نظامی
کافیہ محشی مع شرح فارسی مجتبائی
شرح ملا مصطفائی
مبادی الحکمت علم منطق کی بہترین کتاب جدید
بزبان اردو
شرح سلم مولانا بحر العلوم مجتبائی
[illegible] مصطفائی
[illegible] شرح [illegible] مصری
[illegible] محشی علوی

شرح ہدایۃ الحکمۃ
مع بدیہ سعیدیہ
میر زاہد ملا جلال محشی قندھاری
قطبی شرح شمسیہ محشی بحواشی جدیدہ
و دو بہ نہایت صحیح مجتبائی
نفحات الانس محشی مع حل لغات مطبوعہ مجتبائی
نزہۃ الناظرین فی تفسیر آیات و احادیث
سید المرسلین مع مختصر احیاء العلوم [illegible]
مطبوعہ مصر
عوارف المعارف عربی
احیاء العلوم عربی
نزہۃ المجالس حاشیہ [illegible] مصر
حکایات الصالحین عربی
مکتوبات حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی
کلمات طیبات مکتوبات حضرت
پیران پیر و حضرت مرزا مظہر جانجان
شہید مع وصیتنامہ حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی و حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی و حضرت شاہ غلام علیشاہ
قدس اسرارہم مطبوعہ مجتبائی
مقامات مظہری یعنی حضرت مرزا
صاحب کے حالات اور مقامات اور کرامات
اور معمولات وغیرہ درج ہیں از
حضرت شاہ غلام علیشاہ رحمۃ اللہ
الموسوم بہ لطائف خمسہ
تذکرۃ الاولیاء فارسی مصنفہ حضرت شیخ فرید
صاحب تلمیذ حضرت نظام الدین اولیاء
مع ہدایۃ رشیدیہ محشی مجتبائی
حدیقۃ الاولیاء مع ملفوظات [illegible]

ہدایۃ الطالبین فارسی مجتبائی
یہ کتاب حضرت شاہ احمد سعید صاحب
نقشبندی مجددی کی ہے آپ نے
اس کتاب میں علاوہ اذکار و اشغال
کے اپنی حصول النسبت کا حال بھی
لکھا ہے کہ جو بوجہ حضرت الشان
شاہ غلام علیشاہ قدس سرہ فیضیاب
ہوئی اور نیز بعض اذکار جو بیر
پیر صاحب عالم رویا میں حاصل کیا ہے
یہ کتاب عجیب و غریب ہے
سراج السالکین ترجمہ اردو [illegible]
منہاج العابدین مع حواشی اردو
از مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
ارشاد مرشد مجتبائی
ضیاء القلوب فارسی
شفاء العلیل مع ترجمہ قول الجمیل
در باضافہ رسالہ ہدایۃ السبیل نظامی
کمالات عزیزی مع مجربات عزیزی
مرقع [illegible]
کشکول شریف فارسی محشی
در اذکار از حضرت شاہ کلیم اللہ
جہان آبادی مجتبائی
صراط مستقیم از مولوی محمد اسمعیل
صاحب شہید رح مجتبائی
ارشاد الطالبین از حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رح
تذکرہ غوثیہ کاغذ ولایتی
تحفۃ العاشقین مع تحفۃ العارفین
رسالۃ الانقیاء مجتبائی

نظام القلوب از حضرت نظام الدین
اورنگ آبادی

حمائل شریف مترجم

الحمد للہ کہ اس مطبع مجتبائی کا چھاپہ
جو کہ لفضلہ ہندوستان میں مطبع
مصاحف میں ممتاز و مشہور آفاق
بطور یادگار ایک حمائل شریف بطرز
جدید و خوبصورت بصفائی و ذیل ایک
سال کی عرق ریزی میں تیار کی
اس حمائل کو مصری طبع ہم بدون
کہہ سکتے ہیں کیونکہ متن اس کا مصری
اور حاشیہ پر ترجمہ وار آیہ آیہ کا
بالمحاورہ ترجمہ شاہ عبد القادر رح کا
لکھا ہے اختلاف قرآت کا ان سبع
جا بجا وسط حاشیہ اور متن میں ہے
پارہ پارہ اس حمائل کا نقشہ علیحدہ ہے
تصحیح میں وہ اہتمام بلیغ ہوا ہے کہ کسی
مصحف کے طبع میں نہ ہوا ہوگا چنانچہ
اسی چھاپہ پر یہ اعلان ہے کہ جو صاحب
متن حمائل میں اگر کوئی غلطی ثابت کریں
ہی نکالیں تو ایک اشرفی یا دس روپیہ
نقد پاویں خوشنما خوشخط
خوش قلم [illegible] نہایت عمدہ
کاغذ سفید ولایتی نفیس چکنا
چکنا مضبوط کاغذ [illegible]
بھی مکمل جلد میں طبع ہوئی ہیں
جلد اس حمائل کی [illegible]
[illegible] ولایتی [illegible]

لا باس به لانها مشروعة فی کل الامکنة والازمان ولکن

کوئی ڈر کی بات نہین ہے کیونکہ یہہ سب ہر جگہ اور ہر وقت مشروع ہین لیکن

الکلام فی لباس الاحرام والتلبیة وسائر اداب الحج التی

احرام کے لباس مین اور لبیک پکارنے مین اور حج کے تمام آداب مین جسکو

یفعلها الواقفون فی ذلك المقام فان الظاهر اختصاصها

اُس مقام مین موجود ہونیوالے لوگ کرتے ہین کلام ہے کیونکہ ظاہر حال یہہ امور اُنہی سے خاص ہین

بهم والله اعلم بحقیقة المرام هذا واما سائر العبادات

اور الله حقیقت حال کو خوب جانتا ہے یہہ یاد رکہو اور رہیے اور تمام عبادات

والادعیة والاحکام فمذکورة فی کتب الفقه ورسائل

اور دعائین اور احکام سو فقہ کی کتابون مین اور مناسک کے رسالون مین

المناسك فلیطلب ثمه ولیکن هذا اخر ما قصدنا ایراده فی هذه

ذکور ہین وہانسے ڈہونڈہ لینا چاہیے اور یہہ ہماری مقصود کی تمامی ہے جسکو اس رسالہ مین لایا

الرسالة واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین وصلی الله

چاہتے تھے اور ہمارا آخری مدعا ہے کہ ستائش واسطے الله پروردگار عالم کے ہے اور الله رحمت کرے

علی سید المرسلین وامام المتقین محمد واله واصحابه واتباعه

مرسلین کے پیشوا اور متقیون کے امام یعنی محمد صلعم پر اور انکے آل و صحابہ اور اتباع پر

هداة طریق الحق ومحیی علوم الدین امین امین

کہ حق کے راستہ کی ہدایت اور دینی علوم کے زندہ کرنیوالے ہین آمین آمین

تمت

اعلان

چونکہ اس کتاب کے

بامحاورہ ترجمہ کرانے اور نیز حل لغات مین

مطبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہی لہذا جملہ حقوق

اسکے بحق مطبع ہذا بذریعہ رجسٹری محفوظ کیے گئے ہین

کوئی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا مجاز نہین

کاپی رائٹ محفوظ ہی فقط

المشتہر محمد عبد الاحد